

کتاب مستطاب  
الشیخانی

ترجمہ

فرع کافی

جلد سوئم

[www.sirat-e-mustaqeem.net](http://www.sirat-e-mustaqeem.net)

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

انجم آباد کراچی

سبیل سکینہ  
جہادِ اہلبیتؑ ان پوت نمبر ۸-۵۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کتابِ مُسْتَطَاب الشَّافِی

احادیثِ زکوٰۃ، خمس و صوم و اعتکاف  
ترجمہ

فَرِیعِ کَافِی جلد ۳

حضرت ثقف الاسلام علامہ فہامہ مولانا شیخ بن محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن والجناب الاعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مظلہ العالی  
مُصَنَّف دَوَّصَ کَتَب

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (جسٹڈ)  
ناظم آباد علی کراچی

مکتبہ علویہ

مرکز تبرکات و تحائف

371-44 امام بارگاہ رضویہ سو سائٹی

لاہور ۷۵۲۶۶۶

www.sirat-e-mustaqeem.net



مُصَنِّفُ  
 سَيِّدُ الْمُفَسِّرِينَ  
 أَدِيبُ أَعْظَمِ الْحَاِجَةِ مَوْلَانَا سَيِّدُ ظَفَرِ حَسَنِ صَاحِبِ أَمْرٍ وَهُوَ  
 بَانِي جَامِعَةِ اِمَامِيَّةٍ وَصَدْرُ جَامِعَةِ اِمَامِيَّةِ كِيئِي





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مُستطاب

الشَّافِی

احادیث زکوٰۃ، خمس، صوم و اعتکاف  
ترجمہ

فروع کافی جلد ۳

حضرت ثقتہ الاسلام علامہ فہامہ مولانا شیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السیّد طفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی  
مُصَنَّف دَوْصَد کَتَب

ناشر: طفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (جسٹڈ)  
ناظم آباد علی کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ————— ظفر شمیم پبلیکیشنز سٹریٹ (جریڈ ۱)  
بلاک ۵، سب بلاک ۷، روٹ  
مکان ۱۵۱، ناظم آباد کراچی

مطبع ————— قریشی آرٹ پریس  
ناظم آباد، کراچی

کتابت ————— سید محمد رضا زیدی

حصہ ————— ۱۶۰ روپے

سال اشاعت ————— دسمبر ۲۰۰۳ء

# تبصرہ

ان

جناب سرکار شریعت مد ار فخرہ المتکلمین، رئیس المحدثین و حیدر المودعین، علامہ السید  
انداد حسین صاحب قبلہ الکاملی المشہدی صدر ادارہ معارف اسلام لاہور مولوی فاضل، منشی قاضی  
شمس الافاضل، ادیب فاضل گیلانی۔ خطاب ابوالفضل ثانی و خلعت فاخرہ یافتہ از دربار پونچھ  
کشمیر، دامت برکاتہ و جمت افاضاتہ، و طول اللہ حیاتہ

یہ تبصرہ سرکار علامہ نے رسالہ معارف اسلام لاہور رسول نمبر ۳۹ھ میں جلد اول کے متعلق  
تحریر فرمایا ہے۔

ادیب اعظم سرکار علامہ سید ظفر حسن صاحب قبلہ نقوی الامروہوی دنیائے تحریر و تقریر میں تعارف  
کے محتاج نہیں۔ راقم الحروف کو تب سے غائبانہ تعارف مشاطہ سے حاصل ہے جبکہ آپ کی زیر نگرانی ماہوار  
مجلہ ہنور مراد آباد (بجارت) سے جناب مولوی سید انور حسن صاحب انور نقوی و کامل و منشی فاضل کی  
ادارت میں شایع ہو کر تا تھا اور اس میں مواد جسمانی و روحانی کی لطیف و دلچسپ بحث چل نکلی تھی جو نہایت  
علمی و پر لطف تھی اکثر اہل علم و قلم نے اس میں حصہ لیا تھا پھر میں نے آپ کو برزخی نامہ نگار کی صورت میں رسالہ  
البرہان لدھیانہ میں جلوہ گر ہوتے دیکھا جس میں آپ نے نمایاں مقام حاصل کیا اور مخالفین کو نہ صرف دم بخود کیا  
بلکہ ان کے قلم توڑ کر رکھ دیئے۔ آپ اس وقت عمر عزیز کی اسی منزل میں تھے کہ چکے ہیں لیکن قلم ہاتھ سے نہیں چھوٹا آپ  
نے اب تک دو سو کتاب تصنیف فرمائی ہے ان میں جو مذہبی کتابیں ہیں وہ قوم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔  
ابھی حال ہی میں آپ کی تصنیف لطیف الشافی جلد اول و دوم، ترجمہ اصول کافی جلد اول و دوم منظر  
عام پر آچکی ہیں جسے لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا ہے اور آپ کو اس اہم خدمت کی بے حد داد دی ہے اب جناب  
نے باوجود پیری و ضعیفی کافی کی تیسری کتاب فروع کافی جلد اول کے حصہ اول کا یعنی کتاب الطہارت سے  
کتاب السلوٰۃ تک ترجمہ فرمایا ہے جسے الشافی جلد سوم کا نام دیا ہے یہ وہ چیز ہے جس کا قوم بے چینی سے انتظار  
کر رہی تھی

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر سے خواست  
آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید  
یہ ترجمہ کیا ہے علم و عارف و معارف کا ایک گنجینہ ہے اسرار و غوامض فروع دین کا بحر



بیکراں ہے مجھے اپنی کوتاہ علمی کے سبب وہ الفاظ نہیں ملتے جن کے ذریعہ اس کے محاسن کرنے کے لئے اپنا مافی الضمیر ادا کر سکوں لاریب یہ خزینه تعریف و توصیف سے بالاتر ہے ترجمہ نہایت آسان سادہ عام فہم سلیس اور ہامحاورہ ہے اور دواں طبقہ جو عربی نہ جاننے کے سبب احکام ائمہ علیہم السلام سمجھنے سے قاصر تھا اب اس مشکل سے نجات پا گیا اور زبان لطافت بیان معصوم علیہم السلام ہی میں ان کے احکام سننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے قابل ہو گیا۔ الحمد للہ۔

مترجم مدظلہ نے کتاب کے شروع میں چند نہایت مفید اور کارآمد چیزیں لکھی ہیں مثلاً علامہ کلینی علیہ الرحمہ مصنف نے کتاب مستطاب کافی کی چار جلدوں (۱) اصول کافی جلد اول (۲) اصول کافی جلد دوم (۳) فروع کافی جلد اول (۴) فروع کافی جلد دوم اور رد ضحہ کافی کی تدوین و تصنیف میں جو طول و پایداری پایادہ سفر کئے اور مصیبتیں جھیلیں اور قریہ قریہ گھر گھر جا کر حدیثیں جمع کیں ان سب کا اجمالاً ذکر فرمایا ہے اس زمانہ کے نامساعد حالات میں جبکہ زمانہ پیر آشوب تھا اور حکومت وقت سخت مخالف تھی سترہ ہزار حدیث کے جمع کرنے کو عظیم الشان جہاد سے تعبیر فرمایا ہے جو بالکل درست ہے نیز یہ قول جو عام طور پر مشہور ہے کہ کافی حضرت امام صاحب العصر والزماں صلوات اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا ہذا کاف تشییدعتنا۔ مترجم مدظلہ نے اسے غلط بتایا ہے اور لکھا ہے کہ علماء شیعہ کے نزدیک یہ قول ثابت نہیں (بے شک) پھر اس قول کی بہترین توجیہ فرمائی چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

اگر بالفرض یہ فرمودہ امام ہو بھی تو اس کے یہ معنی کہاں سے لئے جائیں کہ اس کتاب کی ہر حدیث صحیح و مستند ہی ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ اس کے اصول و فروعی مسائل کے لحاظ سے یہ مجموعہ احادیث مذہبی ضروریات کے لئے کافی ہے (اثانی جلد سوم صفحہ ۵)

ایک باب میں مترجم نے ہر معصوم علیہ السلام کے دور میں احادیث شیعہ کی تدوین کی جو صورت پیش آئی اس کو بیان فرمایا ہے آپ نے ضرورت تدوین حدیث پر علیحدہ باب میں ایک سیر حاصل تبصرہ فرمایا ہے جو حقائق سے بھرپور اور پُر از معلومات ہے آپ نے بحوالہ کتاب الفرائض صحیح بخاری سے ثابت کیا ہے کہ تدوین احادیث کا پہلا نقش حضرت علی علیہ السلام کا وہ صحیفہ ہے جس کا تذکرہ امام بخاری اپنی صحیح کے کتاب الفرائض کے باب "من تبواہن موالیہ" میں کیا ہے (اثانی جلد سوم ص ۱۱) حدیث کی یہ کتاب دوسری صدی تک اہلبیت کے پاس موجود تھی چنانچہ آپ لکھتے ہیں تاریخ کے لحاظ سے یہ پہلی کتاب ہے جس میں ترتیب کے ساتھ احادیث کو جمع کیا گیا ہے (اثانی ص ۱۱) اس کے بعد مترجم علام نے متعدد صحابہ کرام کی بحث فرمائی ہے اہلسنت حضرات کی صحاح ستہ اور دیگر کتب

احادیث میں جو مختلف راویوں سے روایتیں آئی ہیں ان میں ہر راوی کی بیان کردہ روایات کی تعداد اور قدر و قیمت کے بارے میں اجمالاً لکھا ہے۔ جناب ابو ہریرہ سے دوسروں کے مقابلہ میں پانچ ہزار تین سو چوبیس روایات کا مستدرج ہونا قابل تعجب بتایا ہے کیونکہ جناب ابو ہریرہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور انھیں حضرت رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف صرف دو سال ہی ملا اس لئے ان کا اتنی کثیر احادیث کا راوی ہونا غیر معقول ہے جبکہ دیگر صحابہ مثلاً حضرت ابو بکر و حضرت عمر سے ۱۶۷۳۔ اور ۵۳۷۔ احادیث منقول ہیں حد ہو گئی کہ حضرت فاطمہ سے صرف ۱۹۔ احادیث مروی ہیں اور مصنف علام نے پھر تدوین احادیث شیعہ کا تذکرہ فرمایا ہے اور ایک باب میں صحت احادیث جانچنے کا طریقہ لکھا ہے ایک باب میں احادیث کی مختلف قسمیں لکھی ہیں مثلاً صحیح، حسن، متواتر، احاد، ضعیف، موضوع، متصل، مرفوع، معلق، مدرج، مشہور، مصحف، مسلسل، معتبر، موقوف، مرسل، منقطع، مفصل، مدس، مجہول، پھر ان سب کی تعریف فرمائی ہے کہ علماء نے یہ نام کیوں رکھے ہیں اور ہر نام کا مطلب کیا ہے اور حدیث کی پوزیشن کیا ہے احادیث کا ترجمہ فرمائے وقت جو حدیث آپ کو ایسی نظر آتی ہے جس کا مطلب نہ سمجھنے پر مخالفین اعتراض کرتے ہیں اس کے ذیل میں کہیں کہیں تو مختصر سا جواب بھی لکھ دیا ہے لیکن چونکہ سب کا جواب لکھنے میں طوالت کا خوف تھا اس لئے آپ نے ہر حدیث کے بعد لکھ دیا ہے کہ یہ صحیح ہے یہ مشوق ہے یہ حسن ہے یہ ضعیف یا مجہول ہے وغیرہ وغیرہ اس سے اس ترجمہ میں یہ خصوصیت پیدا ہو گئی ہے جو اہل علم حضرات کے لئے بے حد مفید ہے یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مومن اسے حرز جاں بنائے اور ترجمہ کی روشنی میں اپنا نامہ اعمال درست کرے۔ علماء کرام کے لئے رفیع مشکوک کی ایک بہترین ڈھال ہے یہ کتاب رہتی دنیا تک کام آنے والی چیز ہے۔

ہمارے فرقہ میں علمائے کرام تو بہت ہیں جن میں سے اکثر ایسی شخصیات پر آکر اپنی زبان طاقت بیان سے اپنے زور علم و فضل کا مظاہرہ فرماتے ہیں اور بیشتر خدا کے تعالیٰ کو پہلے ہو چکے ہیں لیکن یہ کسی کو تو فنیق نصیب نہ ہوتی کہ ہماری مایہ ناز کتب اربعہ میں سے کسی ایک کا ترجمہ کرتا۔ یہ سعادت مترجم مدظلہ ہی کے نصیب میں لکھی تھی کہ آپ ہی اس کو حاصل فرمائیے چنانچہ مددوح پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے اصول کافی کے بعد کتاب فروع کافی کو اردو کا جامہ پہنا کر قوم پر وہ احسان عظیم فرمایا ہے جس کے بوجھ سے افراد قوم عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ مترجم مدظلہ نے فروع کافی سے کتاب الصلوٰۃ تک ترجمہ کرنے کے بعد بقیہ کتاب (یہ کتاب جلد ۲) کے ترجمہ پر توجہ مرکوز فرمائی ہے اور عنقریب اس کی جلد چہارم منظر عام پر آئے گی اللہ آجائے گی میری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مولانا مددوح کو اس قدر زندگی اور توانائی بخشے کہ آپ فروع کافی کے ترجمہ سے فارغ ہو کر دیگر شیعہ کتب احادیث مثلاً تہذیب الاحکام، سنن لا یحضر الفقیہ۔ اور روضۃ کافی کا بھی ترجمہ فرمادیں، علامہ مددوح کا یہ کارنامہ ان کی نجات اخروی کا ضامن اور توشیحہ آخرت ہو گا آپ کو اس کا سرنگا اور امیر بزرگ کا صلہ درگاہ رب العزت سے ملے گا جس کی انتہا نہ ہو گی اور جن

معصومین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین اور احکام مقدس کو کپ نے اُردو کا جامہ پہنایا ہے ان سے خوشنودی کا پرورد  
ملے گا۔

علامہ سید ظفر حسن مدظلہ زندہ باد، پابندہ باد۔ ایں دعا ازمن و از جملہ جہاں آئیں آباد۔  
الہم صل علی محمد و آل محمد، المسی الذنب سید ابراہیم کاظمی المشہدی عفی عنہ

## مترجم مدظلہ کی دینی خدمات

اوسید شمیم الحسن صاحب نقوی، ایم اے ایل ایل بی، سینئر وائس پریسیڈنٹ یونائیٹڈ بلیک، فرزند اکبر ادیب اعظم  
تھے اس بات پر فخر ہے کہ میں ایک ایسے نامور شہرہ آفاق اور مذہب حق کے بہترین خدمت گزار کا فرزند ہوں جس نے اپنی  
مذہب کا بیشتر حقہ مذہبی خدمات میں گزارا ہے ہندوستان میں شاید ہی کوئی اہل تسم مصنف ایسا گزرا ہو جس کی تصنیفات کی  
تعداد دوسو تک پہنچ گئی ہو بقول سرکار علامہ حضرت ادیب اعظم مولانا سید محمد صاحب قبلہ دہلوی مدظلہ دوسو کا لفظ  
زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن جس کے تمام نے یہ دوسو متر لیں گے کی ہیں اس کا دل ہی جانتا ہو گا کہ کیسی محنت و جان لگائی  
سے یہ تعداد پوری کی ہے۔ ترجمہ کے علاوہ تقریریں بھی اباجان قبلہ نے ایک مقام حاصل کیا اور جن حضرات کو ان کی مجال سننے  
کا اتفاق ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ ان کا بیان حقائق معارف علیہ کا نہایت مفید اور نوثر مرقع ہوتا ہے وہ ہوا میں گرہیں لگانا  
باتوں کے طوطا مینا بنانا اور گل و بلبل کا افسانہ سنانا ہمیں جانتے۔ ان کے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ سامعین مجلس سے کچھ سیکر  
اٹھیں یہ خصوصیت بھی والد علامہ ہی کی ہے کہ انھوں نے پچاس سال ایک ہی منبر پر پڑھا۔ انھوں نے اپنی مجالس خوانی کو نیسلام  
پر نہیں چڑھایا جو مجالس انھوں نے پشیمانہ میں خلیفہ خاندان کے عز خانہ میں ۱۹۲۲ء میں شروع کی تھیں اب انہی مجالس کو وہ  
ہرسال ایبٹ روڈ لاہور کے عز خانہ گلستان نہرا میں ہر سال پڑھتے ہیں اور جب تک زبان یا ارادے کی پڑھتے رہیں گے ان  
مجالس کا جمع دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ اباجان قبلہ نے تقریر پر تحریر کو ہمیشہ ترجیح دی وہ فرمایا کرتے ہیں کہ تقریر ہو اکا جھونکا  
ہے ادھر آیا ادھر گیا چند روز چرچا رہ کر ختم ہو جاتا ہے مرنے کے بعد ہی سحر بانی کا دم نکل جاتا ہے برخلاف تحریر کے کہ وہ دائمی  
کاوشوں اور دینی صلاحیتوں کے باقی رکھنے کی ضامن ہوتی ہے اچھا مصنف کبھی نہیں مرنے۔

والد ماجد مدظلہ نے اپنی زندگی کس مصروفیت مشغولیت میں گزاری اور اپنی زندگی کے ایک ایک لمحہ کو کتنی قدر کی نگاہ  
سے دیکھا اور وقت و عمل کے دامنوں میں کس طرح گرہ لگائی اس کے جاننے والے صرف وہ لوگ ہیں جو ان کے ساتھ رہے  
ہے ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ ان کی راتیں کس طرح کتب بینی میں گزری ہیں اکثر و قریب اس طرح گزری ہیں کہ پل بھر کو بھی پلک نہیں  
جھپکی، وہ فرمایا کرتے ہیں کہ شوق کی وارفتگی میں جو کام کیا جاتا ہے اس میں تکان نہیں ہوتی۔ ہم نے دیکھا ہے کہ تمام ضرورتوں

سب سے زیادہ ہو کر ان کے دن کس طرح قلم چلاتے ہیں گزرے ہیں انھوں نے تصنیف و تالیف کے شوق میں ربیم کے ربیم سیاہ کر دیئے کتابوں کے ڈھیر لگا دیئے۔

ابا جان قبلہ نہایت سیدھی سادی ہر قسم کے تکلف سے خالی زندگی بسر کرنے والے انسان ہیں انھیں نہ پر تکلف کھانے کا شوق نہ پر تکلف لباس کی خواہش، وہ منکھرا نہ انداز میں اپنے آپ کو سنایاں کرنے اور جامعہ بشری پر فرشتوں کا روپ دھارنے اور انادولائی غیری کے بلند بانگ دعویٰ کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے وہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ سے ایک ہی صورت سے ملتے ہیں انھوں نے اپنا اور اپنے اہل و عیال کا بوجھ کبھی قوم پر نہیں ڈالا بلکہ اپنی قوت بازو سے کما کر اپنی تمام ضروریات کو پورا کیا۔ جامعہ امامیہ درس لہ نور کی امداد میں جو رقم قوم سے ان کو حاصل ہوئی انھوں نے اس کو اپنے ادب پر خرچ کرنا حرام سمجھا انھوں نے اپنے قلم کے نور اور دماغی کا دشمن کے بل پر اتنا حاصل کیا کہ ہم سات بھائیوں کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دلائی کوئی ایم اے سے کم نہیں، خدا کا شکر ہے کہ ہم سب بھائی اعلیٰ مراتب پر فائز ہیں یہ سب ابا جان قبلہ کی نیک نیتی کا ثمرہ اور ان کی پُر خلوص دعاؤں کا اثر ہے۔

اصول کافی اور فروع کافی کے ترجمہ میں جیسی سخت محنت انھیں کرنا پڑی ہے اس کو ہم ہی لوگ جانتے ہیں اس سلسلے میں بہت سی کتابیں مسلسل ان کے مطالعہ میں رہیں اور ترجمہ خیر خراج کر کے ان کو طبع کرایا ہے اصول کافی کی دو کتابوں کا ترجمہ (اپ باج جلدوں پر مشتمل ہے) جیسے محنت آدھائی دو درمیں انھوں نے فرمایا وہ ان ہی کی ہمت تھی میری والدہ مرحومہ اسی زمانہ میں مرض قلبی میں مبتلا ہوئیں اور یہ ایک ایسا سخت حملہ تھا جس نے ان کے تمام جسم کو بے حس کر دیا تھا۔ بیماری کا یہ سلسلہ مسلسل ساڑھے تین سال رہا اور وہ شدید ہوئے کہ سارا گھر پریشان تھا آخر اسی میں ان کی موت واقع ہوئی۔ ابا جان قبلہ کے لئے اس سے زیادہ پریشان کن وقت کوئی اور نہ تھا ایک ایسے مریض کے پہلو پہ پہلو ترجمہ کی یہ اہم خدمت بھی انجام دی جا رہی تھی رسالہ نور کے لئے حضامین بھی لکھے جا رہے تھے اور اس کے ساتھ جامعہ امامیہ کے انتظامی معاملات کی طرف بھی توجہ تھی پھر زندگی دوسری ضرورتیں بھی دامن گیر رہیں ضعف پیری نے اگرچہ تمام جہانی قوتوں کا دس چورس لیا ہے مگر دینی خدمت کا دلولہ بدستور اپنے شباب پر ہے ایک کتاب ختم نہیں ہونے پائی کہ دوسری کتاب کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں اس محنت سے نہ وہ گھبراتے ہیں نہ لگاتے ہیں جو کام کرنے کے اوقات شروع سے چلے آ رہے ہیں ان میں فرق نہیں آتا ان کی تکلیف کا احساس کر کے ہار بار عرض کیا جاتا ہے کہ خدا کے لئے محنت کم کیجئے مگر ہماری یہ درخواست ہمیشہ بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے کبھی کبھی مجھے احساس ہوتا ہے کہ ہمارا رد گمان ان کے لئے تکلیف دہ ثابت ہو رہا ہے ان کا نظریہ یہ ہے کہ زندگی کا بہترین حصہ وہ جو دین الہی کی خدمت میں بسر ہو۔ اللہ سے دعا ہے کہ ان کا سایہ عاطفت تادیر ہمارے سبروں پر باقی رہے۔ آمین رب العالمین۔



## احادیث کے متعلق چند ضروری باتیں

اصول کافی کی دونوں جلدوں کے ترجمہ (اب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے) کے بعد مجھے اپنی پیراں سالی پر نظر رکھتے ہوئے یہ امید نہ تھی کہ میں فروع کافی کے ترجمہ کی سعاد حاصل کر سکوں گا اول تو اسی برس کے بوڑھے کی دائمی قوتیں منہمک ہو جاتی ہیں اور ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ جاتے ہیں پھر متواتر ایک ہی قسم کا کام کرتے کرتے اکتا بھی جاتا ہے مگر اپنے خالق بے نیاز کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں کہ فروع کافی جلد اول کے دونوں حصوں کا ترجمہ بھی اس کے فضل و کرم سے ہو گیا۔ پہلا حصہ کتاب الطہارت و کتاب الجنائز اور نماز پر مشتمل ہے جو سال گذشتہ چھپ کر مومنین کی خدمت پہنچ چکا ہے وہ اب دو جلدوں پر مشتمل ہے) اب جلد اول کا دوسرا حصہ ہے حسین میں زکوٰۃ، حنسن و صوم و اعتکاف و حج و عید ہے اس کے ساتھ ہی پہلے حصہ کو ضرور خرید لیا جائے تاکہ احادیث معصومین کے متعلق جو توضیحات اس حصہ میں کی گئی ہیں وہ آپ کے پیش نظر رہیں ان سے آگاہی بہت ضروری ہے۔ (فروع کافی اب چار جلدوں پر مشتمل ہے)۔

مجھے اس امر کا اعتراظ ہے کہ میں فقیہ نہیں ہوں بلکہ مجھے جو تھوڑی بہت مناسبت ہے وہ علم کلام سے ہے اس بنا پر بہت ممکن ہے کہ ان مسائل فقیہہ میں جو ان دونوں جلدوں کے اندر ہیں مجھ سے کچھ غلطیاں ہو گئی ہوں اور بعض مطالب کے سمجھانے میں قاصر رہا ہوں یہ کام تو فقہاء ہی بخوبی انجام دے سکتے ہیں تاہم میں قدر میرے امکان میں تھا ہر حدیث کو کچھ کی کوشش کی ہے اور علامہ مجلس علیہ الرحمہ کی بہترین شرح کافی کو جو مرآۃ العقول کے نام سے شہرت پذیر ہے پیش نظر رکھا ہے بارگاہ ہدای میں دست بردار ہوں کہ نادانستہ جو غلطیاں مجھ سے ہو گئی ہوں ان کو معاف فرمادے کیونکہ عمد آریا نہیں ہوا۔ میرا تلم اس سلسلے میں محض اس خیال کے تحت اٹھا ہے کہ جتنا بھی نائدہ لوگوں کو پہنچ جائے وہ نہ جانے سے بہتر ہوگا۔

اس کتاب میں ہر حدیث کے بارے میں جو اس کی نوعیت ہے علامہ مجلس علیہ الرحمہ کی مرآۃ العقول سے نقل کر دی گئی ہے تاکہ عامل عمل کرتے وقت اس کی نوعیت کا خیال رکھے اور یہ نہ سمجھے کہ کافی میں جو حدیث ہے وہ صحیح ہے کیونکہ اس میں ہر قسم کی حدیثیں ہیں ان میں ضعیف و مجہول بھی ہیں احادیث کی یہ اقسام راویوں کی جہت سے پیدا ہوتی ہیں یا تو اس کے راوی اول سے آخر تک غیر موثق ہیں یا سلسلہ رواۃ میں بعض معتبر ہیں اور بعض غیر معتبر یا کسی حدیث کے راویوں کا سلسلہ امام بالاتصال نہیں یا ایک یا دو راویوں ہی سے حدیث نقل ہو کر رہ گئی ہے یا کسی حدیث کا مضمون دوسری حدیثوں کے معارض ہے آئمہ علیہم السلام سے جو احادیث مروی ہیں وہ دو قسم کی ہیں اول حدیث باللفظ یعنی جب کسی امام نے کوئی حدیث بیان کی تو راوی حدیث نے امام کے الفاظ من و عن نقل کئے اور یہی الفاظ دوسرے راویوں سے نقل ہوئے ایسی حدیث کی صحت میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا اگر راوی ثقہ و متبرہ ہوں تو یہ حدیث صحیح سمجھیں باقی ہے بشرطیکہ امام کے الفاظ تواتر کے ساتھ نقل ہوئے ہوں ایسی احادیث متواتر بھی کہلاتی ہیں۔

دوسری احادیث بالمعنی کہلاتی ہیں یعنی راوی نے اس مفہوم کو جو امام نے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہو۔ اپنے الفاظ میں نقل کیا ہو ایسی حدیث کے الفاظ میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اور ایک حدیث دوسری حدیث سے معارض ہو جاتی ہے کیونکہ رواۃ مضمون حدیث کو اپنے اپنے لفظوں میں بیان کرتے ہیں ایسی صورت میں سہو و نسیان کا امکان بھی ہوتا ہے اکثر احادیث بالمعنی پائی جاتی ہیں خصوصاً وہ احادیث جن میں راوی نے کہا ہو، میں نے فلاں معصوم سے سنا ہے ایسی احادیث چونکہ مکمل نہیں جاتیں اور ان کا تعلق سماعت سے ہوتا ہے اس لئے امکان ہوتا ہے کہ راوی اول سے یا اس کے بعد نقل کرنے والوں سے کچھ سہو ہو جائے اور الفاظ بدل جائے سے مفہوم بدل جائے

ایسی بھی احادیث ہیں کہ کسی نے امام کو خط لکھ کر کوئی مسئلہ بیان کیا ہے اور امام نے اپنے قلم سے اس کا جواب تحریر کر کے بھیجا ہے اور ان کے الفاظ میں تغیر کی راہ نہیں پائی۔ ایسی احادیث بھی ہیں جو آئمہ نے سلاطین و خالقین کے فتنہ و فتاد کی روک تھام کے لئے تقیہ بیان فرمائی ہیں ورنہ حقیقت شیعوں کے لئے باعث اذیت ہو جاتی، بعد میں خطرہ دور ہونے پر مسئلہ کے صحیح حکم سے آگاہ کر دیا جاتا تھا۔

اس میں شک نہیں کہ احادیث کا سمجھنا بڑا مشکل ہے ان حضرات نے خود فرمایا ہے کہ ہماری حدیث صعب و مستعصب ہے اس کو یا تو ملک مقرب سمجھ سکتا ہے یا وہ بندہ مومن جس کے قلب کا اللہ نے امتحان لے لیا ہو۔ احادیث آئمہ سے استنباط احکام کرنے والے مجتہدین کرام ہیں جن کی نظر میں یہ کثرت احادیث ہوں ایسی احادیث بھی ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل مخالف ہیں۔ جیسے ایک جگہ رسول خدا نے فرمایا ہے الفقیہ فخری یعنی فقیر میرا مندر ہے دوسری حدیث ہے الفقیر لعلو الوجہ فی الدارین یعنی فقیر کا دونوں جہان میں منہ کالا، تیسری حدیث ہے کاد الفقیر انہ سیکون کفو یعنی قریب ہے کہ فقیر کفو ہو جائے ایسی احادیث ہیں مجتہد کا کام یہ ہے کہ ان کے متعلق کوئی ایسی تاویل کرے جس سے یہ تینوں حدیثیں صحیح ہو جائیں۔

مثلاً فقر کے معنی احتیاج کے ہیں اور احتیاج کی تین صورتیں اول بندوں کی احتیاج، اگر صرف خدا کی طرف ہو یعنی بندہ یہی سمجھے کہ مجھے جو کچھ ملے گا وہ خدا ہی سے گا لہذا مجھے جو کچھ مانگنا ہے اسی سے مانگوں، دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بندہ اپنی احتیاج کا تعلق خدا اور بندہ دونوں سے رکھے یعنی دونوں کو اپنا حاجت روا سمجھے اس صورت میں اندیشہ ہے کہ یہ احتیاج کفر کی صورت اختیار نہ کرے اس طرح کہ وہ اپنا قاضی الحاجات صرف بندوں ہی کو سمجھنے لگے اور خدا کو کارساز نہ جانے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ صرف بندوں ہی سے تعلق رکھے یعنی ہر ضرورت کو بندوں ہی سے پورا کرنا چاہے اور خدا سے مانگے ہی نہیں تو ایسے فقر کا دو جہاں میں منہ کالا، غور کرو جو شخص فقیر یہ تینوں صورتیں نہیں جانتا وہ آخر والی تینوں حدیثوں کو خلاف عقل سمجھ کر کہہ دے گا یہ قول معصوم نہیں۔

جو احادیث بصورت تقیہ وارد ہوئی ہیں اس کا سمجھنا اس وقت کے حالات پر موقوف تھا جس میں وہ امام نے حقیقت یہ ہے کہ ہمارے آئمہ پر بڑے سخت دقت آئے ہیں ان کی مقدس زندگیوں ہر طرف سے خطروں میں گھری ہوئی تھیں اسی

اسی طرح ان کے شیعوں پر حکومت کے جاسوسوں کی کردی نظر تھی بسا اوقات وہ کلمہ کھلا اپنی نماز ادا نہیں کر سکتے تھے اگر ذرا شیعیت کا پتہ چل جاتا تو گردن مار دی جاتی، یہی وہ سنی ورثہ ہے کہ اب آزادی کے دور میں بھی وہ بہ نسبت مسجدوں کے گھروں میں زیادہ پڑھتے ہیں بنی امیہ اور بنی عباس کی حکومتیں نہ اپنے عقاید کے خلاف سننا چاہتی تھیں اور نہ اپنے عمل کے خلاف کسی کا عمل دیکھنا کو اگر ان کی تھیں ان کے عقیدے اور عمل کے مخالفت کی ایک ہی سزا تھی اور وہ تھی سزائے موت، ایسی صورت میں آئمہ کا فرض تھا کہ وہ شیعوں کو قتل ہونے سے بچائیں۔ علی بن یقظین کا واقعہ اس کا گواہ ہے یہ ہارون کے وزیر تھے ایک بار انھوں نے امام کو لکھا کہ قسوکا صحیح طریقہ کیا ہے آپ نے اہل سنت کا طریقہ دھنوکھ بھیجا اور یہ بھی لکھ دیا کہ اس کے خلاف ہرگز نہ کرنا جب خطہ نل کیا تو آپ نے ان کو صحیح طریقہ لکھ کر بھیج دیا۔

اسی کتاب کے حصہ اول میں کتاب الجنازہ میں غلٹ میت و حنوط اور جراثیم کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام کی کچھ احادیث ایسی ملیں گی جو مسلک اہل سنت کے مطابق ہوں گی جب مومنین نے پوچھا کہ ہمارے یہاں تو ایسا نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا یہ صحیح ہے لیکن اس وقت وہی کرو جو میں کہتا ہوں۔ جنازہ میں مشرک کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو تمہاری تجبیز و تکفین کو خور سے دیکھیں گے اور اگر کچھ باتیں اپنے مذہب کے خلاف پائیں گے تو حاکم شہر سے بیان کر کے تمہیں سزا دلوانے کے خواہشمند ہوں گے اور تمہارے ساتھ میرے لئے بھی پریشانی کا باعث ہو گا۔

صرف اتنا ہی نہیں تھا بلکہ ہمارے آئمہ سے حدیث نقل کرنا بھی جرم تھا۔ حکومتیں نہیں چاہتی تھیں کہ اسلامی حکومت کے کسی گوشہ میں مطابق جعفری نقل کیا جائے۔ چنانچہ آپ کو کتب احادیث میں بہت حدیثیں ایسی ملیں گی جو امام کے اصلی نام سے نقل ہوئی ہوں بلکہ ان کی کنیت سے منقول ہیں مثلاً عن ابی جعفر علیہ السلام، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام، عن ابی ابراہیم علیہ السلام بلکہ بعض میں تو عن رجل (ایک مرد ہی سے ملے گا تاکہ مخالفوں کو بہ پتہ نہ چلے کہ یہ حدیث آئمہ اہلبیت سے منقول ہے چونکہ کنیت اکثر مشرک ہوتی ہیں اس سے وہ حدیثیں بیان کرنے میں خطرات کم ہو جاتے تھے تاہم جب پتہ چل جاتا تو مخالف پارٹیل ان کے خلاف محرک آراء ہوتی تھیں۔

صاحب مصائب آلہ کمرہ نے لکھا ہے کہ سلاطین بنی امیہ اور بنی عباس نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ رقم خمس شاہی خزانہ میں جمع کی جائے۔ اگر کوئی آئمہ اہلبیت تک پہنچے گا تو اس کو سخت سزا دی جائے گی ان زمانوں میں مومنین کو خمس کی رقم کسی امام تک پہنچانا جان جو کھوں کا کام تھا۔ چنانچہ بڑے پوشیدہ طریقہ سے ایسی رقم امام تک پہنچائی جاتی تھیں متوکل عباسی کے زمانہ میں جاسوس ایک شخص کو گرفتار کر کے لائے الزام یہ تھا کہ یہ شخص دینی حدیث بیان کرتا ہے جن سے خمس حق اولاد رسول ثابت ہو رہا ہے متوکل نے بغیر کچھ کہے سنے حکم دے دیا کہ اس کی زبان کاٹ دی جائے۔ غور کیجئے ان ضلالت آگاہیں اور ستم پروردوار میں احادیث آئمہ کا بیان کرنا کیسا دشوار تھا۔

اس زمانہ میں پرسن تو تھا نہیں کہ احادیث چھپوائی جاتیں اور اگر ہوتا بھی تو کون شائع کرنے دیتا اس وقت طریقہ

اشاعت احادیث یہ تھا کہ دور دراز سے جو لوگ آئمہ اہلبیت کی زیارت کو آتے تھے وہ مختلف قسم کے مسائل دریافت کرتے تھے اور جو جواب رام سے سنتے تھے اسے یا تو لکھ لیتے تھے یا یاد کر لیتے جب اپنے مقام پر واپس جاتے تو دیگر مومنین سے بیان کرتے یا آئمہ علیہم السلام کی طرف سے جو محصل زکوٰۃ خمس خفیہ بھیجے جاتے وہ اصول شریعہ کے متعلق لوگوں سے احادیث بیان کرتے اور اس طرح ایک سے دوسرے تک ہمارے آئمہ کی احادیث کی تبلیغ ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ جس چراغ کو اللہ جلّائے کس کی طاقت ہے کہ اسے بجھا دے باوجود ان بے شمار موافق کے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پھر بھی آئمہ اہلبیت کی احادیث کا اتنا عظیم الشان ذخیرہ دنیا میں موجود ہے کہ نہ صرف شیعوں کی بلکہ اسلام کے دیگر فرقوں کی کتابیں ان سے چمک رہی ہیں۔ ذالک فضلہ اللہ یوتیبہ منہ یشاور۔



# فہرست مضامین

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ	باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ
	کتاب الزکوٰۃ						
۱	فرض زکوٰۃ میں اور مال میں واجب حقوق۔	۱۶	۲۱	۱۵	ایک مال کے بدلے دوسرا مال ملے۔	۶۰	۶۱
۲	زکوٰۃ دینے والا۔	۲۵	۲۹	۱۶	کساد بازی کی صورت میں حیوانوں پر زکوٰۃ	۶۱	۶۳
۳	علت فرض زکوٰۃ اور کس پر نہ کم ہے نہ زیادہ۔	۳۱	۳۳	۱۸	صدقہ شتر۔	۶۲	۶۸
۴	کن چیزوں پر زکوٰۃ ہے۔	۳۴	۳۶	۱۹	گائے کی زکوٰۃ	۶۹	۶۹
۵	کن غلوں پر زکوٰۃ ہے۔	۳۵	۳۶	۲۰	اونٹوں کی عمر کا بیان	۷۰	۷۰
۶	نباتات میں کس پر زکوٰۃ ہے	۳۷	۳۸	۲۱	بکری کی زکوٰۃ	۷۱	۷۲
۷	زراعت میں وجوب زکوٰۃ کے لئے وزن صدقہ ثمرات میں ایک بار ہے۔	۳۹	۴۰	۲۲	آداب صدقہ	۷۲	۷۵
۸	زکوٰۃ طلباء و نقرہ۔	۴۱	۴۱	۲۳	زکوٰۃ مال	۷۸	۷۹
۹	زکوٰۃ غلام و نقرہ۔	۴۳	۴۴	۲۴	زکوٰۃ مال ملک و مکاتب و جمنوں۔	۸۰	۸۱
۱۰	زکوٰۃ نہیں۔	۴۶	۴۷	۲۵	سسرکاری عیس کے متعلق	۸۱	۸۲
۱۱	زکوٰۃ مال غائب و فرض و ربحیت ادقات زکوٰۃ۔	۴۸	۵۱	۲۶	پیسے اہل میں مال نفقہ کے لئے چھوٹا دھوکہ میں بجائے محتاج کے	۸۳	۸۴
۱۲	شرط زکوٰۃ و وقت زکوٰۃ	۵۳	۵۵	۲۷	مالدار کو زکوٰۃ دینا۔	۸۴	۸۴
۱۳	وہ مال جس پر صاحب زکوٰۃ کے ہاتھ میں ایک سال نہ گزرے۔	۵۶	۵۷	۲۸	وہ زکوٰۃ جو اہل ولایت کے غیر کو دی جائے۔	۸۵	۸۶
۱۴		۵۷	۵۹	۲۹	میت کی طرف سے ادائیگی زکوٰۃ	۸۷	۸۸
				۳۰	کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ۔	۸۹	۹۰

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ آرمہ ترجمہ	باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ آرمہ ترجمہ
۳۱	زکوٰۃ عیال مومن کو دی جائے۔	۹۰	۹۱	۵۲	صدقہ سے مال میں زیادتی ہوتی ہے	۱۳۲	۱۳۳
۳۲	تفصیل زکوٰۃ	۹۱	۹۲	۵۳	قرابتداروں کو صدقہ دینا۔	۱۳۳	۱۳۴
۳۳	زکوٰۃ میں فضیلت قرابت	۹۳	۹۵	۵۴	اپنے اہل و عیال کی پرورش اور ان کی ضرورت پوری کرنا	۱۳۴	۱۳۶
۳۴	نادر متفرقات	۹۶	۹۷	۵۵	کس لوگوں کا نفقہ لازم ہے۔	۱۳۸	۱۳۸
۳۵	زکوٰۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھیجنا	۹۷	۹۹	۵۶	انجان آدمی کو صدقہ دینا	۱۳۸	۱۳۹
۳۶	تاکم زکوٰۃ کیا اپنے لئے لے سکتا ہے۔	۱۰۰	۱۰۱	۵۷	صدقہ اہل بادیہ پر	۱۳۹	۱۴۰
۳۷	جب کوئی زکوٰۃ لے تو وہ پھر اس کا مال ہے۔	۱۰۱	۱۰۲	۵۸	کراہت رد سوال	۱۴۰	۱۴۱
۳۸	مال زکوٰۃ سے حج کرنا اور غلام آزاد کرنا۔	۱۰۳	۱۰۴	۵۹	کس حد تک سائل کو دیا جائے۔	۱۴۲	۱۴۲
۳۹	قرض کی ادائیگی زکوٰۃ سے	۱۰۴	۱۰۵	۶۰	دعائے سائل	۱۴۳	۱۴۳
۴۰	زکوٰۃ عوض قرض	۱۰۵	۱۰۶	۶۱	صدقہ تقسیم کرنے والا صدقہ دینے والے کے اجر میں شریک ہے۔	۱۴۴	۱۴۴
۴۱	زکوٰۃ سے بچنے کی تدبیر	۱۰۶	۱۰۶	۶۲	ایثار	۱۴۵	۱۴۶
۴۲	جس زکوٰۃ بدل کر دینا۔	۱۰۷	۱۰۷	۶۳	بغیر حاجت سوال کرنا	۱۴۶	۱۴۶
۴۳	کس کے لئے زکوٰۃ حلال ہے۔	۱۰۸	۱۱۱	۶۴	کراہت سوال	۱۴۷	۱۴۷
۴۴	مستحق زکوٰۃ کا زکوٰۃ لینے سے انکار کرنا	۱۱۳	۱۱۵	۶۵	احسان جتنا	۱۵۱	۱۵۱
۴۵	کھیتی کاٹنا اور بھیل توڑنا۔	۱۱۵	۱۱۶	۶۶	سوال کے بعد دینا	۱۵۱	۱۵۳
۴۶	صدقہ اہل جنوہ۔	۱۱۷	۱۱۹	۶۷	احسان	۱۵۵	۱۵۶
۴۷	نادر	۱۲۰	۱۲۱	۶۸	فضیلت احسان	۱۵۶	۱۵۸
۴۸	صدقہ	۱۲۲	۱۲۳	۶۹	تنبہ	۱۶۰	۱۶۰
۴۹	صدقہ بلا کو دور کرنا ہے۔	۱۲۵	۱۲۷	۷۰	احسان بری موت سے بچاتا ہے	۱۶۰	۱۶۱
۵۰	فضیلت پوشیدہ صدقہ کی۔	۱۲۹	۱۳۰	۷۱	دنیا میں احسان کرنے والے آخرت میں بھی ایسے ہی ہیں۔	۱۶۱	۱۶۲
۵۱	رات کا صدقہ	۱۳۰	۱۳۱	۷۲	مکمل احسان	۱۶۲	۱۶۳

صفحہ اردو	صفحہ عربی	مضامین	باب نمبر
۲۲۳	۲۱۸	استقبال ماہ رمضان	۵
۲۲۸	۲۲۴	ہلال ماہ میام کی گواہی	۶
۲۲۹	۲۲۹	نادر	۷
۲۳۱	۲۳۰	متفرقات	۸
۲۳۳	۲۳۲	صوم یوم شک	۹
۲۳۴	۲۳۴	وجہ الصوم	۱۰
۲۴۰	۲۳۸	آداب صایم	۱۱
۲۴۲	۲۴۲	صوم رسول اللہ	۱۲
۲۴۴	۲۴۵	فضیلت صوم شعبان	۱۳
۲۴۹	۲۴۹	سحری کھانے کا استقباب	۱۴
۲۵۰	۲۵۰	وقت افطار صائم کیلئے	۱۵
۲۵۱	۲۵۰	دھال و صوم الدہر	۱۶
۲۵۳	۲۵۲	صبح کے دھوکے میں کھانا پینا	۱۷
۲۵۶	۲۵۴	صبح کی شناخت	۱۸
۲۵۷	۲۵۷	دھوکے میں قبل از وقت افطار کرنا	۱۹
۲۵۸	۲۵۸	ماہ رمضان میں بچوں کو کھانا پینا	۲۰
۲۵۹	۲۵۸	وقت افطار	۲۱
۲۶۱	۲۶۱	جو عدا بغیر عذر روزہ ترک کرے۔	۲۲
۲۶۳	۲۶۳	بوسہ بازی و مباشرت	۲۳
		جورات میں جنب ہو اور صبح تک غسل نہ کرے۔	۲۴
۲۶۵	۲۶۴	روزہ دار کے لئے کراہت غل ارتعاسی	۲۵
۲۶۶	۲۶۶	کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا	۲۶
۲۶۸	۲۶۸	روز میں قے کرنا	۲۷
۱۶۵	۱۶۵	احسان کا صحیح مقام پر رکھنا	۷۳
۱۶۶	۱۶۶	آداب احسان	۷۴
۱۶۷	۱۶۷	احسان سے انکار کرنے والا	۷۵
۱۶۸	۱۶۸	قرض	۷۶
۱۶۹	۱۶۹	تنگ دست کو مہلت دینا	۷۷
۱۷۲	۱۷۲	میت کو معاف کرنا	۷۸
۱۷۳	۱۷۳	خرچ نعمت	۷۹
۱۷۴	۱۷۴	نعت پر شکر کرنا	۸۰
۱۷۵	۱۷۵	معرفت جو دوسرا	۸۱
۱۸۰	۱۸۰	انفاق	۸۲
۱۸۳	۱۸۳	بخل	۸۳
۱۸۵	۱۸۵	نادر	۸۴
۱۹۱	۱۹۱	فضیلت کھانا کھلانے کی	۸۵
۱۹۴	۱۹۴	میانہ روی کی فضیلت	۸۶
۱۹۷	۱۹۷	کراہت اسراف و بخل	۸۷
۲۰۰	۲۰۰	پانی پلانا	۸۸
۲۰۲	۲۰۲	صدقہ بنی ہاشم اور ان کے نوال پر	۸۹
۲۰۵	۲۰۵	اور ان سے صلہ رحمی	۹۰
		کتاب الصوم	
۲۰۸	۲۰۸	فضیلت صوم و صایم	۱
۲۱۲	۲۱۲	فضیلت ماہ رمضان	۲
۲۱۶	۲۱۶	روزہ افطار کرانے کا ثواب	۳
۲۱۷	۲۱۷	صرف رمضان نہ کہ ہر شہر رمضان کہو	۴

باب نمبر	مضامین	صفحہ	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ	صفحہ
۲۸	روزہ میں پکھنچے نگوٹا اور حرام کرنا	۲۴۹	۲۴۰	۵۰	سفر میں کس پر افطار قہر واجب نہیں	۲۹۶	۲۹۷
۲۹	بحالت صوم کان میں تیل ڈالنا حقد کرنا	۲۴۰	۲۴۱	۵۱	سفر میں سنتی روزہ	۲۹۸	۳۹۹
۳۰	سرہ لگانا	۲۴۱	۲۴۲	۵۲	رمضان میں وقت روانگی کب روزہ کھولا جائے	۳۰۰	۳۰۱
۳۱	روزہ میں مسواک کرنا	۲۴۲	۲۴۳	۵۳	جو کسی شہر میں قیام کے ارادہ سے داخل ہو۔	۳۰۲	۳۰۳
۳۲	روزہ میں خوشبو کا استعمال	۲۴۳	۲۴۴	۵۴	سفر میں اپنی زوجہ سے جماعت	۳۰۳	۳۰۵
۳۳	روزہ میں گوند چاشنا۔	۲۴۵	۲۴۵	۵۵	صوم حائضہ و مستحاضہ	۳۰۶	۳۰۸
۳۴	روزہ میں باغیچہ کی نیک چینی	۲۴۶	۲۴۶	۵۶	جس پر دو ماہ کے متواتر روزے		
۳۵	روزہ میں بیٹم لگانا	۲۴۷	۲۴۷		ہوں اور کوئی مانع ہو۔	۳۰۹	۳۱۱
۳۶	روزہ میں انگوٹھی چوسنا	۲۴۸	۲۴۹	۵۷	روزہ کفارہ قسم۔	۳۱۳	۳۱۳
۳۷	بوڑھے اور بوڑھیوں کا روزہ رکھنا	۲۴۹	۲۸۹	۵۸	صوم معلوم اپنے لئے قرار دینا	۳۱۳	۳۱۵
۳۸	حاملہ اور مرضی کا روزہ	۲۸۰	۲۸۰	۵۹	کفارہ صوم	۳۱۴	۳۱۸
۳۹	روزہ نہ رکھنے کے لئے حذر مرض	۲۸۰	۲۸۲	۶۰	روزوں میں تاخیر کرنا موسم ہر تاک	۳۱۹	۳۲۰
۴۰	جس پر دو رمضان بے روزہ رکھے			۶۱	صوم عرفہ و عاشورہ	۳۲۰	۳۲۲
۴۱	گزیں۔	۲۸۳	۲۸۳	۶۲	روزہ عیدین اور ایام تشریق	۳۲۳	۳۲۳
۴۲	قضاے ماہ رمضان	۲۸۴	۲۸۵	۶۳	صوم الترغیب	۳۲۴	۳۲۵
۴۳	صبح کو ارادہ صوم کر کے افطار کرنا	۲۸۵	۲۸۷	۶۴	روزہ افطار کرانے کی فضیلت	۳۲۶	۳۲۷
۴۴	جس پر ماہ صیام کا روزہ قضا ہو وہ			۶۵	کس کو روزہ رکھنا بے اجازت غیر جائز نہیں۔	۳۲۸	۳۲۹
۴۵	سنتی نہ رکھے۔	۲۸۸	۲۸۸	۶۶	کس چیز سے افطار مستحب ہے	۳۳۰	۳۳۱
۴۶	رنے کے بعد قضا و غلوں کی صورت	۲۸۸	۲۸۹	۶۷	ماہ رمضان میں غسل	۳۳۱	۳۳۲
۴۷	صوم صبیان	۲۹۰	۲۹۱	۶۸	ماہ رمضان میں سنتی غذا ہیں	۳۳۲	۳۳۲
۴۸	جوابہ رمضان میں مسلمان ہو۔	۲۹۱	۲۹۲	۶۹	شب قدر	۳۳۵	۳۳۸
۴۹	ماہ رمضان میں سفر کی کراہت	۲۹۲	۲۹۳	۷۰	عشرہ آخری رمضان میں دعا کرنا	۳۳۷	۳۳۹
۵۰	سفر میں روزہ کی کراہت	۲۹۳	۲۹۴				
۵۱	جو سفر میں ناواقفیت کی بنا پر روزہ رکھے۔	۲۹۴	۲۹۵				



باب نمبر	مضامین	صفحہ	آوردہ
۷۱	تکمیل: شب عید اور روز عید	۳۵۳	۳۵۳
۷۲	روز عید	۳۵۵	۳۵۶
۷۳	لوگوں پر کیا واجب ہے جب روت		
	عید فطر ثابت ہو۔	۳۵۶	۳۵۷
۷۴	نوادر	۳۵۷	۳۵۸
۷۵	فطرہ	۳۵۹	۳۶۳
<b>اعتکاف</b>			
۱	اعتکاف کا وقت اور مقام	۳۶۶	۳۶۶
۲	اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا۔	۳۶۷	۳۶۷
۳	کن مساجد میں اعتکاف ہو۔	۳۶۷	۳۶۸
۴	اعتکاف کی کم سے کم مدت	۳۶۹	۳۷۰
۵	مستکف بغیر ضرورت مسجد سے باہر		
	نہ نکلے۔	۳۷۰	۳۷۱
۶	اگر مستکف مریض ہو جائے یا مستکف		
	حالیض ہو جائے۔	۳۷۱	۳۷۱
۷	مستکف کا جماعت کرنا	۳۷۲	۳۷۳
۸	نوادر	۳۷۳	۳۷۵

## انتساب

چونکہ میری اس دینی خدمت کا تعلق سرتاسر عبادت و ریاضت سے ہے لہذا میں اس کو اپنے چوتھے امام سید اساجدین زین العابدین حضرت سیدنا و مولانا علی بن الحسین صلوٰۃ اللہ وسلم علیہ کے اسم مقدس سے تیمناۃ تبرکاً معنون کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اگر ان کی بارگاہ قدس میں میرا یہ ناپجز ہدیہ قبول ہو جائے تو مجھ غریق بحر معاصی کو اپنی نجات کی امید ہو جائے، شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

عبد مذبذب

سید ظفر حسن امروہوی

بسم الله الرحمن الرحيم

## \*(كتاب الزكاة)\*

### ﴿باب﴾

﴿فرض الزكاة وما يجب في المال من الحقوق﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، و  
نجد بن مسلم أنهما قالاً لأبي عبد الله عليه السلام : أ رأيت قول الله عز وجل : ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ  
لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ  
اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةٌ مِّنَ اللَّهِ ﴾ ، أكل هؤلاء يعطى وإن كان لا يعرف ؟ فقال : إن  
الإمام يعطي هؤلاء جميعاً لأنهم يقرؤون له بالطاعة ، قال : قلت : فإن كانوا لا يعرفون ؟  
فقال : يا زرارة لو كان يعطي من يعرف دون من لا يعرف لم يوجد لها موضع وإنما  
يعطي من لا يعرف ليرغب في الدين فيثبت عليه فأما اليوم فلا تعطها أنت وأصحابك إلا  
من يعرف من وجدت فمن هؤلاء المسلمين عارفاً فأعطه دون الناس ثم قال : سهم المؤلفة  
قلوبهم وسهم الرقاب عام والباقي خاص قال : قلت : فإن لم يوجدوا ؟ قال : لا تكون  
فريضة فرضها الله عز وجل لا يوجد لها أهل . قال : قلت : فإن لم تسهم الصدقات ؟  
فقال : إن الله فرض للفقراء في مال الأغنياء ما يسهم ولو علم أن ذلك لا يسهم لزادهم  
إنهم لم يؤثروا من قبل فريضة الله ولكن أثروا من منع من منعهم حقهم لأنما فرض  
الله لهم ولو أن الناس أدوا حقوقهم لكانوا عاشرين بخير .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، وأحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن

حبيب ، عن عبد الله بن سنان قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : لما أنزلت آية الزكاة أخذ من أموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها ، وأنزلت في شهر رمضان فأمر رسول الله صلى الله عليه وآله مناديه فنادى في الناس إن الله فرض عليكم الزكاة كما فرض عليكم الصلاة ففرض الله عز وجل عليهم من الذهب والفضة وفرض الصدقة من الإبل والبقر والغنم ومن الحنطة والشعير والتمر والزبيب ، فنادى فيهم بذلك في شهر رمضان وغفاهم عما سوى ذلك ، قال : ثم لم يفرض شيء من أموالهم حتى حال عليهم الحول من قابل فصاموا وأفطروا فأمر مناديه فنادى في المسلمين : أيها المسلمون زكوا أموالكم تقبل صلاتكم قال : ثم وجه عمال الصدقة وعمال الطسوق .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن حماد بن عثمان ، عن رفاعة بن موسى أنه سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول : ما فرض الله على هذه الأمة شيئاً أشد عليهم من الزكاة وفيها تهلك عامتهم .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن ابن مسكان وغير واحد عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله جل وعز جعل للفقراء في أموال الأغنياء ما يكفيهم ولولا ذلك لزادهم وإنما يؤتون من منع من منعهم .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن محمد بن مسلم ، وأبي بصير وبريد وفضيل ، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام قال : فرض الله الزكاة مع الصلاة .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرارة ، عن مبارك المقرئ في قال ، قال أبو الحسن عليه السلام : إن الله عز وجل وضع الزكاة قوتاً للفقراء وتوفيراً لأموالكم .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر ابن سويد ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله عز وجل فرض الزكاة كما فرض الصلاة ولو أن رجلاً حمل الزكاة فأعطاهم غلانية لم يكن عليه في ذلك عيب وذلك أن الله عز وجل فرض في أموال الأغنياء للفقراء ما يكفون به الفقراء ولو علم أن الذي فرض لهم لا يكفيهم لزادهم وإنما يؤتى الفقراء فيما أتوا من منع منهم حقوقهم لا من الغريضة .

٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة بن مهران عن أبي عبد الله عليه السلام قال : « إن الله عز وجل فرض للفقراء في أموال الأغنياء فريضة لا يحدون إلا بأدائها وهي الزكاة بها حقنوا دماءهم وبها سموا مسلمين ولكن الله عز وجل فرض في أموال الأغنياء حقوقاً غير الزكاة فقال عز وجل : « والذين في أموالهم حق معلوم » فالحق المعلوم من غير الزكاة وهو شيء يفرضه الرجل على نفسه في ماله يجب عليه أن يفرضه على قدر طاقته وسعة ماله فيؤدي الذي فرض على نفسه إن شاء في كل يوم وإن شاء في كل جمعة وإن شاء في كل شهر وقد قال الله عز وجل أيضاً : « أقرضوا الله قرضاً حسناً » وهذا غير الزكاة وقد قال الله عز وجل أيضاً : « ينفقون مما رزقناهم سراً وعلانية » والماعون أيضاً وهو القرض يقرضه والمحتاج يغيره والمعرف يصنعه ومما فرض الله عز وجل أيضاً في المال من غير الزكاة قوله عز وجل : « الذين يصلون ما أمر الله به أن يوصل » ومن أدى ما فرض الله عليه فقد قضى ما عليه وأدى شكر ما أنعم الله عليه في ماله إذا هوجده على ما أنعم الله عليه فيه مما فضله به من السعة على غيره ولما وقفه لأداء ما فرض الله عز وجل عليه وأعان عليه .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن أبي المغيرة عن أبي بصير قال : كتبنا عند أبي عبد الله عليه السلام ومعتاب عن أصحاب الأموال فذكروا الزكاة فقال أبو عبد الله عليه السلام : « إن الزكاة ليس يحد بها صاحبها وإنما هو شيء ظاهر إنما حقن بها دمه وسمي بها مسلماً ولو لم يؤدّها لم تقبل له صلاة وإن عليكم في أموالكم غير الزكاة ، فقلت : أصلحك الله وما علينا في أموالنا غير الزكاة ؟ فقال : سبحان الله أما تسمع الله عز وجل يقول في كتابه : « والذين في أموالهم حق معلوم » للسائل والمحروم ، قال : قلت : ماذا الحق المعلوم الذي علينا ، قال : هو الشيء يعمل به الرجل في ماله يعطيه في اليوم أو في الجمعة أو في الشهر قل أو أكثر غير أنه يدم عليه وقوله عز وجل : « ويستعون الماعون » قال : هو القرض يقرضه والمعرف يصنعه ومتاع البيت يغيره ومنه الزكاة ، فقلت له : إن لنا جيراناً إذا أعزناهم متاعاً كسروه وأفسدوه فعلياً جناح إن نمنعهم ؟ قال : لا ليس عليكم جناح إن تمنعوهم إذا كانوا كذلك ، قال قلت له : « وبطعمون الطعام على حبه مسكيناً ويتيمماً وأسيراً » قال : ليس من الزكاة ، قلت : قوله عز وجل : « الذين ينفقون أموالهم بالليل والنهار



سرّاً أو علانية ؟ قال : ليس من الزكاة قال : فقلت : قوله عز وجل : «إن تبدوا الصدقات فنعما هي وإن تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم » قال : ليس من الزكاة وصلتك قرابتك ليس من الزكاة .

١٠ - علي بن محمد بن عبد الله ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن إسماعيل بن جابر ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : «والذين في أموالهم حق معلوم للسائل والمحروم» أهو سوى الزكاة ؟ فقال : هو الرّجل يؤتيه الله الثروة من المال فيخرج منه الألف والألفين والثلاثة الآلاف والأقل والأكثر فيصل به راحه ويحمل به الكل عن قومه .

١١ - عنه ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبد الرحمن بن الحجاج عن القاسم بن عبد الرحمن الأنصاري قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : إن رجلاً جاء إلى أبي علي بن الحسين عليه السلام فقال له : أخبرني عن قول الله عز وجل : «وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ» ماهذا الحق المعلوم ؟ فقال له علي بن الحسين عليه السلام : الحق المعلوم الشيء يخرج الرّجل من ماله ليس من الزكاة ولا من الصدقة المفروضتين ، قال : فإذا لم يكن من الزكاة ولا من الصدقة فما هو ؟ فقال : هو الشيء يخرج الرّجل من ماله إن شاء أكثر وإن شاء أقلّ علي قدما يملك ؟ فقال له الرّجل : فما يصنع به ؟ قال : يصل به راحاً ويقرى به ضعفاً ويحمل به كلاً أو يصل به أخاً له في الله أو لثابتة تنوبه ، فقال الرّجل : الله يعلم حيث يجعل رسالته .

١٢ - وعنه ، عن ابن فضال ، عن صفوان الجمال ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله عز وجل : «لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ» قال : المحروم المبحار في الذي قد حرم كدّ يده في الشراء والبيع .

وفي رواية أخرى ، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام أنهما قالوا : المحروم : الرّجل الذي ليس بعقله بأس ولم يبسط له في الرزق وهو محارف .

١٣ - علي بن محمد ، عن محمد بن ذكره ، عن محمد بن خالد ، عن محمد بن سنان ، عن المفضل قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فسأله رجل في كم تجب الزكاة من المال ؟ فقال له : الزكاة الظاهرة أم الباطنة تريد ؟ فقال : أريدتهما جميعاً ، فقال : أما الظاهرة ففي كذا ألف خمسة وعشرون وأما الباطنة فلا تستأثر على أخيك بما هو أحوج إليهمك .

١٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن الحسن بن محبوب ، عن مالك بن عطية ، عن عامر بن جذاعة قال : جاء رجل إلى أبي عبدالله عليه السلام فقال له : يا أبا عبدالله قرض إلى ميسرة ؛ فقال له أبو عبدالله عليه السلام : إلى غلة تدرك ، فقال الرجل لا والله ، قال : فإلى تجارة تؤب ، قال : لا والله ، قال : فإلى عقدة تباع ، فقال : لا والله ، فقال أبو عبدالله عليه السلام : فأنت ممن جعل الله له في أموالنا حقاً ، ثم دعا بكيس فيه دراهم فأدخل يده فيه فناوله منه قبضة ، ثم قال له : اتق الله ولا تسرف ولا تقتصر ولكن بين ذلك قواماً إن التبذير من الإسراف قال الله عز وجل : ولا تبذر تبذيراً .

الحسن بن محبوب ، عن سعدان بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام مثل ذلك .  
١٥ - أحمد بن محمد بن عبدالله وغيره ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن عبدالله ابن القاسم ، عن رجل من أهل ساباط قال : قال أبو عبدالله عليه السلام لعمار الساباطي : يا عمار أنت رب مال كثير ؛ قال : نعم جعلت فداك ، قال : فتؤتي ما افترض الله عليك من الزكاة ؛ فقال : نعم ، قال : فتخرج الحق المعلوم من مالك ؛ قال : نعم ، قال : فتصل قرابتك ؛ قال : نعم ، قال : وتصل إخوانك ؛ قال : نعم ، فقال : يا عمار إن المال يفسد والبدن يبلى والعمل يبقى والدنيا تان حتى لا يموت ، يا عمار إنك ما قدمت فلن يسبقك وما أخرت فلن يلحقك .

١٦ - علي بن إبراهيم ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد ، عن عبدالله بن يحيى عن عبدالله بن مسكان ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : قول الله عز وجل : « إنما الصدقات للفقراء والمساكين » قال : الفقير الذي لا يسأل الناس والمساكين أجهد منه والبايس أجهدهم فكل ما فرض الله عز وجل عليك فأعلانه أفضل من إسراره وكل ما كان تطوعاً فإسراره أفضل من إعلانه ولو أن رجلاً يحمل زكاة ماله على عاتقه فتسبها علانية كان ذلك حسناً جميلاً .

١٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عز وجل : « وإن تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم » فقال : هي سوى الزكاة إن الزكاة علانية غير سر .

١٨ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسن ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليه السلام أنه سأل عن الفقير والمساكين ، فقال : الفقير

الَّذِي لَا يَسْأَلُ الْمَسْكِينِ الَّذِي هُوَ أَجِدُ مِنْهُ الَّذِي يَسْأَلُ .

۱۹۔ عددۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : ذكرت للرّضا ع شَيْئاً فَقَالَ : اصبر فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يَصْنَعَ اللَّهُ لَكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ قَالَ : فَوَاللَّهِ مَا أَخَّرَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا خَيْرَ لَهُ مِمَّا عَجَّلَ لَهُ فِيهَا ؛ ثُمَّ صَفَّرَ الدُّنْيَا وَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ هِيَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ صَاحِبَ النِّعْمَةِ عَلَى خَطَرَاتِهِ يَجِبُ عَلَيْهِ حَقُّهُ فِيهَا وَاللَّهُ إِنَّهُ لَتَكُونُ عَلَيْهِ النِّعَمُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا أَزَالَ مِنْهَا عَلَى وَجَلٍّ - وَحَرَّكَ يَدَهُ - حَتَّى أَخْرَجَ مِنَ الْحَقِّوقِ الَّتِي تَجِبُ لِلَّهِ عَلَيْهِ فِيهَا ، فَقُلْتُ : جَعَلْتَ فَذَاكَ أَنْتَ فِي قَدْرِكَ تَخَافُ هَذَا ، قَالَ : نَعَمْ فَأَحْدِثْ بَنِي عَلَى مَا مَنَنْتَ بِهِ عَلَيَّ .

۷۸۶

# کتاب الزکوٰۃ

## باب

### فرض زکوٰۃ اور مال میں واجب حقوق

۱۔ زرارہ اور سلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ آپ نے سورہ نور کی اس آیت پر غور فرمایا ہے۔ صدقات فقراء اور مساکین کے لئے ہیں اور کارمندوں کے لئے اور موقوفہ تطوُّب کے لئے اور غلاموں کو آزاد کرنے اور غنم کو فحولہ کا قرض دینے اور زرارہ خدا میں جہاد کے لئے اور پردیسیوں کے لئے اللہ کی طرف سے فریضہ ہے۔ کیا ان سب کو دیا جائے گا چاہے یہ معرفت نہ رکھتے ہوں۔ فرمایا امام ان سب کو دیتا ہے کیونکہ وہ اس کی اطاعت کا اقرار کرتے ہیں۔ میں نے کہا اگر یہ معرفت نہ رکھتے ہوں۔ فرمایا اگر معرفت رکھنے والوں ہی کو دیا جائے تو صدقات کے لئے پھر کوئی لے گا ہی نہیں ، بے معرفت والوں کو تو اس لئے دیا جاتا ہے کہ وہ دین کی طرف رغبت کریں اور اس پر ثابت قدم رہیں لیکن اس زمانہ میں تم اور تمہارے اصحاب اہل معرفت ہی کو دیں۔ جب تم ان مسلمانوں میں

مرد عارف کو یاد نواذر لوگوں کو چھوڑ کر انہیں دہا بھڑھرایا ان میں بعض مولد آلقاب ہیں اور بعض غلام ہیں یہ تو عوام میں شامل ہیں باقی خاص ہیں۔ میں نے کہا اگر یہ لوگ نہ پائے جائیں۔ فرمایا تو ایسا فریضہ نہ ہو گا جسے اللہ نے فرض کیا ہے اگر اس کے اہل نہیں ملتے۔ میں نے کہا اگر صدقات میں سب کی کنجااش نہ ہو۔ فرمایا اللہ نے اغنیاء کے مال میں فقر کا حق رکھا ہے جتنی وسعت ہو اگر معلوم ہو کہ وہ رقم کافی نہ ہوگی تو اس میں کچھ زیادتی کر دیں یہ بلحاظ فریضہ نہ ہوگی بلکہ جس میں ان کا حق نہیں اس میں سے ہوگی اگر لوگ محتاجوں کا حق ادا کرتے رہیں تو وہ آرام سے زندگی بسر کریں۔ (حسن)

۲۔ عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب آیہ زکوٰۃ نازل ہو چکی ہے تو صدقہ کے مال لوگوں سے لیا تاکہ ان کی تسلیہ اور تزکیہ ہو جائے۔ جب یہ آیت ماہ رمضان میں نازل ہوئی تو حضرت رسول خدا نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں ندا کر دے کہ اللہ نے تم پر زکوٰۃ کو اسی طرح فرض کیا ہے جس طرح نماز کو۔ پس خدا نے زکوٰۃ کو فسخ فرمایا سونے اور چاندی پر اور صدقہ فرض کیا اونٹ، گائے، بکری، گندم، جو، چھوہارہ، اور خشک انگور پر، اس کے متعلق ماہ رمضان میں منادی کرادی گئی اور باقی پر معافی، پھر ایک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ فرض نہ ہوئی۔ جب اگلا سال آیا تو منادی نے ندا دی۔ اے مسلمانو! اپنے مال کی زکوٰۃ دو تاکہ تمہاری نماز قبول ہو اس کے بعد صدقات وصول کرنے والے اور ناپ تول کرنے والے لوگوں کے پاس پہنچے۔ (صحیح)

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اس امت پر زکوٰۃ سے زیادہ سخت اور کوئی شے فرض نہیں کی گئی عام لوگ اس کے نہ دینے کی وجہ سے ہلاکت میں پڑ گئے۔

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اموال اغنیہ میں (تساق) رکھا ہے جو ان کے لئے کافی ہو اگر ایسا نہ ہو تو زیادہ کر دیں ان کو دیا جائے اس میں سے جس پر زکوٰۃ نہیں۔ (حسن)

۵۔ امام محمد باقر اور امام جعفر علیہم السلام نے فرمایا کہ زکوٰۃ نماز کے ساتھ ساتھ ہے (حسن)

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ اللہ نے زکوٰۃ کو فسخ فرمایا کی قوت قرار دیا ہے اور لوگوں کے مال میں زیادتی کا سبب (صحیح)

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ نے زکوٰۃ کو اسی طرح فرض کیا ہے جس طرح نماز کو۔ اگر کسی پر زکوٰۃ ہو اور وہ اسے اعلانیہ دے دے تو کوئی عیب نہیں اس لئے کہ اموال اغنیاء میں زکوٰۃ کو فرض کیا ہے تاکہ اس سے فقر کی مدد ہو سکے اگر معلوم ہو کہ وہ رقم فقراء کے لئے کافی نہ ہوگی تو اور مندوں سے اسے بڑھا دے تاکہ فقراء پر پوری ہو جائے یہ فریضہ میں شمار نہ ہوگی (۴)

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے اموال اغنیاء میں فقراء کے لئے حصہ معین کیا ہے تا و تنیک اسے ادا نہ

کریں قابل مدح نہیں ہو سکتے اور وہ زکوٰۃ ہے جس کی وجہ سے وہ قتل ہونے سے بچ جاتے ہیں اور ان کا نام سلمان ہوتا ہے لیکن اللہ نے اموال اغنیاء میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق رکھے ہیں فرماتا ہے: ”وہ لوگ جن کے اموال میں حق معلوم ہے علاوہ زکوٰۃ کے اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے نفس پر اپنے مال میں سے بقدر اپنی طاقت اور مال کی گنجائش کے کچھ دینا اپنے اور پر فرض کر لے اس کو چاہئے کہ جو اپنے اور پر فرض کیا ہے اسے دے چاہے ہر جمعہ کو چاہے ہر مہینے اور اللہ نے فرمایا ہے اللہ کو فرض حسد دو اور یہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے وہ اسے راہ خدا میں ظاہر بظاہر اور خفیہ خرچ کرتے ہیں اور ماعوں (روزمرہ کی چیزیں بھی) اور یہ لوگوں عاریتاً دینا ان کا فرض ہے اور اپنے عزیزوں اور ہمسایوں پر احسان کرنا اور اللہ نے یہ فرض کیا ہے علاوہ زکوٰۃ کے یہ بھی کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحم کریں جس نے اس فرض کو پورا کیا جو اللہ نے اس پر عاید کیا ہے تو وہ بری الذمہ ہوا اور شکر کیا اس نعمت کا جو اللہ نے اسے مال کی دیکھ ہے اور شکر یہ ادا کیا جو اللہ نے اسے وسعت رزق دے کر دوسروں پر فیض رسائی ہے اور اس کا شکر یہ ہے کہ اللہ نے اسے ادائے فرض کی توفیق دی اور اس امر میں اسے مدد دی۔ (مولتی)

۹۔ ابو بکر سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے ساتھ کچھ مالدار لوگ بھی تھے انھوں نے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا زکوٰۃ ادا کرنے والا مستحق مدح نہیں ہوتا کیونکہ اس کی وجہ سے تو وہ قتل سے بچ جاتا ہے اور مسلمان کہا جاتا ہے اگر ادا نہ کرے گا تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی تمہارے اور تمہارے مالوں میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی ہے۔ میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ علاوہ زکوٰۃ کے اور کیا ہے فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے یہ اللہ کا قول نہیں سنا۔ ان کے اموال میں حق مسائل و محرم ہے۔

میں نے کہا وہ حق معلوم کیا ہے فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ ایک شخص اپنے مال میں سے ہر روز یا ہر جمعہ یا ہر ماہ دیتا ہے کم یا زیادہ، یہ اس کے لئے دروای نہیں ہوتا اور خدا اقرآن ہے کہ ماعوں کو منع کرتے ہیں حالانکہ وہ ان پر مشرطن ہے اور احسان کرنا اور گہستی کی چیزیں لوگوں کو مستعار دینا اور ان میں زکوٰۃ بھی ہے۔ میں نے کہا ہمارے کچھ پڑوسی ہیں جب ہم ان کو کوئی چیز عاریتاً دیتے ہیں تو اسے یا تو توڑ بھوڑ دالتے ہیں یا خراب کر دیتے ہیں کیا اس صورت میں منع کرنا گناہ ہے، فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا کیا۔ آیت ”وہ خدا کی محبت میں مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں“ داخل زکوٰۃ ہے فسرایا نہیں۔ میں نے کہا کیا یہ آیت زکوٰۃ کے متعلق ہے۔ وہ لوگ اپنے مال راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں دن میں اور رات میں اور پوشیدہ اور علانیہ، فرمایا یہ زکوٰۃ نہیں۔ پھر میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا ”اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو یہ اچھا ہے اور اگر چھپا کر فقرا کو دے دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے“ فرمایا یہ زکوٰۃ نہیں اور جو صلہ رحم اپنے اقرباء کے ساتھ کر دے وہ بھی زکوٰۃ نہیں۔ (حسن)

۱۰۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے ”وہ لوگ ہیں جن کے اموال میں مسائل و



محرّم کا حق ہے کیا زکوٰۃ کے علاوہ ہے یہ، فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جسے اللہ نے بہت سال دیا ہوا اور وہ اس میں سے ایک ہزار یا دو ہزار یا تین ہزار یا کم یا زیادہ نکالے اور اس سے صلہ رحم کرے اور اپنی قوم کا بوجھ اٹھائے (مجمول) ۱۱۔  
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار علی بن الحسین کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اس آیت کے متعلق پوچھا، ”وہ وہ ہیں جن کے اموال میں ایک معلوم حق ہے سائل اور محروم کے لئے“، حق معلوم سے کیا مراد ہے فرمایا حق معلوم وہ شے ہے جسے کوئی اپنے مال سے نکلے جو نہ زکوٰۃ مفروضہ ہے نہ صدقہ مفروضہ، اس نے کہا پھر وہ کیا ہے۔ فرمایا پھر وہ چیز ہے جسے کوئی اپنے مال سے (راہ خدا میں دینے کے لئے) نکلے چاہے زیادہ ہو یا کم۔ بقدر اپنی حیثیت کے نکالے، اس نے کہا پھر کیا کرے۔ فرمایا صلہ رحم کرے اور کمزوروں کو قوی بنائے اور سب کی مدد کرے اور اپنے بھائی کو راہ خدا میں دے اس کی مصیبت کو دور کرے یہ سن کر اس نے کہا اللہ جانتا ہے کہ اپنی رساتی کو کہاں قرار دے۔ (مجمول)

۱۲۔ کسی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے محروم کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ وہ ہے جسے نہ کسی شے کے پینے پر قدرت ہو اور نہ کسی شے کے خریدنے پر اور ایک دوسری روایت میں ہے۔ حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام نے فرمایا ”محروم وہ ہے جس کی عقل میں نقصان ہو اور جس کا رزق تنگ ہو وہ محروم ہے (مجمول)“  
۱۳۔ مفصل کہتے ہیں ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے پوچھا زکوٰۃ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے فرمایا ظاہری زکوٰۃ پوچھتے ہو یا باطنی، اس نے کہا دونوں، فرمایا ہزار پر پہنچیں ظاہری ہے، رہی باطنی تو جب تمہارا کوئی بھائی کسی چیز میں تمہاری طرف متعلق ہو تو اس کی حاجت بر لاؤ۔ (صحیح)

۱۴۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا مجھے خوشحالی تک قرض دیکئے۔ حضرت نے فرمایا غلّ آنے تک، اس سے کہا نہیں، فرمایا تک تک، اس نے کہا نہیں، فرمایا کچھ بچے تک، اس نے کہا نہیں۔ حضرت نے فرمایا پس معلوم ہوا تم ان لوگوں میں سے ہو جن کا حق ہمیشہ اموال میں ہے اس کے بعد ایک تفصیل سننا کہ اس میں ہاتھ ڈالا اور ایک سطحی درجہ نکالے اور دوسرے درجہ نکالے۔ اللہ ہے ڈرتے ہوئے نہ تو فضول خرچی کرنا اور نہ بھل بلکہ درمیانی حالت اختیار کرنا۔ غیر ضروری خرچ کرنا تفصیلی خرچ ہے خدا نے اس کی ممانعت فرمائی ہے۔ (امید)

۱۵۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غلام سامی سے فرمایا: اے عمار تم مالدار آدمی ہو۔ اس نے کہا ہوں، تو فرمایا جو زکوٰۃ اللہ نے تم پر فرض کی ہے اسے ادا کر دے اس نے کہا۔ بہت اچھا۔ فرمایا اے عمار مال فشا ہو جاتا ہے اور بدن گل ستر جاتا ہے صرغ مل باقی رہنے والی چیز ہے ادا کر دینے والی لایموت ہے اے عمار جو تم نے آگے بھیج دیا وہ تمہارے ساتھ رہے گا اور جو تم نے جھوڑ دیا وہ تم سے ملے گا نہیں۔ (حسن)

۱۶۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ صدقات فقراء و مساکین کے لئے ہیں اور نیا یا فقیر وہ ہے جو لوگوں سے سوال نہیں کرتا اور مسکین وہ ہے جو معمول روزی کے لئے سوال کرتا ہے اور اس میں جدوجہد کرتا ہے اور بائس وہ ہے جو مانگنے میں زیادہ کوشش کرتا ہے پس اللہ نے جو تم پر فرض کیا ہے تو اس کو باعلان دینا پوشیدہ دینے سے بہتر ہے اور اگر بغرض تحصیل ثواب کچھ کمے تو اس کا چھپانا اعلان سے بہتر ہے اور کس کے پاس مال زکوٰۃ رکھا ہے تو اس کو اعلانیہ تقسیم کرے یہ بہت اچھی صورت ہے۔ (حسن)

۱۷۔ آئیہ ان مخفوا کے متعلق حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے کیونکہ زکوٰۃ علانیہ سے دی جاتی ہے نہ پوشیدہ۔ (صحیح)

۱۸۔ امامین میں سے کسی سے پوچھا گیا فقیر کے متعلق اور مسکین کے، فرمایا فقیر وہ ہے جو سوال نہیں کرتا اور مسکین وہ ہے جو سوال کرتا ہے۔ (ص)

۱۹۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک بات کہی، فرمایا صبر کر دو، مجھے امید ہے کہ اللہ تمہارے لئے بہتر کرنے والا ہے پھر نہ بایا اللہ تو اس دنیا میں کسی مومن کی حاجت برآوری میں تاخیر نہیں کرتا۔ مگر جب تک تاخیر جلدی سے بہتر ہوتی ہے پھر فرمایا یہ دنیا ہے ہی کیا۔ پھر صبر یا یہ صاحب دولت و خیر رہتا ہے اس لئے کہ اس دولت میں اللہ کے حقوق اس پر واجب ہوتے ہیں قسم خدا کی جس پر اللہ کی نعمتیں نازل ہوتی ہیں وہ خوف میں رہتا ہے اور حضرت نے اس کو حرکت دیا اور فرمایا یہاں تک کہ میں نکالوں ان حقوق کو جو اللہ نے مجھ پر واجب کیلئے۔ میں نے کہا یا ابو جعفر تم تو حضرت کے آپ بھی ڈرتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں خدا کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے مجھ پر احسان کیلئے۔ (صحیح)

### ﴿باب﴾

#### ﴿منع الزکوٰۃ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن آبیہ، عن ابن ابی عمیر، عن محمد بن یونس، عن محمد بن مسلم قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل: «مَسْطُوقُونَ» ما بخلوا به يوم القيمة، فقال: يا عبد مامن أحد يمنع من زكاة ماله شيئاً إلا جعل الله له من ثوابه ما يشاء. ذلك يوم القيامة نعياناً من نار مطوقاً في عنته ينهش من لحمه حتى يخرج من النار. ثم قال: هو قول الله عز وجل: «مَسْطُوقُونَ» ما بخلوا به يوم القيمة، يعني ما بخلوا به من الزكاة.

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار ، عن يونس ، عن ابن مسكان يرفعه ، عن رجل ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : بينا رسول الله صلى الله عليه وآله في المسجد إذ قال : قم يا فلان ، قم يا فلان ، قم يا فلان حتى أخرج خمسة نفر فقال : اخرجوا من مسجدنا لاتصلوا فيه وأنتم لاتزكّون .

٣ - يونس ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من منع قيراطاً من الزكاة فليس بمؤمن ولا مسلم وهو قوله عز وجل : **وَرَبِّ ارْجِعُونَهُ** لعلّي أعمل صالحاً فيما تركت ، وفي رواية أخرى ولا تقبل له صلاة .

٤ - يونس ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما من ذي زكاة مال نخل أو زرع أو كرم يمنع زكاة ماله إلا قلده الله تربة أرضه يطوق بها من سبع أرضين إلى يوم القيامة .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن الحسن بن شمعون ، عن عبد الله بن عبد الرحمن ، عن مالك بن عطية ، عن أبان بن تغلب قال : قال لي أبو عبد الله عليه السلام : دمان في الإسلام حلال من الله لا يقضي فيهما أحد حتى يبعث الله قائماً أهل البيت فإذا بعث الله عز وجل قائماً أهل البيت حكم فيهما بحكم الله لا يريد عليهما بينة : الزاني المحصن يرمجه ومانع الزكاة يضرب عنقه .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن محمد بن علي ، عن موسى ابن سعدان ، عن عبد الله بن القاسم ، عن مالك بن عطية ، عن أبان بن تغلب ، عن أبي عبد الله عليه السلام نحوه .

٧ - محمد بن زياد ، عن الخشاب ، عن ابن بقاح ، عن معاذ بن ثابت ، عن عمر بن جميع ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ما من رجل أدى الزكاة فنقصت من ماله ولا منعها أحد فزادت في ماله .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن عبيد بن زرارة قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : ما من عبد يمنع درهماً في حقّه إلا أنفق اثنين في غير حقّه وما رجل يمنع حقاً من ماله إلا طوّقه الله عز وجل به حية من نار يوم القيامة .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب ، عن أبي بصير

عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ملعون ملعون مال لا يزكي .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضال ، عن علي بن عقبة ، عن أبي الحسن عليه السلام - يعني الأول - قال : سمعته يقول : من أخرج زكاة ماله تامة فوضعها في موضعها لم يسئل من أين اكتسب ماله .

١١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن مهران ، عن ابن مسكان عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عز وجل : « سيطو قون ما بخلوا به يوم القيمة » قال : ما من عبد منع من زكاة ماله شيئاً إلا جعل الله له ذلك يوم القيامة ثعباناً من نار يطوق في عنقه ، ينش من لحمه حتى يفرغ من الحساب و هو قول الله عز وجل : « سيطو قون ما بخلوا به يوم القيمة » قال : ما بخلوا به من الزكاة .

١٢ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحسين ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : من منع الزكاة سأل الرجعة عند الموت وهو قول الله عز وجل : « رب أرجعون » لعلي عليه السلام أعمل صالحاً فيما تركت .

١٣ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن حسان ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : صلاة مكتوبة خير من عشرين حجة ، وحجة خير من بيت مملوء ذهباً ينقذه في بر حتى ينفد ، قال : ثم قال : ولا أفلح من ضيع عشرين ديناراً من ذهب بخمسة وعشرين درهماً فقلت : وما معنى خمسة عشر درهماً ؟ قال : من منع الزكاة وقفت صلاته حتى يزكي .

١٤ - أبو علي الأشعري ، عن ذكره ، عن حفص بن عمر ، عن سالم ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من منع قيراطاً من الزكاة فليمت إن شاء يهودياً أو نصرانياً .

١٥ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال : ملعون ملعون مال لا يزكي .

١٦ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحسن ، عن علي بن النعمان ، عن إسحاق قال : حدثني من سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول : ما ضاع مال في بر ولا بحر إلا بتضييع الزكاة ولا يصاد من الطير إلا ما ضيع نسيجه .

١٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن علي بن عقبة ، عن أيوب بن راشد قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : مانع الزكاة بطون بحجة قرعاء ، وتأكل من دماغه ، وذلك قوله عز وجل : « سيطو قون ما بخلوا به يوم القيمة » .

١٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن مالك بن عطية ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : وجدنا في كتاب علي عليه السلام قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إذا منعت الزكاة منعت الأرض بركانها .

١٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمد بن خالد ، عن خلف بن حماد ، عن حرب بن قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : ما من ذي مال ذهب أو فضة يمنع زكاة ماله إلا حبسه الله عز وجل يوم القيامة بقاع قرقر وسلط عليه شجاعاً أقرع يريد به وهو يعيد عنه فإذا رأى أنه لا يخلص له منه أمكنه من يده فقتضها كما يقضم الفجل ثم يصير طوقاً في عنقه وذلك قول الله عز وجل : « سيطو قون ما بخلوا به يوم القيمة » وما من ذي مال إبل أو غنم أو بقر يمنع زكاة ماله إلا حبسه الله يوم القيامة بقاع قرقر يطأه كل ذات ظلف بظلفها وينهشه كل ذات ناب بنابها وما من ذي مال نخل أو كرم أو زرع يمنع زكاةها إلا طوقه الله ربعة أرضه إلى سبع أرضين إلى يوم القيامة .

٣٥ - أبو عبد الله عليه السلام ، عن علي بن الحسن الميثمي ، عن علي بن أسباط ، عن أبيه أسباط بن سالم ، عن سالم مولى أبيان قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : ما من طير يصاه إلا هزله التمسيع وما من مال يصاب إلا يترك الزكاة .

٣٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الثقفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله ، عن أبيه عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما حبس عبد زكاة فزادت في ماله .

٣٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من منع زكاة ماله عز وجل أنفق في باطل مثليه .

٣٨ - محمد بن أسباط ، عن أحمد بن محمد ، عن أيوب بن نوح ، عن ابن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله تبارك وتعالى يبعث يوم القيامة ناساً من قلوبهم مشردة أبصارهم إلى أعناقهم لا يستطيعون أن يتناولوا بها قيس أنملة من طعامهم ولا زكاة يحسبهم نبيراً قد دعوا ، يقولون : هؤلاء الذين منعوا خيراً قليلاً من خير كثير ، هؤلاء الذين أعطاهم الله ففسدوا حتى أتاهم الله في أموالهم .



۲۴۔ علی بن محمد، عن ابن جہود، عن أبيه، عن علي بن حديد، عن عثمان بن رشيد، عن معروف بن خربوذ، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إن الله عز وجل قرن الزكاة بالصلاة فقال: «أقيموا الصلاة وآتوا الزكاة» فمن أقام الصلاة ولم يؤت الزكاة لم يبق الصلاة.

## باب

## زکوٰۃ نہ دینے والا

- ۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا سبطوقون ما بخلوا به يوم القيمة فرمایا ہے محمد جو مال کی زکوٰۃ سے کوئی شے روکے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس مال کو آگ کے ایک آؤرے کی صورت طوق بنا کر اس کی گردن میں ڈال دے گا اور وہ حساب سے ناراض ہوئے تک اس کا گوشت نوچے گا اسی کے متعلق یہ قول باری تعالیٰ سبطوقون ما بخلوا به يوم القيمة (حسن)
- ۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب حضرت رسول خدا مسجد میں تھے آپ نے فرمایا اے فلاں اٹھ اے فلاں اٹھ نماز ایک آپ نے پانچ آدمیوں کو نکالا اور فرمایا مسجد سے نکل جاؤ اس میں عذاب نہ پڑھو، کیونکہ تم زکوٰۃ نہیں دیتے۔ (مجموع)
- ۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو زکوٰۃ کا ایک قیراط بھی نہ دے گا وہ نہ مومن ہے نہ مسلمان۔ اسی کے متعلق ہے یہ آیت۔ وہ کہے گا اے میرے رب مجھے لوٹا دے تاکہ جو چھوٹ گیا ہے وہ ملنیک میں کر دے (رض)
- ۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر زکوٰۃ نہ دینے والے کی ملکیت کھجور کے درخت یا انگور کے پیڑ ہیں گے تو اللہ روز قیامت اس کی جڑی سات زمینوں سے لے کر اس کی گردن کا قلاوہ بنا دے گا۔ (مجموع)
- ۵۔ ابان بن تغلبہ سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے اسلام میں دو خون حلال کئے ہیں ان کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں کہے گا یہاں تک کہ قائم آل محمد کا ظہور ہو گا جب ظہور ہو گا تو آپ حکم خدا بغیر شہادت طلب کئے حکم صادر فرمائیں گے۔ زن شوہر دار سے زنا کرنے والے کو سنگسار کریں گے اور منافق زکوٰۃ کی گردن ماریں گے۔ (رض)
- ۶۔ دوسری روایت میں بھی یہی مضمون ہے۔
- ۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی زکوٰۃ ادا کرے اور اس کے مال سے کم ہو جائے تو اس کا مال بڑھ جائے گا اگر کوئی مانع نہیں (حسن)

- ۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص بمذکوٰۃ ایک درہم روکتا ہے اور دوسرے کام میں دو درہم خرچ کرتا ہے اور جو اپنے مال سے حق زکوٰۃ روکتا ہے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت آگ کا ایک سانپ اس کے گلے میں ڈال دے گا۔ (حسن)
- ۹۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی وہ ملعون ہے ملعون ہے۔ (رض)
- ۱۰۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے مال کی پوری زکوٰۃ دے دے گا اور اسے حق داروں تک پہنچا دے گا تو اس سے یہ سوال نہ کیا جائے گا کہ کہاں سے حاصل کیا تھا۔ (صحیح)
- ۱۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ روز قیامت اس شخص کے باعث جو انھوں نے کیا ان کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا۔ فرمایا جو کوئی اپنے مال کی کچھ بھی زکوٰۃ روک لے گا وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ ایک آتشیں اثر دیا تو اس کی گردن کا طوق بنا دے گا۔ وہ حساب سے نادم نہ ہونے تک اس کا گوشت توپخ توپخ کر کھائے گا۔ یہی مطلب ہے اس آیت کا۔ بخل سے مراد بخل زکوٰۃ ہے۔ (ضعیف)
- ۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو زکوٰۃ کو روکے گا وہ موت کے وقت دنیا کی طرف لوٹنے کی خواہش کرے گا اور جیسا کہ اس آیت میں ہے۔ "لے میرے رب مجھے لوٹا دے تاکہ جو عمل نیک میں نے چھوڑے ہیں وہ بحال آؤں۔" (رض)
- ۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے واجب نماز بہتر ہے بیس حج سے اور ایک حج بہتر ہے اس سونے کے بھرتے ہوئے گھر سے جو امور نیک میں صرف کیا جائے تا اینکه وہ ختم ہو جائے۔ پھر فرمایا اور نہیں بہتر ہے اس کے لئے جو سونے کے بیس گھر خانہ کدہ ۲۵ درہم کے عوض، میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے۔ فرمایا جو زکوٰۃ سے منع کرے۔ جب تک زکوٰۃ نہ دی جائے تک زکوٰۃ قبولیت سے رکی رہے گی۔ (ضعیف)
- ۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو ایک تیسرا مال زکوٰۃ بھی روکے گا وہ اگر اللہ نے چاہا تو یہودی یا نصرانی کی موت مرے گا۔ (مرسل)
- ۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ ملعون ہے (مرسل)
- ۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مال خشک یا تر میں ضائع نہیں ہوا مگر جب کہ اس کی زکوٰۃ نہ کی جائے۔ (مجموع)
- ۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مانع زکوٰۃ کے گلے میں ایک نہریلے سانپ کا طوق ہو گا جیسا کہ خدا فرماتا ہے روز قیامت زکوٰۃ میں بخل کرنے والوں کے گلے میں طوق ہونگے۔ (۱۷)
- ۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ہم نے دیکھا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا زکوٰۃ روکی جاتی ہے تو زمین برکتوں کا نزول رک جاتا ہے۔ (مجموع)

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو سونے اور چاندی کا مال دار ہو اور زکوٰۃ نہ دے تو روز قیامت خدا سے ایک چٹیل میدان میں مقید کرے گا اور ایک زہریلے اترے کو اس پر مسلط کرے گا جس سے وہ ڈر کر بھاگے گا اور جب دیکھے گا کہ بچنے کی کوئی صورت نہیں تو اس کو اپنے ہاتھ سے پکڑے گا وہ اسے مولیٰ کی طرح چاہے گا اور پھر اس کی گردن میں طوق بن کر رہے گا یہی اس آیت کا مطلب ہے روز قیامت جس مال کے دینے میں نخل کیا ہے قیامت میں وہ گردن کا طوق ہوگا۔ جو مال دار اونٹوں، بکریوں اور گائے کی زکوٰۃ نہ دے گا روز قیامت وہ قید ہوگا۔ ایک دیران خطہ زمین میں اور ہر گھروں والا جانور اسے اپنے گھروں سے کچلے گا (اور جو کھجور اور انگور کے باغ رکھتا ہو اور کھیت والا ہو اور زکوٰۃ نہ دے تو جتنے رقبہ میں یہ سب کچھ ہے تو روز قیامت زمین کے ساتوں طبقوں کی اتنی مٹی کا طوق اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔ (حسن)

۲۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی طائر شکار نہیں ہوتا مگر ترک تیس کے بعد اور کسی مال پر مصیبت نہیں آتی مگر ترک زکوٰۃ کے بعد

۲۱۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا جس نے زکوٰۃ کو نہ روکا اس کے مال میں زیادتی ہوتی۔ (ضعف)

۲۲۔ فرمایا حضرت نے جو حق اللہ ادا نہیں کرتا اس کا دنگ مال باطل کاموں میں صرف ہو جاتا ہے۔

۲۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو قبروں سے نکالے گا اس طرح کہ ان کے ہاتھ پس گردن سے بندھے

ہوں گے اور وہ ایک انگلی بھی نہیں ہٹا سکیں گے۔ لہذا ان کے ساتھ ہوں گے اور ان کو شدت کے ساتھ عیب دگا رہے

ہوں گے اور کہتے ہوں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کو دنیا میں انھوں نے اپنے مال میں سے اللہ کا حق نہ دیا۔ (ضعف)

۲۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ کیا ہے فرمایا ہے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ پس جس نے زکوٰۃ

نہ دی اس نے گویا نماز ہی نہ پڑھی۔

### باب ۳

❦ (العلة في وضع الزكاة على ما هي لم تزد ولم تنقص) ❦

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن علی الوشاء، عن أبي الحسن الرضا علیہ السلام قال: قيل لأبي عبد الله علیہ السلام: لا شيء جعل الله الزكاة خمسة وعشرين في كل ألف ولم يجعلها ثلاثين؟ فقال: إن الله عز وجل جعلها خمسة وعشرين أخرج من أموال الأغنياء بقدر ما يكفي به الفقراء ولو أخرج الناس زكاة أموالهم ما احتاج أحد.

٢ - علي بن إبراهيم ، عن سلمة بن الخطاب ، عن الحسن بن راشد ، عن علي بن إسماعيل الميثمي ، عن حبيب الخثعمي قال : كتب أبو جعفر المنصور إلى محمد بن خالد وكان عامله على المدينة أن يسأل أهل المدينة عن الخمسة في الزكاة من المائتين كيف صارت وزن سبعة ولم يكن هذا على عهد رسول الله ﷺ وأمره أن يسأل فيمن يسأل عبدالله ابن الحسن و جعفر بن محمد عليه السلام قال : فسأل أهل المدينة فقالوا : أدركنا من كان قبلنا على هذا فبعث إلى عبدالله بن الحسن و جعفر بن محمد عليه السلام فسأل عبدالله بن الحسن فقال : كما قال المستفتون من أهل المدينة ، قال : فقال : ماتقول يا أبا عبدالله ؟ فقال : إن رسول الله ﷺ جعل في كل أربعين أوقية أوقية فإذا حسبت ذلك كان على وزن سبعة وقد كانت وزن ستة وكانت الدراهم خمسة ذوانيق قال : حبيب فحسبناه فوجدناه كما قال : فأقبل عليه عبدالله بن الحسن فقال : من أين أخذت هذا ؟ قال : قرأت في كتاب أمك فاطمة ، قال : ثم انصرف فبعث إليه محمد بن خالد ابعت إلي بكتاب فاطمة عليها السلام فأرسل إليه أبو عبدالله عليه السلام إنني إنما أخبرتك أنني قرأته ولم أخبرك أنه عندي قال : حبيب فجعل محمد بن خالد يقول لي : ما رأيت مثل هذا قط .

٣ - أحمد بن إدريس وغيره ، عن محمد بن أحمد ، عن إبراهيم بن محمد ، عن محمد بن حفص ، عن صباح الحداد ، عن قثم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك أخبرني عن الزكاة كيف صارت من كل ألف خمسة وعشرين لم تكن أقل أو أكثر ما وجهها ؟ فقال : إن الله عز وجل خلق الخلق كلهم فعلم صغيرهم وكبيرهم وغنيهم وفقيرهم فجعل من كل ألف إنسان خمسة وعشرين مسكيناً ولو علم أن ذلك لا يسعهم لرادهم لأنه خالقهم وهو أعلم بهم .

٤ - علي بن إبراهيم [ عن أبيه ] عن محمد بن عيسى بن عميد ، عن يونس ، عن أبي جعفر الأحول قال : سألتني رجل من الزنادقة فقال : كيف صارت الزكاة من كل ألف خمسة وعشرين درهماً ، فقلت له : إنما ذلك مثل الصلاة ثلاث وثلاثين وأربع ، قال : فقبل مني ، ثم لقيت بعد ذلك أبا عبدالله عليه السلام فسألته عن ذلك فقال : إن الله عز وجل حسب الأموال والمساكين فوجد ما يكفيهم من كل ألف خمسة وعشرين ولو لم يكنهم لرادهم ، قال : فرجعت إليه فأخبرته فقال : جاءت هذه المسألة على الإبل من الخجاز ، ثم قال : لو أنني أعطيت أحداً طاعة لأعطيت صاحب هذا الكلام .

## باب علت فرض زکوٰۃ اور کس پر نہ کم ہے نہ زیادہ

۱۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اللہ نے ہر ہزار پر ۲۵ کو کیوں قرار دیا ہے ۳۰ کیوں نہیں کیا۔ فرمایا اللہ نے زکوٰۃ ۲۵ یوں رکھی ہے کہ یہ تعدد فقرہ کے لئے کافی ہے کاش لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے جس کی کسی ضرورت ہوتی ہے (۴)

۲۔ ابو جعفر منصور نے حاکم مدینہ محمد بن خالد کو لکھا کہ وہ اہل مدینہ سے پوچھے دو سو درہم پر پانچ درہم زکوٰۃ کے متعلق کہ یہ سات کا وزن کیسے ہوا۔ رسول اللہ کے زمانہ میں تو ایسا نہ تھا اور حکم دیا کہ وہ یہ سوال کرے ایسے شخص سے جو پوچھے عبد اللہ بن حسن اور جعفر بن محمد سے پس اس نے اہل مدینہ سے سوال کیا۔ انھوں نے کہا ہم نے اپنیوں سے پہلے اسی پر عمل پایا ہے۔ پھر کئی کو عبد اللہ بن حسن اور جعفر بن محمد کے پاس بھیجا۔ عبد اللہ نے امام جعفر صادق سے وہی پوچھا جو اہل مدینہ نے پوچھا تھا اور کہا اے ابو عبد اللہ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ نے ہسب چالیس پر ایک ایک اوقیہ فرمایا ہے جب تم حساب کر دو تو اس کا وزن سات ہوگا اور کبھی چھ ہوگا اور ایک درہم پانچ دو ایتھ کا ہوتا ہے جسب نے کہا جب ہم نے حساب لگایا تو جیسا فرمایا تھا دیا ہی پایا۔ پھر عبد اللہ بن حسن حضرت کے پاس آئے اور کہا آپ نے یہ کس کتاب سے بیان کیا میں نے تمہاری دادی حضرت فاطمہ کی کتاب میں یہی پڑھا ہے پس کہ عبد اللہ چلے گئے اور محمد بن خالد کو بھیجا کہ کتاب فاطمہ علیہ السلام میرے پاس بھیج دیجئے حضرت نے بعد میں کہلا بھیجا میں نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ میں نے یہ پڑھا ہے یہ تو نہیں کہا کہ وہ میرے پاس ہے یہ بیان ہے کہ محمد بن خالد نے کہا میں نے ایسا نہیں دیکھا۔ (۴)

۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ فدا ہوں زکوٰۃ کے متعلق مجھے بتائیے کہ ہر ہزار پر ۲۵ ہی کیوں ہے نہ کم نہ زیادہ اس کی وجہ کیا ہے فرمایا اللہ نے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ چھوٹے ہوں یا بڑے غنی ہوں یا فقیر اور ہزار انسانوں میں سے ۵ مسکین کے لئے، اگر جانتا کہ یہ کم ہیں تو اور زیادہ کر دیتا کیونکہ وہ ان کا خالق ہے اور ان کے متعلق سب سے زیادہ جانتے والا ہے۔ (۴)

۴۔ ابو جعفر احوال نے کہا۔ مجھ سے ایک زندقہ نے کہا۔ ہر ہزار پر ۷۵ درہم زکوٰۃ کیوں ہے میں نے کہا یہ ایسا ہی ہے جسے نماز تین دو اور چار رکعت، اس نے مان لیا پھر میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ملا اور اس کے متعلق پوچھا فرمایا اللہ نے حساب لگایا اموال و مسکین کا، پس ہر ہزار پر ۲۵ کو ان کے لئے کافی پایا۔ اگر کافی نہ پاتا تو زیادہ کر دیتا



یہ سس کر میں اس زندیق کے پاس آیا اور میں نے یہ جواب اسے سنایا اس نے کہا یہ سسہ اوٹنوں کی پشت پر جواز سے آیا ہے اگر میں کسی کی اطاعت کرنے والا ہوتا تو اس کلام والے کی اطاعت کرتا۔ (۴)

### ﴿ باب ﴾

﴿ ما وضع رسول الله صلى الله عليه و علي أهل بيته الزكاة عليه ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة ؛ و محمد بن مسلم و أبي بصير ؛ و يزيد بن معاوية المجلي ؛ و فضيل بن يسار ، عن أبي جعفر و أبي عبد الله عليهما السلام قالاً : فرض الله الزكاة مع الصلاة في الأموال و سنّها رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم في تسعة أشياء - و عفا رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم عما سواهن - في الذهب و الفضة و الإبل و البقر و الغنم و الحنطة و الشعير و التمر و الزبيب و عفا عما سوى ذلك .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن إسماعيل بن مرار ، عن يونس ، عن عبد الله ابن مسكان ، عن أبي بكر الحضرمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : وضع رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم الزكاة على تسعة أشياء : الحنطة و الشعير و التمر و الزبيب و الذهب و الفضة و الإبل و البقر و الغنم . و عفا عما سوى ذلك ، قال يونس : معنى قوله : إن الزكاة في تسعة أشياء و عفا عما سوى ذلك : إنما كان ذلك في أوّل النبوة كما كانت الصلاة ركعتين ثم زاد رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فيها سبع ركعات و كذلك الزكاة و ضمها و سنّها في أوّل نبوته على تسعة أشياء ثم وضعها على جميع الجبوب .

### باب

## کن چیزوں پر زکوٰۃ ہے

- ۱۔ ابو عید اللہ اور ابو جعفر علیہما السلام نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ اور سنت مترار دیا ہے۔ اس کو رسول اللہ نے ۹ چیزوں میں ، اور باقی کو صاف کیا ہے۔ سونا ، چاندی ، اونٹ ، گائے ، بکری ، گھوڑے ، جو ، چھوڑا ، اور منقہ اور باقی پر معاف کر دیا ہے۔

۲۔ فرمایا ابو عبید اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فقہر کی زکوٰۃ نو چیزوں میں گندم، جو، چھو، ارا، مینق، سونا، چاندی، اونٹ، گائے اور بکری، باقی پر معاف کیا۔ یونس نے کہا اس قول کے معنی کہ نواشیہ پر زکوٰۃ سب سے باقی پر معاف کر دی گئی ہے یہ ہیں کہ اول نبوت میں جیسے نماز و رکعت تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے سات رکعت اور زیادہ کیں اسی طرح زکوٰۃ اول نو چیزوں پر تھی پھر تمام غلات پر ہو گئی (۴)

### ﴿باب﴾

﴿ما یزکی من الحبوب﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریز، عن محمد بن مسلم قال: سأله عنه عن الحبوب ما یزکی منها، قال: البر والشعیر والذرة والدخن والأرز والسلت والعدس والسمسم کل هذا یزکی وأشباهه.

۲۔ حریز، عن زرارة، عن أبي عبد الله عنه مثله، وقال: کل ما کیل بالصاع فبلغ الارواق فعليه الزکاة، وقال: جعل رسول الله ﷺ الصدقة فی کل شیء أنتت الأرض إلا ما کان فی البخضر والبقول وکل شیء یفسد من بومه.

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن العباس بن معروف، عن علی بن مهزیار قال: قرأت فی کتاب عبد الله بن محمد عنه فی کتاب الحسن عنه جعلت فداک روي عن أبي عبد الله عنه أنه قال: وضع رسول الله ﷺ الزکاة علی تسعة أشياء: الحنطة والشعیر والتمر والزبيب والذهب والفضة والغنم والبقر والإبل. وعفا رسول الله ﷺ عما سوي ذلك، فقال له القائل: عندنا شیء كثير یكون أضعاف ذلك، فقال: وما هو؟ فقال له: الأرز فقال أبو عبد الله عنه: أقول لك: إن رسول الله ﷺ وضع الزکاة علی تسعة أشياء وعفا عما سوي ذلك ونقول: عندنا أرز وعندنا ذرة وقد كانت الذرة علی عهد رسول الله ﷺ فوق عنه كذلك هو و الزکاة علی کل ما کیل بالصاع. وكتب عبد الله: وروی غیر هذا الرجل، عن أبي عبد الله عنه أنه سأله عن

الحبوب فقال: وما هي؟ فقال: السَّمْسَمُ والأرز والدخن وكل هذا غلّة كالحنطة والشعير فقال أبو عبد الله عليه السلام: في الحبوب كلها زكاة.

- وروی أيضاً عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال: كل ما دخل القفيز فهو يجري مجرى الحنطة والشعير والتمر والزبيب، قال: فأخبرني جعلت فداك هل على هذا الأرز وما أشبهه من الحبوب الحمص والعدس زكاة؟ فوقع عليه السلام: صدقوا الزكاة في كل شيء، كيل.

لهم روى عنه، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعيل قال: قلت لأبي الحسن عليه السلام: إن لنا رطبة وأرزاً فما الذي علينا فيها؟ فقال عليه السلام: أما الرطبة فليس عليك فيها شيء وأما الأرز فمأقت السماء بالعشر وما بقي بالدنو فنصف العشر من كل ما كنت بالصاع أوقال: وكيل بالكيل.

عن حميد بن زياد، عن أحمد بن سماعة، عن ذكره، عن أبان، عن أبي مریم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألت عن الحرث ما يزكى منه؟ فقال: البرّ والشعير والذرة والأرز والسلت والعدس كل هذا يزكى وقال: كل ما كيل بالصاع فبلغ الأوساق فعليه الزكاة.

## باب

## کن غلوں پر زکوٰۃ ہے

- ۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے غلوں کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا گیہوں، جو، مکئی، باجرہ، چاول، بے چھلکے کا جو، سور، تل یہ اور ان سے مشابہ تمام غلوں پر (حسن)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو غلے ناپے جاتے ہیں اور ان کا وزن اوساق (ایک رسی ساٹھ صاع) تک نہ پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے اور رسول اللہ نے ہر اس چیز پر زکوٰۃ مقرر کی ہے جو زمین سے اُگے سوائے سبزے اور ترکاریوں اور ہر اس شے کے جو دن بھر میں خراب ہو جائے۔ (۴)

- ۳۔ میں نے کتاب عبد اللہ بن محمد میں پڑھا کہ ابو الحسن علیہ السلام کو لکھا میں آپ پر خدا ہوں امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا حضرت رسول خدا نے مقرر کی ہے زکوٰۃ نو چیزوں پر ہے گیہوں، جو، چھو، اور مستقی، سونا، چاندی، بکری، گائے اور اونٹ، ان کے علاوہ چیزوں پر رسول اللہ نے زکوٰۃ نہیں رکھی کہنے والے نے کہا۔ ہمارے پاس ایک شے بہت زیادہ ہے۔ سنہ مایا وہ کیا ہے۔ اس نے کہا۔ چاول، حضرت نے فرمایا میں تم کو بتاتا ہوں کہ رسول اللہ نے نو چیزوں پر رکھی ہے باقی کو معاف کیا ہے اور تم کہتے ہو کہ ہمارے پاس چاول ہیں اور چاول عبد رسول میں تھے حضرت نے لکھا وہ بھی زکوٰۃ والوں میں ہے جو غلہ بیانہ سے ناپا جائے اس پر زکوٰۃ ہے اور عبد اللہ نے لکھا اس خط کے ماسواہ خطوں میں جو بیانوں سے ناپے جاتے ہیں پس وہ قائم مقام ہیں گیہوں، جو، چھو، ارا اور مستقی کے، اس نے کہا میں آپ پر خدا ہوں کیا چاول پر اور جو اس سے مشابہ ہیں جتنا اور مسور کیا ان پر زکوٰۃ ہے۔ تحریر نہ مایا ہر وہ شے جو بیانہ سے ناپی جاتی ہے اس پر زکوٰۃ ہے (۴)
- ۴۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے کہا میرے پاس خرے اور چاول ہیں ان پر کتنی زکوٰۃ ہے حضرت نے فرمایا حسہ پر کچھ نہیں۔ چاول اگر بارش کے پانی سے آگاہے تو دسواں حصہ اور اگر آبپاشی ہوئی ہے تو بیسواں حصہ جن چیزوں کو تم بیانوں سے ناپو، ان پر زکوٰۃ ہے۔ (۴)
- ۵۔ میں نے ابو عبد اللہ سے پوچھا کتنی کی زکوٰۃ کے متعلق، فرمایا گیہوں، جو، مکا، چاول، بے چھلے لاجو اور مسور پر ہے اور سنہ مایا ہر اس غلہ پر ہے جو بیانہ سے ناپا جاتا ہو۔ (مرسل)

### ﴿باب﴾

﴿ما لا یجب فیہ الزکوٰۃ مما ثبت الارض من الخضر و غیرہا﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن عثمان بن عیسیٰ، عن سماعة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ليس على البقول ولا على البطيخ و أشباهه زكاة إلا ما اجتمع عندك من غلته فبقي عند .
- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسين، عن صفوان بن یحییٰ، عن الملا بن رزین، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام أنه سئل عن الخضر فيها زكاة وإن بيعت بالمال العظيم، فقال: لا حتى يعول عليه الحول.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: ما في الخضر؟ قال: وما هي؟ قلت: القضب والبطنج ومثله من الخضر، قال: ليس عليه شيء، إلا أن يباع مثله بمال ويحول عليه الحول ففيه الصدقة وعن الغضات من الفرسك وأشباهه فيه زكاة، قال: لا، قلت: فثمنه؟ قال: ما حال عليه الحول من ثمنه فزكاه.

۴۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن مهزيار، عن عبد العزيز بن المهتدي قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن القطن والزعفران عليهما زكاة؟ قال: لا.

۵۔ علي بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عيسى، عن حرير، عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر و أبي عبد الله عليهما السلام في البستان تكون فيه من الثمار ما لو بيع كان مالا أهل فيه صدقة؟ قال: لا.

## باب نباتات میں کس پر زکوٰۃ نہیں

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ترکاریوں اور خرپوزے، مٹر پوز اور ان جیسے پھلوں پر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں جو انیس سے سال بڑھ کر تمہارے پاس باقی رہے۔ (موثق)
- ۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا سبزیوں کے متعلق جبکہ فروخت کی جائیں ماں کثرت میں، فرمایا ان پر زکوٰۃ نہیں جب تک ایک سال نہ گزر جائے۔ (۴)
- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ کیا زکوٰۃ ہے ہری چیزوں میں، فرمایا وہ کیا ہیں، میں نے کہا گنا اور خرپوزہ وغیرہ فرمایا ان پر کچھ نہیں جبکہ فروخت کی جائیں۔ ان کی مثل کسی ایسے ماں سے جس پر ایک سال گزر جائے اس میں صدقہ ہوگا۔ میں نے کہا ان درختوں پر جو لگائے جائیں زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں، میں نے کہا ان کی قیمت پر نہ فرمایا ایک سال گزرنے کے بعد۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا روٹی اور زعفران پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں۔ (۴)
- ۵۔ میں نے امامین علیہما السلام سے پوچھا اس باغ کے متعلق میں ہیں گے ہوں اور وہ ماں کے عوض فروخت ہوں کیا ان پر صدقہ ہے۔ فرمایا نہیں۔



## ﴿باب﴾

﴿أقل ما يجب فيه الزكاة من الحرث﴾

١ - أبو علي الأشعري ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سأله عن الزكاة في الرّيب والتّمر ، فقال : في كلّ خمسة أوساق وسق والوسق ستون صاعاً والزكاة فيهما سواء ، فأما الطّعام فالعشر فيما سقت السماء وأما ما سقى بالغرب والدّوالي فإنما عليه نصف العشر .

٢ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن أحمد بن أشيم ، عن صفوان بن يحيى ؛ وأحمد بن محمد بن أبي نصر قالوا : ذكر ناله الكوفة وما وضع عليها من الخراج وما سار فيها أهل بيته ، فقال : من أسلم طوعاً تركت أرضه في يده وأخذ منه العشر ممّا سقت السماء والأهبار ونصف العشر ممّا كان بالرشا فيما عمّره منها ومالاً وعمّره منها أخذه الإمام قبله ممّن يعمّره وكان للمسلمين ؛ وعلى المتقبّلين في حصصهم العشر ونصف العشر وليس في أقلّ من خمسة أوساق شيء من الزكاة وما أخذ بالسيف فذلك إلى الإمام يقبله بالذي يرى كما صنع رسول الله ﷺ بخيبر قبل سوادها وبياضها يعني أرضها ونخلها والناس يقولون : لا يصالح قبالة الأرض و النخل وقد قبل رسول الله ﷺ خيبر وعلى المتقبّلين سوى قبالة الأرض العشر ونصف العشر في حصصهم وقال : إنّ أهل الطائف أسلموا وجعلوا عليهم العشر ونصف العشر وإنّ أهل مكّة دخلها رسول الله ﷺ غنوة فكانوا أسراء في يده فأعتقهم وقال : اذهبوا فأنتم الطلقاء .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، وأحمد بن محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : قال أبو عبد الله ﷺ في الصدقة فيما سقت السماء والأهبار إذا كان سبجاً أو كان بعلاً العشر وما سقت السّواني والدّوالي أو سقى بالغرب فنصف العشر .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي بصير ؛ وأحمد بن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر ﷺ أنّه ما قال له : هذه الأرض التي يزارع أهلها ماترى فيها ؛ فقال : كلّ أرض دفعها إليك السلطان فما حرثته فيها فعليك فيما أخرج الله منها الذي

قاطعتك عليه و ليس على جميع ما أخرج الله منها العشر إنما عليك العشر فيما يحصل في يدك بعد مقاسمته لك .

۵۔ عددۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن البرقي ، عن سعد بن سعد الأشعري قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن أقل ما يجب فيه الزكاة من البر والشعير والتمر والزبيب ، فقال : خمسة أوساق بوسق النبي صلى الله عليه وآله ، قلت : كم اللوسق ؟ قال : ستون صاعاً ، قلت : فهل على العنب زكاة أو إنما تجب عليه إذا صيره زبيباً ؟ قال : نعم إذا خرصه أخرج زكاته .

۶۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن شريح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : فيما سقت السماء والأهبار أو كان بهلا العشر وأهباراً سقت السواني والدراي نصف العشر قلت له : فالأرض تكون عندنا تسقى بالدراي ثم يريها الماء فتسقى سباحاً ؟ فقال : وإن ذا ليكون عندكم كذلك ؟ قلت : نعم قال : النصف والنصف نصف العشر ونصف العشر ، قلت : الأرض تسقى بالدراي ثم يريها الماء فتسقى السقية والسقيتين سباحاً ؟ قال : وفي كم تسقى السقية والسقيتين سباحاً ؟ قلت : في ثلاثين ليلة أو أربعين ليلة وقد مضت قبل ذلك في الأرض ستة أشهر سبعة أشهر قال : نصف العشر .

۷۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن التمر والزبيب ما أقل ما يجب فيه الزكاة ، فقال : خمسة أوساق وبترك معافاة وأم جمرور لا يزكبان وأن كثرا وبترك للحارس العذق والمذقان والحارس يكون في النخل ينظره فترك ذلك لماله .

## باب

## زراعت میں وجوب کلوۃ کیلئے وزن

۱۔ میں نے حضرت سے پوچھا ، منقول اور تھبہ اسے میں زکوۃ کی کیا صورت ہے فرمایا ہر پانچ وستن پر ایک وستن اور ایک وستن برابر ہے ساتھ ساتھ کے اور ایک صاع برابر ہے دوسیر اور چار تولہ کے ، لیکن کھانے کے اناج پر اگر بارش سے کھیتی تیار ہوئی ہے تو دوسواں حصہ اور اگر ڈول وغیرہ سے سیراب ہوئی ہے تو بیسواں حصہ ۔ (موثق)

۲۔ دونوں راویوں نے کہا۔ ہم نے امام سے کوہ کا ذکر کیا اور اس خراج کا جو ان پر عائد کیا گیا ہے اس کا جو جاری کیا تھا ان کے اہلیت نے حضرت نے فرمایا۔ صورت زکوٰۃ یہ ہے کہ جو بخوشی اسلام قبول کرے تو اس کی زمین اسی کے قبضہ میں رکھی جائے گی اور اس سے دسواں حصہ لیا جائے گا اس غلہ کا جو بارش کے پانی سے اگا برٹھا اور بیسواں حصہ اس کھیت سے جس میں آبپاشی کی گئی ہو اور جسے کاشتکار نے آباد کیا ہو اور اگر آباد نہیں کیا اور بنجر رکھا ہے تو اس پر امام قابض ہوگا اور ذمہ دار بنائے گا اس کو جو اسے آباد بنائے اور مسلمانوں کا اور قبول کرنے والوں کا دسواں اور بیسواں حصہ ہوگا اور پانچ دست سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور جو علاقہ بڑو شمشیر لیا جائے وہ امام کی طرف آئے گا اور وہ جسے مناسب سمجھے کا دے گا جیسا کہ رسول اللہ نے خبر میں کیا اس کی زمین اور درخت دونوں ملے۔ لوگ کہتے ہیں کہ زمین اور درخت دونوں پر قبضہ نہیں ہونا چاہیے۔ حالانکہ خبر میں رسول اللہ نے ایسا نہیں کیا تھا اور قبول کرنے والوں پر قبضہ زمین کے سوا دسواں حصہ اور بیسواں حصہ ان کو دینا تھا۔ جب طائف والے مسلمان ہوئے تو ان پر دسواں اور بیسواں حصہ لازم قرار دیا گیا اور مکہ میں چونکہ رسول اللہ یکایک داخل ہوئے تھے اور بڑو قبضہ کیا تھا اور وہاں کے لوگ حضرت کے ہاتھ میں قید تھے لہذا حضرت نے ان کو آزاد کر کے کہا۔ جاؤ تم ملقا ہو۔ (غلام آزاد کردہ ہو) (۴)

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حد ق کے بارے میں جو کیفیت بارش سے نہروں سے آب جاری سے یا چشمہ سے تیار ہو اس کی زکوٰۃ دسواں حصہ ہے اور جو اونٹوں کے ذریعہ پانی کھینچے یا ڈولوں اور ہٹ سے ہو تو بیسواں حصہ۔

۴۔ در راویوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ جس زمین میں لوگ زراعت کرتے ہوں اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے فرمایا ہر دو زمین جو بادشاہ قبضہ میں ہے اور تم اس میں کھیتی کر دو تو جو غلہ اس میں سے اللہ پیدا کرے تو زکوٰۃ اس پر ہے جو تمہارے کھلیان میں آئے نہ ہر اس چیز پر جو زمین سے پھوٹ نکلی ہو دسواں حصہ صرف اس پر ہوگا جو تقسیم کے بعد تمہارے حصہ میں آئے۔ (۵)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے کتنے وزن پر زکوٰۃ ہے گہیوں جو چھوٹے ارے، منقہ کی مندرایا پانچ دست نبی سے۔ میں نے کہا۔ ایک دست کتنا ہوتا ہے فرمایا ساٹھ صاع (صاع ۲ سیر ۴ چھانک ۴ تولہ) میں نے کہا کیا انگوڑ پر زکوٰۃ ہے یا اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ منقہ ہو جائے۔ مندرایا ہاں اس کا تخمینہ کرنے کے بعد زکوٰۃ ہوگی۔ (صحیح)

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس غلہ میں جو سیراب کیا گیا ہو بارش اور نہروں سے یا آب جاری سے، تو اس میں دسواں حصہ ہے۔ لیکن جو آبپاشی یا ہٹ سے ہو تو بیسواں حصہ ہے۔ میں نے کہا ایک زمین ہمارے پاس ایسی ہوتی ہے کہ جس کو ہٹ سے سیراب کیا جاتا ہے پھر بانی زیادہ برس جاتا ہے تو وہ زمین آب

جاری سے سیراب ہوتی ہے فرمایا تمہارے لئے ایسا بھی ہوتا ہے۔ میں نے کہا ہاں فرمایا غلہ آدھا کرو اور نصف  
میں سے دوسری حصہ کا نصف کرو۔ میں نے کہا جو زمین بہٹ سے سیراب کی جائے، پھر پانی زیادہ ہو جائے تو آب  
جاری سے ایک مشک یا دو مشک سے سیراب کیا جائے۔ فرمایا ایسے کتنے دن۔ میں نے کہا جو بیس رات یا چالیس  
رات، اور اس سے پہلے بھی زمین کو چھ سات ماہ پانی دیا گیا ہو۔ سنر مایا تو بیسواں حصہ زکوٰۃ ہوگی (مجبور)  
۴۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ چھو ایسے اور منقہ پر کم سے کم کتنے پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا پانچ و سق  
پر اور چھوڑ دیا جائے گا نارسیدہ اور ازار رفتہ کو چاہے کتنے ہی ہوں چھوڑا جائے گا ننگینی کرنے والے کا حق اور  
اس کے ہاں بچوں کے لئے۔

### باب ۱۰

﴿ان الصدقة فی العمر مرة واحدة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر، عن زرارة؛  
وعبد بن زرارة، عن اُمیہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: ایتما رجل کان له حرث أو تمره فصدّقها  
فليس عليه فيه شيء، وإن حال عليه الحول عنده إلا أن يحوّل له مالا فإن فعل ذلك فحال  
عليه الحول عنده فعليه أن يزكّيه وإلا فلا شيء عليه وإن ثبت ذلك ألف عام إذا كان  
بعينه فإتما عليه فيه صدقة العشر فإذا أدّاها مرة واحدة فلا شيء عليه فيها حتى  
يحوّل له مالا و يحول عليه الحول و هو عنده (۱)

### باب

## صدقہ ثمرات میں ایک بار ہے

۱۔ سنر مایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس شخص کی کھیتی ہو یا پھل ہوں اور صدقہ دے دے تو پھر اس پر کچھ نہیں  
اور اگر اس کے پاس اس پر ایک سال گزر جائے لیکن اگر مال اس کے پاس ہو اور دس پر ایک سال گزر جائے  
تو اس پر لازم ہے کہ زکوٰۃ دے، ورنہ اس پر کچھ نہیں۔ اگرچہ ہزار برس اس کے پاس بقینہ رہے کیونکہ اس  
اس پر دسواں حصہ صدقہ کا ہے پس جب اس نے ایک بار ادا کر دیا تو اب اس پر کچھ نہیں۔ ہاں اگر مال کی صورت  
میں وہ رقم ایک سال اس کے پاس رہے گی تو زکوٰۃ دینی ہوگی۔ (حسن)

## ﴿باب﴾

## ﴿زكاة الذهب والفضة﴾

- ١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال : في كل مائتي درهم خمسة دراهم من الفضة وإن نقص فليس عليك زكاة ومن الذهب من كل عشرين ديناراً نصف دينار وإن نقص فليس عليك شيء .
- ٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة النخاس قال : سألت رجلاً أبا عبد الله عليه السلام فقال : إنني رجل صايغ أعمل يدي وإنه يجتمع عندي الخمسة والمشرة ففيها زكاة ؟ فقال : إذا اجتمع مائتا درهم فحال عليها الحول فإن عليها الزكاة .
- ٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن فضال ، عن علي بن عقبة ؛ وعدة من أصحابنا ، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام قالوا : ليس فيما دون العشرين مثقالاً من الذهب شيء ، فإذا كملت عشرين مثقالاً ففيها نصف مثقال إلى أربعة وعشرين فإذا كملت أربعة وعشرين ففيها ثلاثة أخماس دينار إلى ثمانية وعشرين فعلى هذا الحساب كلما زاد أربعة .
- ٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن ابن عيينة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا جازت الزكاة العشرين ديناراً ففي كل أربعة دنانير عشر دينار .
- ٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الذهب كم فيه من الزكاة ؟ فقال : إذا بلغ قيمته مائتي درهم فعليه الزكاة .
- ٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسين بن بشار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام في كم وضع رسول الله صلى الله عليه وآله الزكاة فقال : في كل مائتي درهم خمسة دراهم فإن نقصت فلا زكاة فيها ؛ وفي الذهب في كل عشرين ديناراً نصف دينار فإن نقصت فلا زكاة فيها .



۷۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه؛ وعبد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى جميعاً عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الذهب والفضة ما أقل ما يكون فيه الزكاة قال: مائتا درهم و عدلها من الذهب قال: وسألته عن التيف والخمسة والعشرة، قال: ليس عليه شيء حتى يبلغ أربعين فيعطى من كل أربعين درهماً درهم.

۸۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن إسماعيل بن مرار، عن يونس، عن إسحاق بن عمار، عن أبي ابراهيم عليه السلام قال: قلت له: تسعون ومائة درهم وتسعة عشر ديناراً أعليها في الزكاة شيء؟ فقال: إذا اجتمع الذهب والفضة فبلغ ذلك مائتي درهم ففيها الزكاة لأن عين المال الدراهم وكلما خلا الدراهم من ذهب أو متاع فهو عرض مردود [ذلك] إلى الدراهم في الزكاة والدائيات.

۹۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن محمد بن عبد الله بن هلال، عن العلاء ابن رزین، عن زید الصائغ قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إني كنت في قرية من قرى خراسان يقال لها: بغارا فرأيت فيها دراهم تعمل ثلث فضة و ثلث مس و ثلث رصاص وكانت تجوز عندهم وكنت أعلمها وأنفقها قال: فقال أبو عبد الله عليه السلام: لا بأس بذلك إذا كانت تجوز عندهم، قلت: أرايت إن حال عليها الحول وهي عندي وفيها ما يجب علي فيه الزكاة أركبها؟ قال: نعم إنما هو مالك، قلت: فإن أخرجتها إلى بلدة لا يتفق فيها مثلها فبقيت عندي حتى يحول عليها الحول أركبها؟ قال: إن كنت تعرف أن فيها من الفضة الخالصة ما يجب عليك فيها الزكاة فرك ما كان لك فيها من الفضة الخالصة ودع ما سوى ذلك من الخبيث، قلت: وإن كنت لا أعلم ما فيها من الفضة الخالصة إلا أنني أعلم أن فيها ما يجب فيه الزكاة قال: فاصبها حتى تغلص الفضة ويحترق الخبيث ثم يزكي ما خلص من الفضة لسنة واحدة.

## باب زکوة طلا و نقره

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چاندی پر ہر دس درہم پر پانچ درہم زکوة ہے اس سے کم پر کچھ نہیں

- اور سونے پر بیس دینار پر نصف دینار، اس سے کم پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ (روث)
- ۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں سنا ہوں اپنے ہاتھ سے چیزیں بنانا ہوں میرے پاس جمع ہو جاتے ہیں پانچ اور دس کیا اس میں زکوٰۃ ہے۔ فرمایا جب جمع ہوں دوسو درہم اور ان پر ایک سال گزر جائے تب زکوٰۃ ہوگی۔
- ۳۔ حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام نے فرمایا کہ بیس مثقال سونے سے کم پر زکوٰۃ نہیں جب مثقال پورے ہو جائیں تو ان کی زکوٰۃ نصف مثقال ہوگی جو بیس تک اور جب جو بیس پورے ہو جائیں تو ایک دینار کے پانچ حصوں کے تین اٹھائیس تک، اسی طرح جب چار بڑھتے جائیں (موثق)
- ۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب زکوٰۃ بیس دینار سے تجاوز کر جائے تو ہر چار دینار ایک دینار کا دسواں حصہ ہوگا۔ (دع)
- ۵۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا کتنے سونے پر زکوٰۃ ہے۔ فرمایا جب اس کی قیمت دوسو درہم تک پہنچ جائے۔ (حسن)
- ۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ رسول اللہ نے کتنے پر زکوٰۃ مقرر کی ہے فرمایا دوسو درہم پر پانچ درہم اگر اس سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں اور سونے میں ہر بیس دینار پر نصف دینار اور اگر کم ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ (حسن)
- ۷۔ حضرت عبد اللہ علیہ السلام سے سونے چاندی کے متعلق پوچھا گیا کہ کم سے کم کتنے پر ہے فرمایا دوسو درہم پر اسی قیمت کے برابر سونے پر، میں نے کہا اس کے بعد اگر پندرہ ہوں۔ فرمایا ان پر کچھ نہیں جب چالیس پر پہنچیں تو ہر چالیس درہم پر ایک درہم۔ (دع)
- ۸۔ میں نے امام سے پوچھا اگر ایک سو ستائیس درہم ہوں اور انیس دینار تو کیا ان پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا جب سونا چاندی جمع ہوں اور دونوں مل کر دوسو درہم تک پہنچ جائیں تو اس پر زکوٰۃ ہوگی کیونکہ عین المال زکوٰۃ ہے درہم کی اور درہم کے ماسوا جو سونا یا دیگر متاع ہو تو وہ ٹوٹا یا جائے گا درہموں کی طرف زکوٰۃ اور دیات میں درہم
- ۹۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں خراسان کے بخارا نامی گاؤں میں گیا تھا وہاں میں نے ایسے درہم دیکھے جن میں ایک نلت چاندی تھی ایک نلت تانبا اور ایک نلت رانگ، یہ وہاں کے لوگوں میں چلتا تھا اور میں بھی انھیں بے کر حشر کرنا تھا۔ حضرت نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر ان میں چلتا ہے میں نے کہا اگر وہ میرے پاس ہوں اور سال گزر جائے تو مجھے کیا زکوٰۃ دینی چاہیے۔ کیا میں زکوٰۃ دوں، فرمایا کیونکہ وہ تمہارا مال ہے۔ میں نے کہا اگر میں انھیں دوسرے شہر میں بے جاؤں جہاں وہ نہیں چلتے اور ان درہموں پر سال گزر جائے تو میں زکوٰۃ دوں

فرمایا اگر تم جانتے ہو کہ اس میں خالص چاندی ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اتنے پر زکوٰۃ دو جتنی اس میں خالص چاندی ہو اور جو کھوٹ ہوا ہے چھوڑ دو۔ میں نے کہا اگر مجھے پتہ نہ چلے کہ خالص چاندی کتنی ہے البتہ یہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کتنے پر واجب ہوتی ہے فرمایا اس کو گلا کر دیکھو تاکہ خالص چاندی سے الگ ہو جائے۔ پس جو خالص ہو اس پر ایک سال کی زکوٰۃ دو۔ (مجمول)

### ﴿باب ۱﴾

﴿اِنَّ لِّیْ عَلَی الْحَلِیِّ وَ سَبَاكِ الذَّهَبِ وَ نَقْرَ الْفِضَّةِ وَ الْجَوْهَرِ زَكَاةً﴾

۱۔ عن محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن یحیی، عن ابن مسکان، عن محمد الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سأله عن الحلبي فيه زكاة؟ قال: لا.

۲۔ عن محمد بن یحیی، عن محمد بن الحسین، عن صفوان بن یحیی، عن ابن مسکان، عن محمد الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سأله عن الحلبي فيه زكاة؟ قال: لا.

۳۔ عن محمد بن یحیی، عن محمد بن الحسین، عن صفوان بن یحیی، عن يعقوب بن شعیب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحلبي، أيزكي؟ فقال: إذا لا يبقى منه شيء.

۴۔ عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن رفاعة قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام وسأله بعضهم عن الحلبي فيه زكاة؟ فقال: لا ولو بلغ مائة ألف.

۵۔ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن الحسن بن علي بن يقطين، عن أخيه الحسين، عن علي بن يقطين قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن المال الذي لا يعمل به ولا يترك قال: يلزمه الزكاة في كل سنة إلا أن يسبك.

۶۔ عن محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: زكاة الحلبي عاربه.

۷۔ عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن حريز، عن هارون بن خازجة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: إن أخي يوسف ولّى أهولا، القوم أعمالاً أصاب فيها

أموالاً كثيرة وإنه جعل تلك الأموال حلياً أراد أن يفرّ بها من الزكاة أعلية الزكاة ؛ قال : ليس على الحليّ زكاة وما أدخل على نفسه من النقصان في وضعه ومنعه نفسه فضله أكثر مما يخاف من الزكاة .

۸ - حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن علي بن يقطين ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : قلت له : إنّه يجتمع عندي الشيء فيبقى نحواً من سنة أنزكيه ؟ قال : لا ، كل ما لم يحل عليه عندك المحول فليس عليه فيه زكاة وكل ما لم يكن ركازاً فليس عليك فيه شيء . قال : قلت : وما الركاز ؟ قال : الصناعات المنقوشة قال : إذا أردت ذلك فاسبكه فإنه ليس في سبائك الذهب ونقار الفضة شيء من الزكاة .

۹ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن حديد ، عن جميل ، عن بعض أصحابنا أنّه قال : ليس في التبر زكاة إنما هي على الدنانير والدراهم .  
۱۰ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن ابن أذينة ، عن زرارة ؛ وبكبر عن أبي جعفر عليه السلام قال : ليس في الجواهر وأشباهه زكاة وإن كثر .

## باب

# زیور اور غیر مسکوک سونے اور چاندی پر زکوة نہیں

- ۱- میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ زیور کے متعلق کہ اس پر زکوة ہے یا نہیں۔ فرمایا نہیں (مجبوراً)
- ۲- ترجمہ اوپر گزرا۔ (ص)
- ۳- میں نے زیور کے متعلق پوچھا کیا اس میں زکوة ہے فرمایا کوئی شے اس سے باقی نہ رہے (ص)
- ۴- حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا زیور کی زکوة کے متعلق، فرمایا نہیں اگرچہ ایک لاکھ کو پہنچ جائے۔ (ص)
- ۵- میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس مال کے متعلق جو صرف میں نہیں آتا اور نہ بدل کیا جاتا ہے فرمایا اس پر ہر سال زکوة دینی لازم ہوگی۔ مگر جب وہ گلا دیا جائے (ص)
- ۶- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زیور کی زکوة عاریتی ہے (ص)

- ۷- میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میرا بھائی یوسف ایک قوم کا سرپرست ہے اعمال میں اس نے بہت سامان جمع کیا اور اس کا زیور بنو ایلیا تا کہ زکوٰۃ سے بچ جائے آیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا زکوٰۃ تو نہیں زیور پر لیکن زکوٰۃ روک کر جس نقصان سے بچنا چاہیے اس سے کہیں زیادہ نقصان ہے اس زکوٰۃ کے نہ دینے میں ہے جس سے وہ ڈر رہا ہے دینے کی صورت میں (حسن)
- ۸- میں نے امام علیہ السلام سے کہا: میں نے کچھ مال کو جمع رکھا تقریباً ایک سال، کیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں جب تک سال پورا نہ ہو جائے اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ جب تک کا زکوٰۃ نہ ہوگی۔ میں نے کہا رکاز کیا ہے فرمایا وہ صامت نقوش ہیں پھر فرمایا اگر تمہارا یہ ارادہ ہو تو اسے گلاڈا لو کیونکہ جس سونے اور چاندی کو گلاڈا لیا جائے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے (م)
- ۹- ہماری بعض اصحاب نے کہا کہ حضرت نے فرمایا سونے پر زکوٰۃ نہیں درہم اور دینار پر ہے۔ (م)
- ۱۰- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو ہرات پر زکوٰۃ نہیں چاہیے کتنے ہی زیادہ ہوں (حسن)

### ﴿باب﴾

#### ﴿زکاة المال الغالب والدین والودیعة﴾

- ۱- محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن العلاء ابن رزین، عن مدبر الصیرفی قال: قلت لأبی جعفر علیہ السلام: ما تقول فی رجل کان له مالٌ فانطلق به فدفنه فی موضع فلمّا حال علیہ الحول ذهب لیخرجه من موضعه فاحتفر الموضع الذی ظنّ أنّ المال فیہ مدفونٌ فلم یصبه، فمکث بعد ذلك ثلاث سنین ثمّ إنّه احتفر الموضع الذی من جوانبه کلّه فوقع علی المال بیئنه کیف یزکیه، قال: یزکیه لسنة واحدة لأنّه کان غائباً عنه وإن کان احتبسه.
- ۲- علی بن ابراہیم، عن أبیه، عن ابن أبی عمیر، عن رفاعۃ بن موسیٰ قال: سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یغیب عنه ماله خمس سنین ثمّ یأتیه فلا یرد رأس المال کم یزکیه؟ قال: سنة واحدة.
- ۳- علی بن ابراہیم، عن أبیه، عن إسماعیل بن مرّاد، عن یونس، عن درست عن عمر بن یزید، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: لیس فی الدّین زکاة إلاّ أن یکون صاحب الدّین هو الذی یؤخره فإذا کان لا یقدر علی أخذہ فلیس علیہ زکاة حتّی یقبضه.



٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد [ بن عيسى ] ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سأله عن الرجل يكون له الدين على الناس يحتبس فيه الزكاة قال : ليس عليه فيه زكاة حتى يقبضه فإذا قبضه فعليه الزكاة وإن هو طال حبسه على الناس حتى يتم لذلك سنون فليس عليه زكاة حتى يخرج فإذا هو خرج زكاه لعامه ذلك وإن هو كان يأخذ منه قليلاً قليلاً فلزكاه ماخرج منه أولاً فأولاً فإن كان متاعه ودينه وماله في تجارته التي يتقلب فيها يوماً بيوم يأخذ ويعطي ويبيع ويشترى فهو يشبه العين في يده فعليه الزكاة ولا ينبغي له أن يغير ذلك إذا كان حال متاعه وماله على ما وصفت لك فيؤخر الزكاة .

٥ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل استقرض مالا فحال عليه الجول وهو عنده قال : إن كان الذي أقرضه يؤدّي زكاته فلا زكاة عليه وإن كان لا يؤدّي أدّي المستقرض .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : رجل دفع إلى رجل مالا قرضاً على من زكاته على المقرض أو على المقرض ؟ قال : لا بل زكاتها إن كانت موضوعة عنده حولاً على المقرض ، قال : قلت : فليس على المقرض زكاتها ؟ قال : لا يزكّي المال من وجهين في عام واحد وليس على الدافع شيء لأنه ليس في يده شيء . إنما المال في يداً أخذ فمن كان المال في يده زكاه ، قال : قلت : أفيزكّي مال غيره من ماله ؟ فقال : إن ماله مادام في يده وليس ذلك المال لأحد غيره ، ثم قال : يا زرارة أرأيت وضیعة ذلك المال وربحه لمن هو وعلى من ؟ قلت : للمقرض ، قال : فله الفضل وعليه نقصان وله أن ينكح ويلبس منه ويأكل منه ولا ينبغي له أن يزكّيه ١٢ بل يزكّيه فإنه عليه .

٧ - حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله عن رجل عليه دين وفي يده مال لغيره هل عليه زكاة ؟ فقال : إذا كان قرضاً فحال عليه الجول فزكاه .

٨ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن

عبدالحديد بن سعد قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل باع بيعاً إلى ثلاث سنين من رجل ملي بحتة وماله في ثقة ، يزكي ذلك المال في كل سنة تمر به أو يزكيه إذا أخذه ؟ فقال : لا بل يزكيه إذا أخذه ، قلت له : ليكم يزكيه ؟ قال : قال : ثلاث سنين .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن أبيان بن عثمان ، عمن أخبره قال : سألت أحدهما عليهما السلام عن رجل عليه دين وفي يده مال وفي يديته والمال لغيره ، هل عليه زكاة ؟ فقال : إذا استقرض فحال عليه الحول فزكاته عليه إذا كان فيه فضل .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن كان عندك ودعة تحرر بها فعليك الزكاة فإن لم تحررها فليس عليك شيء .

١١ - غير واحد من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن مهزيار قال : كتبت إليه أسأله عن رجل عليه مهر امرأته لا يطلبه منه إنما لرفق بزوجه وإما جاء فمكث بذلك على الرجل عمره وعمرها ، بهب عليه زكاة ذلك المهر أم لا ؟ فكتب : لا يجب عليه الزكاة إلا في ماله .

١٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن علي بن النعمان ، عن أبي الصاح الكنانى ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل ينسى أو يعين فلا يزال ماله ديناً كيف يصنع في زكاته ؟ قال : يزكيه ولا يزكي ما عليه من الدين إنما الزكاة على صاحب المال .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام ؛ فزريس ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنهما قالا : أيما رجل كان له مال موضوع حتى يحول عليه الحول فإنه يزكيه وإن كان عليه من الدين مثله وأكثر منه فليزك ما في يده .

## باب

## زکوٰۃ مال غائب و متراض و ودیعت

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس کے پاس کچھ مال ہو اس کو وہ کسی جگہ دفن کر دے جب اس پر ایک سال گزر جائے تو وہ اس جگہ کو کھودے جہاں اسے دفن کرنے کا خیال تھا پس وہاں نہ پائے۔ اس کے بعد تین سال گزر جائیں پھر وہ اس جگہ کے پاس کھودے اور بعینہ کل مال مل جائے تو وہ زکوٰۃ کس طرح دے نہ دیا صرف ایک سال کی شے۔ کیونکہ اور سالوں میں یہ مال اس سے غائب رہا۔ اگرچہ اس نے دبا دیا تھا۔ (حسن)

۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا جس کا مال پانچ سال اس سے غائب رہا۔ پھر اسے مل گیا تو اسے زکوٰۃ کیونکر دینی چاہیے فرمایا صرف ایک سال۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرض میں زکوٰۃ نہیں، اگر مقروض قرض چکانے میں دیر کرے اور قرض دینے والا لینے پر تدار نہ ہو تو جب تک مال پر قابض نہ ہو زکوٰۃ نہیں (رض)

۴۔ میں نے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کا قرضہ لوگوں پر ہو آیا اس میں زکوٰۃ ہے

فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک مال قبضہ میں نہ آئے جب قابض ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے اور اگر وہ دوسرے کے قبضہ میں ساہا سال رہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں جب نکل آئے تو اسی سال کی زکوٰۃ ہے اور اگر تھوڑا تھوڑا ملے تو اسی کے لحاظ سے جو ملتا جائے زکوٰۃ دیتا جائے اگر اس کی پونجی قرضہ اور اس کا مال تجارت میں لگا ہوا اور روز بروز اس میں تبدیلی ہوتی رہے کبھی بے، کبھی ڈالے، کبھی بیچے کبھی خریدے تو وہ ایسا ہے گویا اس المال اس کے ہاتھ آئے تو اس پر زکوٰۃ ہے اور اس کے لئے زیبا نہیں کہ جب اس کے مال پر سال گزر جائے تو پھر کوئی تبدیلی کرے اور زکوٰۃ کو تاخیر میں ڈالے۔ (مرفوع)

۵۔ میں نے ابو عبد اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مال کو قرض لے اور اس کو اپنے پاس رکھے ہوئے ایک سال گزر جائے فرمایا اگر قرض دیئے والے نے زکوٰۃ دے دی ہے تب تو خیر ورنہ قرض لینے والا بے (مجهول)

۶۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کے بارے میں جو اپنا مال کسی کو قرض لے تو آیا زکوٰۃ قرض لینے والے پر ہوگی یا لینے والے پر فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں بلکہ اس کی زکوٰۃ قرض دینے والے پر اس وقت ہوگی جب سال بھر اس کے پاس رہے۔ میں نے کہا تو قرض دینے والے پر زکوٰۃ ہی نہ ہوئی۔ فرمایا مال پر زکوٰۃ۔

نہیں ہوتی مگر دو دہرے سے ایک سال کے اندر دینے والے پر، اس لئے کچھ نہیں کہ وہ مال اس کے قبضے میں نہیں ہوتا بلکہ دوسرے کے پاس ہوتا ہے اگر اس کے قبضے میں ہوتا تو وہ دیتا۔ میں نے کہا تو قرض لینے والا مال غیر کی زکوٰۃ لئے گا فرمایا اب تو وہ اس کا ہی مال ہے جب تک اس کے قبضے میں رہے اس کے سوا کسی غیر کا نہیں، پھر فرمایا اسے زراہ تم نے غور نہیں کیا کہ اس مال کا ضائع ہونا، فائدہ پانا کس کے لئے ہے میں نے کہا قرض لینے والے کے لئے فرمایا پس جب بڑھنا کھٹنا اس کے لئے ہے وہ اس مال سے نکاح کرتا ہے لباس بناتا ہے اور اس سے کھاتا ہے تو زکوٰۃ دینا اس کے لئے سزاوار نہیں ہے۔ (حسن)

ہم نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کے اوپر قرض ہے اور اس کے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا جو اس پر قرض ہے اگر اس کو رکھے ہوئے ایک سال گزر جائے تو زکوٰۃ دینی ہوگی۔ (مرسل)

۸۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جو بیچارہ تین سال تک ایسے شخص کے ہاتھ بطور قرض جو معتد ہو تو کیا وہ ہر سال اس مال کی زکوٰۃ دے گا یا اس وقت جب اس سے ملے۔ فرمایا جب ملے۔ میں نے کہا کتنی بار فرمایا تینوں سال۔ (مجموع)

۹۔ میں نے دونوں اماموں میں سے کسی ایک سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس پر قرض ہو اور اس کے پاس مال غیر سے اتنا ہو کہ وہ قرض ادا کرنے کے قابل ہو آیا اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا جب قرض ملے اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ ہوگی جبکہ اس سے نفع حاصل ہو۔ (مرسل)

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تمہارے پاس امانت ہو اور تم اس کو کام میں لا رہے ہو تو تم پر زکوٰۃ ہوگی اور اگر کام میں نہیں لاتے تو نہیں۔ (رض)

۱۱۔ میں نے حضرت کو لکھا اس شخص کے بارے میں جس پر اس کی زوجہ کا ہر جو مگر اس سے طلب نہیں کرتی خواہ موافقت شوہر کی وجہ سے خواہ حیا کی وجہ سے۔ اسی طرح دونوں کی عمر گزرتی چلی جا رہی ہے آیا شوہر پر اس ہر کی زکوٰۃ ہے حضرت نے لکھا اس پر زکوٰۃ نہیں مگر صرف اپنے مال میں۔ (مرسل)

۱۲۔ پوچھا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں جو بھول جاتا ہے یا عاریتاً دے دیتا ہے اور اس کا مال برابر قرض میں رہتا ہے تو اپنی زکوٰۃ کیسے دے۔ فرمایا وہ نہ اس کی زکوٰۃ دے گا اور نہ اس کی جو اس پر قرض ہے۔ زکوٰۃ صاحب مال پر ہے۔ (حسن)

۱۳۔ دو شخصوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس مال ہے اور اس کو ایک سال پورا ہو گیا تو کیا وہ زکوٰۃ دے در آنحالیکہ اتنا ہی یا اس سے زیادہ اس پر قرض ہے فرمایا جو اس کے ہاتھ میں

ہے اس پر زکاة دے۔ (حسن)

### ﴿باب ۱﴾

#### ﴿اوقات الزکاة﴾

۱۔ أحمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الجبار؛ و محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن صفوان بن يحيى، عن محمد بن حكيم، عن خالد بن الحجاج الكرخي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الزكاة فقال: انظر شهراً من السنة فانوأن تؤدى زكائك فيه فإذا دخل ذلك الشهر فانظر مانص - يعني ما حصل - في يدك من مالك فزكه فإذا حال الحول من الشهر الذي زكيت فيه فاستقبل بمثل ما صنعت ليس عليك أكثر منه.

۲۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد رفعه، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: هل للزكاة وقت معلوم تعطى فيه؟ فقال: إن ذلك ليختلف في إصابة الرجل المال وأما الفطرة فإنها معلومة.

۳۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن علي، عن يونس بن يعقوب قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: زكاتي تحل علي في شهر أيسلح لي أن أحبس منها شيئاً مخافة أن يجيئني من يسألني؟ فقال: إذا حال الحول فأخرجها من مالك لا تخطها بشيء، ثم أعطها كيف شئت، قال: قلت: فإن أنا كتبها وأقبلتها يستقيم لي؟ قال: لا يضررك.

۴۔ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن خالد البرقي، عن سعد بن سعد الأشعري، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال: سألت عن الرجل تحل عليه الزكاة في السنة في ثلاث أوقات أو خرمها حتى يدفعها في وقت واحد فقال: متى دلت أخرجها. وعن الزكاة في الحنطة والشعير والتمر والزبيب متى تجب على صاحبها؟ قال: إذا [ما] صرم وإذا [ما] خرص

۵۔ وعنه، عن محمد بن حمزة، عن الإصمغاني قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: يكون



لي على الرجل مال فأقبضه منه متى أزكّيه ؛ قال : إذا قبضته فزكّه قلت : فأبني أقبض بعضه في صدر السنة وبعضه بعد ذلك قال : فتبسّم ثم قال : ما أحسن ما دخلت فيها ثم قال : ما قبضته منه في السنة الأشهر الأولى فزكّه لستنه وما قبضته بعد في السنة الأشهر الأخيرة فاستقبل به في السنة المستقبلية وكذلك إذا استفتت مالاً منقطعاً في السنة كلها فما استفتت منه في أوّل السنة إلى ستة أشهر فزكّه في عامك ذلك كله وما استفتت بعد ذلك فاستقبل به السنة المستقبلية .

٦ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن محمد بن يحيى ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن رجل يكون نصف ماله عيناً ونصفه ديناً فتحلّ عليه الزكاة قال : يزكّي العين ويدع الدين ، قلت : فأبني اقتضاه بعد ستة أشهر ؛ قال : يزكّي حين اقتضاه قلت : فإن هو حال عليه الحول وحلّ الشهر الذي كان يزكّي فيه وقد أتى لنصف ماله سنة ونصفه الآخر سنة أشهر ؛ قال : يزكّي الذي مرّت عليه سنة ويدع الآخر حتّى تمرّ عليه سنته ، قلت : فإن اشتبهى أن يزكّي ذلك ؛ قال : ما أحسن ذلك .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال في الرجل يخرج زكاته فيقسم بعضها ويبقى بعضها يلتبس بها الموضع فيكون من أوله إلى آخره ثلاثة أشهر ، قال : لا بأس .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن عمر بن يزيد قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل يكون عنده مال أبزكّيه إذا مضى نصف السنة قال : لا ولكن حتّى يحول عليه الحول ويعمل عليه ، إنّه ليس لأحد أن يصلي صلاة إلا لوقتها وكذلك الزكاة ولا يصوم أحد شهر رمضان إلا في شهره إلا قضاء وكلّ فريضة إنما تؤدّى إذا حلت .

٩ - حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : أبزكّي الرجل ماله إذا مضى تلك السنة ؛ قال : لا ، أبصلي الأولى قبل الزوال .  
وقد روى أيضاً أنه يجوز إذا أتاه من يصلح له الزكاة أن يعجل له قبل وقت الزكاة إلا أنّه بضمنها إذا جاء وقت الزكاة وقد أيسر المعطى أوارثه أعاد الزكاة .

## باب ۲ اوقات زکوٰۃ

- ۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا سال کا ایک مہینہ نظر میں لے لو اور نیت کرو کہ اپنی زکوٰۃ اس مہینے میں دیا کرو گے۔ جب وہ مہینہ آئے تو دیکھو تمہارے مال سے تمہارے ہاتھ میں کیا ہے اسی پر زکوٰۃ دو جبکہ اس مہینے کے بعد جس میں زکوٰۃ دی ہے ایک سال گزر جایا کرے تو زکوٰۃ دیا کرو اس سے زیادہ وقت میں نہیں۔ (مجموع)
- ۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کیا زکوٰۃ کے لئے کوئی وقت معلوم ہے جس میں دی جائے۔ فرمایا اس میں تو اختلاف ہوگا بلکہ کسی شخص کے مال پر اس کے لیکن فطرہ کے لئے وقت معلوم ہے (مرفوع)
- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ زکوٰۃ عاید ہو جاتی ہے ایک ایسے مہینے میں کہ میں اس میں سے کچھ روکنا چاہتا ہوں اس خوف سے کہ میرے پاس سے کوئی مانگنے کو آئے۔ فرمایا جب سال گزر جائے تو اپنے مال سے زکوٰۃ نکالو اور اسے کسی مال میں ملاؤ نہیں، پھر جیسے چاہو اسے دو، راوی نے کہا۔ میں نے اسے لکھ دیا تاکہ میرے پاس یہ حکم محفوظ رہے فرمایا اس میں کوئی نقصان نہیں۔ (مرفوع)
- ۴۔ فرمایا راوی نے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کے اوپر سال کے تین حصوں میں زکوٰۃ ہو تو کیا وہ خیال سے روکے رہے کہ سب زکاتیں ایک ساتھ لے دیکر فرمایا جب زکوٰۃ کا وقت آ جائے تو وہ اسے نکال لے، گیسوں، جو، چھوٹا اور منقعی میں وجوب اس وقت ہوگا جب تک جائیں تخمینہ ہو جائے۔ (۲)
- ۵۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص کے پاس مال ہے اس میں سے وہ بعض پر قابض ہو گیا تو کب زکوٰۃ لے۔ فرمایا جب قبضہ ہو جائے تو زکوٰۃ دو۔ میں نے کہا بعض پر قبضہ ہوتا ہے ابتدائی سال میں اور بعض پر اس کے بعد، یہ سن کر حضرت ہنسے فرمایا جس پر تم پہلی ششماہی میں قابض ہو جاؤ تو اس سال کی زکوٰۃ دو اور جس پر آخر کی ششماہی پر قابض ہو اسے اگلے سال کے لئے رکھو، یہی صورت ہوگی جو مال لے سکوڑا سکوڑا کر تمام سال میں، پس جو مال کیا اول ششماہی میں اس کی اس سال کی پوری زکوٰۃ دے دو اور جو بعد میں لے اس کی اگلے سال دینا۔ (مجموع)
- ۶۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے مال میں نصف اس کے پاس ہو اور

نصف فرض ہو اور اس پر سال گزر جائے۔ فرمایا میں المال پر زکوٰۃ لے اور فرض کو چھوڑ دے۔ میں نے کہا اگر وہ فرض کا مال چھ ماہ بعد مل جائے۔ فرمایا تو زکوٰۃ دی جائے۔ جب سے وہ ملا ہے میں نے کہا اگر ایک سال گزر جائے اور وہ پہلے آجائے جس میں زکوٰۃ دی جاتی ہے اور اس میں سے نصف مال ایک سال بعد آئے اور نصف آخر چھ ماہ بعد فرمایا زکوٰۃ دی جائے گی اس کی جس پر ایک سال گزر گیا ہو اور باقی کو سال پورا ہونے تک چھوڑ دیا جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ زکوٰۃ دینا چاہے۔ فرمایا اس سے بہتر اور کیا ہے۔ (مجموع)

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر کوئی شخص زکوٰۃ نکالے، اس میں سے کچھ تقسیم کر دے اور کچھ معجز مستحق کی تلاش میں باقی رہے فرمایا تو تین ماہ تک اس کی تلاش میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۸۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا ایک شخص کے پاس مال ہے کیا وہ چھ ماہ بعد زکوٰۃ دے لے۔ فرمایا نہیں بلکہ جب سال گزر جائے اور زکوٰۃ واجب ہو جائے کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ وقت سے پہلے نماز پڑھے اور نہ ماہ رمضان سے پہلے روزہ رکھے۔ ہاں فضاہر وقت بجالا سکتا ہے ہر فریضہ اپنے وقت و جوب پر ادا کیا جاتا ہے۔ (حسن)

۹۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا اپنے مال کی زکوٰۃ لے وہ شخص جس کے مال پر ایک تہائی سال گزرا ہو، فرمایا نہیں۔ کیا وہ ظہر کی نماز قبل زوال پڑھ لے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جب ایسا مال ہو کہ زکوٰۃ عاید ہو گئی تو وقت زکوٰۃ ختم ہونے سے پہلے دیوے طرقت زکوٰۃ تک پہنچنا شامل ہو اور دینے والے کے لئے سہولت ہو۔ (حسن)

### باب ۳۱

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن امی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن امی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: باع امی أرضاً من سليمان بن عبد الملك بمال فاشترط في يمينه أن يزكي هذا المال من عنده لست سنين.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن عبد اللہ بن عثمان قال: سمعت أبا عبد اللہ رضی اللہ عنہ يقول: باع امی من هشام بن عبد الملك أرضاً له بكذا وكذا ألف دينار واشترط عليه زكاة ذلك المال عشر سنين وإنما فعل ذلك لأن هشاماً كان هو الوالي.

## باب ۱۳ شرط زکوٰۃ وقت بیع

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے والد نے ایک زمین بیچی سلیمان بن عبد الملک کے ہاتھ اس شرط کے ساتھ کہ اس زمین کی چھ سال کی زکوٰۃ اپنے پاس سے دے (حسن)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے والد نے اپنی ایک زمین ہشام بن عبد الملک کے ہاتھ اس شرط پر فروخت کی کہ اس کی دس سال کی زکوٰۃ سے یہ اس لئے کیا کروں بادشاہ وقت تھا۔ (۱۳)

### باب ۱۴

﴿الْمَالُ الَّذِي لَا يَحُولُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فِي يَدِ صَاحِبِهِ﴾

۱۔ محمد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمار قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن الرجل يكون له الولد فيغيب بعض ولده فلا يدري أين هو ومات الرجل فكيف يصنع بميراث الغائب من أبيه قال : يعزل حتى يجي ، قلت : فعلى ماله زكاة ؟ فقال : لا حتى يجي ، قلت : فإذا هوجاء أيزكيه ؟ فقال : لا حتى يحول عليه الحول في يده .

۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن عبد الله بن سنان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل كان له مال موضوع حتى إذا كان قريباً من رأس الحول أنفق قبل أن يحول عليه أعليه صدقة ؟ قال : لا .

۳۔ عنه ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز بن عبد الله ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : رجل كان عنده مائتا درهم غير درهم أحد عشر شهراً ثم أصاب درهماً بعد ذلك في الشهر الثاني عشر فكملة عنده مائتا درهم أعليه زكاتها قال : لا حتى يحول عليه الحول وهي مائتا درهم فإن كانت مائة وخمسين درهماً فأصاب خمسين

بعد أن يمضي شهر فلا زكاة عليه حتى يحول على المائتين الحول ، قلت : فإن كانت عنده مائتا درهم غير درهم فمضى عليها أيام قبل أن ينقضي الشهر ثم أصاب درهما فأنتى على الدراهم مع الدرهم حولاً عليه زكاة ؛ قال : نعم وإن لم يمض عليها جميعاً الحول فلا شيء عليه فيها .

قال : وقال زرارة ؛ وعبد بن مسلم قال أبو عبد الله عليه السلام : أيتما رجل كان له مال وحال عليه الحول فإنه يزكيه ، قلت له : فإن هو وذهب قبل حله بشهر أو يوم ؛ قال : ليس عليه شيء أبداً .

قال : وقال زرارة عنه عليه السلام : إنه قال : إنما هذا بمنزلة رجل أفطر في شهر رمضان يوماً في إقامته ثم خرج في آخر النهار في سفر فأراد بسفره ذلك إبطال الكفارة التي وجبت عليه وقال : إنه حين رأى الهلال الثاني عشر وجبت عليه الزكاة ولكنّه لو كان وهبها قبل ذلك لجاز ولم يكن عليه شيء بمنزلة من خرج ثم أفطر إنما لا يمنع ما حال عليه فأما ما لم يحل فله منه ولا يحل له منع ما لم يحل فلهما قد حل عليه . قال : زرارة وقلت له : رجل كانت له مائتا درهم فوهبها لبعض إخوانه أو ولده أو أهله فراداً بها من الزكاة فعل ذلك قبل حلّها بشهر ؛ فقال : إذا دخل الشهر الثاني عشر فقد حال عليها الحول ووجبت عليه فيها الزكاة . قلت له : فإن أئدت فيها قبل الحول ؛ قال : جائز ذلك له ، قلت : إنه فرّبها من الزكاة ، قال : ما أدخل على نفسه أعظم ممّا منع من زكاتها فقلت له : إنه يقدر عليها ؛ قال : فقال : وما علمه أنه يقدر عليها وقد خرجت من ملكه ؛ قلت : فإنه دفعها إليه على شرط فقال : إنه إذا سمّاها هبة جازت الهبة وسقط الشرط وضمن الزكاة ؛ قلت له : وكيف يسقط الشرط وتمضي الهبة ويضمن الزكاة ؛ فقال : هذا شرط فاسد والهبة المضمونة ماضية والزكاة له لازمة عقوبة له ، ثم قال : إنما ذلك له إذا اشترى بها داراً أو أرضاً أو متاعاً .

ثم قال زرارة : قلت له : إن أباك قال لي : من فرّبها من الزكاة فعليه أن يؤدّها ؛ قال : صدق أبي عليه أن يؤدّي ما وجب عليه وما لم يجب عليه فلا شيء عليه فيه ، ثم قال : أرايت لو أن رجلاً أنعمي عليه يوماً ، ثم مات فذهبت صلاته أكان عليه وقدمات أن يؤدّها ؛ قلت : لا إلا أن يكون أفاق من يومه ، ثم قال : لو أن رجلاً مرض في شهر رمضان ثم مات فيه أكان يصام عنه ؛ قلت : لا ، قال : فكذلك الرجل لا يؤدّي



عن ما له إلا ما حال عليه الحول .

باب

## وہ مال جس پر صاحب مال کے ہاتھ میں ایک سال نہ گزرتے

۱۔ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو صاحب مال لا دہو اور اس کا ایک بیٹا غائب ہو جائے اور پتہ نہ چلے کہ وہ کہاں ہے اور یہ شخص مر جائے اور اس غائب کے متعلق اس باپ کی میراث کا کیا ہوگا فرمایا اس کے آنے تک رد کا جائے۔ میں نے کہا اگر وہ آجائے تو کیا زکوٰۃ دے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ نے پوچھا کیا اس شخص کے متعلق جس کو مال ملے۔ فرمایا ایک سال گزرنے سے پہلے اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ (مجموع)

۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے پاس مال رکھا ہو اور وہ سال ختم ہونے کے قریب اسے خرچ کر ڈالے آیا اس پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا نہیں۔ (مجموع)

۳۔ زرارہ کہتے ہیں میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا ایک شخص کے پاس ۹۹ درہم ہیں جن پر گیارہ مہینے گزر گئے ہیں اس کے بعد بارہویں مہینہ ایک درہم اس کو مل گیا اور دوسو درہم پورے ہو گئے۔ آیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں جب تک دوسو پر ایک سال نہ گزر جائے۔ اگر کسی کے پاس ایک سو پچاس درہم ہیں ایک ماہ بعد پچاس اور مل گئے پس زکوٰۃ نہ ہوگی جب تک دوسو پر سال نہ گزرے میں نے کہا اگر اس کے پاس ایک درہم کم دوسو ہوں اور اس پر ایک مہینہ ختم ہونے سے پہلے کچھ دن گزر جائیں پھر ایک درہم اسے مل جائے اور اس درہم کے ساتھ ان درہموں پر سال گزر جائے تو کیا اس شخص پر زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا ہاں اور اگر ان پر پورا سال نہ ہوگا تو زکوٰۃ نہ ہوگی۔ زرارہ (اور محمد بن مسلم نے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس کے پاس مال ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو وہ زکوٰۃ دے گا میں نے کہا اگر وہ واجب زکوٰۃ سے ایک ماہ یا ایک دن پہلے ہیہ کر دے فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں۔ اسے زرارہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی اپنی رقابت کی حالت میں روزہ نہ رکھے اور اس کفارہ سے بچنے کے لئے جو اس پر واجب ہو گیا ہے آخر دن میں سفر کرے۔ پھر فرمایا جب بارہویں مہینے کا چاند دیکھ لے تو زکوٰۃ واجب ہوگی اگر اس سے پہلے ہیہ کیے تو جائز ہے اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی اور وہ اس شخص کی مثل ہیہ کا جو گھر سے نکلنے کے بعد افطار کرے جس پر سال گزر جائے اس کی زکوٰۃ روک نہ جائے اور جس پر سال نہیں گزرا اس کو دینا نہیں واجب بارہویں مہینے کا چاند نہ دیکھے اور نہ دوسرے کو روکے جبکہ اس پر سال ہو گیا ہو۔

زرارہ نے کہا۔ میں نے حضرت سے کہا۔ ایک شخص کے پاس دو سو درہم ہیں اس نے زکوٰۃ سے بچنے کے لئے ایک ماہ وجوب زکوٰۃ سے پہلے اپنے بھائی، بیٹے یا بی بی کو وہ مال ہبہ کر دیا۔ فرمایا اے ہواں بہینہ داخل ہو جاتا تب اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی۔ میں نے کہا اگر سال گزرنے سے پہلے ایسا کرے فرمایا اس کے لئے جائز ہے

میں نے کہا اس نے زکوٰۃ سے بھاگنے کے لئے ایسا کیا۔ فرمایا جو اس نے اپنے دل میں خیال کیا ہے وہ زکوٰۃ کے لئے رتبہ بڑا گناہ ہے۔ میں نے کہا وہ اس پر قدرت رکھتا ہے۔ فرمایا اس نے کیسے جانا وہ اس پر قدرت رکھتا ہے حالانکہ ہبہ کے بعد وہ چیز اس کی ملکیت سے خارج ہو گئی۔ میں نے کہا۔ اس نے شرط کے ساتھ ایسا کیا ہے فرمایا جب اس کے تمام ہبہ ہوا تو ہبہ جائز ہوا اور شرط ساقط ہو گئی اور زکوٰۃ کا ضامن ہوا میں نے کہا۔ شرط کیسے ساقط ہوئی اور ہبہ جاری رہا اور زکوٰۃ لازم ہوئی، فرمایا یہ شرط غلط ہے اور ہبہ جو صاحب مال کے لئے موجب زکوٰۃ تھا جاری ہے اور زکوٰۃ اس کے لئے لازم ہے اور نہ دینا باعث عقوبت ہے۔

پھر فرمایا یہی صورت ہوگی اگر وہ گھر، زمین یا کوئی سامان خریدے زرارہ کہتے ہیں میں نے کہا آپ کے والد نے مجھ سے فرمایا تھا جو زکوٰۃ سے بھاگے اس پر واجب ہے کہ زکوٰۃ دے۔ فرمایا میرے والد نے سچ کہا، جس پر واجب ہے وہ دے اور جس پر واجب نہیں اس پر کچھ نہیں۔ پھر فرمایا کیا تم نے خود نہیں کیا۔ اس بات پر کہ ایک شخص ایک دن بے ہوش رہے پھر مر جائے اس کی مالا تقضا ہو جائے تو کیا مرنے کے بعد اس کے لئے ادا کرنا ہے میں نے کہا نہیں۔ مگر اس صورت میں کہ غش سے افاقہ ہو جائے۔ پھر اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں بیمار پڑ جائے پھر مر جائے کیا اس پر روزہ کی قضا ہوگی۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا پس یہی صورت اس کی ہے جو اپنے مال سے نہیں دیتا مگر اس وقت جبکہ اس پر سال گزر جائے۔ (حسن)

### ﴿باب ۱۵﴾

﴿مَا يَسْتَفِيدُ الرَّجُلُ مِنَ الْمَالِ بَعْدَ أَنْ يَزُكِّيَ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْمَالِ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن محمد، عن مملی بن محمد جميعاً، عن الحسن بن علي الوشاء، عن أبان، عن شعيب قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: كل شيء جرت عليك المالا فزكه وكل شيء ورثته أو وهب لك فاستقبل به.

۲۔ علي بن محمد، عن ابن جهمور، عن أبيه، عن يونس، عن عبد الحميد بن عواض، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: في الرجل يكون عنده المالا فيحول عليه الحول ثم يصيب مالا آخر قبل أن يحول على المالا الحول، قال: إذا حال على المالا الأول الحول زكاهما جميعاً.

## باب ۱

# ایک مال کے بعد اگر دوسرا مال ملے

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر وہ شخص جو مال کو تہاری طرف لائے اس کی زکوٰۃ دو ہر وہ شخص جو دراشت میں ملے اور پیسہ کی جائے اسے قبول کر دے۔ (مشکوٰۃ)
- ۲۔ راوی نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے پاس مال ہو اور اس کا سال پورا ہو جائے اور پھر اور مال مل جائے۔ تب پہلے پر سال پورا ہونے کو کیا ہو۔ فرمایا جب مال اول پر سال پورا ہو جائے تو اس سب کی زکوٰۃ دے۔ (۴)۔ (۵)

## باب ۲

### ☆ (الرجل يشتري المتاع فيكسده عليه و المضاربة) ☆

- ۱۔ محمد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن یحیی ، عن منصور بن حازم ، عن أبي الربيع الشامي ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل اشترى متاعاً فكسده عليه متاعه وقد كان زكى ماله قبل أن يشتري به هل عليه زكاة أو حتى يبيعه ؟ فقال : إن كان أمسكه ليلتمس الفضل على رأس المال فعليه الزكاة .
- ۲۔ علي بن ابراهيم ، عن أبيه عن حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل اشترى متاعاً وكسده عليه وقد [كان] زكى ماله قبل أن يشتري المتاع متى يزكيه ؟ فقال : إن كان أمسك متاعه يبتغي به رأس ماله فليس عليه زكاة وإن كان حبسه بعد ما يبعد رأس ماله فعليه الزكاة بعد ما أمسكه بعد رأس المال ؛ قال : وسألته عن الرجل يوضع عنده الأموال يعمل بها فقال : إذا حال الحول فليزكها .

- ۳۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عیسی ، عن سماعة قال : سألتہ

عن الرجل يكون عنده المتاع موضوعاً فيمكث عنده السنة والستين أو أكثر من ذلك قال : ليس عليه زكاة حتى يبيعه إلا أن يكون أعطى به رأس ماله فيمنعه من ذلك التماس الفضل فإذا هو فعل ذلك وجبت فيه الزكاة وإن لم يكن أعطى به رأس ماله فليس عليه زكاة حتى يبيعه وإن حبسه بما حبسه فإذا هو باعه فأبى عليه زكاة سنة واحدة .

سماعة قال : وسألته عن الرجل يكون معه المال مضاربة هل عليه في ذلك المال زكاة إذا كان يتجر به ؟ فقال : ينبغي له أن يقول لأصحاب المال زكوه فإن قالوا : إننا نتركه ، فليس عليه غير ذلك وإن هم أمروه أن يتركه فليفعل ، قلت : أرايت لو قالوا : إننا نتركه والرجل يعلم أنهم لا يتركونه ؟ فقال : إذا هم أقرؤا بأنهم يتركونه فليس عليه غير ذلك وإن هم قالوا : إننا لا نتركه فلا ينبغي له أن يقبل ذلك المال ولا يعمل به حتى يتركوه .

وفي رواية أخرى عنه إلا أن تطيب نفسك أن تتركه من ربحك قال : وسألته عن الرجل يربح في السنة خمسمائة درهم وستمئة و سبعمائة هي نفقته وأصل المال مضاربة ، قال : ليس عليه في الربح زكاة .

٤٣ - علي بن إبراهيم . عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار ، عن يونس ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم أنه قال : كل مال عملت به فعليك فيه الزكاة إذا حال عليه الحول . قال يونس : تفسير ذلك أنه كلما عمل للتجارة من حيوان وغيره فعليه فيه الزكاة .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن حماد بن عيسى ، عن إسحاق بن عمار قال : قلت لأبي إبراهيم عليه السلام : الرجل يشتري الوصفة <sup>(١)</sup> يثبتها عنده لتزيد وهو يريد بيعها ، أعلى ثمنها زكاة ؟ قال : لا حتى يبيعها ، قلت : فإذا باعها يتركها ؟ قال : لا حتى يحول عليه الحول وهو في يده .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تأخذن مالا مضاربة إلا مالا تركه أو يتركه صاحبه ، وقال : إن كان عندك متاع في البيت موضوع فأعطيت به رأس مالك فرغبت عنه فعليك زكاته .

۱۔ - عُدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحَدِ بْنِ نَحْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ: سَأَلَهُ سَعِيدُ الْأَعْرَجِ وَأَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ: إِنَّمَا نَكْبِسُ الزَّيْتَ وَالسَّمْنَ نَطْلُبُ بِهِ التَّجَارَةَ فَرُبَّمَا مَكَتْ عِنْدَنَا السَّنَةُ وَالسَّنَتَيْنِ هَلْ عَلَيْهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ تَرِيحُ فِيهِ شَيْئاً أَوْ تَجِدُ رَأْسَ مَالِكَ فَعَلَيْكَ زَكَاتُهُ وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا تَرْتَبِصُ بِهِ لِأَنَّكَ لَا تَجِدُ إِلَّا وَضِيعَةً فَلَيْسَ عَلَيْكَ زَكَاتُهُ حَتَّى يَصِيرَ ذَهَباً أَوْ فِضَّةً فَإِذَا صَارَ ذَهَباً أَوْ فِضَّةً فَرَكَاةٌ لِلْسَّنَةِ الَّتِي اتَّجَرْتَ فِيهَا (۴)

## باب کساد بازاری کی صورت میں

- ۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو کوئی چیز خریدے اور خریدنے سے پہلے اپنے مال کی زکوٰۃ دے دی تھی وہ پھر زکوٰۃ دے یا اس چیز کی فروخت پر، فرمایا اگر اس نے اس لئے روکی ہے کہ اس مال میں زیادتی ہو تو اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ (مجموع)
- ۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کوئی چیز خریدے اور بازار منہ پڑ جائے اور اس چیز کے خریدنے سے پہلے وہ زکوٰۃ دے چکا ہو تو وہ اس مال کی زکوٰۃ کب دے۔ فرمایا اگر اس نے مال کو اپنے راس المال کو پورا کرنے کے لئے روک لیا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں اور اصلی سرمایہ حاصل کرنے کے بعد روکا ہے تو اس پر زکوٰۃ ہوگی اس کے بعد سے جب اس نے اس المال حاصل کر لیا ہو میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مال سے اپنا کاروبار کرنا ہے فرمایا وہ سال ختم ہونے پر زکوٰۃ دے گا۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے حضرت سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے پاس تجارتی سامان ہو اور وہ سال در سال یا اس سے زیادہ مدت رکھا رہے فرمایا اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی مگر جب اس کو بیچے گا مگر اس صورت میں کہ اس المال اس کو عطا کیا ہو اس صورت میں منع ہوگا اس کے لئے فائدہ حاصل کرنا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو زکوٰۃ اس پر واجب ہوگی اور اگر عطا نہیں کیا گیا راس المال تو فروخت کے بعد اس پر زکوٰۃ ہوگی اور اس مال کو روکے رہے جتنی مدت بھی روکے گا تو اس پر ایک سال کی زکوٰۃ ہوگی۔

سماع نے اس شخص کے متعلق سوال کیا جس کے پاس شرکت کا مال تجارت ہو تو اگر اس سے تجارت ہو تو کیا اس میں زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا اس کو چاہیے کہ زکوٰۃ کے لئے اپنے ساتھیوں سے کہے اگر وہ کہیں کہ ہم زکوٰۃ دے چکے تو پھر



اِس پر کچھ نہیں اور اگر وہ اس سے کہیں زکوٰۃ دے دو تو وہ ایسا کرے۔ میں نے کہا اگر وہ کہیں کہ ہم نے زکوٰۃ دے دی ہے اور اس شخص کے علم میں ہو کہ نہیں دی۔ فرمایا جب وہ اتنا کرے کہ زکوٰۃ دی ہے تو اس پر اس کے سوا اور کچھ نہیں اور اگر کہیں کہ ہم نے زکوٰۃ نہیں دی تو اس کے لئے سزا دار نہیں کہ اس مال کو قبول کرے اور اس سے کاروبار نہ کرے جب تک کہ وہ زکوٰۃ نہ دیں۔ (موتقی)

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر تم اپنی خوشی سے چاہو تو نفع سے زکوٰۃ دے دو، میں نے کہا کیا حکم ہے اس کے بارے میں جو ایک سال میں پانچ سو، چھ سو یا سات سو درہم منافع حاصل کرتا ہے اور وہ اس کا نفقہ ہوتا ہے اور باہمی تجارت کا اصلی سرمایہ الگ رہتا ہے فرمایا منافع میں اس کے لئے زکوٰۃ نہیں۔

۴۔ فرمایا ہر وہ مال جس سے تم تجارت کرو اس میں زکوٰۃ ہے جب سال پورا ہو جائے۔ یونس نے کہا تفسیر اس کی یہ ہے کہ جو تجارتی کاروبار ہے حیوان وغیرہ کا تو اس میں صاحب مال پر زکوٰۃ ہے۔ (مجموع)

۵۔ میں نے امام ابو ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص ایک خادمہ خریدے اور زیادہ قیمت پر بیچنے کے ارادہ سے اسے روکے رہتا ہے کیا وہ زکوٰۃ دے، فرمایا جب فروخت کرے اور جو اس کی قیمت ملے اور وہ مال اس کے قبضے میں سال بھر رہے تب زکوٰۃ دے گا۔ (مجموع)

۶۔ میں نے ابو عبد اللہ سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا فرمایا مال مضاربت نہ لیا جائے گا مگر اس صورت میں کہ اس کی زکوٰۃ یا تو تم دو یا اس کا مالک دے۔ اور فرمایا اگر کوئی مال تمہارے گھر میں رکھا ہو اور تمہارا اس المال یا اور تم اس سے نفرت کا اظہار کرو تو تم پر زکوٰۃ ہوگی (مجموع)

۷۔ راوی نے کہا۔ میں محفوظ رکھتا ہوں روغن زیتون اور تیل کو بغرض تجارت اور سادات ایک دو سال نوبت فروخت نہیں آتی تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا اگر تم اس سے اس المال اور منافع چاہتے ہو تو زکوٰۃ ہوگی لیکن اگر مجبوری انتظار فروخت ہے تو زکوٰۃ نہیں، جب تک اس قیمت میں سونا چاندی نہ آئے۔ جب آجائے تو اسی سال کی زکوٰۃ ہوگی جس سال فروخت کیا ہوگا۔ (بخاری)

### باب ۱۱

﴿ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَيَوَانِ وَمَا لَا يَجِبُ ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر، عن عہد بن مسلم؛

و زراة عنہما جیعاً عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا: وَضَعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَى الْغِيلِ الْمَتَانِ

الرَّاعِيَةِ فِي كُلِّ فَرَسٍ فِي كُلِّ عَامٍ دِينَارِينَ وَجَمَلَ عَلَى الْبَرَاذِينَ دِينَاراً .

٢ - حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن زرارة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : هل في البغال شيء ؟ فقال : لا ، قلت : فكيف صار على الخيل ولم يصر على البغال ؟ فقال : لأن البغال لا تلحق والخيل الاناث ينتجن وليس على الخيل الذكور شيء ، قال : [قلت] : فما في الحمير ؟ فقال : ليس فيها شيء ، قال : قلت : هل على الفرس أو البعير يكون للرجل يركبها شيء ؟ فقال : لا ليس على ما يعلف شيء إنما الصدقة على السائمة المرسلة في مرجها عامها الذي يقتنبا فيه الرجل فأما ما سوى ذلك فليس فيه شيء .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس على الرقيق زكاة إلا رقيق يبتغي به التجارة فإنه من المال الذي يزكى .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن زرارة ، و محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر و أبي عبد الله عليهما السلام أنهما مثلا عما في الرقيق فقالا : ليس في الرأس شيء أكثر من صاع من تمر إذا حال عليه الحول وليس في ثمنه شيء حتى يحول عليه الحول .

٥ - حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : رجل لم يرك إبله أو شاته عامين فباعها على من اشتراها أن يركبها لها مضى ؟ قال : نعم تؤخذ منه زكاتها ويتبع بها البائع أو يؤدى زكاتها البائع .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يكون له إبل أو بقرة أو غنم أو متاع فيحول عليها الحول فيموت الإبل والبقرة والغنم ويحترق المتاع ، قال : ليس عليه شيء .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير قال : كان علي عليه السلام لا يأخذ من صغار الإبل شيئاً حتى يحول عليه الحول ولا يأخذ من جمال العمل صدقة و كأنه لم يجب أن يأخذ من الذكور شيء لأنه ظهر بحمل عليها .

## باجا حیوانوں پر زکوٰۃ

- ۱- فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو گھوڑاں آزادی سے چر اگاد میں جرتی ہوں ان میں سے ہر گھوڑی پر دو دینار اور جو تھان پر ہوں ہر ایک پر ایک دینار۔ (حسن)
- ۲- میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا: خچر پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں، میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ گھوڑی پر ہے خچر پر نہیں۔ فرمایا خچر کے پیٹ میں بچہ نہیں ہوتا اور گھوڑی بچہ دیتی ہے نروں پر کوئی شے نہیں، راوی نے کہا اور گدھوں پر کیا ہے فرمایا کچھ نہیں، میں پوچھا ایسے گھوڑے اور اونٹ جو کسی کی سواری میں رہتا ہو۔ فرمایا کچھ نہیں اور نہ ان پر جو گھر پر چارہ کھاتے ہوں صدقہ تو ان پر ہے جو چر اگا ہوں میں سال بھر چرتے ہوں اور مالک کو کچھ خرچ نہ کرنا پڑتا ہو ان کے ماسوا پر کچھ نہیں۔ (حسن)
- ۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رقیق پر زکوٰۃ نہیں۔ لیکن اگر تجارت کی جائے تو وہ اس مال سے ہو گا جس پر زکوٰۃ ہے۔ (موثق)
- ۴- فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے رقیق کے متعلق فرمایا اگر چہ ایک صاع تیرے زیادہ ہو اس پر کچھ نہیں اگر چہ سال گزر جائے ہاں اس کی قیمت پر سال گزرنے کے بعد ہو گا۔ (حسن)
- ۵- حضرت سے پوچھا کہ ایک شخص نے دو سال سے اپنے اونٹ اور بکری کی زکوٰۃ نہیں دی پھر اس نے ان کو فروخت کیا تو کیا ان کی زکوٰۃ مشتری پر ہوگی ان پچھلے دو سالوں کی، فرمایا ہاں زکوٰۃ اس سے لی جائے گی بیچنے والے کو اس کے متعلق طے کرنا ہو گا ورنہ باجی کو دینا ہوگی (حسن)
- ۶- حضرت عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بائے میں جس کے پاس اونٹ گائے بکری اور سامان ہو اور ان پر سال گزر جائے اور اونٹ، گائے، بکری مر جائے اور متاع جل جائے تو زکوٰۃ اسے دینی ہوگی فرمایا نہیں۔ (حسن)
- ۷- حضرت علی علیہ السلام چھوٹے اونٹوں پر کچھ نہیں لیتے تھے جب تک ایک سال ان پر نہ گزرے اور بارہ روزی کے اونٹوں پر کچھ پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ ان کی پیٹھ پر بوجھ لا دیا جاتا ہے۔ (حسن)

## ﴿باب﴾

﴿صدقة الإبل﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ؛ و محمد بن مسلم ؛ وأبي بصير ؛ وبريد العجلي ؛ والفضل ، عن أبي جعفر وأبي عبد الله صلوات الله عليهما قالا : في صدقة الإبل في كل خمس شاة إلى أن تبلغ خمساً وعشرين فإذا بلغت ذلك ففيها ابنة مخاض ثم ليس فيها شيء ، حتى تبلغ خمساً وثلاثين ، فإذا بلغت خمساً وثلاثين ففيها ابنة لبون ثم ليس فيها شيء ، حتى تبلغ خمساً وأربعين فإذا بلغت خمساً وأربعين ففيها حقة طروقة الفحل ، ثم ليس فيها شيء ، حتى تبلغ ستين فإذا بلغت ستين ففيها جذعة ثم ليس فيها شيء ، حتى تبلغ خمساً وسبعين فإذا بلغت خمساً وسبعين ففيها ابنة لبون ، ثم ليس فيها شيء ، حتى تبلغ تسعين فإذا بلغت تسعين ففيها حقتان طروقتا الفحل ، ثم ليس فيها شيء ، حتى تبلغ عشرين ومائة فإذا بلغت عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا الفحل فإذا زادت واحدة على عشرين ومائة ففي كل خمسين حقة وفي كل أربعين ابنة لبون ، ثم ترجع الإبل على أسنانها وليس على النيف شيء ولا على الكسور شيء وليس على العوامل شيء إنما ذلك على السائمة الراعية ؛ قال : قلت : ما في البخت السائمة شيء ؛ قال : مثل ما في الإبل العريضة .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن عبد الرحمن بن الحجاج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : في خمس قلائص شاة وليس فيما دون الخمس شيء وفي عشر شاتان وفي خمس عشرة ثلاث شياه وفي عشرين أربع وفي خمس وعشرين خمس وفي ستة وعشرين بنت مخاض إلى خمس وثلاثين ، وقال عبد الرحمن : هذا فرق بيننا وبين الناس فإذا زادت واحدة ففيها بنت لبون إلى خمس وأربعين فإذا زادت واحدة ففيها حقة إلى ستين فإذا زادت واحدة ففيها جذعة إلى خمس وسبعين فإذا زادت واحدة ففيها بنتا لبون إلى تسعين فإذا كثرت الإبل ففي كل خمسين حقة .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة ،

عن أبي جعفر عليه السلام قال: ليس في صغار الإبل شيء حتى يحول عليها الحول من يوم تنتج.

## باب صدقة شتر

۱۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے اونٹ کے صدقہ میں کہ ہر پانچ پر ایک بکری ہے اور جب تعداد ہو جائے پچیس تو پچیس پر ایک اونٹنی جو دوسرے سال میں ہو دی جائے اس کے بعد اضافہ نہ ہو گا جب تک ۳۵ تک پہنچے جب ۳۶ ہوں تو اس میں ایک اونٹنی جو تیسرے سال میں ہو دی جائے پھر ۵۴ تک ہی زکوٰۃ رہے گی لیکن جب ۵۵ ہو جائیں چوتھے سال میں داخل ہونے والی دی جائے اور جب ساٹھ تک پہنچ جائیں تو کسٹھ کے بعد ایک اونٹ پانچ سالہ دیا جائے اور جب ۷۵ سے آگے بڑھیں تو ایسے دو اونٹ دیں جو تیسرے سال میں لگے ہوں۔ جب توڑے سے آگے بڑھیں تو دو اونٹ دیئے جائیں جو چوتھے سال میں لگے ہوں جب ایک سو اکیس سے بڑھیں تو ہر پچاس پر ایک اونٹ چوتھے سال میں لگا ہو یا ہر چالیس پر ایک اونٹ جو تیسرے سال میں لگا ہو، دو نصابوں کے درمیان جو تعداد ہو یا کم ہو اس پر زکوٰۃ نہیں اور نہ بار بار اونٹوں پر ہے زکوٰۃ چراگا ہوں میں چرنے والوں پر ہے۔ میں نے کہا چراگا یہ چرنے والے نجی اونٹوں پر، فرمایا عربی اونٹوں کی طرح ان کی بھی زکوٰۃ ہو گی۔

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری، پانچ سے کم پر کچھ نہیں، دس پر دو بکریاں، پندرہ پر تین، بیس پر چار، پچیس پر پانچ، ۶۶ پر ایک اونٹ جو دوسرے سال میں ہو۔ پینتیس تک۔ عبد الرحمن نے کہا یہ ہے فرق ہمارے اور لوگوں کے درمیان، اس کے بعد اگر ایک بھی زیادہ ہو پچھتر تک، ایک اونٹ پانچ سال کا دیا جائے گا اور اگر اس سے زیادہ ہوں گے تو دو، دوسرے سال میں داخل ہونے والے اور اگر کثرت ہو جائے تو ہر پچاس پر ایک چار سال کا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے چھوٹے اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں جب تک پیدائش کے بعد ایک سال پورا نہ ہو جائے۔

(نوٹ:۔ اونٹ کی زکوٰۃ میں اونٹنی دی جائے گی۔)



## ﴿باب ۱﴾

## ﴿(صدقة البقر)﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حربز، عن زرارة؛ و محمد بن مسلم؛ و اُبی بصیر؛ و ہرید العجلی؛ و الفضیل، عن اُبی جعفر و اُبی عبد اللہ علیہ السلام قالوا: فی البقر فی کل ثلاثین بقرة تبیع <sup>(۱)</sup> حولی و لیس فی اقل من ذلك شیء و فی أربعین بقرة بقرة مسنة و لیس فیما بین الثلاثین إلى الأربعین شیء حتی تبلغ أربعین فاذا بلغت أربعین ففیها مسنة و لیس فیما بین الأربعین إلى الستین شیء فاذا بلغت الستین ففیها تبیعان إلى سبعین، فاذا بلغت سبعین ففیها تبیع و مسنة إلى ثمانین، فاذا بلغت ثمانین ففی کل أربعین مسنة إلى تسعین، فاذا بلغت تسعین ففیها ثلاث تبایع حولیات فاذا بلغت عشرين و مائة ففی کل أربعین مسنة، ثم ترجع البقر علی أستانها و لیس علی النیف شیء و لا علی الکسور شیء و لا علی العوامل شیء، إنما الصدقة علی السائمة الراعیة و کل مال یحل علیہ الحول عند ربہ فلا شیء علیہ حتی یحول علیہ الحول فاذا حال علیہ الحول وجب علیہ.

۲۔ زرارة، عن اُبی جعفر علیہ السلام قال: قلت له: فی الجوامیس شیء قال: مثل ما فی البقر.

## باب

## گلے کی زکوٰۃ

۱۔ فرمایا ابو جعفر و ابو عبد اللہ علیہما السلام نے گائے میں ہر تیس پر ایک گائے دی جائے گی جو ایک سال کی ہو اس میں زکوٰۃ کی قید نہیں، اور تیس سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور ہر چالیس پر ایک گائے جو تیسرے سال میں لگی ہو اور چالیس سے لے کر ساٹھ تک کوئی زکوٰۃ نہیں جب ساٹھ کو پہنچ جائیں تو ستر تک ایک ایک سال کی دو گائیں دی جائیں اور جب ستر ہو جائیں تو اسی تک ایک ایک سال کی اور ایک تیسرے سال والی دی جائے اور جب اسی ہو جائیں تو نو سے تک ایک گائے تین سال والی اور جب نو سے ہو جائیں تو تین گائیں ایک سال والی اور جب ایک سو میں تو ہر چالیس پر ایک سہ سالہ، پھر گائے اپنی عمر کے لحاظ سے زکوٰۃ میں آئے گی۔ دو نصابوں کے اندر جو نقد ادھو گی اس پر زکوٰۃ نہ ہو گی اور نہ بار برداری کے جانوروں پر زکوٰۃ ان جانوروں پر ہو گی جو چراگا ہوں میں چرے ہوں اور ایک سال سے کم والے جانور پر نہ ہو گی۔ (حسن)

## ﴿باب﴾

أسنان الإبل من أول يوم طرحه أمه إلى تمام السنة حوار فإذا دخل في الثانية سمى ابن مخاض لأن أمه قد حملت فإذا دخلت في السنة الثالثة يسمى ابن لبون وذلك أن أمه قد وضعت وصار لها لبن فإذا دخل في السنة الرابعة يسمى الذكر حقاً والأنثى حقة لأنه قد استحق أن يعمل عليه فإذا دخل في السنة الخامسة يسمى جذعاً فإذا دخل في السادسة يسمى نثياً لأنه قد ألقى نثيته فإذا دخل في السابعة ألقى رباعيته ويسمى رباعياً فإذا دخل في الثامنة ألقى السن الذي بعد الرباعية ويسمى سدساً فإذا دخل في التاسعة وطرح نابه سمى بازلاً فإذا دخل في العاشرة فهو مخلف وليس له بعد هذا اسم والأسنان التي تؤخذ منها في الصدقة من بنت مخاض إلى الجذع.

## باب

## اونٹوں کی عمر کا بیان

۱۔ اول روز سے جب ماں بچہ کو چھوڑے تو وہ ایک سال تک جو آرکھلائے گا دوسرے سال اس کا نام مخاض ہوگا کیونکہ اس کی ماں حاملہ ہوگئی ہے اور تیسرے سال اس کو ابن لبون کہیں گے کیونکہ اس کی ماں پھنے کے بعد دودھ دالی ہوگئی ہے اور جب چوتھے سال میں ہوگا تو نر کو حش اور مادہ کو حشہ کہتے ہیں کیونکہ وہ بوجھ لادنے کا حق دار ہو جاتا ہے اور جب پانچویں سال میں داخل ہوتا ہے تو جذع کہتے ہیں اور جب چھ سال کا ہوتا ہے تو نثی کہتے ہیں کیونکہ اس کے درواشت نکل آتے ہیں اور سات سال والے کو رباعیہ کہتے ہیں اور جب آٹھویں سال میں داخل ہو تو اس کو سدیس کہتے ہیں اور جب نویں سال میں داخل ہو تو اس کو بزل کہتے ہیں اور دسویں سال والے کو مخلف اس کے بعد کوئی نام نہیں اور جس سین والے پرزکوة ہوتی ہے وہ مخاض اور جذع ہیں۔ (صن)

## باب ۱۰

### ۱۰ (صدقة الغنم)

۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن زرارة ، و محمد بن مسلم ؛ وأبي بصير ؛ وبريد ؛ والفضيل ؛ عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام في الشاة في كل أربعين شاة شاة وليس فيما دون الأربعين شيء ، ثم ليس فيها شيء حتى تبلغ عشرين ومائة فإذا بلغت عشرين ومائة ففيها مثل ذلك شاة واحدة فإذا زادت على مائة وعشرين ففيها شاتان وليس فيها أكثر من شاتين حتى تبلغ مائتين فإذا بلغت المائتين ففيها مثل ذلك فإذا زادت على المائتين شاة واحدة ففيها ثلاث شياه ثم ليس فيها شيء أكثر من ذلك حتى تبلغ ثلاثمائة فإذا بلغت ثلاثمائة ففيها مثل ذلك ثلاث شياه فإذا زادت واحدة ففيها أربع شياه حتى تبلغ أربعمائة فإذا تمت أربعمائة كان على كل مائة شاة . وسقط الأمر الأول وليس على ما دون المائة بعد ذلك شيء . وليس في النيف شيء ؛ وقالوا : كل ما لم يحل عليه الحول عند ربه فلا شيء عليه فإذا حال عليه الحول وجب عليه .

۲ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن عبد الرحمن بن الحجاج ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : ليس في الأكيكة ولا في الرثبي - والرثبي التي ترثي اثنين - ولا شاة لبن ولا فعل الغنم صدقة .

۳ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تؤخذ أكوكة - والأكوكة الكبيرة من الشاة تكون في الغنم - ولا والده ولا الكيش الفحل .

۴ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : السخل متى تجب فيه الصدقة قال : إذا أجذع .

## باب بکری کی زکات

- ۱- حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے بکری کی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا: ہر چالیس پر ایک بکری اس سے کم پر کچھ نہیں، ایک سو بیس تک پہنچنے سے پہلے اور کچھ نہیں جب ایک سو بیس کو پہنچ جائیں تو اس پر ایک ہی بکری ہے اور جب اس سے زائد ہوں تو دو بکریاں دو سو تک دو ہی رہیں اگر دو سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہوگی تو تین بکریاں ہوں گی پھر آگے کچھ نہ ہوگا جب تین سو تک پہنچیں گی تو تین ہوں گی اگر ایک بکری زیادہ ہو جائے گی تو پچھتر چار بکریاں ہوں گی اور جب چار سو تک پہنچ جائیں گی تو ہر سو پر ایک بکری ہوگی اور پہلا نصاب ختم ہو جائے گا۔ پھر سو سے کم پر کچھ نہ ہوگا اور تیرہ سو تک پہنچ جائیں جس سال پر اس کے ایک نزدیک سال نہ گزرے گا تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہ ہوگی اور جب ہو جائے گی تو واجب ہوگی۔ (حسن)
- ۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہیں ہے صدقہ اس بکری جو بہت کھائے والی ہو اور نہ وہ جو دو روز میں پھر دینے والی ہو اور نہ بکرا، یہ زکوٰۃ میں نہیں لئے جائیں گے۔ (حسن)
- ۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زکوٰۃ میں نہیں لی جائے گی زیادہ کھانے والی اور بوڑھی بکری اور نہ بچہ والی اور نہ سینہ بھرا۔ (موثق)
- ۴- میں نے حضرت سے پوچھا بکری کے بچہ پر کب زکوٰۃ ہوگی فرمایا جب پھر برس کا ہو جائے۔ (موثق)

### باب ۲

#### ﴿ادب المصدق﴾

۱- علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن حماد بن عيسى، عن حريز، عن يزيد بن معاوية قال: سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول: بعث أمير المؤمنين صلوات الله عليه مصداقاً من الكوفة إلى باديتها فقال له: يا عبد الله انطلق عليك بتقوى الله وحده لا شريك له ولا تؤنر دنياك على آخرتك وكن حافظاً لما اتممتك عليه، راعياً لحق الله فيه حتى تأتي نادي بني فلان فإذا قدمت فأنزل بمائهم من غير أن تغالط أيائهم ثم امض

إليهم بسكينة ووقار حتى تقوم بينهم وتسلم عليهم ثم قل لهم : يا عباد الله أرسلني إليكم  
ولي الله لا آخذ منكم حق الله في أموالكم فهل لله في أموالكم من حق فتؤذون إلى  
وليته فإن قال لك قائل : لا فلا تراجعهم وإن أنعم لك منهم منعم فانطلق معه من  
غير أن تخيفه أو تعده إلا خيراً ، فإذا أتيت ماله فلا تدخله إلا بأذنه فإن أكثره له ، فقل :  
يا عبد الله أتأذن لي في دخول مالك ، فإن أذن لك فلا تدخله دخول متسلط عليه فيه و  
لا عنف به فاصدع المال صدعين ثم خيبره أي الصدعين شاء فأبهما اختار فلا تعرض  
له ثم اصدع الباقي صدعين ثم خيبره فأبهما اختار فلا تعرض له ولا تزال كذلك حتى  
يتى ما فيه وفاء لحق الله تبارك وتعالى من ماله فإذا بقي ذلك فاقبض حق الله منه و  
إن استمالك فأقله ، ثم أخلطها واصنع مثل الذي صنعت أولاً حتى تأخذ حق الله في  
ماله فإذا قبضته فلا تؤكل به إلا ناصحاً شفيقاً أميناً حفيظاً غير معنف لشيء منها  
ثم احذر كل ما اجتمع عندك من كل ناد إلينا نصبره حيث أمر الله عز وجل فإذا  
انحدر بها رسولك فأوعز إليه أن لا يحول بين ناقة وبين فصيلها ولا يفرق بينهما ولا  
يمصرن لبنها فيضرب ذلك بفصيلها ولا يجهد بها ركوباً وليعدل بينهما في ذلك و  
ليوردهن كل ما يمر به ولا يعدل بهن عن نيت الأرض إلى جواد الطريق في الساعة  
التي فيها تريح وتنبق وليرفق بهن جرده حتى يأتينا بأذن الله سحاحاً ساماناً  
غير متعبات ولا مجهدات فيقسمن بأذن الله على كتاب الله وسنة نبيه ﷺ على أولياء  
الله فإن ذلك أعظم لأجره وأقرب لرشده ينظر الله إليها وإليك وإلى جهدك و  
نصيحتك لمن بمثلك وبعت في حاجته فإن رسول الله ﷺ قال : ما ينظر الله إلى ولي له  
يجهد نفسه بالطاعة والنصيحة له ولا مامه إلا كان معنا في الرفيق الأعلى ؛ قال : ثم  
بكى أبو عبد الله ﷺ ، ثم قال : يا يزيد لا والله ما بقيت لله حرمة إلا اتهمت ولا عمل  
بكتاب الله ولا سنة نبيه في هذا العالم ولا أقيم في هذا الخلق حد منذ قبض الله أمير  
المؤمنين صلوات وسلامه عليه ولا عمل بشيء من الحق إلى يوم الناس هذا ، ثم قال :  
أما والله لا تذهب الأيام والليالي حتى يحبي الله المحوني ويميت الأحياء ويرد  
الله الحق إلى أهله ويقبض دينه الذي ارتضاه لنفسه ونبيه فأبشروا ثم أبشروا ثم أبشروا  
فوالله ما الحق إلا في أيديكم .



٢ - حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي عبد الله عليه السلام : أنه سئل أيجمع الناس المصدق أم يأتيهم على منازلهم ؟ قال : لا بل يأتيهم على منازلهم فيصدقهم .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن جعفر ، عن أبيه ، عن علي عليه السلام : أنه قال : لا تباع الصدقة حتى تعقل .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن جعفر ، عن أبيه عليه السلام : قال : كان علي عليه السلام صلوات الله عليه إذا بعث مصدقة قال له : إذا أنيت على رب المال فقل له : تصدق رحمك الله مما أعطاك الله ، فإن وليك فلا تراجع .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبد الرحمن بن الحجاج ، عن محمد بن خالد أنه سأل أبا عبد الله عليه السلام : عن الصدقة فقال : إن ذلك لا يقبل منك فقال : إنني أحمل ذلك في مالي فقال له أبو عبد الله عليه السلام : مر مصدقك أن لا يهشمر من ماء إلى ماء ولا يجمع بين المنفرق ولا يفرق بين المجمع وإذا دخل المال فليقسم الغنم نصفين ثم يختار صاحبها أي القسمين شاء فإذا اختار فليدفعه إليه فإن تتبععت نفس صاحب الغنم من النصف الآخر منها شاة أو شاتين أو ثلاثاً فليدفعها إليه ثم ليأخذ صدقته فإذا أخرجها فليقسمها فيمن يريد فإذا قامت على ثمن فإن أرادها صاحبها فهو أحق بها وإن لم يردّها فليبيعها .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي بن يقطين ، عن أخيه الحسين ، عن علي بن يقطين قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن يلى صدقة العشر على من لا بأس به فقال : أن كان ثقة فمره يضعها في مواضعها وأن لم يكن ثقة فخذها [منه] وضعها في مواضعها .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن محمد بن مقرر ، عن عبد الله بن زعنة بن سبيع ، عن أبيه ، عن جده ، عن جد أبيه أن أمير المؤمنين صلوات الله عليه كتب له في كتابه الذي كتب له بخطه حين بعثه على الصدقات : من بلغت عنده من الإبل صدقة الجذعة وليست عنده جذعة و عنده حقة فإنه قبل منه

الحقۃ و يجعل معها شاتین أو عشرين درهماً و من بلغت عنده صدقة الحقۃ و ليست عنده حقۃ و عنده جذعة فإنّه تقبل منه الجذعة و يعطيه المصدّق شاتین أو عشرين درهماً و من بلغت صدقته حقۃ و ليست عنده حقۃ و عنده ابنة لبون فإنّه يقبل منه ابنة لبون و يعطى معها شاتین أو عشرين درهماً و من بلغت صدقته ابنة لبون و ليست عنده ابنة لبون و عنده حقۃ فإنّه تقبل منه الحقۃ و يعطيه المصدّق شاتین أو عشرين درهماً و من بلغت صدقته ابنة لبون و ليست عنده ابنة لبون و عنده ابنة مخاض فإنّه تقبل منه ابنة مخاض و يعطى معها شاتین أو عشرين درهماً و من بلغت صدقته ابنة مخاض و ليست عنده ابنة مخاض و عنده ابنة لبون فإنّه تقبل منه ابنة لبون و يعطيه المصدّق شاتین أو عشرين درهماً و من لم يكن عنده ابنة مخاض على وجهها و عنده ابن لبون ذكر فإنّه تقبل منه ابن لبون و ليس معه شيء و من لم يكن معه شيء إلا أربعة من الإبل و ليس له مال غيرها فليس فيها شيء إلا أن يشاء ربّها فإذا بلغ ماله خمساً من الإبل ففيها شاة .

۸ - عدّة من أصحابنا عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط ، عن أحمد بن معمر قال : أخبرني أبو الحسن العرني قال : حدثني إسماعيل بن إبراهيم ، عن مهاجر ، عن رجل من ثقف قال : استعملني علي بن أبي طالب عليه السلام على يانقيا و سواد من سواد الكوفة فقال لي و الناس حضور : انظر خراجك فجد فيه و لا تترك منه درهماً فإذا أردت أن تتوجّه إلى عمك فمرّ به ، قال : فأنيته فقال لي : إن الذي سمعت مني خدعة إيتاك أن تضرب مسلماً أو يهودياً أو نصرانياً في درهم خراج أو تبع دابة عمل في درهم فإنما أمرنا أن نأخذ منهم المغو .

## باب

## آداب صدقة

۱ - حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ، امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک مجمل صدقات کو کوفہ سے مواضعات کی طرف بھیجا اور فرمایا ۔ اے بندہ خدا جا اور تجھ پر اللہ سے ڈرنا لازم ہے وہ وحدہ لا شریک ہے دیکھ دنیا کو آخرت پر

ترجیح نہ دینا اور جس چیز کا میں نے تجھے امین بنایا ہے اس کی حفاظت کرنا اور حق خدا کی طرف دعوت دینا۔ جب ماں پہنچنا تو کہنا۔ اے اولاد فلاں جب تم اس گاؤں میں پہنچنا تو ان کے چشمہ کے پاس اترنا، ان کے گھروں سے الگ اور سکینہ اور دتار کے ساتھ ان کے پاس جانا اور ان کو سلام کر کے کہنا۔ اے اللہ کے بند مجھے دلی خدا نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہارے مالوں میں جو اللہ کا حق ہے وہ تم سے لوں لہذا تم اسے دلی خدا کو دو، اگر ان میں سے کوئی کہے کہ ہم پر نہیں ہے تو اس کی طرف رجوع نہ کرو اور اگر ان میں کوئی دو متشدد ہے تو اس کے ساتھ جاؤ بغیر اس کو ڈرائے دھمکائے۔ جب تم اس کے مال کے پاس پہنچو تو بغیر اس کی اجازت کے داخل نہ ہو اگر وہ زیادہ مال ہو تو اس سے کہو کہ اے بندہ خدا اجازت ہے کہ میں داخل ہوں اور جب وہ اجازت دے تو حکیمانہ انداز کے ساتھ داخل نہ ہو اور نہ ظلم کرو اس مال کے درجے کو اور صاحب مال کو افتخار۔ دو کہ وہ جو حصہ چاہے لے۔ جو حصہ لے اسے تو عرض نہ کرو یہ تقسیم بالسویہ برابر کرنا ہوگی تا اینکه اس حد پر آجائے کہ جو حق اللہ کا لینا ہے اس کے مال سے، پس اس کو اپنے قبضے میں کر دو اس کے بعد ایسے کی سپردگی میں جو ناصح، شفیق، امانت دار اور عفاف ذات کرنے والا ہو۔ کسی چیز پر ظلم نہ کرے پھر اس سب مال کو جو تمہارے پاس ہے ہمارے پاس بھیجو، اسی طریقہ سے جیسے اللہ نے حکم دیا ہے جب اپنے پیغمبر کے ساتھ مال زکوٰۃ بھیجو تو اسے تاکید کر دو کہ اونٹنی سے اس کے بچے کو جدا نہ کرے اور موشیوں کے درمیان تفریق نہ ڈالے اور ان کا دودھ نہ دو کہ اس سے بچے کو نقصان پہنچے گا اور یہ کہ ان پر سوار نہ ہو اور ان کے درمیان عدل قائم رکھے اور پانی کے گھاتے پر سب کو لے جائے اور راستہ کے کناروں پر جہاں گھاس ہوا ان کے آرام کرنے اور کھانے کے وقت ان کو کھانے سے نہ روکو اور نرمی اور مہربانی کا برتاؤ ان کے ساتھ کرے تا اینکه خدا کے فضل و کرم سے وہ صحیح و سالم فرما دے اللہ کے ساتھ ہمارے پاس پہنچ جائیں بغیر تعب و تکلیف کے اور ہم ان کو مطابق کتاب و سنت کے لوگوں پر تقسیم کر دیں خدا کے دستوں پر یہ تمہارا لئے سب سے بڑا اجر ہو گا اور ہدایت سے زیادہ قریب اللہ تعالیٰ اس مال کی طرف ہیں دیکھتا ہے تمہاری طرف بھی اور تمہاری کوشش کی طرف بھی اور اس نصیحت کی طرف جو تمہارے پیچھے دلے نے تم کو کی۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو صاحب حکم و طاقت اپنی اور مال کو نصیحت کے لئے اپنے نفس کو تعب میں ڈالے گا وہ ہمارا رفیق مراتب اعلیٰ میں ہو گا پھر حضرت ابو عبد اللہ روئے اور منہ فرمایا۔ اے برید! اس زمانہ میں اللہ کی کوئی حرمت ایسی نہیں رہی جس کی تہک نہ کی گئی ہو اب نہ کتاب خدا پر عمل ہے اور نہ سنت رسول پر اور جب امیر المؤمنین علیہ السلام مرے ہیں اس قوم پر عہد جاری نہیں کی گئی اور نہ اس زمانہ کے لوگوں کا کوئی عمل حق ہے پھر فرمایا واللہ یہ دن اور راتیں نہ جائیں جب تک وہ وقت نہ آئے کہ اللہ مردوں کو زندہ کرے اور زندوں کو مائے اور حق کو اس کے اہل کی طرف لوٹائے اور اپنے اس دین کو قائم کرے جس کو اس نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور اپنے نبی کے لئے بشارت ہو تم کو، بشارت ہو تم کو، خدا کی قسم حق نہیں ہے مگر تمہارا ہاتھوں میں۔ (حسن)

- ۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا آیا صدقہ وصول کرنے والے کے پاس لوگ خود جمع ہوں یا وہ خود لوگوں کے پاس جلتے فرمایا وہی لوگوں کے پاس جلتے اور ان کے صدقات لے۔ (حسن)
- ۳۔ صدقہ کو فروخت نہ کیا جائے جب تک وہ قبضہ میں نہ آئے۔ (موثق)
- ۴۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام جب محصل صدقات کو بھیجتے تو فرماتے جب تم صاحب مال کے پاس جانا تو اس سے کہنا۔ جو کچھ تمہیں اللہ نے دیا ہے اس کا صدقہ دو۔ اگر وہ تم سے گریز کرے تو اس کا پیچھا نہ کرو (موثق)
- ۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے صدقہ لینے والے سے کہو وہ جا بجا لوگوں کو جمع نہ کرے اور جو لوگ متفرق ہوں انہیں ایک جگہ جمع نہ کرے اور جو جمع ہو گئے ہوں انہیں متفرق نہ کرے اور جب زکوٰۃ لینے والے کے پاس جائے تو خصوصاً میں یہ کہے اس کی بکریوں کو اور مالک اختیار کرے کہ وہ ان دوسو میں سے جسے چاہے اپنے لئے اختیار کرے جب وہ انتخاب کر لے تو اسے دے اور اگر نصف آخریں سے وہ ایک دو یا تین بکریوں کو بدلنا چاہے تو انہیں دے دے اور صدقہ اس سے لے۔ جب صدقہ نکلے تو اسے پکا کرے اس بات پر کہ وہ کیا چاہتا ہے اگر وہ بیعت نامہ تو مالک اس کی خریداری کا زیادہ مستحق ہے اگر وہ کمی بکری کو دینا نہ چاہے تو اسی کے ہاتھ فروخت کرے۔ (مجموع)
- ۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مال صدقات کی طرف سے بے پرواہ ہو فرمایا اگر وہ مرد معتمد ہو تو اس سے کہو کہ وہ اس مال کو اس کی جگہ رکھے ورنہ اس سے لے کر صحیح مقام پر رکھا جائے۔ (۴)
- ۷۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے محصل صدقات کو لکھا۔ جس اونٹوں والے کو صدقہ میں پانچ سال کا اونٹ دینا ہو اور اس کے پاس اس عمر کا اونٹ نہ ہو بلکہ چار سال کا ہو تو وہی اس سے لے لیا جائے اور اس کے ساتھ دو بکریاں اور بیس درہم اور اٹھائے جائیں اور جیسے صدقہ میں چار سال والا دینا ہو اور اس کے پاس پانچ سال کا ہو تو اسے لے لیا جائے اور محصل صدقات اسے دو بکریاں اور بیس درہم دے اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سال کا ہو تو اسے لے لیا جائے اور اس کے ساتھ وہ دو بکریاں اور بیس درہم اور دسے اور جیسے تین سال والا دینا ہے اس کے پاس دو سال والا ہے تو اسے لے لیا جائے اور اس سے دو بکریاں اور بیس درہم لے جائیں اور جیسے دو سال والا دینا ہو اور اس کے پاس تین سال کا ہو تو لے لیا جائے اور محصل اسے دو بکریاں اور بیس درہم لے لے اور جس کے پاس دو سال کا ہو اور اس کے پاس تین سال کا ہو تو اسے لے لیا جائے اور اس کے ساتھ کچھ نہیں اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں اور ان کے علاوہ کوئی جانور نہ ہو تو اس سے کچھ نہ لیا جائے۔ ہاں ان کا مالک دیدے یہ دو سہری بات ہے۔ جب اس کے پانچ اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے۔ (مجموع)
- ۸۔ راوی کہتا ہے جب علی علیہ السلام نے مجھے مضانات کو نہ کا عامل صدقات بنایا تو لوگوں کی موجودگی میں فرمایا اپنے خراج پر

نظر رکھتا اور ایک درہم نہ چھوڑتا اور جب جانے کا ارادہ ہو تو میری طرف سے گزرتا۔ جب میں حضرت کے پاس آیا تو فرمایا تو نے جو کچھ مجھ سے سنا تھا وہ ازراہِ تقیہ تھا۔ اپنے کو بچائے رکھنا اس سے کہ کسی مسلمان، یہودی یا نصرانی کو ایک درہم خراج نہ دینے پر مجبور ہو جائے۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ان سے عفو چاہیں۔ (رض)

## ﴿ باب ۳ ﴾

### ۵ (زکاة مال الیتیم)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ وعبد بن یحیی، عن أحمد بن محمد جمیعاً، عن ابن اُمی عمیر، عن حماد بن عثمان، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ ؑ فی مال الیتیم علیہ زکاة؛ فقال: إذا کان موضوعاً فلیس علیہ زکاة وإذا عملت به فأنْتَ له ضامن و الرجح للیتیم.

۲۔ محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان؛ وأحمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الجبار جمیعاً، عن صفوان بن یحیی، عن إسحاق بن عمار، عن اُبی العطار والخیاط قال: قلت لأبی عبد اللہ ؑ: مال الیتیم یكون عندی فاتجر به، فقال: إذا حرکته فملیک زکاته قال: قلت: فأنتمی آخرکة ثمانية أشهر وأدعه أربعة أشهر قال: علیک زکاته.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسی، عن حریر، عن محمد بن مسلم قال: قلت لأبی عبد اللہ ؑ: هل علی مال الیتیم زکاة قال: لا إلا أن یتجر به أو یعمل به.

۴۔ حماد بن عیسی، عن حریر، عن اُبی بصیر قال: سمعت أبا عبد اللہ ؑ یقول: لیس علی مال الیتیم زکاة وإن بلغ الیتیم فلیس علیہ لما مضی زکاة ولا علیہ فيما بقی حتی یدرک فإذا أدرك فإنما علیہ زکاة واحدة ثم کان علیہ مثل ما علی غیره من الناس.

۵۔ حماد بن عیسی، عن حریر، عن زرارة؛ وعبد بن مسلم أنهما قالَا: لیس علی مال الیتیم فی الدین والمال الصامت شيء فأمّا الثلاث فلیها الصدقة واجبة.

۶۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن اسماعیل بن مرار، عن یونس، عن سعید السمان قال: سمعت أبا عبد اللہ ؑ یقول: لیس فی مال الیتیم زکاة إلا أن یتجر به فإن اتجر به فالرجح للیتیم فإن وضع فعلى الذي یتجر به.



۷۔ أحمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن يونس ابن يعقوب قال: أرسلت إلى أبي عبد الله عليه السلام أن لي إخوة صغاراً فنتي تجب علي أموالهم الزكاة؟ قال: إذا وجبت عليهم الصلاة وجبت الزكاة قلت: فما لم تجب عليهم الصلاة قال: إذا أتجربه فزكه.

۸۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن محمد بن القاسم بن الفضل قال: كتبت إلى أبي الحسن الرضا عليه السلام أسأله عن الوصي أبزكمي زكاة الفطرة عن اليتامى إذا كان لهم مال؟ قال: فكتب عليه السلام: لا زكاة على يتييم.

### باب

## زكاة مال یتیم

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مال یتیم اگر رکھا ہو اسے تو اس پر زکوٰۃ نہیں اور اگر اس سے تم تجارت کرو تو تم اس کے ضامن ہو اور نفع یتیم کو دیا جائے گا۔ (ص)

۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا یتیم کا مال میرے پاس ہے میں اس سے تجارت کرنا ہوں فرمایا تم پر زکوٰۃ ہوگی میں نے میں آٹھ ماہ تو کام میں لاتا ہوں اور چار ماہ چھوڑ دیتا ہوں۔ فرمایا تو سمجھو تم پر زکوٰۃ ہوگی۔ (مجمول)

۳۔ میں نے پوچھا مال یتیم پر زکوٰۃ ہے ضرر یا نہیں لیکن اگر تجارت اس سے کی جائے گی یا کوئی اور کام کیا جائے گا تو زکوٰۃ ہوگی۔ (حسن)

۴۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مال یتیم پر زکوٰۃ نہیں اور جب بالغ ہو جائے تو کچھ زمانہ کی زکوٰۃ اس پر نہ ہوگی اور نہ اس پر جو باقی ہے ہاں اگر نفع حاصل کیا ہے تو اس پر ایک زکوٰۃ ہوگی اس کے بعد اسی طرح ہوگی جیسے اوروں پر۔ (حسن)

۵۔ فرمایا یتیم پر دین اور مال صامت پر زکوٰۃ نہیں لیکن غلوں پر زکوٰۃ واجب ہے (حسن)

۶۔ ضرر یا یتیم کے مال پر زکوٰۃ نہیں۔ مگر جبکہ تجارت کی جائے اور اس سے جو نفع ہو گا وہ یتیم کا ہو گا اگر رکھا رہے تو اسی پر ہو گا جس سے تجارت کی جائے۔ (مجمول)

۷۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میرے چند چھوٹے بھائی ہیں ان کے مال میں زکوٰۃ کب واجب ہوگی فرمایا جب نماز واجب ہوگی میں نے کہا جب تک نماز واجب نہ ہو۔ ضرر یا اگر اس مال تجارت ہوگی تو زکوٰۃ ہوگی (موقوف)

۸۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے بذریعہ خط پوچھا وہی کے متعلق کہ آیا اس پر یتیموں کے مال سے زکوة دینا ہے حضرت نے لکھا یتیم پر زکوة نہیں۔ (۴)

### باب ۲۲

﴿زکاة مال المملوک و المکاتب و المجنون﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس في مال المملوك شيء ، ولو كان له ألف ألف ولو احتاج لم يعط من الزکاة شيء .

۲۔ محمد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : امرأة من أهلنا مختلطة أعليها زکاة ؟ فقال : إن كان عمل به فمیلها زکاة وإن لم يعمل به فلا .

۳۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن العباس بن معروف ، عن علي بن مزيار عن الحسين بن سعيد ، عن محمد بن الفضل ، عن موسى بن بكر قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن امرأة مصابة ولها مال في بداخيها هل عليه زکاة ؟ فقال : إن كان أخوها يتجربه فعليه زکاة .

عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن محمد بن سماعة ، عن موسى بن بكر عن عبد صالح عليه السلام مثله .

۴۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد ، عن أبي البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس في مال المكاتب زکاة .

۵۔ محمد بن یحیی ، عن محمد بن أحمد ، عن الخشاب ، عن علي بن الحسين ، عن محمد بن أبي حمزة ، عن عبد الله بن سنان قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : مملوك في يده مال أعليه زکاة ؟ قال : لا ، قلت : ولا على سيده ؟ قال : لا إن لم يصل إلى سيده و ليس هو للمملوك .

## باب

## زکوٰۃ مال مملوک و مکاتب و مجنون

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ غلام کے مال میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ ہزاروں اس کے پاس ہوں اور اگر وہ محتاج ہو تو اسے زکوٰۃ سے کچھ نہ دیا جائے گا۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے پوچھا ہمارے خاندان میں ایک امی عورت ہے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا اگر اس مال سے کچھ کاروبار ہوتا ہے تو زکوٰۃ ہوگی ورنہ نہیں۔ (رمہول)
- ۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایک عورت بیع الدماغ نہیں۔ اس کا مال اس کے بھائی کے پاس ہے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا اس کا بھائی اگر اس مال سے تجارت کرے گا تو اس پر زکوٰۃ ہوگی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے۔
- ۴۔ فرمایا حضرت نے مال مکاتب میں زکوٰۃ نہیں۔

نوٹ :- مکاتب وہ غلام ہے جس نے اپنے آقا سے کچھ تحریری معاہدہ اپنی آزادی کا کیا ہو۔

- ۵۔ میں نے حضرت سے کہا ایک غلام کے پاس مال ہے آیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا اور اس کے آقا پر فرمایا نہیں۔ کیونکہ وہ مال اس کے قبضہ میں نہیں اور مملوک کا بھی نہیں کیونکہ وہ خود آقا کی ملکیت ہے۔ (رمہول)

## باب

﴿فیما یاخذ السلطان من الخراج﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن ابي عمير ، عن عبد الرحمن بن الحجاج ، عن سليمان بن خالد قال : سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول : **إِنَّ أَصْحَابَ أَبِي أَنْوَهَ فَسَأَلُوهُ عَمَّا يَأْخُذُ السُّلْطَانُ فَرَّقَ لَهُمْ وَبَنَى لِيَعْلَمَ أَنَّ الزَّكَاةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لَهَا فَاغْرَمَ أَنَّ يَحْتَسِبُوا بِهِ فَعَدَلَ فَكَرِيَ وَأَسْأَلَهُمْ ، فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ إِنَّهُمْ إِنْ سَمِعُوا إِذَا لَمْ يَزَكُ أَحَدٌ فَقَالَ : يَا بَنِي حَقٌّ أَحَبُّ إِلَهُ أَنْ يَظْهَرَهُ .**

۲۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسن ، عن صفوان بن یحییٰ ، عن یعقوب بن شعیب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن العشور التي تؤخذ من الرجل أحتسب بها من زكاته قال : نعم إن شاء .

۳۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن رفاعۃ بن موسی ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألتہ عن الرجل يرث الأرض أو يشتريها فيؤدّي خراجها إلى السلطان هل عليه عشر قال : لا .

۴۔ محمد بن إسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن عیص ابن القاسم ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الزکاة فقال : ما أخذ منكم بنو أمیة فاحتسبوا به ولا تعطوهم شیئاً ما استطعتم فإن المال لا يبقى علی هذا إن تزکیه مرّتين .

۵۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن عبد الله بن مالك ، عن أبي قتادة ، عن سهل بن اليسع أنه حيث أنشأ سهل آباد وسأل أبا الحسن موسى عليه السلام عما يخرج منها ما عليه ، فقال : إن كان السلطان يأخذ خراجها فليس عليك شيء ، وإن لم يأخذ السلطان منها شيئاً فعليك إخراج عشر ما يكون فيها .

۶۔ علی بن إبراهيم ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام قال : ما أخذ منک الماعشر فطرحة في كوزة فهو من زکاتک وما لم يطرح في الكوز فلا تحسبه من زکاتک .

## باب سرکاری ٹیکس کے متعلق

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے والد کے اصحاب ان کے پاس آئے اور سوال کیا جو ٹیکس بادشاہ لیتا ہے تو زکوة سے چھٹکارا مل جائے گا حالانکہ یہ معلوم ہے کہ زکوة اس کے اہل کو دی جاتی ہے آپ نے ان کو حکم دیا کہ اس کو حساب زکوة میں رکھیں ، میں اس حکم سے بڑا فکرمند ہوا۔ میں نے کہا بابا جان اگر لوگ اس حکم کو سنیں گے تو کوئی بھی زکوة نہ دے گا فرمایا بیشاک کا ظاہر کرنا اللہ پسند کرتا ہے (حسن)

نوٹ : علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث محمول برقیۃ ہے ظاہر ہے کہ اگر ان لوگوں کو جو مخالف مذہب اہلیت تھے اگر یہ پتہ چل جاتا کہ امام سرکاری خراج کو داخل زکوة نہیں جانتے تو فوراً بادشاہ کے عتاب میں آجاتے۔

- ۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ (ظالم بادشاہ) دسواں حصہ جو لیتا ہے اس کو زکوٰۃ میں شمار کیا جائے۔ فرمایا ہاں اگر چاہے (احوط یہ ہے کہ زکوٰۃ دو بارہ دو) (۲)
- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ایک شخص زمین کا وارث ہوتا ہے اسے خریدتا ہے اور بادشاہ کو خراج دیتا ہے کیا اس پر دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا۔ فرمایا ہاں۔
- ۴۔ میں نے حضرت زکوٰۃ کے متعلق پوچھا فرمایا جو مال تم سے بنی امیہ نے بیس لے حساب میں رکھا اور جہاں تک ممکن ہو ان کو نہ دو کیونکہ اگر تم دو بار سے دو گئے تو مال میں باقی نہ رہے گا۔ (مجہول)
- ۵۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس مال کے متعلق جس سے نکالا جائے تو اس پر کیا ہے فرمایا اگر بادشاہ نے اپنا خراج لے لیا تو تم پر کچھ نہیں اور اگر نہیں لیا تو تم پر دسواں حصہ نکالنا ہے۔ (مجہول)
- ۶۔ فرمایا جب محصل تم سے زکوٰۃ لے کر اپنی جھولی میں ڈالے تو وہ تمہاری زکوٰۃ ہو گئی اور اگر نہ ڈالے تو اسے اپنی زکوٰۃ نہ سمجھو۔ (دع)

### باب ۱۰

☆ (الرجل یخلف عند أهله من النفقة ما يكون في مثلها الزكاة) ☆

- ۱۔ أحمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق ابن عمار، عن أبي الحسن الماضي عليه السلام قال: قلت له: رجل يخلف عند أهله نفقة ألفين لستين عليها زكاة؟ قال: إن كان شاهداً فعليها زكاة وإن كان غائباً فليس عليه زكاة.
- ۲۔ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل وضع لعياله ألف درهم نفقة فحال عليها الحول؟ قال: إن كان مقيماً زكاة وإن كان غائباً لم يزكّه.
- ۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرار، عن يونس، عن سماعة عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: الرجل يخلف لأهله ثلاثة آلاف درهم نفقة لستين عليها زكاة؟ قال: إن كان شاهداً فعليها زكاة وإن كان غائباً فليس فيها شيء.



## باب

## اپنے اہل میں مال نفقہ کیلئے چھوڑنا

- ۱۔ میں نے امام علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنے اہل و عیال کے دو سال کے نفقہ کے لئے دو ہزار روپیہ چھوڑے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی؟ فرمایا اگر وہ موجود ہے تو زکوٰۃ ہوگی اور اگر غائب ہے تو نہیں (موثق)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو اپنے اہل کے نفقہ کے لئے ایک ہزار روپیہ رکھے اور اس پر سال گزار جائے تو اگر وہ مقيم ہے تو زکوٰۃ دے گا اور غائب ہے تو نہیں۔ (موثق)
- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر ایک شخص اپنے اہل کے دو سال کے نفقہ کے لئے تین ہزار روپیہ چھوڑے تو آیا اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا اگر وہ موجود ہے تو ہوگی ورنہ نہیں۔ (مجبول)

## ﴿ باب ۲ ﴾

﴿الرجل يعطي من زكاة من يظن أنه معسر ثم يعده موسراً﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي عمير، عن الحسين بن عثمان عن ذكره، عن أبي عبد اللہ عليه السلام في رجل يعطي زكاة ماله رجلاً وهو يرى أنه معسر فوجده موسراً قال: لا يجزيه عنه.
- ۳۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسن، عن عثمان بن عیسیٰ، عن أبي المغرا عن أبي عبد اللہ عليه السلام قال: إن الله تبارك وتعالى أشرك بين الأغنياء والفقراء في الأموال فليس لهم أن يصرفوا إلى غير شركائهم.

## باب

## دھوکہ سے بجلے محتاج کے مالدار کو زکوٰۃ دے دینا

- ۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو ایک شخص کو محتاج سمجھ کر زکوٰۃ دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ مالدار تھا فرمایا یہ زکوٰۃ کاٹی نہ ہوگی۔ (مرسل)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ نے امواں میں اغنیاء اور فقراء کو شریک کیا ہے پس اغنیاء کو نہ چاہیے کہ وہ فقراء کے غیر کو اس میں شریک کریں۔ (موثق)

## ﴿ باب ٢ ﴾

﴿ الزكاة [لا] تعطى غير أهل الولاية ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة وبكير ، والفضيل ، وعبد بن مسلم ، وبريد العجلي ، عن أبي جعفر ، وأبي عبد الله عليهما السلام : أنهما قالا : في الرجل يكون في بعض هذه الأهواء العروضية والمرجئة والتمانية والقدرية ثم يتوب ويعرف هذا الأمر ويحسن رأيه أبعد كل صلاة صلاتها أو صوم أو زكاة أو حج أو ليس عليه إعادة شيء من ذلك ؟ قال : ليس عليه إعادة شيء من ذلك غير الزكاة لابد أن يؤد بها لأنه رضع الزكاة في غير موضعها وإتمام موضعها أهل الولاية .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حرير ، عن عبيد بن زرارة قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : ما من رجل يمنع درهماً من حق إلا أنفق اثنين في غير حقه وما من رجل منع حقاً في ماله إلا طوّقه الله به حية من نار يوم القيامة ، قال : قلت له : رجل عارف أدّى زكاته إلى غير أهلها زماناً هل عليه أن يؤدّ بها ثانياً إلى أهلها إذا علمهم ؟ قال : نعم ، قال : قلت : فإن لم يعرف لها أهلاً فلم يؤدّها أولم يعلم أنها عليه فعلم بذلك ؟ قال : يؤدّ بها إلى أهلها لما مضى ، قال : قلت له : فإنه لم يعلم أهلها فدفعها إلى من ليس هو لها بأهل وقد كان طلب واجتهد ثم علم بعد ذلك سوء ما صنع ؟ قال : ليس عليه أن يؤدّ بها مرة أخرى .

وعن زرارة مثله غير أنه قال : إن اجتهد فقد برى وإن قصر في الاجتهاد في الطلب فلا .

٣ - حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن زرارة ، وعبد بن مسلم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الصدقة والزكاة لا يحابي بها قريب ولم يضعها بعيد .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن الوليد ابن صبيح قال : قال لي شهاب بن عبد ربّه : اقرأ أبا عبد الله عليه السلام عنّي السلام وأعلمه أنه يصيني فزع في منامي ، قال : قلت له : إن شهاباً بقرتك السلام ويقول لك : إنه يصيني فزع في منامي ، قال : قل له فليركّ ماله ، قال : فأبلغت شهاباً ذلك فقال لي :

فتبلغه عني؟ قلت: نعم، فقال: قل له: إن الصبيان فضلاً عن الرجال ليعلمون أني أزرني مالي، قال: فأبلغته، فقال أبو عبد الله عليه السلام: قل له: إنك تخرجها ولا تضعها في مواضعها.

۵۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن ابن اُذینة قال: کتب اُلیّ أبو عبد الله عليه السلام: أن کل عمل عمله النّاصب فی حال ضلاله أو حال نصبه ثم من الله علیه وعرفه هذا الأمر فانه یؤجر علیه و ینکب له إلا الزکوة فانه یعیدها لانه وضعها فی غیر موضعها وإنما موضعها أهل الولاية وأما الصلاة والصوم فلیس علیه قضاءهما.

۶۔ عدة من أصعابنا، عن أحمد بن محمد، عن إسماعیل بن سعد الأشعري، عن الرضا عليه السلام قال: سألته عن الزکوة هل یوضع فیمن لا یعرف؟ قال: لا، ولا زکوة الفطرة.

### باب

## وه زکوة جواصل ولایہ کے غیر کو دی جائے

۱۔ فرمایا ابو عبد الله اور ابو جعفر علیہما السلام نے اس شخص کے بارے میں جو خارجی، مرجیہ، عثمانیہ یا قدریہ فرقہ میں داخل ہو گیا ہو پھر توبہ کرے اور اپنی صحیح رائے سے امر حق کو پہچانے تو اس کو نماز روزہ وغیرہ کے اعادہ کی ضرورت نہیں البتہ زکوة جو اس نے اس زمانہ میں دی ہوگی وہ دوبارہ دینی ہوگی کیونکہ غلط ہاتھوں میں دی گئی اس کا صحیح مقام وصف اہل ولایت سے ہی امام کی خدمت میں پہنچانا ہے (حسن)

۲۔ فرمایا ابو عبد الله علیہ السلام نے جو ایک درہم راہ خدا میں توڑ دے اور دو درہم اور کالوں میں خرچ کر دے اور جو کوئی اپنے مال سے زکوة نہ دے تو روز قیامت خدا اس کی گردن میں آگ کا طوق ڈال دے گا۔ میں نے کہا ایک مرد عارف نے زکوة دی۔ اس کے غیر اہل کو ایک مدت تک تو کیا وہ دوبارہ زکوة دے اس کے اہل کو، جب ان کا پتہ چل گیا فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اگر وہ مستحق کو نہ پہچانے اور نہ دے یا یہی نہ جانتا ہو کہ اس پر زکوة واجب ہے اور بعد کو معلوم ہو کہ فسر یا تو گزرے ہوئے زمانہ کی زکوة اس کے مستحق کو دے، میں نے کہا اگر حقدار معلوم نہ ہوں اور وہ غیر مستحق کو دے دے اور مستحق کے بعد پتہ چلے کہ اس نے غلط جگہ دے دی ہے فرمایا تو اس صورت میں دوبارہ نہ دے

گا اور زرارہ سے مروی ہے کہ فرمایا اگر پوری طرح تلاش کر لی ہے تب تو بڑی ہوگا ورنہ نہیں۔

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مدقہ اور زکوٰۃ دینے میں قریب و بعید کا لحاظ نہیں۔ (حسن)

۴۔ مجھ سے شہاب بن عبد ربیع نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ کو میرا سلام پہنچا کر کہو کہ رات کو خواب میں ڈرتا ہوں۔

میں نے حضرت سے جا کر یہی کہا، فرمایا اس سے کہو اپنے مال کی زکوٰۃ دے۔ میں شہاب سے جا کر کہہ دیا۔ اس نے کہا میری طرف سے حضرت سے کہو بچے بہتر ہیں مردوں سے وہ جانتے ہیں کہ میں اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں، حضرت نے فرمایا اس سے کہو کہ جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اس کو صحیح طریقہ سے صرف نہیں کرتے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر عمل جو ایک ناسبی ضلالت و ناصبیت کی حالت میں بجالائے گا اور پھر خدا اس پر احسان کرے کہ وہ مذہب حق کو اختیار کر لے تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ سوائے زکوٰۃ کے کہ وہ اسے دوبارہ دینی ہوگی کیونکہ اس نے غلط باتوں میں اسے دیا وہ دینی چاہیے تھی اہل ولایت کو، یہ نماز روزہ تو ان کی قضا اس پر نہیں ہے۔ (حسن)

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا۔ آیا وہ اس کو دی جائے جو معصیت نہیں رکھتا۔ فرمایا نہیں اور نہ زکوٰۃ قطرہ۔

## ﴿باب ۱﴾

(قضاء الزکاة عن الميت)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن عباد ابن صہب، عن أمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی رجل فرط فی إخراج زکاته فی حیاته فلمّا حضرته الوفاة حسب جمیع ما کان فرط فیہ مما لزمه من الزکاة ثمّ أوصی به أن یخرج ذلك فیدفع إلی من یجب له، قال: جائز یخرج ذلك من جمیع المال إنما هو بمنزلة دین لو کان علیه لیس للورثة شیء، حتی یؤدّوا ما أوصی به من الزکاة.

۲۔ علی بن إبراهیم، عن أبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر، عن زرارة قال: قلت لأبی جعفر رضی اللہ عنہ: رجل یم یزک مالہ فأخرج زکاته عند موته فأدّاهَا کان ذلك یجزیہ عنه، قال: نعم، قلت: فإن أوصی بوصیة من ثلثه ولم یکن زکی أبجزیہ عنه من زکاته، قال: نعم بحسب له زکاة ولا تكون له نافلة وعلیہ فریضة.

۳۔ علیؑ بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان جیماً، عن ابن اُبی عمیر، عن شعب قال: قلت لابی عبد اللہؑ: ان علیؑ اخي زكاة كثيرة فاقضها أو اؤدبها عنه؟ فقال لي: وكيف لك بذلك؟ قلت: احتاط، قال: نعم إذا نخرج عنه.

۴۔ علیؑ بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن معاوية بن عمار قال: قلت له: رجل يموت وعليه خمس مائة درهم من الزكاة وعليه حجة الإسلام وترك ثلاثمائة درهم فأوصى بحجة الإسلام وأن يقضى عنه دين الزكاة؟ قال: يحج عنه من أقرب ما يكون ويخرج البقية في الزكاة.

۵۔ علیؑ بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن علیؑ بن يقطين قال: قلت لابی الحسن الاولؑ: رجل مات وعليه زكاة وأوصى أن تقضى عنه الزكاة وولده عاویج إن دفعوها أضرب ذلك بهم ضرراً شديداً؟ فقال: يخرجونها فيموتون بها على أنفسهم ويخرجون منها شيئاً فيدفع إلى غيرهم.

### باب

## میت کی طرف سے ادائیگی زکوٰۃ

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس سے کوتاہی ہوئی ہو زکوٰۃ نکالنے کے بارے میں جب موت کا وقت آئے اور وہ اس زکوٰۃ کا حساب کرے جس کو اس نے نہیں دیا پھر وصیت کرے کہ اس کو کے مال سے ادا کیا جائے تو جائز ہے کہ اس کے تمام مال سے وہ زکوٰۃ نکالی جائے کیونکہ وہ مثل قرضہ کے ہے جو اس پر ہے ورنہ کو اس زکوٰۃ کے نکالنے کے بعد ورنہ ملے گا۔ (حسن)

۲۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دی، وہ وقت مرگ سے دیتا ہے کیا یہ کافی ہوگی فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اگر وہ وصیت کرے ثلث مال کی اور اس نے زکوٰۃ نہیں دی ہے کیا یہ اس کی زکوٰۃ کے لئے کافی ہوگی۔ فرمایا ہاں زکوٰۃ میں محسوب ہوگا یہ مال اور جب زکوٰۃ فسخ ہو تو اس مسئلہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (حسن)



- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ میرے بھائی پر بہت زکوٰۃ ہے میں اپنی طرف سے دوں یا وہ اپنی طرف سے ادا کرے فرمایا تم کیوں دو۔ میں نے کہا ازراہ احتیاط، فرمایا ہاں اگر اس سے اسکی روزی کشادہ ہو جائے (حسن)،
- ۴۔ میں نے کہا ایک شخص مرگیا اور اس پر پانچ سو درہم زکوٰۃ ہے اور چ بھی ہے اور اس کا ترکہ تین سو درہم ہے اس نے چ کی وصیت کی اور یہ کہ زکوٰۃ کا قرضہ دیا جائے فرمایا۔ پہلے اس سرمایہ چ کیا جائے اور باقی سے زکوٰۃ۔ (حسن)
- ۵۔ ایک شخص مرگیا اور اس پر زکوٰۃ ہے اور اس نے زکوٰۃ دینے کی وصیت کی ہے اس اور ادا کا صاحب حاجت ہے اگر زکوٰۃ دی جاتی ہے تو ان کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ فرمایا وہ زکوٰۃ تو نکالیں لیکن اسے اپنے اور تقسیم کر لیں اور اس میں سے کچھ اوروں کو دے دیں۔ (حسن)

### باب ۳

﴿أَقْلُ مَا يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَأَكْثَرُ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن أبي ولاد الحنظلي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: لا يعطى أحدٌ من الزكاة أقلَّ من خمسة دراهم وهو أقلُّ ما فرض الله عز وجل من الزكاة في أموال المسلمين فلا يعطوا أحداً من الزكاة أقلَّ من خمسة دراهم فصاعداً.

۲۔ وعنه، عن أحمد، عن عبد الملك بن عتبة، عن إسحاق بن عمار، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال: قلت له: أعطى الرجل من الزكاة ثمانين درهماً؟ قال: نعم وزده، قلت: أعطيه مائة؟ قال: نعم وأغنه إن قدرت أن تغنيه.

۳۔ أحمد بن إدريس، عن محمد بن أحمد، عن الحسن بن علي بن فضال، عن عمرو بن سعيد، عن مصدق بن صدقة، عن عمار بن موسى، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل كم يعطى الرجل من الزكاة، قال: قال أبو جعفر عليه السلام: إذا أعطيت فأغنه.

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن سعيد بن غزدان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: تعطيه من الزكاة حتى تغنيه.

## باب ۳

## کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ دینا

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کسی کو زکوٰۃ پانچ درہم سے کم نہ دی جائے۔ خدا نے پانچ درہم سے کم زکوٰۃ نہیں رکھی پس اس سے کم نہ دو، زیادہ دے سکتے ہو۔ (۴)
- ۲۔ میں نے پوچھا ایک شخص کو اسی درہم دے دیئے جائیں فرمایا ہاں بلکہ اور زیادہ، میں نے کہا سو، فرمایا ہاں اگر تم کر سکتے ہو تو اسے غنی کر دو۔ (دعوت)
- ۳۔ حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا ایک شخص کو کتنی زکوٰۃ دی جائے فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اتنا دے سکتے ہو کہ وہ غنی ہو جائے۔
- ۴۔ اتنا دے سکتے ہو کہ وہ غنی ہو جائے۔

## ﴿باب ۴﴾

﴿أَنَّهُ يَعْطَى عِيَالُ الْمُؤْمِنِ مِنَ الزَّكَاةِ إِذَا كَانُوا صَفَارًا وَيَقْضَى عَنْ﴾  
 ﴿الْمُؤْمِنِينَ الدِّيُونِ مِنَ الزَّكَاةِ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر، عن اُبی بصیر  
 قال: قلت لأبی عبد اللہ علیہ السلام الرجل يموت ويترك العيال يعطون من الزكاة؟ قال:

نعم: حتى ينشوا ويلبغوا ويسألوا من أين كانوا يعيشون إذا قطع ذلك عنهم  
 فقلت: إنهم لا يعرفون؟ قال: يحفظ فيهم ميستهم ويحببت إليهم دين أيهم فلا يلبشوا  
 أن يهتموا بدين أيهم فإذا بلغوا وعدلوا إلى غيركم فلا تعطوهم.

۲۔ محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، و محمد بن یحیی، عن محمد بن الحسین  
 جميعاً، عن صفوان بن یحیی، عن عبد الرحمن بن الحجّاج قال: سألت أبا الحسن علیہ السلام  
 عن رجل عارف فاضل توفي وترك عليه ديناً قد ابتلي به لم يكن بمفسد ولا مسرف  
 ولا معروف بالمسألة هل يقضى عنه من الزكاة الألف والالفان؟ قال: نعم.

۳۔ الحسن بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن عليّ الوشاء، عن أحمد ابن عاصم، عن أبي خديجة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ذرية الرجل المسلم إذا مات يمتون من الزكاة والفطرة كما كان يعطى أبوهم حتى يبلغوا فإذا بلغوا عرفوا ما كان أبوهم يعرف أعطوا وإن نصبوا لم يعطوا.

## باب

# زکوٰۃ عیال مومن کو دی جائے

- ۱۔ میں نے ابو عبد اللہ عليه السلام سے کہا ایک شخص مر جاتا ہے اور اولاد چھوڑ جاتا ہے کیا ان کو زکوٰۃ دی جائے۔ فرمایا ہاں جب ان کی نشوونما ہو اور بالغ ہوں اور ان سے پوچھا جائے کہ جب یہ زکوٰۃ ان کو نہ دی جاتی تھی تو وہ کہاں سے کھاتے تھے؟ میں نے کہا وہ معرفت نہیں رکھتے۔ فرمایا ان کے مرنے والوں کی یاد دلائی اور ان کے باپ کے دین کی محبت ان کے دل میں پیدا کی جائے اور یہاں تک وہ اپنے باپ کے دین پر قائم ہوں اگر بالغ ہونے کے بعد وہ کسی دوسرے دین کی طرف چلے جائیں تو پھر زکوٰۃ ان کو نہ دی جائے۔ (دس)
- ۲۔ میں نے ابوالحسن عليه السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو مرد عارف فاضل ہو نہ مر جائے اور اس پر قرض ہو جس میں وہ مبتلا تھا اور وہ مفید مقام مسرت اور نہ احمق تو کیا اس کا قرض زکات سے چکا دیا جائے ہزار دو ہزار و پچیسہ کا سرمایا ہاں۔ (۴)
- ۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ عليه السلام نے کہ مرد مسلمان کی اولاد کو جب ان کا باپ مر جائے زکوٰۃ فطرہ دیا جائے جیسے ان کے باپ کو دیا جاتا تھا ان کے بالغ ہونے تک جب بالغ ہو جائے اور اپنے باپ کی طرح صاحب معرفت رہیں تو زکوٰۃ دی جائے اور اگر ناصبی ہو جائیں تو نہ دی جائے۔ (۴)

## باب ۳

﴿تفضیل اهل الزكاة بعضهم على بعض﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن عتبة بن عبد الله بن عجلان السكوني قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام: إني ربتما قسمت الشيء بين أصحابي أصلهم به فكيف أعطيهم؟ فقال: أعطهم على الهجرة في الدين والمقل والفقه.

۲۔ محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن یحییٰ؛ وابن ابی عمیر جمیعاً، عن عبدالرحمن بن الحجاج قال: سألت أبا الحسن علیه السلام عن الزکوٰۃ أیفصل بعض من یعطی ممن لا یسأل علی غیره؟ قال: نعم یفصل الذی لا یسأل علی الذی یسأل.

۳۔ علی بن محمد، عن إبراهیم بن إسحاق، عن محمد بن سلیمان، عن عبدالله بن سنان قال: قال أبو عبدالله علیه السلام: إن صدقة الخف والظلف تدفع إلى المتجمّلین من المسلمین فأما صدقة الذهب والفضة وما کیل بالقفیز ممّا أخرجت الأرض فللفقراء المدقمین. قال ابن سنان: قلت: وكيف صار هذا کذا؟ فقال: لأن هؤلاء متجمّلون یستحبون من الناس فیدفع إلیهم أهل الأمرین عند الناس وکل صدقة.

۴۔ علی بن إبراهیم، عن أبیه، عن اسماعیل بن مرّار، عن یونس، عن [ابن ابی عمیر] عن علی بن ابی حمزة، عن أبی إبراهیم علیه السلام قال: قلت له: الرجل یعطی ألفاً لدرهم من الزکوٰۃ فیکسبها فیحدث نفسه أن یعطی الرجل منها ثم یدوله ویعزله ویعطی غیره؟ قال: لا بأس به.

۵۔ علی بن إبراهیم، عن أبیه، عن بعض أصحابه، عن عنبسة بن مصعب، عن أبی عبدالله علیه السلام قال: سمعته یقول: أتى النبی صلی الله علیه وآله بشيء فقسّمه فلم یسع أهل الصفة جمیعاً فخصّ به أناساً منهم فخاف رسول الله صلی الله علیه وآله أن یشکوا فدخل قلوب الآخرين شيء فخرج إلیهم فقال: معذرة إلی الله عزّ وجلّ وإلّیکم یا أهل الصفة إنّنا أوتینا بشيء فأردنا أن نقسّمه بینکم فلم یسعکم فخصصت به أناساً منکم خشینا جزعهم وهلمهم.

۶۔ علی بن إبراهیم، عن أبیه، عن ابن ابی عمیر، عن الحسن بن عثمان، عن عثمان ذکره، عن أبی عبدالله علیه السلام أو عن أبی الحسن علیه السلام فی الرجل یأخذ الشيء للرجل ثم یدوله فیجعله لغيره، قال: لا بأس.

## باب

سبیل سکینہ

حیدرآباد لطیف آباد، پرنسپل ہرم

## تفصیل زکوٰۃ

۱۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا میں کیا میں با اوقات اپنے اصحاب میں زکوٰۃ تقسیم کرتا ہوں اور ان کو پہنچاتا ہوں

پس میں کس صورت سے تقسیم کروں و سرمایا ان کو فضیلت دی جائے جو بلحاظ ہجرت فی الدین اور یہ سادہ عقل و علم دین بہتر ہوں (۲)

۲۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا کیا اس کو جو سوال نہیں کرتا، سوال کرنے والے پر فضیلت ہے فرمایا ہاں۔ جو سوال نہیں کرتا اسے سوال کرنے والے پر فضیلت ہے۔ (مجموع)

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صدقہ اونٹ اور گائے دیا جائے شاذ اسلامانوں کو لیکن سونے اور چاندی یا غلات کا صدقہ ان فقراء کے لئے ہے جن بچارے کے چہرے گرد آلود ہوں ابن سنان نے کہا میں نے حضرت سے کہا یہ کیسے فرمایا جو شاذ لوگ ہوتے ہیں وہ لوگوں سے مانگنے میں جیسا کرتے ہیں پس ان کو سب سے اچھی چیز دی جائے اور وہ کل صدقہ ہو۔ (۲)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص ہزار درہم زکوٰۃ دیتا ہے اور اسے فقیر کرتا ہے پھر اس کے دل میں آتا ہے کہ فلاں شخص کو دے چکا ہے پھر اسے معزول کر کے دوسرے کو دیتا ہے فرمایا کیا مضائقہ ہے (مجموع)

۵۔ رسول اللہ کے پاس کچھ مال لایا گیا آپ نے اسے تقسیم کیا وہ چونکہ تمام اہل صفہ کے لئے کافی نہ تھا اس لئے آپ نے ان میں سے بعض پر تقسیم کیا پھر حضرت کو یہ خوف ہوا کہ جنہیں ہمیں ملا ہے انہیں ملال ہوگا۔ آپ ان کے پاس آئے اور فرمایا اللہ سے اور تم بے معذرت خواہ ہوں اہل صفہ ہمارے پاس تنہا سی چیز آئی تھی ہم نے چاہا کہ تم سب میں تقسیم کر دیں لیکن وہ سب کے لئے کافی نہ تھی لہذا تم میں سے کچھ لوگوں کو مخصوص کرنا پڑا۔ جن کی ضرورت اور ذرا کاہم کو خوف تھا۔ (۲)

۶۔ فرمایا اس شخص کے ہاتھ جو کسی چیز کو ایک شخص کے لئے پھر اسے دوسرے کو دے دے فرمایا تو کوئی حرج نہیں۔

### باب ۳

﴿تفضیل الغرابة فی الزکاة ومن لا یجوز منهم أن یعطوا من الزکاة﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن علی بن الحکم، عن عبد الملک بن عتبہ، عن إسحاق بن عمار، عن أبي الحسن موسیٰ عجلتہ قال: قلت له: لی قرابة أنفق علی بعضهم وأفضل بعضهم [علی بعض] فیا نینی إبتان الزکاة أفا عطیہم منها؟ قال: مستحقون لها؛ قلت: نعم؛ قال: هم أفضل من غیرہم أعطہم، قال: قلت: فمن ذا الذی یلزم منی من ذوی قرابتی حتی لا أحسب الزکاة علیہم؟ فقال: أبوک وأمک، قلت: أبی وأمی؟ قال: الولدان والولد.



۲ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن مثنى ، عن أبي بصير قال : سأله رجل وأنا أسمع قال : أعطي قرابتي زكاة مالي وهم لا يعرفون ؛ قال : فقال : لا تعط الزكاة إلا مسلماً وأعظم من غير ذلك ، ثم قال أبو عبد الله عليه السلام : أترون أنما في المال الزكاة وحدها ما فرض الله في المال من غير الزكاة أكثر تعطى منه القرابة والمعترض لك ممن يسألك فتعطيه مالم تعرفه بالنصب فإذا عرفته بالنصب فلا تعطه إلا أن تخاف لسانه فتشتري دينك وعرضك منه .

۳ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن عيسى عن أحمد ابن محمد بن أبي نصر قال : سألت الرضا عليه السلام عن الرجل له قرابة وموالي وأتباع يحبون أمير المؤمنين صلوات الله عليه و ليس يعرفون صاحب هذا الأمر أعطون من الزكاة ؛ قال : لا .

۴ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد عن زرعة بن محمد ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل يكون له الزكاة وله قرابة محتاجون غير عارفين أعطيتهم من الزكاة ؛ فقال : لا ولا كرامة ، لا يجعل الزكاة وقاية لماله يعطيتهم من غير الزكاة إن أراد .

۵ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن ابن الحجاج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : خمسة لا يعطون من الزكاة شيئاً : الأب والأم والولد والمملوك والمرأة وذلك أنهم عياله لازمون له .

۶ - أحمد بن إدريس وغيره ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عبد الحميد ، عن أبي جميلة ، عن زيد النخاس ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : في الزكاة يعطى منها الأخ والأخت والعم والعمة والخال والخالة ولا يعطى الجد ولا الجدة .

۷ - محمد بن يحيى ؛ ومحمد بن عبد الله ، عن عبد الله بن جعفر ، عن أحمد بن حمزة قال قلت لأبي الحسن عليه السلام : رجل من مواليك له قرابة كلهم يقول بك وله زكاة أيجوز له أن يعطيتهم جميع زكاته ؛ قال : نعم .

۸ - محمد بن أبي عبد الله ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن مزيار ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سأله عن الرجل يضع زكاته كلها في أهل بيته وهم يتولونك ؛ فقال : نعم .

۹ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عمران بن إسماعيل بن عمران القمي

قال: كتبت إلى أبي الحسن الثالث عليه السلام: أن لي ولداً رجلاً ونساءً أفيجوز [لي] أن أعطيه من الزكاة شيئاً؟ فكتب عليه السلام: إن ذلك جائز لكم .  
 ۱۰۔ أحمد بن إدريس؛ وغيره، عن محمد بن أحمد، عن بعض أصحابنا، عن محمد بن جرك قال: سألت الصادق عليه السلام: أدفع عشر مالي إلى ولد ابنتي؟ قال: نعم لا بأس .

## باب زکوٰۃ میں فضیلت قرابت

- ۱۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میرے رشتہ دار ہیں جن میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دے کر میں ان کو نفقہ بہم پہنچاتا ہوں۔ میری زکوٰۃ کا وقت آگیا تو کیا میں ان کو زکوٰۃ دے دوں فرمایا کیا سنت ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تو وہ غیر دس سے افضل ہیں انھیں دے دو میں نے کہا وہ کون رشتہ دار ہیں جن کو میں زکوٰۃ نہ دوں فرمایا وہ تمہارے باپ، ماں ہیں۔ میں نے کہا صرف میرے ماں باپ۔ فرمایا ماں باپ اور بیٹا۔ (موثق)
- ۲۔ ایک شخص نے کہا میں اپنے رشتہ داروں کو اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں درآنحالیکہ وہ معرفت نہیں رکھتے۔ فرمایا زکوٰۃ مسلمان کے سوا کسی کو نہ دو اور نصیبی زکوٰۃ کے علاوہ ان کو نہ دے سکتے ہو پھر فرمایا کیا تم کو نہیں معلوم کہ زکوٰۃ فریضہ اور دوسرے صدقات تم قرابت داروں کو دے سکتے ہو اور مانگنے والوں میں سے جو تاحشی ہوں ان کو دو اور جب ان کا تاحشی ہو تو معلوم ہو جائے تو مت دو ہاں اگر ان کی زبان درازی کا خوف تو اپنے دین اور آبرو کو ان سے بچاؤ۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے قرابت دار، دوست اور پیر دامیر المؤمنینؑ کو تو دوست رکھتے ہیں لیکن صاحب الامر کی معرفت نہیں رکھتے کیا ان کو زکوٰۃ دی جائے فرمایا نہیں۔ (رض)
- ۴۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے زکوٰۃ دینی ہے اور اس کے کچھ محتاج رشتہ دار بے معرفت ہیں آیا وہ ان کو زکوٰۃ میں سے کچھ لے فرمایا نہیں اور نہ اس کے کرامت و بزرگی ہے اور وہ زکوٰۃ کو اپنے مال کی حفاظت قرار نہ لے علاوہ زکوٰۃ کے انھیں لے سکتا ہے۔ (موثق)
- ۵۔ فرمایا پانچ کو زکوٰۃ میں سے کچھ نہ دیا جائے گا باپ ماں اولاد غلام اور ندب کیونکہ یہ اس کے عیال ہیں لازم النفقہ۔ (ص)
- ۶۔ صدقہ یا حشرت نے زکوٰۃ دی جائے گی بھائی، بہن، چچا اور بھوپا، ماموں اور خالہ کو اور نہ دی جائے گی دادا اور دادی کو۔ (ص)

- ۷۔ میں نے کہا ابو الحسن علیہ السلام سے ایک شخص کے بہت سے قرابت دار ہیں اور اس کے پاس مال زکوٰۃ ہے آیا جائز ہے کہ وہ ان سب کو مال زکوٰۃ دے دے۔ فرمایا ہاں۔ (مجمول)
- ۸۔ میں نے امام علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے متعلق جو اپنی کئی زکوٰۃ اپنے اہل بیت کو دیتا ہے اور وہ آپ دوستوں میں سے ہے فرمایا ٹھیک ہے۔ (مض)
- ۹۔ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے لئے کچھ لوگ اور لڑکیاں (غیر واجب النفقہ) ہیں کیا ان کو زکوٰۃ میں سے کچھ حضرت نے مجھے لکھا تمہارے لئے جائز ہے۔ (مجمول)
- ۱۰۔ میں نے پوچھا میں اپنے مال کا دسواں حصہ اپنے بونے کو دے سکتا ہوں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (مدرس)

### باب نادار

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن أبي محمد الوائلي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سأله بعض أصحابنا عن رجل اشترى أباہ من الزكاة - زكاة ماله - قال: اشترى خير رقة لا بأس بذلك.
- ۲۔ أحمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق ابن عمار قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل على أبيه دين ولا يه مؤونة أبعطى أباہ من زكاته يقضي دينه؟ قال: نعم ومن أحق من أبيه.
- ۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل حلت عليه الزكاة ومات أبوه وعليه دين أبوؤدي زكاته في دين أبيه وللابن مال كثير؛ فقال: إن كان أبوه أودته مالا ثم ظهر عليه دين لم يعلم به يومئذ فيقضيه عنه قضاء من جميع الميراث ولم يقضه من زكاته وإن لم يكن أودته مالا لم يكن أحد أحق بزكاته من دين أبيه فإذا آذاه في دين أبيه على هذه الحال أجزأت عنه.

## باب ۳۳ (متفرقات)

- ۱۔ کسی نے حفت سے پوچھا کیا ایک شخص مال زکوٰۃ سے اپنے غلام باپ کو خرید سکتا ہے فرمایا یہ تو آزاد کرانے کی بہترین صورت ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ (درسل)
- ۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے باپ پر فرض ہے اور اس کے لئے خرچ بھی ہے آیا دنیا زکوٰۃ میں سے کچھ دے کر قرض چکا دے فرمایا۔ ہاں اور اس کے باپ سے زیادہ مستحق اور کون ہو گا۔ (موثقی)
- ۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس پر مال زکوٰۃ ہو اور اس کا باپ مقروض رہ جائے تو کیا وہ اپنی زکوٰۃ سے اس کا قرضہ ادا کرے در آنجا ایک لڑکے کے پاس مال کثیر ہو، فرمایا اگر اس کا باپ میراث میں مال چھوڑ گیا ہے اور بعد میں اس پر قرضہ معلوم ہو تو پہلے معلوم نہ تھا تو باپ کے مال سے قرضہ ادا کیا جائے اور زکوٰۃ سے نہیں اور اگر مال نہیں چھوڑا تو اس کی زکوٰۃ کے لئے باپ کے قرضہ کو ادا کرنے سے بہتر ادا کیا ہو سکتا ہے اگر وہ ادا کر دے تو یہ کافی ہو گا۔ (موثقی)

### باب ۳۴

﴿الزكاة تبعث من بلد الى بلد أو تدفع الى من يقسمها فتضيع﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن حماد بن عيسى، عن حريز [عن زرارة]، عن محمد بن مسلم قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل بعث بزكاة ماله لتقسم فضاغت هل عليه ضمانها حتى تقسم؟ فقال: إذا وجد لها موصفا فلم يدفعها فهو لها ضامن حتى يدفعها وإن لم يجد لها من يدفعها إليه فبعث بها إلى أهلها فليس عليه ضمان لأنها قد خرجت من يده وكذلك الوصي الذي يوصى إليه يكون ضامناً لما دفع إليه إذا وجد ربه الذي أمر بدفعه إليه فإن لم يجد فليس عليه ضمان.

۲۔ حماد بن عيسى، عن حريز، عن أبي بصير، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا أخرج الرجل الزكاة من ماله ثم سمعها لقوم فضاغت أو أرسل بها إليهم فضاغت فلا شيء عليه.

۳۔ حريز، عن عبيد بن زرارة، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال: إذا أخرجها من

ماله فذهبت ولم يسمها لأحد فقد برى منها .

٤ - حريز ، عن زرارة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل بعث إليه أخاً

له زكاته ليقسمها فضاقت ، فقال : ليس على الرسول ولا على المؤدّي ضمان ؛ قلت : فإن لم يجد لها أهلاً ففسدت وتغيرت أعضائها ، قال : لا ولكن إن عرف لها أهلاً فعطيت أو فسدت فهو لها ضامن حتى يخرجها .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن جميل بن صالح عن بكير بن أعين قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الرجل يبعث بزكاته فتمسرق أو تضيع قال : ليس عليه شيء .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أنس بن عمار ، عن زرارة ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : في الزكاة يبعث بها الرجل إلى بلد غير بلده ، قال : لا بأس أن يبعث الثلث أو الربع - شك أبو أحمد - .

٧ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يعطي الزكاة يقسمها له أن يخرج الشيء منها من البلدة التي هو فيها إلى غيرها ، قال : لا بأس .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة ، عن عبد الكريم بن عتبة الهاشمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان رسول الله عليه السلام يقسم صدقة أهل البوادي في أهل البوادي وصدقة أهل الحضر في أهل الحضر ولا يقسمها بينهم بالصوية إنما يقسمها على قدر ما يحضره منهم وما يرى ليس في ذلك شيء موقت .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن وهيب بن حفص قال : كنت مع أبي بصير فأتاه عمرو بن إلياس فقال له : يا أبا محمد إن أخي يحلب بعث إليّ بمال من الزكاة أقسمه بالكوفة فقطع عليه الطريق فهل عندك فيه رواية ، فقالت نعم . سألت أبا جعفر عليه السلام عن هذه المسألة ولم أظن أن أحداً يسألني عنها أبداً فقلت لأبي جعفر عليه السلام : جعلت فداك الرجل يبعث بزكاته من أرض إلى أرض فيقطع عليه الطريق فقال : قد أجزأت عنه ولو كنت أنا لأعدتها .

١٠ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن



عبدالله بن مسکان ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لاتحل صدقة المهاجرين للأعراب ولا صدقة الأعراب للمهاجرين .

۱۱ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد عن يعقوب بن عمران ، عن ابن مسکان ، عن ضريس قال : سأل المدائني أبا جعفر عليه السلام قال : إن لنا زكاة نخرجها من أموالنا فقيم نضعها فقال : في أهل ولايتك ، فقال : إني في بلاد ليس فيها أحد من أوليائك ؟ فقال : ابعث بها إلى بلدهم تدفع إليهم ولا تدفعها إلى قوم إن دعوتهم غداً إلى أمرك لم يعيبوك وكان والله الذبح .

### باب

## زکوة کا ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنا

- ۱۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنا مال زکوة تقسیم کرنے کے لئے کہیں بھیجا ہو اور وہ ضائع ہو جائے تو کیا یہ اس کا ضامن ہوگا جب تک وہ تقیم ہو ، فرمایا اگر اس کے مستحق موجود ہوں اور ان کو نہ دے تو ضامن ہوگا ۔ جب تک وہ متحقوں کو نہ پہنچے اور اگر کوئی مستحق نہ ملے اور وہ کسی دوسری جگہ اس کے اہل کو بھیج دے تو پھر وہ ضامن نہ ہوگا ۔ کیونکہ وہ مال اب اس کے ہاتھ میں نہیں رہی صورت دہی کی ہوگی کہ جو چیز اس کے سپرد کی گئی ہے وہ اس کا ضامن ہوگا اور جب صاحب مال اس شخص کو پالے جس کے دینے کا حکم ہے تو اسے دے دے اور اگر نہ ملے تو وہ ضامن ہوگا ۔
- ۲۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی اپنے مال کی زکوة نکالے پھر کچھ لوگوں کے سپرد کرے اور وہ مال ضائع ہو جائے کیا ان کے پاس اس مال کو کسی کے ہاتھ لوگوں کے پاس بھیجے اور وہ ضائع ہو جائے تو اس صاحب مال کی برأت ہوگی ۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا اگر اپنے مال سے زکوة نکالے اور وہ بغیر کسی کو دیئے ہاتھ سے چلی جائے تو وہ بری ہوگا ۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کا بھائی اس کے پاس اپنی زکوة تقسیم کرنے کے لئے بھیجے اور وہ ضائع ہو جائے فرمایا اس کی ضمانت نہ دے جائے دالے پر ہوگی اور نہ جس کو بھیجی گئی تھی ۔ میں نے پوچھا اگر مستحق نہ ملنے سے خراب ہو جائے یا اس میں تغیر آجائے تو کیا وہ اس کا ذمہ دار ہوگا ۔ فرمایا نہیں ، لیکن مستحق موجود ہے اور نہ دے اور وہ شے تباہ ہو جائے یا فاسد ہو جائے تو وہ اس کا ضامن ہوگا اور اس کا ادکار لازم ہوگا ۔ (حسن)
- ۵۔ میں نے پوچھا ایسے شخص کے بارے میں جو کسی جگہ اپنی زکوة بھیجے اور وہ چوری ہو جائے یا ضائع ہو جائے فرمایا

اس پر کوئی نادان نہیں۔ (حسن)

- ۶۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو مال زکوٰۃ کسی دوسرے شہر میں بھیجتا ہے فرمایا وہ تہائی یا چوتھائی مال بھیجے۔
- ۷۔ پوچھا ایک شخص کو زکوٰۃ تقسیم کے لئے دی جائے اور وہ اسے دوسرے شہر میں لے جائے تو وہ اپنا حق لے لے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (حسن)
- ۸۔ فرمایا حضرت نے رسول اللہ صدقات اہل بادیہ کو اہل باڈیہ تقسیم کرتے تھے اور شہر والوں کے صدقات کو شہر والوں پر اور سب پر برابر تقسیم نہیں کرتے تھے بلکہ بقدر ان کی ضرورتوں کے اور یہ نہیں دیکھتے تھے کہ اس میں کوئی شے موقت ہے۔ (حسن)

- ۹۔ ہم ابو بکر کے ساتھ تھے کہ ان کے پاس مرد بن الیاس آیا اور کہنے لگا۔ اے ابو محمد طلب میں میرا بہائی ہے اس نے میرے لئے مال زکوٰۃ بھیجا تاکہ میں کو فہ میں تقسیم کر دوں راستہ میں ڈاکہ پر لگیا۔ کیا اس کے بارے میں آپ کے پاس کوئی روایت ہے انھوں نے کہا۔ میں نے امام محمد باقر سے یہ سوال کیا تھا اور مجھے گمان نہ تھا کہ کوئی اس کو پوچھے گا۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر قنڈا ہوں ایک شخص مال زکوٰۃ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجتا ہے راستہ میں ڈاکہ پڑ جاتا ہے فرمایا اس کے لئے کافی ہے لیکن اگر میں ہوتا تو زکوٰۃ دوبارہ دیتا۔ (مشق)
- ۱۰۔ فرمایا انہیں حلال ہے مہاجرین کا عہدہ بدو عربوں کے لئے اور نہ بدو عربوں کا مہاجرین کے لئے۔ (۴)
- ۱۱۔ مدائنی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ جو زکوٰۃ ہم اپنے اموال سے نکالتے ہیں تو وہ کسے دیں فرما! اپنے اہل دین کو اس نے کہا ہم ایسے شہر میں ہیں جہاں آپ کے دوستوں میں کوئی نہیں۔ فرمایا اسے کسی اور شہر میں بھیج جہاں ایسے لوگ موجود ہوں ایسے لوگوں کو نہ دو جنہیں ارحم کے لئے بلاؤ تو وہ قبول نہ کریں۔ ایسے لوگوں کو دینا حقوں کے حقوق ذی کرنا ہے۔

### باب ۳۲

«الرجل يدفع الیہ النسیء بفرقہ وهو محتاج الیہ یاخذ لنفسه»

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن أبان بن عثمان، عن سعید بن یسار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: الرجل يعطي الزكاة بقسمها في أصحابه يأخذ منها شيئاً؟ قال: نعم.

- ۲۔ علی بن ابراہیم، عن ائیم، عن ابن اُمی عمیر، عن الحسین بن عثمان، عن اُمی اُمی ابراہیم عليه السلام فی رجل اعطی مالا بفرقہ فیمن یعطه، اَلْهَ اَنْ یأخذ منه شیئاً لنفسه وإن لم یسم؟ قال: یأخذ منه لنفسه مثل ما یعطى غیره.

۳۔ علی بن ابراہیم ، عن محمد بن عیسیٰ ، عن یونس ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن علیہ السلام عن الرجل يعطي الرجل الدراهم يقسمها و يضعها في مواضعها وهو ممن يحل له الصدقة ، قال : لا بأس أن يأخذ لنفسه كما يعطي غيره ، قال : ولا يجوز له أن يأخذ إذا أمره أن يضعها في مواضع مسماة إلا بأذنه .

## باب

## قاسم زکوٰۃ کیا اپنے لئے بھی لے سکتا ہے

- ۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص کو اس کے اصحاب میں تقسیم کرنے کے لئے زکوٰۃ دی جاتی ہے آیا وہ خود اس میں سے کچھ لے سکتا ہے۔ فرمایا ہاں (مشق)
- ۲۔ پوچھا کیا اس شخص کے ہارے میں بے مال تقسیم کرنے کے لئے دیا گیا ہو تو کیا وہ اس میں سے اپنے لئے کچھ لے لے بغیر نامزد کئے ہوئے۔ فرمایا وہ اپنے لئے اتنا ہی لے جتنا غیر کو دے۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جیسے درہم تقسیم کرنے اور صرح مقام تک پہنچانے کے لئے دیئے گئے ہوں اور مستحق زکوٰۃ ہو۔ فرمایا کوئی صرح نہیں اگر وہ اپنے لئے اتنا لے جتنا حق اس کے غیر کا ہے اس ایسی صورت میں جائز نہ ہوگا جبکہ صاحب زکوٰۃ نے کچھ لوگوں کو نامزد کر دیا ہو یا اس کے اذن سے لے سکتا ہے۔ (مشق)

## ﴿باب﴾

﴿الرجل اذا وصلت اليه الزكاة فهي كسبيل ماله يفعل بها ما يشاء﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عیسیٰ ، عن سماعة ، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال : إذا أخذ الرجل الزكاة فهي كماله يصنع بها ما يشاء ، قال : وقال : إن الله عز وجل فرغ للفقراء في أموال الأغنياء فريضة لا يحدون إلا بأذانها وهي الزكاة فإذا هي وصلت إلى الفقير فهي بمنزلة ماله يصنع بها ما يشاء ، قلت : يتزوج بها ويحج منها ، قال : نعم هي ماله ، قلت : فهل يؤجر الفقير إذا حج من الزكاة كما يؤجر الفني صاحب المال ، قال : نعم .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عاصم بن حمید ، عن أبي بصیر قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن شیخاً من أصحابنا یقال له : عمر سأل عیسی بن أعین وهو محتاج فقال له عیسی بن أعین : أما إن عندی من الزکاة ولكن لا أعطیک منها ، فقال له : ولم ؟ فقال : لأنی رأیتک اشتريت لحمًا و تمرًا فقال : إنما ربحت درهماً فاشتريت بدانقین لحمًا و بدانقین تمرًا ثم رجعت بدانقین لحاجة ، قال : فوضع أبو عبد الله عليه السلام یده علی جبهته ساعة ثم رفع رأسه ثم قال : إن الله تبارک و تعالی نظر فی أموال الأغنیاء ثم نظر فی الفقراء فجعل فی أموال الأغنیاء ما یکتفون به ولولم یکفهم لزادهم بل یعطیه ما یأکل یشرب و ینکسی و ینزوح و یتصدق و یریح .

۳۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن الحکم ، عن العلاء بن رزین ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأل رجل أبا عبد الله عليه السلام وأنا جالس فقال : إنی أعطی من الزکاة فأجمعه حتی أحتج به ؟ قال : نعم بأجر الله من یعطیک .

## پای

## جب کوئی زکوٰۃ لے لے تو پھر وہ اس کا مال ہے

- ۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا جب کوئی شخص زکوٰۃ لے تو وہ اس کے مال کی طرح ہو جاتی ہے فرمایا اللہ تم نے اموال اغنیاء سے فقراء کا حق رکھا ہے زکوٰۃ ادا کر کے اغنیاء صاحب مداح نہیں ہو جاتے جب زکوٰۃ فقراء سے لے تو وہ ہمینہ اس کے مال کے ہو جاتی ہے جیسے چاہیے خرچ کرے میں نے کہا چاہیے شادی کرے یا حج کرے فرمایا ہاں ۔ میں نے کہا کیا زکوٰۃ سے حج کرنے والے کو دہری ثواب ملے گا جو صاحب مال کو ملتا ہے فرمایا ہاں ۔ (مشفق)
- ۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ہم سے اصحاب میں سے ایک شیخ نے جس کا نام عمر تھا۔ عیسی بن اعین سے سوال کیا در آنحالیکہ وہ محتاج تھا عیسی نے کہا میرے پاس مال زکوٰۃ ہے تو مگر میں دوں گا نہیں ، اس نے کہا یہ کیوں ۔ انھوں نے کہا اس نے مجھے گوشت اور تر خریدے دیکھا ہے اس نے کہا مجھے منافع ایک درہم ملا تھا میں نے اس

میں سے دودھ انگ کا گوشت خریدا اور دودھ انگ کے تمر، اور دودھ انگ اپنی ضرورت کے لئے بچائے۔ اس نے کہا حضرت نے اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ لیا۔ پھر سدا تھا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نظری مال افسانہ کی طرف، پھر دیکھا فقرہ کی طرف پس مال افسانہ میں اس چیز کو قرار دیا جس سے فقرہ کا حشر پورا ہو سکے اور در صورت کافی نہ ہونے کے اور زیادہ کریں بلکہ اتنا دیں کہ وہ کھائیں پینیں، لباس بنائیں، شادی بیاہ کریں صدقہ دیں اور حج کریں۔ (۴)

ایک شخص نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا مجھے جو رکۃ دی جاتی ہے میں اسے جمع کرتا ہوں تاکہ حج کروں۔ فرمایا تمھیں ہے اللہ اجر دے دیتے (دلوں کو) (حسن)



## باب ۳

## مال زکوٰۃ سے حج کرنا اور غلام آزاد کرنا

۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ ایک آدمی ایک شخص کو زکوٰۃ دیتا ہے کیا وہ اس سے حج کر سکتا ہے۔ فرمایا مال زکوٰۃ سے حج ہو سکتا ہے میں نے کہا ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کو زکوٰۃ دی مگر وہ محتاج ہے تو دینے والا اس کی ضرورت پوری کرنے کے لئے دے یہ نہ کہے کہ اس سے حج کرنا بلکہ اس کی مرضی پر چھوڑ دے کہ جو چاہے کرے۔ (۴)

۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کے پاس زکوٰۃ خمس کے سوا اور چھ سو روپیہ جمع ہوا اور وہ اس سے کینز خرید کر کے آزاد کرے۔ فرمایا جب کسی قوم کے حقوق پر ظلم کیا جائے اور اس کی مدت طویل ہو جائے پھر فرمایا اگر غلام مسلمان ہو اور ضرورت مند ہو تو اسے خرید کر آزاد کرے۔ (۴)

۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے ایک ہزار درہم زکوٰۃ نکالی ہو اور اس کے دینے کے لئے مستحق نہ ملے اور وہ ایک غلام کو بکتا ہو اور کیجے جس کو خریدنا چاہتا ہو، پس اس رقم سے اسے خرید لے۔ آیا یہ اس کے لئے جائز ہے۔ فرمایا ہاں کوئی مضائقہ نہیں، میں نے کہا اگر یہ غلام آزادی کے بعد تجارت کرے یا کوئی پیشہ کرے مال حاصل کرے اور پھر مر جائے اور کوئی وارث نہ ہو تو اس کا مال کہاں جائے گا۔ فرمایا اس کے وارث فقرا و ہوں گے جن کے مال سے وہ خرید لیا تھا۔ (۵)

## باب ۴

## فی القرض الہی الزکوٰۃ

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال؛ و الحبیثی، عن ثعلبۃ ابن میمون، عن ابراہیم بن السندی، عن یونس بن عمار قال: سمعت أبا عبد اللہ علیہ السلام يقول: قرض المؤمن غنیمة وتعییل أجر إن أبصر قضاك وإن مات قبل ذلك احتسبت به من الزکوٰۃ.

۲۔ أحمد بن محمد، عن محمد بن علی، عن محمد بن فضیل، عن موسیٰ بن بکر، عن أبي الحسن علیہ السلام قال: کان علی صلوات اللہ علیہ يقول: قرض المال حی الزکوٰۃ.

۳۔ أحمد بن محمد، عن أبيه، عن أحمد بن النضر، عن عمرو بن شمر، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: من أقرض رجلاً قرضاً إلى ميسرة كان ماله في زكاة وكان هو في الصلاة مع الملائكة حتى يقضيه.

### باب

## قرض کی ادائیگی زکوٰۃ سے

- ۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کا قرض شینت ہے اور اس کی ادائیگی میں تعجل، تمہارے ادا کرنے کے لئے آسان ہے اگر وہ قبل اس کے مر جائے تو یہ اس کی زکوٰۃ میں محسوب ہو گا۔
- ۲۔ فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے قرض چکایا جاسکتا ہے (۴)۔
- ۳۔ فرمایا جو کسی کو اس کی بجائی تک کے لئے قرض دے وہ اس کی ادائیگی تک ملائکہ کے ساتھ ہو گا۔ (۴)۔

### باب

#### ﴿قصاص الزکاة بالدين﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان جیماً، عن صفوان بن یحییٰ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال: سألت أبا الحسن الأول عليه السلام عن دين لي على قوم قد طال حبسه عندهم لا يقدرين على قضائه وهم مستوجبون للزكاة هل لي أن أدعه واحتسب به عليهم من الزكاة؟ قال: نعم.
- ۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد عليه السلام عن الحسن بن محمد عليه السلام عن أبيه عليه السلام عن زرعة بن محمد، عن سماعة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألت عن الرجل يكون له الدين على رجل فقير يريد أن يعطيه من الزكاة، فقال: إن كان الفقير عنده وفاء بما كان عليه من دين من عرض من دار أمتاع من متاع البيت أو مبالغ مئلاً يغلب فيها بوجهه فهو يرجو أن يأخذ منه ماله عنده من دينه فلا بأس أن يقاصه بما أراد أن يعطيه من الزكاة أو يحتسب بها فإن لم يكن عند الفقير وفاء ولا يرجو أن يأخذ منه شيئاً فليعطه من زكاته ولا يقاصه بشيء من الزكاة.

## باب زکوٰۃ عوض قرض

- ۱۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میرا قرضہ کچھ لوگوں پر ہے اور عرصہ ہو گیا وہ ادا کرنے پر متاد رہے ہیں اور مستحق زکوٰۃ بھی ہیں کیا میرا زکوٰۃ میں یہ روپیہ ان کے لئے چھوڑ دوں، فرمایا ہاں (۴)۔
- ۲۔ میں نے پوچھا ایک شخص کا قرضہ ایک فقیر پر ہے وہ اسے زکوٰۃ دینی چاہتا ہے تاکہ قرضہ چک جائے فرمایا اگر اس کے پاس جو چیز ایسی ہے جس سے قرضہ چک جائے، گھربا گھربا کوئی اور سامان یا کوئی اور صورت ایسی ہو جس سے قرضہ ادا ہو جائے تو اس کے اس مال سے قرضہ لے لیا جائے۔ اگر اسے زکوٰۃ دینے کا ارادہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر یہ رقم قرضہ میں کاٹ دی جائے، اگر فقیر کے پاس ادائیگی کے لئے کچھ نہ ہو اور اس سے قرضہ لینے کی امید بھی نہ ہو تو اسے زکات دی جائے اور کوئی رقم قرضہ میں نہ مان کی جائے۔ (موتقی)

### باب

﴿من فر بماله من الزکوٰۃ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ، عن حماد، عن حریر، عن عمر بن یزید قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : رجلٌ فرَّ بماله من الزکوٰۃ فاشتري به أرضاً أو داراً أو عليه فيه شيء، فقال : لا ولو جعله حلياً أو قرأ فلا شيء، عليه فيه وما منع نفسه من فضله أكثر مما منع من حق الله بأن يكون فيه .

### باب

## زکوٰۃ سے بچنے کے لئے تدبیر کرنا

- ۱۔ میں نے حضرت سے اس کے بارے میں پوچھا جو زکوٰۃ سے بچنے کے لئے زمین یا مکان خرید لے فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں، ایسے ہی اگر وہ زیور بنوائے یا چاندی کرے تو اس پر کچھ نہیں اور جس نے حق اللہ کا روکا تو اس سے زیادہ نفس کو فضیلت سے روکنے والی دوسری چیز نہیں۔ (حسن)

## باب ۲۲

﴿الرجل يعطي عن زكاته الموض﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن خالد البرقي قال: كتب إلى أبي جعفر الثاني عليه السلام: هل يجوز أن يخرج مما يجب في الحرث من الحنطة والشعير وما يجب على الذهب دراهم بقيمة ما يسوي أم لا يجوز إلا أن يخرج من كل شيء ما فيه فأجاب عليه السلام: أيما تيسر يخرج.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن العمري بن علي، عن علي بن جعفر قال: سألت أبا الحسن موسى عليه السلام عن الرجل يعطي عن زكاته من الدراهم دنائير وعن الدنانير دراهم بالقيمة أيجل ذلك؟ قال: لا بأس به.

۳۔ محمد بن أبي عبد الله، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن سعيد ابن عمرو، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلته: يشتري الرجل من الزكاة الثياب والسويق والدقيق والبطيخ والنمب فيقتسمه؟ قال: لا يعطيهم إلا الدراهم كما أمر الله تبارك وتعالى.

## باب ۲۳

## جنس زکوٰۃ کو بدل کر دینا

- ۱۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا آیا جائز ہے کہ جو زکوٰۃ گیہوں یا جو اور سونے کی نکالی جائے تو اس کے بدلے درہم یا جو چیز قیمت میں برابر ہو دے دی جائے یا وہی جنس دی جائے جس سے زکوٰۃ نکالی ہے فرمایا جس آسانی ہو وہ نکالے۔ (م)
- ۲۔ میں نے ابو الحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو درہموں کی زکوٰۃ دیناروں میں دیناروں کی درہموں میں مساوی صورت میں دیتا ہے فرمایا اس میں کیا مضائقہ ہے (م)
- ۳۔ میں نے کہا ایک اپنے مال کی زکوٰۃ سے کپڑے، دستر، خربوزے اور انگور خرید کر تاکہ ہے اور پھر وہ محتاجوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ فرمایا مکہ خدا کے مطابق درہم دینے چاہیں۔ (م)

## باب ١٠

﴿من يحل له أن يأخذ الزكاة ومن لا يحل له ومن له المال القليل﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : يأخذ الزكاة صاحب السبعمئة إذا لم يجد غيره ، قلت : فإن صاحب السبعمئة تجب عليه الزكاة ؟ قال : زكاته صدقة على عياله ولا يأخذها إلا أن يكون إذا اعتمد على السبعمئة أنفدها في أقل من سنة فهذا يأخذها ولا تحل الزكاة لمن كان محترفاً وعنده ما يجب فيه الزكاة .

٢ - حماد بن عيسى ، عن حريز بن عبد الله ، عن زرارة بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سمعته يقول : إن الصدقة لا تحل لمحترف ولا لذي مرة سوى قوي فتزرها عنها .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بكر بن صالح ، عن الحسن بن علي ، عن إسماعيل بن عبد العزيز ، عن أبيه ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل من أصحابنا له ثمانمئة درهم وهو رجل خفاف وله عيال كثيرة أله أن يأخذ من الزكاة ؟ فقال : يا أبا محمد أبيع في دراهمه ما بقوت به عياله و يفضل ؟ قال : قلت : نعم ، قال : كم يفضل ؟ قلت : لا أدري ، قال : إن كان يفضل عن القوت مقدار نصف القوت فلا يأخذ الزكاة وإن كان أقل من نصف القوت أخذ الزكاة ، قلت : فعليه في ماله زكاة تلزمه ؟ قال : بلى ، قلت : كيف يصنع ؟ قال : يوسع بها على عياله في طعامهم [ و شراهم ] وكسوتهم وإن بقي منها شيء يناوله غيرهم وما أخذ من الزكاة فضنه على عياله حتى يلحقهم بالناس .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن عن زرعة بن محمد ، عن سماعة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الزكاة هل تصلح لصاحب الدار والخادم ؟ فقال : نعم إلا أن تكون داره دار غلة فيخرج له من غلتها دراهم ما يكفيه لنفسه و عياله فإن لم تكن الغلة تكفيه لنفسه و عياله في طعامهم وكسوتهم و حاجتهم من غير إشراف فقد حلت له الزكاة فإن كانت غلتها تكفيهم فلا .

٥ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج ، عن أبي الحسن الأول عليه السلام قال : سألت عن الرجل يكون أبوه أو عمه أو أخوه يكفيه مؤنته يأخذ من الزكاة فيتوسع به إن كانوا لا يوسعون عليه في كل



ما يحتاج إليه ؟ فقال : لا بأس .

٦- صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن وهب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يكون له ثلاثمائة درهم أو أربعمائة درهم وله عيال و هو يحترف فلا يصيب نفقته فيها أبكب قياً كلها ولا يأخذ الزكاة أو يأخذ الزكاة ؟ قال : لا ، بل ينظر إلى فضلها فيقوت بها نفسه ومن وسعه ذلك من عياله ويأخذ البقية من الزكاة ويتصرف بهذه لا ينفقها .

٧- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن غير واحد ، عن أبي جعفر و أبي عبد الله عليهما السلام أنهما سئلا عن الرجل له دار وخادم أو عبد أو قبل الزكاة ؟ قال : نعم إن الدار والخادم ليسا بمال .

٨- أحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : رجل له ثمانمائة درهم ولا ين له مائتا درهم وله عشر من العيال وهو يقوتهم فيها قوتاً شديداً وليس له حرفة بيده وإنما يستبضعها فتغيب عنه الأشهر ، ثم يأكل من فضلها أترى له إذا حضرت الزكاة أن يخرجها من ماله فيعود بها على عياله يسبغ عليهم بها النفقة ؟ قال : نعم ولكن يخرج منها الشيء الدرهم .

٩- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن ، عن زرعة ، عن سماعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قد تحل الزكاة لصاحب السبعمائة و تحرم على صاحب الخمسين درهماً ، فقلت له : وكيف يكون هذا ؟ فقال : إذا كان صاحب السبعمائة له عيال كثير فلو قسمها بينهم لم تكفه فليعف عنها نفسه و ليأخذها لعياله و أمّا صاحب الخمسين فإنه يحرم عليه إذا كان وحده و هو يحترف يعمل بها و هو يصيب منها ما يكفيه إن شاء الله .

١٠- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن عبد العزيز ، عن أبيه قال : دخلت أنا و أبو بصير علي أبي عبد الله عليه السلام فقال له أبو بصير : إن لنا صديقاً وهو رجل صدوق يدين الله بماندين به فقال : من هذا يا أبا محمد الذي تزكّيه ؟ فقال : العباس بن الوليد بن صبيح . فقال : رحم الله الوليد بن صبيح ماله يا أبا محمد ؟ قال : جعلت فداك له دار تسوى أربعة آلاف درهم وله جارية وله غلام يستقي على الجمل كل يوم ما بين الدرهمين إلى الأربعة سوى علف الجمل وله عيال أله أن يأخذ من الزكاة ؟ قال : نعم ،

قال : وله هذه العروض ؛ فقال : يا أبا محمد فتأمرني أن آمره أن يبيع داره وهي عزه ومستقط رأسه أو يبيع جاريته التي تقيه الحر والبرد وتصون وجهه ووجه عياله أو آمره أن يبيع غلامه وجملة وهو معيشته وقوته بل يأخذ الزكاة وهي له حلال ولا يبيع داره ولا غلامه ولا جملة .

١١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن ، عن زرعة ، عن سماعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن الرجل يكون له الدراهم يعمل بها وقد وجب عليه فيها الزكاة ويكون فضله الذي يكسب بماله كفاف عياله لطعامهم وكسوتهم لا يسمعه لأدهم وإتسا هو ما يقوتهم في الطعام والكسوة ، قال : فينظر إلى زكاة ماله ذلك فليخرج منها شيئاً قل أو كثر فيعطيه بعض من تحل له الزكاة وليعد بمابقي من الزكاة على عياله وليشتر بذلك آدامهم وما يصلحهم من طعامهم من غير إسراف ولا يأكل هو منه فإنه رب فقير أسرف من غني ، فقلت : كيف يكون الفقير أسرف من الغني ؟ فقال : إن الغني ينفق مما أوتي والفقير ينفق من غير ما أوتي .

١٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن معاوية بن وهب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام يروون عن النبي صلى الله عليه وآله أن الصدقة لا تحل لغني وللذي مره سوى فقال : أبو عبد الله عليه السلام لا تصلح لغني .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : ما يعطي المصدق ؟ قال : ما يرى الإمام ولا يقدر له شيء .

١٤ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحججاج قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام رجل مسلم مملوك ومولاه رجل مسلم وله مال يزكيه وللمملوك ولد صغير حر أبجزي ، مولاه أن يعطي ابن عبده من الزكاة ؟ فقال : لا بأس به .

١٥ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن داود الصرمي قال : سألته عن شارب الخمر يعطي من الزكاة شيئاً ، قال : لا .

سجل مستطوع

حدر آما ولفظ آباء و بزرگواران

## باب

## کس کے لئے زکوٰۃ حلال ہے

۱۔ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اگر کسی کے پاس سات سو درہم ہوں تو اسے زکوٰۃ دیا جاسکتا ہے جبکہ اس کے سوا کچھ اور نہ ملے۔ میرا نے کہا اس پر تو خود زکوٰۃ واجب ہوگی۔ فرمایا اس کی زکوٰۃ صدقہ ہوگی اپنے عیال کا، وہ ایسی صورت میں مستحق ہوگا جب کل کائنات اس کی سات سو ہوں اور جب وہ ان کو خرچ کرے تو ایک سال کا خرچ پورا نہ ہو ایسا شخص زکوٰۃ لے گا اور وہ شخص مستحق نہیں جو صاحب حرفہ ہو اور اس کے پاس اتنا ہو کہ اگر وہ زکوٰۃ لے تو زکوٰۃ اس پر واجب ہو جائے۔ (صحیح)

۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ صدقہ نہیں حلال ہے پیشہ ور کو اور نہ اس قوی کو جو صحیح الاعضاء ہو اور ان سے اپنی روزی حاصل کر سکتا ہو۔ (حسن)

۳۔ میں نے سوال کیا کہ ہمارے اصحاب میں ایک شخص ایسا ہے جس کے پاس آٹھ سو درہم ہیں اور کم حیثیت آدمی ہے کثیر العیال ہے۔ کیا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے فرمایا کیا وہ اپنے ان درہموں سے اتنا نفع حاصل کر لیتا ہے کہ اس کے قوت کے لئے کافی ہو اور بچ رہے۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا بھلا کتنا بچ جاتا ہے میں نے کہا یہ تو معلوم نہیں۔ فرمایا اگر قوت کی مقدار کا نصف بچ جاتا ہے تو وہ زکوٰۃ نہیں لے گا۔ اور اگر نصف قوت سے کم بچے تو زکوٰۃ لے لے۔ میں نے کہا تو کیا اس کو اپنے مال سے زکوٰۃ دینی لازم ہوگی۔ فرمایا ہاں، میں نے کہا اس کی کیا صورت ہوگی فقہ یا وہ اپنے عیال کے کمانے پینے اور لباس میں تو سیخ کرے اور جو بچے اسے غریبوں کو دے اور جو زکوٰۃ لے اسے اپنے عیال پر تقسیم کرے تاکہ وہ دوسروں کے برابر ہو جائیں (موقوف)

۴۔ میں نے پوچھا زکوٰۃ کے متعلق اس شخص کے جوابل و عیال اور خدام رکھتا ہو۔ فرمایا ہاں مگر اس صورت میں کہ اس کے گھر میں غلہ ہو تو وہ نکالے اپنے غلہ سے اتنے درہم جو کافی ہوں اس کے اور اس کی عیال کے خرچ کے لئے۔ اگر غلہ اتنا نہ ہو کہ کافی ہو اس کے اور اس کی عیال کے لئے کھلنے پھیننے اور بغیر اس رات دوسری ضرورتوں میں خرچ کے لئے تو اس کے لئے زکوٰۃ حلال ہے اور اگر غلہ کافی ہو تو نہیں۔ (موقوف)

۵۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس پر باپ، چچا اور بھائی کے خرچ کی ذمہ داری ہو کیا وہ زکوٰۃ لے کر اپنی ضرورتوں کو اچھی طرح پورا کرے جبکہ وہ لوگ اپنی ضرورتوں کو پورا نہ کر سکتے ہوں فرمایا کوئی خرچ نہیں۔ (م)

۶۔ میں نے پوچھا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں جس کے پاس تین سو یا چار سو درہم ہوں اور اس

کے اہل و عیال ہوں اور وہ پیشہ ور بھی ہوں لیکن نفقہ پورا نہیں ہوتا تو آیا وہ اسی میں سے کھائے جائے اور زکوٰۃ نہ لے یا زکوٰۃ لے، فرمایا نہ لے اور انتظار کرے کشادگی رزق کا، پس خرچ کرے اپنے پر اور اپنے عیال پر بقدر گنجائش اور بقیہ سے کچھ کام کرے اسے حشر چ نہ کرے (ص)

۷۔ حضرت امام محمد باقر اور حضرت صادق علیہما السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو گھر رکھتا ہو نوکر یا غلام رکھتا ہو کیا وہ زکوٰۃ لے لے فرمایا ان نوکر اور گھر مال نہیں کہ ان کو مرنے کیا جائے۔ (مرسل)

۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے پاس ایک سو درہم ہوں اور اس کے بیٹے کے پاس دو سو ہوں اور دس آدمی گھر میں کھانے والے ہوں اور دس کرائیوں پورا پورا کھانا دینا پڑتا ہو اور اس کے ہاتھ میں کوئی پیشہ بھی نہ ہو وہ پریشان ہو کر کئی ماہ کے لئے غائب ہو جاتا ہے اور اپنی کمائی سے کھانا پیتا ہے جب اسے زکوٰۃ نکالنے کا وقت آتا ہے تو وہ اپنے گھر لوٹ آتا ہے تاکہ وہ اپنے عیال کے نفقہ میں خرچ کرے کیا یہ درست ہے۔ فرمایا ہاں۔ لیکن کچھ درہم ان میں سے نکالے ہی۔ (موقوف)

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سات سو درہم رکھنے والے پر زکوٰۃ حلال ہے اور پچاس رکھنے والے پر حرام، میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اس صورت میں کہ سات سو روئے کا کتبہ زیادہ ہے اگر وہ ان کو تقسیم کرے تو ان کے لئے کافی نہ ہوگی۔ پس اسے چاہیے کہ اپنے نفس کو بچائے اور اپنے عیال کے لئے زکوٰۃ لے لے لیکن پچاس والے پر چوں حرام ہوگی جب وہ اکیسلا ہو، صاحب حرف ہو کام میں لگا ہو اور اپنی ضرورت بھر کما لیتا ہو۔ (رجول)

۱۰۔ میں ابو بصیر کے ساتھ ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور حضرت سے ابو بصیر نے کہا۔ میرا ایک دوست ہے جو میری ہی طرح دین خدا پر ثابت قدم ہے۔ حضرت نے پوچھا وہ کون ہے انھوں نے کہا۔ عباس بن ولید بن صبیح فرمایا اللہ ولید بن صبیح پر رحم کرے۔ لے ابو محمد اس کے متعلق کیا کہنا چاہتے ہو۔ انھوں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کے پاس چار ہزار درہم کی قیمت کا مکان ہے ایک لونڈی ہے ایک غلام ہے جو اونٹ پر پانی لاتا ہے جو دو درہم ہے چار درہم تک کا ہوتا ہے علاوہ اونٹ کی گھاس کے، اور وہ صاحب عیال ہیں ہے کیا زکوٰۃ لے سکتا ہے فرمایا ہاں انھوں نے کہا باوجود ان اسباب کے فرمایا ابو محمد کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اسے حکم دوں گھر بیچے گا۔ حالانکہ وہ باعث عرت ہے اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے پایہ کہ میں اسے لونڈی بیچنے کا حکم دوں جو اسے سہ رو گری سے پاتی ہے اور اس کی اور اس کے عیال کی روزی کا سامان کرتی ہے یا یہ حکم دوں کہ وہ اپنے غلام کو فروخت کر دے یا اپنے اونٹ کو بیچ ڈالے جس پر اس کی معاش کا انحصار ہے۔ وہ زکوٰۃ لے کہ وہ اس کے لئے حلال ہے وہ نہ گھر بیچے نہ غلام اور نہ اونٹ۔ (موقوف)

۱۱۔ میں نے حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کے پاس کچھ درہم ہوں اور ان سے کاروبار کرتا ہو اور

زکوٰۃ اس مال میں اس پر واجب ہو اور منافع اتنا ہو کہ اس کے خیال کے لئے صرف کھانے اور پہننے کو کافی ہو اتنی گنجائش نہ ہو کہ سائن بھی ہو سکے صرف روٹی اور کپڑے ہی کے لئے کافی ہو فرمایا اپنے مال کی زکوٰۃ پر نظر کرے اور اس میں سے کچھ زکوٰۃ نکالے۔ کم ہو یا زیادہ اور اسے ایسے شخص کو دے جس کے لئے زکوٰۃ حلال ہو اور مابقی زکوٰۃ اپنے عیال کے لئے رکھے اور ان سے ان کے لئے سائن خریدے اور کھانے کی دیگر ضروریات بیسک اسراٹ نہ ہو اور خود اس سے نہ کھائے۔ کیونکہ اکثر فقیر مالدار سے زیادہ مسرت ہوتے ہیں۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا، مالدار حسرت پر کرتا ہے وہ مال جو اسے دیا گیا ہے اور فقیر خرچ کرتا ہے جو اسے نہیں دیا گیا۔ (۴)

۱۲- میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ لوگ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ ہمدقہ مالدار کے لئے حلال نہیں اور نہ قوی الاعضاء کے لئے۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے مالدار پر حلال نہیں۔ (حسن)

۱۳- میں نے امام علیہ السلام سے کہا کہ ہمدقہ وصول کرنے والے کو کیا دیا جائے فرمایا جو امام تجویز کرے کوئی شے معین نہیں۔ (بخاری)

۱۴- میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے کہا ایک غلام مسلمان ہے اور اس کا آقا بھی مسلمان ہے اور اس کے پاس مال زکوٰۃ ہے اور غلام کا ایک عمر لڑکا آزاد ہے تو کیا آقا اس غلام کے لئے کو زکوٰۃ دے سکتا ہے نہ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (بخاری)

۱۵- میں نے پوچھا شرابی کو زکوٰۃ کا کوئی حصہ دیا جائے۔ فرمایا نہیں۔

### باب ۱۱

(من تحل له الزكاة فيمنع من أخذها) ❦

۱- محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الہیثم بن ابی مسروق، عن الحسن بن علی، عن مروان بن مسلم، عن عبد اللہ بن ہلال بن خاقان قال: سمعت أبا عبد اللہ علیہ السلام یقول: تارك الزكاة وقد وجبت له مثل مانعها وقد وجبت علیه.

۲- عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن ابی عبد اللہ، عن عبد العظیم بن عبد اللہ العلوی، عن الحسن بن علی، عن بعض أصحابنا، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: تارك الزكاة وقد وجبت له کمانعها وقد وجبت علیه.

۳- عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن ابی نصر، عن



عاصم بن حمید ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : الرجل من أصحابنا يستحي أن يأخذ من الزكاة فأعطيه من الزكاة ولا أسمى له أنها من الزكاة ؛ فقال : أعطه ولا تسم له ولا تذلل المؤمن .

۴۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن حماد ، عن حریر ، عن محمد بن مسلم قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : الرجل يكون محتاجاً فيبث إليه بالصدقة فلا يقبلها على وجه الصدقة يأخذه من ذلك ذمام واستحياء ، وانقباض أفيعطها إياه على غير ذلك الوجه وهي متنا صدقة ؛ فقال : لا إذا كانت زكاة فله أن يقبلها فإن لم يقبلها على وجه الزكاة فلا تعطها إياه ، وما ينبغي له أن يستحي مما فرض الله عز وجل إنما هي فريضة الله له فلا يستحي منها .

## باب

# مستحق زکوٰۃ کا زکوٰۃ لینے سے انکار کرنا

- ۱۔ مجھ سے ستر یا پانچ سو روپیہ کے مال کے مالک سے زکوٰۃ لینے والا ایسا ہے جیسے زکوٰۃ واجب کو روکنے والا۔ (مبہل)
- ۲۔ ترجمہ ادھر گزرا۔
- ۳۔ میں نے کہا ہمارے بعض اصحاب زکوٰۃ لینے سے شرماتے ہیں پس اس کو زکوٰۃ دی جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ یہ زکوٰۃ فرمایا نام لے کر مومن کو ذلیل نہ کیا جائے۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا ایک شخص محتاج ہے اس کے پاس صدقہ بھیجا گیا لیکن وہ صدقہ کے نام سے نہیں لیتا بلکہ اسے جیسا آتی ہے اور دل گرفتگی ہوتی ہے تو کیا اسے اور نام سے دے دیا جائے ورنہ شاید وہ ہمارا صدقہ ہو کر یا اگر وہ زکوٰۃ ہے تو نہیں۔ اسے قبول کرنا چاہیے اگر زکوٰۃ کے نام سے قبول نہ کرے تو اسے نہ دو جو اللہ نے ضرر سے ستر اور دیا ہے اس میں شرم کیسی۔ (حسن)

## باب ١٠

### (الحصاد والجداد)

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن شريح قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : في الزرع حقان : حق تؤخذ به وحق تعطيه ، قلت : وما الذي أخذ به وما الذي أعطيه ؟ قال : أما الذي تؤخذ به فالعشر ونصف العشر وأما الذي تعطيه فقول الله عز وجل : « وآتوا حقه يوم حصاده » ، يعني من حصدك الشيء بعد الشيء - ولا أعلمه إلا قال : - الضفت ثم ألصفت حتى يفرغ .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ؛ و محمد بن مسلم ؛ وأبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل : « وآتوا حقه يوم حصاده » فقالوا جميعاً : قال أبو جعفر عليه السلام : هذا من الصدقة يعطى المسكين القبضة بعد القبضة ومن الجداد الحفنة بعد الحفنة حتى يفرغ ويعطى الحارس أجراً معلوماً ويترك من السخل مغافرة وأتم جمرود ويترك للحارس يكون في الحائط العذق والعنقان والثلاثة لحفظه إنباء .

٣ - عبد الله بن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تصرف بالليل ولا تصد بالليل ولا تضح بالليل ولا تبذر بالليل فإِنَّكَ إن فعلت لم يأتك القانع والمعتز ، قلت : ما القانع والمعتز ؟ قال : القانع الذي يقنع بما أعطيته والمعتز الذي يبرء بك فيسألك وإن حصدت بالليل لم يأتك السؤال وهو قول الله تعالى : « وآتوا حقه يوم حصاده » عند الحصاد يعني القبضة بعد القبضة إذا حصدته وإذا خرج فالحفنة بعد الحفنة وكذلك عند المرام وكذلك عند البذر ولا تبذر بالليل لأنك تعطي من البذر كما تعطي من الحصاد .

٤ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان ، عن أبي مريم ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : « وآتوا حقه يوم حصاده » قال : يعطي المسكين يوم حصادك الضفت ثم إذا وقع في اليد ثم إذا وقع في الصاع العشر ونصف العشر .

۵۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علی بن حذیفہ، عن مرزم، عن مصادف قال: كنت مع أبي عبد الله عليه السلام في أرض له وهم بصرمون فجاء سائل يسأل، فقلت: الله برزقك، فقال عليه السلام: مه ليس ذلك لكم حتى تعطوا ثلاثة فإذا أعطيتم ثلاثة، فإن أعطيتم فلکم وإن أمسکتکم فلکم.

۶۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي نصر، عن أبي الحسن عليه السلام قال: سألته عن قول الله عز وجل: "وآتوا حقه يوم حصاده ولا تسرفوا"، قال: كان أبي عليه السلام يقول: من الإسراف في الحصاد والتجدد أن يصدق الرجل بكفیه جميعاً وکان أبي إذا حضر شيئاً من هذا فرأى أحداً من غلمانه يتصدق بكفیه صاح به أعط بيد واحدة القبضة بعد القبضة والضعف بعد الضعف من السنبل.

### باب

## کھیتی کاٹنا اور پھل توڑنا

۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کھیتی میں درخت ہیں ایک جو اس سے لیا جاتا ہے وہ ۱۰ پاپ ہے اور جو عطا کیا جاتا ہے وہ اس قول خدا کے موافق ہے وہ اس کا حق کاٹنے کے دن ایک شے کے بعد دوسری شے اور میں اس کو نہیں جانتا اس کے سوا کہ حضرت نے فرمایا جو پھل جو کھیتی سے فارغ ہوئے تک یعنی کاٹنے وقت فطر اور مساکین کو کچھ پودوں کے دیئے جائیں۔ (مجمول)

۲۔ آیہ والو احصوا صیور حصاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ وہ صدقہ ہے جو سکین کو دیا جاتا ہے مٹھی بھر بھر کے اور پھلوں میں لپ بھر بھر کر دینا فراغت تک اور نگہبان کو اس کی طے شدہ مزدوری دی جائے اور اس کے لئے درختوں میں چٹکے چٹکے پھل چھوڑ دیئے جائیں اور انگوروں کے ایک دو تین گچھے اس کی حفاظت کے صلہ میں دینا، فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پھل توڑ کر نہ جمع کر دے آئیں اور رات میں کھیتی بھی نہ کاٹو اور نہ دانہ نکالو اگر تم نے ایسا کیا تو قانع اور معسر تم تک نہ پہنچیں گے میں نے پوچھا یہ قانع اور معسر کون ہیں فرمایا قانع وہ ہے کہ جو تم اسے دے دو وہ اس پر صبر کرے اور معسر وہ ہے جو تمہارے پاس اگر سوال کرے اگر تم نے رات میں کھیتی کافی تو سوال کرنے والے تمہارے پاس نہ آئیں گے اور اس آیت کی تمہیں نہ ہوگی۔ کھیتی کاٹنے کے دن ان کا حق دے دو اور جب دو توپ بھر بھر کر دو اور ایسے ہی پھلوں کو چھتے وقت۔ اسی طرح کھلیان میں دانہ نکالتے وقت، تم کو جس طرح کھیتی کاٹنے وقت دینا ہے اسی طرح دانہ نکالتے وقت دینا ہے۔ (۲)

- ۴۔ آیہ واقعی حقیقی یوم حصادہ کے متعلق فرمایا مسکینوں کو دو کھیتی کاشتے وقت مٹی بھر بھر جب غلہ کھلیاں میں آئے تب پھر جب ناپنے لگو تو اپنا حصہ جوں کو دو (من)
- ۵۔ میں حضرت ابو عبد اللہ کے ساتھ ان کی زمین پر گیا تھا اور لوگ پھل چن رہے تھے ایک سائل سوال کر رہا تھا میں نے کہا اللہ نے مجھے رزق دیا ہے حضرت نے فرمایا ٹھہرو یہ تمہارا اس وقت ہوگا جب اس میں سے تیسرا حصہ دے دو، اگر تم نے دیا تو باقی تمہارا ہے اور اگر روکا تو بھی تمہارا ہی ہے۔ (من)
- ۶۔ آیہ واقعی حقیقی الخ کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد نے فرمایا اسرار فی الحصاد اور جذاذہ کے متعلق کہ ایک شخص تصدق کرے اپنے دونوں ہاتھوں سے اور میرے والد جب ایسا موقع آتا تو ایک غلام سے فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں سے تصدق کر اور ایک ہاتھ سے ایک مٹی کے بعد دوسری اور خوشہ دار غلہ کے پودوں میں ایک گٹھے کے بعد دوسرا (۲)

### باب ۱۱

#### فہ صدقة أهل الجزية

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر، عن زرارة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ما حدّ الجزية علی أهل الكتاب وهل علیہم فی ذلك شیء موطّف لا یفتنی أن یجوزوا إلی غیره ؟ فقال : ذاك إلی الإمام أن یأخذ من کلّ إنسان منهم ما شاء علی قدر ماله بما یطیق إن شاء هم قوم فداؤ أنفسهم من أن یستعبدوا أو یقتلوا فالجزية تؤخذ منهم علی قدر ما یطیقون له أن یأخذهم به حتی یسلموا فإن الله تبارک وتعالی قال : « حتی یعطوا الجزية عن یدهم صاغرون » وكيف یكون صاغراً وهو لا یكثر لما یؤخذ منه حتی یجد ذلاً لما أخذ منه فیألم لذلك فیسلم : قال : وقال ابن مسلم : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أرأیت ما یأخذ هؤلاء من هذا الخمس من أرض الجزية ویأخذ من الدّھاقین جزية رؤوسهم أما علیہم فی ذلك شیء موطّف ؟ فقال : كان علیہم ما أجازوا علی أنفسهم و لیس للإمام أكثر من الجزية إن شاء الإمام وضع ذلك علی رؤوسهم و لیس علی أموالهم شیء و إن شاء فعلى أموالهم و لیس علی رؤوسهم شیء ، قلت : فهذا الخمس ؟ فقال : إنما هذا شیء كان صالحہم علیہ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

٢ - حريز ، عن محمد بن مسلم قال : سأله عن أهل الذمة ماذا عليهم مما يحقنونه به دمائهم وأموالهم ؟ قال : الخراج فإن أخذ من رؤوسهم الجزية فلا سيل على أرضهم وإن أخذ من أرضهم فلا سيل على رؤوسهم .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى جميعاً ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن طلحة بن زيد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : جرت السنة أن لا تؤخذ الجزية من المعتوه ولا من المغلوب على عقله .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن أبي يحيى الواسطي ، عن بعض أصحابنا قال : سأل أبو عبد الله عليه السلام عن المجوس أكان لهم نبي ؟ فقال : نعم أما بلغك كتاب رسول الله صلى الله عليه وآله إلى أهل مكة أن أسلموا وإلا نابذتكم بهرب فكتبوا إلى رسول الله صلى الله عليه وآله أن خذ منا الجزية ودعنا على عبادة الأوثان ، فكتب إليهم النبي صلى الله عليه وآله : أني لست آخذ الجزية إلا من أهل الكتاب فكتبوا إليه - يريدون بذلك تكذيبه - زعمت أنك لا تأخذ الجزية إلا من أهل الكتاب ثم أخذت الجزية من مجوس هجر ، فكتب إليهم النبي صلى الله عليه وآله : أن المجوس كان لهم نبي فقتلوه وكتاب أحرقوه ، أتاهم نبيهم بكتابهم في إثني عشر ألف جلد نور .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن صدقات أهل الجزية وما يؤخذ منهم من ثمن خمورهم ولحم خنازيرهم وميتهم ، قال : عليهم الجزية في أموالهم يؤخذ منهم من ثمن لحم الخنزير أو خمر وكل ما أخذوا منهم من ذلك فوزر ذلك عليهم ومنه للمسلمين حلال يأخذونه في جزينهم .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن أرض الجزية لا ترفع عنها الجزية وإنما الجزية عطاء للمهاجرين والصدقة لأهلها الذين سمى الله في كتابه وليس لهم من الجزية شيء ، ثم قال : ما أوسع الله العدل ، ثم قال : إن الناس يستغنون إذا عدل بينهم وتنزل السماء رزقها وتخرج الأرض بركتها بإذن الله تعالى .



۷۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن أبي أيوب،  
عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر (علیہ السلام) فی أهل الجزية یؤخذ من أموالهم ومواشیهم  
شیء، سوى الجزية، قال: لا.

## باب

### صدقہ اہل جزیرہ

۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ اہل کتاب پر جزیرہ کی حد کیا ہے ان پر کوئی ایسی درآمدی چیز ہے جو ان کے  
غیر کے لئے نہیں شرایا یہ امام کی رائے پر ہے کہ وہ ان میں سے ہر شخص سے بقدر اس کے مال کے لئے جتنی طاقت ہو  
وہ ایسا قوم ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کا فدیہ دینا قبول کیا اس لئے کہ ان کو غلام نہ بنایا جائے اور قتل نہ کیا جائے  
پس ان سے جزیرہ لیا جائے گا بقدر ان کی استطاعت کے اور ان سے لیا جاتا رہے گا جب تک وہ اسلام لائیں اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ جزیرہ ہاتھ سے دیں درآئیں کہ وہ ذلیل ہوں یا اور کیونکر وہ ذلیل ہوں گے ان سے  
اتنی کم مقدار لی جائے کہ وہ اس کی پرواہ ہی نہ کریں ذلیل جب ہی ہوں گے جب ان سے اتنی مقدار لی جائے  
کہ اس کے ادا کرنے میں تکلیف محسوس کریں اور اس بنا پر وہ اسلام لے آئیں۔ ابن مسلم نے کہا کیا آپ نے اس کی  
غویا کہ وہ لوگ (غیر مشیم) ارض جزیرہ سے خمس لیتے ہیں اور کسانوں سے ان کی جان کی حفاظت کا جزیرہ، کیسا  
ان کے لئے کوئی مقررہ صورت نہیں، حضرت نے فرمایا ان پر وہی ہے جس کی انھوں نے اپنے لئے منظور دی ہے امام  
جزیرہ کے علاوہ کوئی شے نہ لے گا اگر امام چاہے تو ان پر کچھ اور بھی عاید کر سکتے ہیں لہذا یعنی خمس، فرمایا جزیرہ وہ ہے  
جس پر رسول اللہ نے ان سے صلح کی ہے۔ (حسن)

۲۔ محمد بن مسلم نے پوچھا کہ ذی کفار پر ان کی جان و مال کی حفاظت کے بدلے میں کیا ہے ضرر یا خراج، اگر ان سے

لیا جائے تو پھر زمینوں پر کوئی ٹیکس نہ ہو گا اور اگر زمینوں پر محصول لیا جائے گا تو پھر جزیرہ نہ ہو گا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حضرت نے کہ یہ سنت جاری ہے کہ جزیرہ نہ لیا جائے گا مسلوبہ کو اس اور ناقص المنقل سے۔

۴۔ حضرت سے جو خمس کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا ان کا کوئی نبی تھا۔ فرمایا کیا حضرت کے اس خط کی تمہیں خبر نہیں جو آپ نے

اہل مکہ کو لکھا تھا کہ تم اسلام قبول کرو ورنہ میں تم سے جنگ کروں گا۔ انھوں نے حضرت رسول خدا کو لکھا کہ آپ ہم  
سے جزیرہ لے لیں اور ہم کو بتوں کی عبادت کے لئے چھوڑ دیں۔ حضرت نے لکھا میں جزیرہ صرف اہل کتاب سے لیتا ہوں۔

انھوں نے حضرت کو جھٹلانے کے لیے لکھا، آپ لکھتے ہیں کہ آپ سرفہ اہل کتاب سے جزیہ لیتے حالانکہ آپ نے ہجرت کے بعد جزیہ سے جزیہ لیا ہے حضرت نے لکھا کہ مجوسیوں کا بنی مقابضے انھوں نے قتل کر دیا اور اس کی کتاب کو جلا دیا ان کے نبی نے ان کو جو کتاب دی تھی وہ بارہ ہزار اور اٹھ پچیس کی جلد پر لکھی ہوئی تھی۔ (مجموع)

۵۔ میں نے حضرت سے اہل جزیہ کے صدقات کے متعلق پوچھا کہ کیا ایسا جلتا ہے ان سے شراب دوسرے گوشت اور مرداروں کی قیمتوں۔ مسترمایا ان پر جزیہ ہے ان کے اموال کی قیمتوں میں از قسم لحم خنزیر و شراب وغیرہ ان کی فروخت کا گناہ ان کے سہ ہوگا ان کی قیمت جو جزیہ میں لی جائے گی وہ مسلمانوں پر حلال ہے۔ (م)

۶۔ مشر مایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زمین کا محصول ان سے جزیہ کو نہیں ہٹائے گا۔ جزیہ ہاجرین کے لئے عطا ہے اور صدقہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے ان کو جزیہ میں سے کچھ نہ لے گا پھر فرمایا، کیسا وسیع ہے عدل۔ اگر لوگوں کے درمیان عدل سے کام لیا جائے تو وہ غنی ہو جائیں اور آسمان سے ان کے لئے رزق برے اور باذن خدا زمین سے برکت ظاہر ہو۔ (م)

۷۔ میں نے پوچھا کیا اہل جزیہ کے اموال و مویشیوں سے جزیہ کے علاوہ کچھ اور بھی لیا جائے۔ فرمایا نہیں۔ (م)

### باب فی فساد

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن إسماعیل بن مرّار، عن یونس، عن عبد اللہ ابن منان، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : لا تأس بالرجل یمش علی الثمرة و يأکل منها ولا یفسد، قد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن ینبئ الحیطان بالمدينة لمکان المارة، قال : و کان إذا بلغ نخلة أمر بالحیطان فخرقت لمکان المارة

۲۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن خالد بن جریر عن اُبی الرّیبع الشّامي، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام نحوه إلا أنه قال : ولا یفسد ولا یحمل.

۳۔ أحمد بن إدريس، وغیره، عن محمد بن أحمد، عن علی بن الرّیثان، عن اُبیہ، عن یونس أو غیره عن ذکره، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : قلت له : جعلت فداک بلغنی

أنک كنت تفعل فی غلة ابن زیاد شیئاً وأنا أحب أن أسمعہ منك قال : فقال لی : نعم كنت أمر إذا أدركت الثمرة أن ینلم فی حیطانہ ینلم لیدخل الناس و يأكلوا و

كنت أمر فی کل یوم أن یوضع عشر باصات یقع علی کل بنية عشرة کما أکل عشرة جاء، عشرة أخرى یلقى لکل نفس منهم مد من رطب و كنت أمر اجیران الضیعة کلهم

الشیخ و العجوز و الصبی و المریض و المرأة و من لا یقدر أن یجی، فیاکل منها لکل

إنسان منهم مد فإذا كان الجذاذ أوفيت القوام والوكيز والرجال أجرهم وأجل الباقي إلى المدينة ففرقت في أهل البيوت والمستحقين الراجلين والشارنة والأقل والأكثر على قدر استحقاقهم وحصل لي بعد ذلك أربع مائة روكانة ١٠٠٠٠ ألف دينار .

۳ - علي بن محمد بن عبدالله ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن علي بن محمد القاساني ، عن عمن حدثه ، عن عبدالله بن القاسم الجعفري ، عن أبيه قال : كان النسي ثلثمائة إذا بلغت الشام أمر بالحيطان فثلثت .

## باب

## نادر

- ۱- ضرر یا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی صرح نہیں اگر کوئی راستہ سے گزرے اور وہاں درخت ہو اس سے پھل کھائے لیکن نقصان نہ پہنچائے اور رسول اللہ نے منع فرمایا شہر میں ایسی جگہ دیوار بنانے سے جو گزر گاہ ہو اور خستہ میں جلتے تو دیوار بنانے کا حکم دیتے لیکن گزر گاہ سے دیوار ہٹا دی جاتی ۔ (مجموع)
- ۲- اور دوسری روایت میں حضرت نے ایسا ہی مندرایا ہے اسٹ اضافہ اور ہے کہ حشر اب نہ کرے اور لے نہ جائے ۔ (مجموع)
- ۳- میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے عین زیادہ کے غلام میں کچھ کر کے بتایا تھا میں اس کو سننا چاہتا ہوں ضرر یا ہاں ۔ میں نے حکم دیا تھا کہ جب باغ کی دیوار شق ہو جائے اور لوگ اس میں داخل ہوں تو وہ گرسے پرٹے پھل کھالیں ، میں نے یہ بھی کہا تھا کہ دس نشست گاہیں ہوں ہر ایک پر دس آدمی بیٹھیں جب ایک ٹکری کھا چکے تو دوسری کھائے ہر ایک ایک ٹکری سے دسے جاویں اور میں نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ جو لوگ بوڑھے ، بوڑھیاں ، بچے ، بیمار اور عورتیں جو باغ تک آکر نہ کھا سکتے ہوں ان میں سے ہر کو ایک ایک ٹکری دیا جائے اور جب پھل توڑے جائیں تو باغ کا خرچہ دیکھا اور لوگوں کی بہت کے بعد جو بچے وہ شہر میں سے آئیں اور اس پاس کے گروہوں کو دو تین پیمانے کم یا زیادہ ان کے استحقاق کے مطابق دیں اس کے بعد جو ہمارے پاس پھلوں کی قیمت آئی وہ چار سو دینار تھی اور غلہ کی چار ہزار دینار (مسل)
- ۴- حضرت رسول خدا جب پھل پک جاتے تو باغ کی دیوار توڑا دیتے ۔ (م)

## باب

## (فضل الصدقة)

١ - علي بن إبراهيم بن هاشم ، عن أبيه ، عن الحسين بن يزيد النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : الصدقة تدفع ميتة السوء .

٢ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، وأحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبد الجبار جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن غالب ، عمن حدثه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : البرُّ والصدقة ينفيان الفقر ويزيدان في العمر ويدفعان تسعين ميتة السوء ؛ وفي خبر آخر ويدفعان عن شيعتي ميتة السوء .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن [محمد بن] أبي عبد الله ، عن أبيه ، عن خلف بن حماد عن إسماعيل الجوهري ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لأن أحجَّ حجة أحب إليَّ من أن أعتق رقبة ورقبة حتى انتهى إلى عشرة ومثلها ومثلها حتى انتهى إلى سبعين ولأن أعول أهل بيت من المسلمين أشبع جوعتهم وأكسعو عورتهم وأكفَّ وجوههم عن الناس أحب إليَّ من أن أحجَّ حجة وحجة وحجة حتى انتهى إلى عشر وعشر وعشر ومثلها [ومثلها] حتى انتهى إلى سبعين .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : من صدَّق بالخلف جاد بالعطية .

٥ - علي بن محمد ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد ، عن عبد الله بن القاسم ، عن عبد الله بن سنان قال : قال أبو عبد الله عليه السلام داوداً مرضاكم بالصدقة وادفعوا البلاء بالدعاء . واستزّلوا الرزق بالصدقة فإِنَّهَا تَفُكُّ من بين لحي سبعين شيطاناً وليس شيءٌ أنقل على الشيطان من الصدقة على المؤمن وهي تقع في يد الربِّ تبارك وتعالى قبل أن تقع في يد العبد .

٦ - أحمد بن عبد الله ، عن جده ، عن محمد بن علي ، عن محمد بن الفضل ، عن عبد الرحمن بن زيد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : أرض القيامة نارٌ ما خلا ظل المؤمن فإنَّ صدقته تظله .

۷ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبد الله بن سنان قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : الصدقة باليد تقي مئة السوء و تدفع سبعين نوعاً من أنواع البلاء ، وتفك عن لحي سبعين شيطاناً كلهم يأمره أن لا يفعل .

۸ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن النعمان ، عن معاوية ابن عمار قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : كان في وصية النبي صلى الله عليه وآله لأبي المومنين صلوات الله و سلامه عليه : و أما الصدقة فجهدك جهداً حتى يقال : قد أسرفت ولم تسرف .

۹ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : يستحب للمريض أن يعطي السائل يده ويأمر السائل أن يدعو له .

۱۰ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن محمد بن علي ، عن محمد بن عمر بن يزيد قال : أخبرنا أبا الحسن الرضا عليه السلام أنني أصبت بابنين وبني لم يني صغير فقال : تصدق عنه ، ثم قال حين حضريامي : مرا الصبي فليصدق يده بالكسرة والقبضة والشئ وإن قل فإن كل شيء يراد به الله وإن قل بعد أن تصدق النية فيه عظيم إن الله عز وجل يقول : « فمن يعمل مثقال ذرة خيراً يره » و من يعمل مثقال ذرة شراً يره » و قال : « فلا اقتحم العقبة » وما أدريك ما العقبة « فك رقة » أو إطعام في يوم ذي مسغبة « بتيماً ذا مقربة » أو مسكيناً ذا مقربة « علم الله عز وجل أن كل أحد لا يقدر على فك رقة فجعل إطعام اليتيم والمسكين مثل ذلك تصدق عنه .

۱۱ - غير واحد من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن غير واحد ، عن أبي حمزة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : تصدقوا ولو بصاع من تمر ولو ببعض صاع ولو بقبضة ولو ببعض قبضة ولو بتمر ولو بشق تمر فمن لم يجد فبكلمة ليثة ، فإن أحدكم لاق الله فقاتل له : ألم أفعل بك ؟ ألم أجعلك سمياً بصيراً ؟ ألم أجعل لك مالا و ولداً ؟ فيقول : بلى ، فيقول الله تبارك وتعالى : فانظر ما قدمت لنفسك ، قال : فينظر قد أمه وخلفه وعن يمينه و عن شماله فلا يجد شيئاً بقي به وجهه من النار .



## باب صدقہ

- ۱۔ رسول اللہ نے فرمایا صدقہ بری موت سے بچا لیتا ہے۔ (بخاری)
- ۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کراخان اور صدقہ دور کرتے ہیں فقر کو اور زیادہ کرتے ہیں عر کو اور بچاتے ہیں ستر بری موتوں سے (درمحل)
- ۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اگر میں ایک حج کروں تو وہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے ایک غلام آزاد کرنے سے اور ایک غلام آزاد کرنا ہی نہیں، یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے ستر تک پہنچے اور اگر میں بخر گیزی کروں کسی مسلمان خاندان کی، بھوکوں کو سیر کروں اور برہمنوں کو لباس پہناؤں اور ان کی ضروریات کو پورا کروں تو میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے ایک حج سے اور دوسرے حج سے یہاں تک کہ فرمایا ستر حج سے (مجمول)
- ۴۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے پچھلا صدقہ دیا اس نے گویا نیا عطیہ دیا۔ (بخاری)
- ۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے مریدوں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلاؤں کو صدقہ سے دفع کرو اور رزق کا نزول چاہو صدقہ سے کرو وہ سات سو شیطانوں کی گرفت سے بچاتا ہے اور مومن کو صدقہ دینے سے زیادہ گراں شیطان کے لئے اور کوئی چیز نہیں۔ وہ بندہ مومن کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے خدا کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ (بخاری)
- ۶۔ حضرت نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا قیامت کی زمین آگ ہی آگ ہوگی مومن کے سایہ کے کہ اس کا صدقہ اس پر سایہ نکلن ہوگا۔ (حسن)
- ۷۔ حضرت نے فرمایا ہاتھ سے صدقہ دینا محفوظ رکھنا ہے بری موت سے اور دور کر تلبے ستر قسم کی بلاؤں کو اور آزاد کرنا ہے ستر شیطانوں کے جبروں سے جن میں سے ہر ایک حکم دیتا ہے کہ صدقہ نہ دے۔ (حسن)
- ۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ کی وصیت تھی امیر المؤمنین کو کہ صدقہ اس حد تک دو کہ کہا جائے کہ تم نے اسراف کیا حالانکہ وہ اسراف نہ ہوگا۔ (حسن)
- ۹۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ مریدوں کو اپنے ہاتھ سے دے اور اس سے دعا کرنے کے لئے کہے۔ (حسن)
- ۱۰۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے دو لڑکے مرچکے اور ایک لڑکا باقی ہے جو کم سن ہے فرمایا اس کی طرف سے

مصدقہ دور پھر میرے قیام کے دوران فرمایا اس لئے سے کہو کہ تم کو اس صدقہ اپنے ہاتھ سے لے کر وہ شے جو قربت الی اللہ دی جائے اگرچہ کم ہو۔ اس میں نیت کا بڑا دخل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ نیکی دیکھے گا اور جو ذرہ برابر بدی کرے گا بدی دیکھے گا اور فرمایا ہے پھر وہ گھائی پر سے کیوں نہ گزرا اور تم کیا جانو کہ وہ گھائی کیا ہے غلام کو آزاد کرنا یا بھوکے دن کسی یتیم رشتہ دار یا خاکسار مسکین کو کھانا دینا اور اللہ جانتا تھا کہ ہر ایک غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا لہذا اس نے یتیم و مسکین و یتیمہ کو صدقہ دینا اس جگہ مقرر کیا۔

حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ صدقہ دو اگرچہ چھو ہمارے کا ایک صاع ہی ہو یا ایک صاع سے کم ہو یا ایک مسطحی یا ایک مٹھی سے بھی کم ہو یا ایک چھوٹا راہی ہو۔ اگرچہ چھو ہمارے کا ایک ریشہ ہی ہو اور اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر ایک نرم بات ہی کہو، جب تم میں سے کوئی خدا سے ملاقات کرے گا خدا اس سے کہے گا میں نے تجھے سمیع و مبصر نہیں بنایا تھا کیا میں نے تجھ کو صاحب مال و اولاد نہیں بنایا تھا وہ کہے گا ہاں۔ خدا کہے گا اپنے آگے داپٹے بائیں دیکھ پس وہ کوئی چیز ایسی نہ پائے گا جس سے اپنے چہرہ کو آگ سے بچا سکے۔ (ترمذی)

### باب ۱۰

#### ان الصدقة تدفع البلاء

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن الحسن بن محبوب، عن أبي ولاد قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: بگروا بالصدقة و اربغوا فيها فما من مؤمن يتصدق بصدقة يريد بها ما عند الله ليدفع الله بها عنه شرٌّ ما ينزل من السماء إلى الأرض في ذلك اليوم إلا وقاه الله شرٌّ ما ينزل من السماء إلى الأرض في ذلك اليوم.

۲۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن جعفر، عن آبائه عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: إن الله لا إله إلا هو ليدفع بالصدقة الداء و الدبيلة (۱) والحرق والفرق والهدم والجنون وعدّ ﷺ سبعين باباً من السوء.

۳۔ علي بن محمد، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن علي، عن عبد الرحمن بن محمد الأسدي، عن سالم بن مكرم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: مرّ يهودي بالنبي ﷺ فقال: السّام عليك، فقال رسول الله ﷺ: عليك، فقال أصحابه: إنّما سلم عليك بالموت قال: الموت عليك، قال النبي ﷺ: وكذلك رددت، ثم قال النبي ﷺ: إنّ هذا اليهودي بعضه أسود في قفاه فيقتله قال: فذهب اليهودي فاحتطب خطباً كثيراً

فاحتلمه ثم لم يلبث أن انصرف فقال له رسول الله ﷺ : ضعه فوضع الحطب فإذا أسود في جوف الحطب عاض على عود فقال : يا يهودي ما علمت اليوم ، قال : ما علمت عملاً إلا حطبي هذا احتلمته فجئت به وكان معي كعكتان فأكلت واحدة وتصدقت بواحدة على مسكين ، فقال رسول الله ﷺ : بها دفع الله عنه . وقال : إن الصدقة تدفع ميتة السوء عن الإنسان .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال علي عليه السلام : كانوا يرون أن الصدقة تدفع بها عن الرجل الظلوم .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سليمان بن عمرو النخعي قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : قال رسول الله ﷺ : يكرهوا بالصدقة فإن البلاء لا يتخطاها .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن عبد الرحمن بن حماد ، عن حنان بن سدير ، عن أبيه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن الصدقة لتدفع سبعين بليّة من بلايا الدنيا مع ميتة السوء ، إن صاحبها لا يموت ميتة السوء أبداً مع ما يدخر لصاحبها في الآخرة .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بشر بن سلمة ، عن مسمع ابن عبد الملك ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من تصدّق بصدقة حين يصبح أذهب الله عنه نحس ذلك اليوم .

٨ - علي بن محمد بن عبد الله ، عن أحمد بن محمد ، عن غير واحد ، عن علي بن أسباط ، عن الحسن بن الجهم قال : قال أبو الحسن عليه السلام لإسماعيل بن محمد وذكر له أن ابنه صدّق عنه ، قال : إنه رجل قال : فمره أن يتصدّق ولو بالكسرة من الخبز ثم قال : قال أبو جعفر عليه السلام : إن رجلاً من بني إسرائيل كان له ابن وكان له محباً فأتى في منامه فقيل له : إن أبناك ليلة يدخل بأهله يموت ، قال : فلمّا كان تلك الليلة وبني عليه أبوه توقع أبوه ذلك فأصبح ابنه سليماً فأتاه أبوه فقال له : يا بني هل عملت البارحة شيئاً من الخير ؟ قال : لا إلا أن سألت أتي الباب وقد كانوا ادّخروا لي طعاماً فأعطيته السائل ، فقال : بهذا دفع الله عنك .

۹۔ وہذا الإسناد، عن علي بن أسباط، عمن رواه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال :  
 كان بيني وبين رجل قسمة أرض وكان الرجل صاحب نجوم وكان يتوختى ساعة  
 السعود فيخرج فيها وأخرج أنا في ساعة الذحوس فاقسمنا فخرج لي خير القسمين  
 فضرب الرجل يده اليمنى على اليسرى ثم قال : ما رأيت كاليوم قط قلت : وبلى الآخر  
 وماذاك ؟ قال : إني صاحب نجوم أخرجتك في ساعة الذحوس وخرجت أنا في ساعة  
 السعود ثم قسمنا فخرج لك خير القسمين ، فقلت : ألا أحذرك بحديث حدثني به  
 أبي قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من مره أن يدفع الله عنه نحس يومه فليفتح يومه بصدقة  
 يذهب الله بها عنه نحس يومه ومن أحب أن يذهب الله عنه نحس ليلته فليفتح ليلته بصدقة  
 يدفع الله عنه نحس ليلته ، فقلت : وإني افتتحت خروجي بصدقة فهذا خير لك من علم النجوم .

۱۰۔ العسرين بن محمد ، عن عملي بن محمد ، عن الحسن بن علي البوشاء ، عن  
 أبي الحسن عليه السلام قال : سمعته يقول : كان رجل من بني إسرائيل ولم يكن له ولد  
 فولد له غلام وقيل له : إنه يموت ليلة عرسه فمكث الغلام فلما كان ليلة عرسه نظر إلى  
 شيخ كبير ضعيف فرحه الغلام فدعاه فأطعمه فقال له السائل : أحييتني أحيالك الله قال :  
 فاتاه آت في النوم فقال له : سل ابنك ما صنع ، فسأله فخبّره بصنيعه ، قال : فاتاه آت  
 مرة أخرى في النوم فقال له : إن الله أحيالك ابنك بما صنع بالشيخ .

۱۱۔ علي بن محمد بن عبد الله ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن أبيه ، عن فضالة بن  
 أيوب ، عمن ذكره ، عن محمد بن مسلم قال : كنت مع أبي جعفر عليه السلام في مسجد الرسول  
صلى الله عليه وآله فسقط شرفة من شرف المسجد فوقعت على رجل فلم تضربه وأصاب رجله ،  
 فقال أبو جعفر عليه السلام : سلوه أي شيء عمل اليوم ، فسأله فقال : خرجت وفي كمي تمر  
 فمردت بسائل فتصدقت عليه بتمر ، فقال أبو جعفر عليه السلام : بها دفع الله عنك .

### باب

## صدقة بلا کو دور کرتا ہے

۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ صدقہ دور اور اس کی طرف رغبت رکھو، جو بندہ مومن صدقہ

دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ اللہ اس سے شر کو دور رکھے تو اللہ اس روزان تمام بلاؤں سے دور رکھتا ہے جو آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہیں۔ (فہ)

۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ دفع کرتا ہے صدقہ سے سخت سے سخت بیماریوں کو اور بچاتا ہے جلنے، اڈہنے، ماسکان کرنے اور جنوں سے اور حضرت نے شمار کئے ستر دروازے برائی کے۔ (فہ)

۳۔ ایک یہودی حضرت رسول خدا کی طرف گزرا اور اس نے کہا تمہارے لئے موت ہو حضرت نے فرمایا تیرے لئے ہو حضرت کے اصحاب نے کہا کیا اس نے سلام کیا تھی موت کے ذکر سے، آپ نے فرمایا تیرے لئے موت ہو حضرت نے جواب دیا جو اس نے

کہا تھا اسی کو لوٹا دیا۔ پھر حضرت نے فرمایا۔ اس یہودی کی گدی میں سانپ کاٹے گا اور یہ مر جائے گا۔ فرمایا اماں نے وہ یہودی چلا گیا اور بہت سی ایندھن کی لکڑیاں اس نے جمع کیں اور ان کا گٹھا باندھ کر اٹھایا۔ تھوڑی دیر کے

بعد وہ لوٹا۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا اس بوجھ کو زمین پر رکھ، گاگا ایک کالا سانپ ان لکڑیوں کے پچ میں تھا جو ایک ٹکڑی پر دانت مار رہا تھا۔ حضرت نے فرمایا اے یہودی، آج تو نے کیا عمل کیا۔ پس نے کہا میں نے ان لکڑیوں کو

اٹھائے اور لانے کے سوا اور کچھ نہیں کیا درویشاں میرے پاس تھیں ایک میں نے خود کھائی دوسری ایک مسکین کو کو صدقہ دی۔ فرمایا اسی لئے اللہ نے تیری بلا کو دفع کیا۔ بے شک صدقہ انسان کو بڑی موت سے دور رکھتا ہے۔ (فہ)

۴۔ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے کہ صدقہ رجل مظلوم سے مصیبت کو دور کرتا ہے۔ (فہ)

۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا صبح کو صدقہ دو کہ بلا اس کے قریب نہیں آتی۔ (فہ)

۶۔ فرمایا حضرت نے صدقہ دنیا کی بلاؤں میں سے ستر بلاؤں سے بچاتا ہے اور بری موت سے صدقہ دینے والے کو نجات دیتا ہے صدقہ دینے والا بری موت کبھی نہیں مرتا۔ (فہ)

۷۔ فرمایا صبح کو صدقہ دینے والے سے اس دن کی نحوست دور ہو جاتی ہے۔ (فہ)

۸۔ امام رضا علیہ السلام سے اسماعیل بن محمد نے ذکر کیا کہ اس کے بیٹے نے صدقہ دیا۔ فرمایا وہ جو الحمد ہے اس کے لئے کہ وہ صدقہ دیا کرے۔ اگرچہ روٹی کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ پھر فرمایا کہ امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی

کا ایک بیٹا تھا جسے وہ دوست رکھتا تھا اس نے رات کو خواب میں کسی کو کچھ سنا کہ تیرا بیٹا اگلی رات تمہارے اہل میں مرا ہوا آئے گا جب وہ رات آئی تو باپ کو اس امر کے واقع ہونے کا خوف ہوا صبح کو اس کا بیٹا صبح و سالم رہا۔ باپ اس

کے پاس آیا اور کہنے لگا بیٹے تو نے کل رات کو کوئی عمل خیر کیا ہے اس نے کہا اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ ایک سال کی دردناک پر آیا۔ میں نے جو کچھ کھانا گھر میں تھا اس کو دے دیا۔ اس نے کہا بس یہی وجہ تھی کہ تیرے سر سے مصیبت ٹل گئی۔ (مجموع)

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے اور ایک شخص کے درمیان زمین تقسیم ہوتی تھی (اور وہ شخص بخوبی تھا اور چاہتا تھا کہ وہ ایک نیک ساعت میں گھر سے نکلے اور میں منحوس ساعت میں نکلوں پس جب تقسیم ہوتی تو اچھا



حصہ میری طرف آیا اس نے اپنا دایہا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر کہا۔ میں نے آج جیسا منحوس دن بھی نہیں دیکھا میں نے کہا میں تمہیں بتاؤں گا اس نے کہا میں بخوبی ہوں میں نے تمہیں منحوس گھڑی میں نکالا اور خردنیک ساعت میں نکلا، لیکن تقسیم میں بہترین حصہ آپ کو ملا۔ میں نے کہا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے والد نے مجھ سے بیان کی ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو چاہتا ہے کہ اللہ اس سے اس دن کی نحوست دور کرے تو اس دن کا آغاز صدقہ سے کرے۔ اللہ اس دن کی نحوست اس سے دور رکھے گا اور جو چاہتا ہے کہ رات کی نحوست کو دور رکھے تو اسے چاہیے کہ رات کے آغاز میں صدقہ دے خدا اس رات کی نحوست کو اس سے دور رکھے گا میں نے کہا میں نے اپنے نکلنے کا آغاز صدقہ سے کیا تھا اور طریقہ علم نجوم سے بہتر ہے تیرے لئے۔ (حسن)

۱۔ فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کے کوئی اولاد نہ تھی پھر بیٹا پیدا ہوا اس سے کہا گیا کہ شادی کی رات مر جائے گا وہ بڑا کھٹھارا رہا۔ جب عروسی کی رات آئی تو اس ایک بوڑھے ضعیف کو دیکھا۔ لڑکے کو اس پر رحم آیا اس نے اسے بلایا اور کھانا پڑا۔ سائل: کہا تو نے مجھے زندہ کیا اللہ تجھے زندہ رکھے۔ ایک آنے والے نے لڑکے کے باپ سے کہا۔ اپنے بیٹے سے پوچھ کر اس نے کیا کیا۔ باپ نے پوچھا تو اس نے بتایا۔ آنے والا دوبارہ آیا خواب میں اور اس نے کہا۔ اللہ نے تیرے بیٹے کو تیرے لئے زندہ رکھا اس صدقہ کی وجہ سے جو اس نے بڑے کو دیا تھا۔ (درسل)

۱۱۔ میں ابو جعفر علیہ السلام کے ساتھ مسجد رسول میں تھا ناگاہ مسجد کا ایک کنگرہ ایک شخص پر گرا مگر اس کے چوٹ نہ آئی اور اس کا پاؤں صبح سالم رہا۔ امام علیہ السلام نے لوگوں سے کہا اس سے پوچھو آج تو نے کیا عمل خیر کیا ہے پوچھا تو اس نے بتایا کہ جب میں گھر سے نکلا تھا تو میری آستین میں ایک چھوٹا سا تھا۔ ایک سائل نے سوال کیا میں نے وہ اسے دے دیا امام نے فرمایا اسی وجہ سے اللہ نے تیری بلا دور کی۔ (درسل)

## ﴿بانہ﴾

﴿فصل صدقة السر﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن جعفر بن محمد الأشعري، عن ابن القداح، عن أبي عبد الله، عن أبيه عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: صدقة السر تطفى غضب الرب.

۲ - الحسین بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن علي بن مرداس ، عن صفوان بن يحيى ؛  
والحسن بن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن عماد الساباطي قال : قال لي أبو عبد الله  
عليه السلام : يا عماد الصدقة والله في السر أفضل من الصدقة في العلانية وكذلك والله العبادۃ  
في السر أفضل منها في العلانية .

### باب

## فضیلت پوشیدہ صدقہ کی

- ۱- حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ چھپا کر صدقہ دینا خدا کے غضب سے نجات دیتا ہے۔ (۲)
- ۲- حضرت نے فرمایا اے عمار پوشیدہ صدقہ دینا علانیہ سے بہتر ہے اور پوشیدہ عبادت ظاہر عبادت سے (۲)۔

### باب

#### ☆ (صدقۃ اللیل) ☆

- ۱ - محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم قال : كان  
أبو عبد الله عليه السلام إذا اعتم وذهب من الليل شطره أخذ جراباً فيه خبز ولحم والدرهم  
فحمله على عنقه ثم ذهب به إلى أهل الحاجة من أهل المدينة فقسّمه فيهم ولا يعرفونه  
فلما مضى أبو عبد الله عليه السلام قد دوا فلما كان أبو عبد الله عليه السلام .
- ۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله ،  
عن آبائه عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : إذا طرقكم سائل ذكر بليل فلا تردوه .
- ۳ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد ، عن سعدان بن مسلم ،  
عن معلى بن خنيس قال : خرج أبو عبد الله عليه السلام في ليلة قد رشت وهو يريد ظلة بني  
ساعة فاتبعته فإذا هو قد سقط منه شيء فقال : بسم الله اللهم ردّ علينا ، قال : فاتيتہ  
فسلمت عليه ، قال : فقال : معلى ؛ قلت : نعم جعلت فداك فقال لي : التمس يدك فما وجدت  
من شيء فادفعه إلي فإذا أنا بخبز منتشر كثير فجعلت أدفع إليه ما وجدت فإذا أنا بجراب

أعجز عن حمله من خبز فقلت : جعلت فداك أحمله على رأسي فقال : لا أنا أولى به منك ولكن امض معي قال : فأتينا ظلة بني ساعدة فإذا نحن بقرم نيام فجعل يدهس الرغيف والرغيفين حتى أتى على آخرهم ثم انصرفنا ، فقلت : جعلت فداك يعرف هؤلاء الحق فقال : لو عرفوه لو أسيناهم بالدقة - والدقة هي الملح - إن الله تبارك وتعالى لم يخلق شيئاً إلا وله خازن يخزنه إلا الصدقة فإن الرب يلبسها بنفسه وكان أبي إذا تصدق بشيء وضعه في يد السائل ثم ارتدّه منه قبله وشبهه ثم ردّه في يد السائل ، إن صدقة الليل تطفي غضب الرب وتمحو الذنوب العظيم وتهوّن الحساب وصدقة النهار تثمر المال وتزيد في العمر ، إن عيسى ابن مريم عليه السلام لما أن مرّ على شاطئ البحر رمى بقرص من قوته في الماء فقال له بعض الخواريين : يا روح الله وكلمته ، لم فعلت هذا و إنما هو من قوتك ؟ قال : فقال : فعلت هذا لدابة تأكله من دواب الماء وتوابه عند الله عظيم .

## باب

## رات کا صدقہ

- ۱۔ ہشام بن سالم نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ جب نماز عشاء پڑھتے اور رات کا کچھ حصہ گزر جاتا تو ایک تیلی میں روٹی ، گوشت اور درہم بھرتے اور اس کو اپنی گردن پر رکھتے اور دینار کے اہل حاجت کے پاس جاتے اور ان میں تقسیم کرتے در آنحالیکہ وہ لوگ حضرت کو نہیں پہچانتے تھے بعد میں انھیں پتہ چلتا کہ وہ عبد اللہ تھے۔ (۴)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ان کے آباء طاہرین نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کوئی سائل رات کو آئے اور سوال کرے تو اسے رو نہ کر وہ (رض)
- ۳۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام ایک رات گھر سے نکلے بارش ہو رہی تھی آپ بنی ساعدہ کے سائبان کی طرف جاتے تھے میں کچھ تھا کوئی شے آپ کی کر گئی۔ فرمایا بسم اللہ یا اللہ ہم پر اسے ڈھانے میں حضرت کے پاس آیا اور کلام کیا۔ فرمایا اے معاذ میں نے کہا تھا ہاں میں آپ پر خدا ہوں۔ فرمایا اپنے ہاتھ سے ڈھونڈو جو چیز ملے مجھے دور تلاش کے بعد مجھے بہت سے روٹی کے ٹکڑے ملے وہ میں نے حضرت کے دیے میں نے دیکھا کہ روٹیوں کا ایک ڈرنی تھیلا ہے جس کے اٹھانے سے میں عاجز تھا میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں اس کو میں سر پر رکھ کر چلتا ہوں فرمایا نہیں میں اس کو بے جا زیادہ حقدار ہوں لیکن تم میرے ساتھ چلو۔ پس ہم بنی ساعدہ کے سائبان کے پاس آئے وہاں کچھ لوگ سو رہے تھے حضرت نے ایک

ایک دو روٹی ان پر تقسیم کی یہاں تک کہ آپ ان کے آخر تک پہنچے۔ پھر ہم لوٹ آئے۔ میں نے کہا کیا یہ لوگ حق کی معرفت رکھتے ہیں فرمایا اگر صاحبان معرفت ہوتے تو ہم ان سے اٹھارہ ہمدردی کرتے ذمہ سے اور ذمہ نمک سے۔  
 (مراد سالن، اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا ایک خازن مقرر کیا ہے سوائے صدقہ کے کہ اللہ اس سے بذاتہ تعلق رکھتا ہے اور میرے پدر بزرگوار جب کوئی شے صدقہ دیتے تو اسے ساکن کے ہاتھ میں دیتے پھر اس سے لے کر بوسہ دیتے اور سوگھتے پھر ساکن کو دیتے رات کا غضب رب سے پناہ دیتا ہے اور اس سے گناہ عظیم محو کرتا ہے اور دنیا کا صدقہ مال میں نفع دیتا ہے اور عمر زیادہ کرتا ہے حضرت عیسیٰ کا گزردریا کے کنارے سے ہوا تو آپ نے اپنے کھانے کی روٹی دریا میں ڈال دی حواریوں نے کہا لے لے روح اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا یہ تو آپ کی روزی تھی فرمایا اس پانی میں چوپایہ بچے وہ اسے کھائے گا۔ صدقہ کا عند اللہ ثواب عظیم ہے۔ (رحمہ)

### ﴿باب ۵﴾

﴿فی ان الصدقة تزيد فی المال﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن یحییٰ، عن غیاث بن إبراهیم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إنَّ الصَّدَقَةَ تَقْضِي الدَّيْنَ وَتُخْلِفُ بِالْبَرَكَةِ.

۲۔ أَعْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْجَهْمُ بْنُ الْحَكَمِ الْمَدَائِنِيُّ <sup>(۶)</sup>، عَنْ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقُوا فَإِنَّ الصَّدَقَةَ تَزِيدُ فِي الْمَالِ كَثْرَةً وَتَصَدَّقُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ.

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ عَمِّهِ هَارُونَ بْنِ عِيسَى قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِمُحَمَّدِ ابْنِهِ: يَا بَنِيَّ كَمْ فَضْلُ مَعَكَ مِنْ تِلْكَ السَّفَقَةِ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ دِينَارًا، قَالَ: أَخْرِجْ فَتَصَدَّقْ بِهَا، قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعِيَ غَيْرُهَا، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَخْلِفُهَا، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مَفْتَاحًا وَمِفْتَاحَ الرِّزْقِ الصَّدَقَةُ فَتَصَدَّقْ بِهَا، ففعل فما لبث أبو عبد الله عليه السلام عشرة أَيَّامٍ حَتَّى جَاءَهُ مِنْ مَوْضِعِ أَرْبَعَةِ آلَافِ دِينَارٍ فَقَالَ: يَا بَنِيَّ أَعْطَيْنَاكَ أَرْبَعِينَ دِينَارًا فَأَعْطَانَا اللَّهُ أَرْبَعَةَ آلَافِ دِينَارٍ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: اسْتَزَلُّوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ.

۴ - علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن النوفلی ، عن السکونی ، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : ما أحسن الصدقة فی الدنیا إلا أحسن اللہ الخلافة علی ولده من بعده وقال : حسن الصدقة یقضي الدین و یخلف علی البرکة .

### باب ۳

## صدقہ سے مال میں زیادتی ہوتی ہے

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صدقہ قرضہ کو ادا کرتا ہے اور آٹھ بچے برکت چھوڑتا ہے۔ (مشق)
- ۲۔ رسول اللہ نے فرمایا صدقہ دو کیونکہ صدقہ مال کو بڑھاتا ہے صدقہ دو اللہ تم پر رحم کرے۔ (من)
- ۳۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے فرزند محمد سے فرمایا۔ تمہیں خرچ کے بعد کیا پیرا۔ کہا چالیس دینار فرمایا انہیں نکالو اور صدقہ دو میں نے کہا میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں فرمایا صدقہ دے دو اللہ تمہیں اس میں زیادتی کرے گا کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہر شے کی ایک کبھی ہوتی ہے اور رزق کی کبھی صدقہ ہے پس امام زادہ نے تصدیق کر دیا حضرت کو دس دن نہ گزرے کہ آپ کے ایک موش سے ہزار دینار آگئے حضرت نے فرمایا۔ اے فرزند ہم نے اللہ کو چالیس دینار دیئے اور اللہ نے ہم کو ہزار دیئے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ رزق کو صدقہ سے
- ۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے دنیا میں اچھا صدقہ دیا تو اللہ اس کے بعد اس کی اولاد میں فیرو برکت دیتا ہے اور فرمایا اچھا صدقہ دینا قرض کو ادا کرتا ہے اور برکت میں زیادتی کرتا ہے (من)

### باب ۴

#### ﴿الصدقة علی القرابة﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن اُبی حمیلہ ، عن جابر ، عن اُبی جعفر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من وصل قریباً بحسنة أو عمره كتب اللہ له حجتین وعمرتین وكذلك من حمل عن حمیم یضاعف اللہ له الأجر ضعفین .
- ۲۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن النوفلی ، عن السکونی ، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أي الصدقة أفضل ، قال : علی ذی الرحم الکاشع



۳۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله عليه السلام : الصدقة بعشرة والقرض بثمانية عشر وصلة الإخوان بعشرين وصلة الرحم بأربعة وعشرين .

### باب

## قربتاروں کو صدقہ دینا

- ۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو حج و عمرہ کے دوران صلہ رحم کرنا ہے تو اللہ اس کو درج اور دوزخ کا ثواب دیتا ہے اسی طرح جو اپنے دوست کا ترغیب دے اور کرنا ہے تو اللہ اس کے اجر کو دو ٹا کر دیتا ہے۔ (م)
- ۲۔ رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا جو اس رشتہ دار کو دیا جائے جو عداوت کو دل میں چھپائے ہو۔ (م)
- ۳۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ دس صدقہ میں دینا اور اٹھارہ قرض میں دینا ایک ان دونوں میں برابر ہے پس صلہ رحم کے بھائیوں سے اور ہم صلہ رحم کے عزیزوں سے۔ (م)

### باب

(کفایۃ العیال والتوسع علیہم)

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، و أحمد بن محمد جميعاً ، عن الحسن بن محبوب ، عن مالک بن عطیة ، عن أبي حمزة الثمالي ، عن علي بن الحسين عليه السلام قال : أَرْضَاكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَسْبَغْكُمْ عَلَى عِيَالِهِ .
- ۲۔ و عنهما ، عن الحسن بن محبوب ، عن العلاء بن رزین ، عن محمد بن مسلم قال : قال رجل لأبي جعفر عليه السلام : إن لي صبيعة بالجبل أستغفلها في كل سنة ثلاث آلاف درهم فأنفق على عيالي منها ألفي درهم وأتصدق منها بألف درهم في كل سنة فقال أبو جعفر عليه السلام : إن كانت إلا لقان تكفيهم في جميع ما يحتاجون إليه لستهم فقد نظرت لنفسك ووقفت لرشدك وأجريت نفسك في حياتك بمنزلة ما يوصي به الحي عند موته .
- ۳۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن معمر بن خلاد ، عن أبي الحسن

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَوْسَعَ عَلَى عِيَالِهِ كَيْلَا يَتَمَنَّوْا مَوْتَهُ وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : وَ  
يُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ نَسَكِيًّا وَبَيْتِيًّا وَأَسِيرًا . قَالَ : الْأَسِيرُ عِيَالُ الرَّجُلِ يَنْبَغِي  
لِلرَّجُلِ إِذَا زِيدَ فِي النِّعْمَةِ أَنْ يَزِيدَ أَسْرَاهُ فِي السَّعَةِ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ فَلَانًا أَنْعَمَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ بِنِعْمَةٍ فَمَنْعَهَا أَسْرَاهُ وَجَعَلَهَا عِنْدَ فَلَانٍ فَذَهَبَ اللَّهُ بِهَا ، قَالَ مُعَمَّرٌ : وَكَانَ فَلَانٌ حَاضِرًا .  
٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَثْمَانَ ، عَنْ الرَّبِيعِ  
ابْنِ يَزِيدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْيَدُ الْعَلِيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْنُ  
بَنِي تَعُولٍ

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ : قَالَ : صَاحِبُ النِّعْمَةِ يَجِبُ عَلَيْهِ التَّوَسُّعُ عَنْ عِيَالِهِ .

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النَّوْفَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ بِشَهْوَةِ أَهْلِهِ وَ الْمُنَافِقُ يَأْكُلُ  
أَهْلَهُ بِشَهْوَتِهِ .

٧ - سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِلَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُوتُ عِيَالَهُ قُوْتًا مَعْرُوفًا ، قَالَ : نَعَمْ إِنَّ النَّفْسَ إِذَا عَرَفَتْ قُوْتَهَا  
قَنَعَتْ بِهِ وَنَبَتْ عَلَيْهِ اللَّحْمَ .

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَضَيِّعَ مِنْ يَعُولِهِ .

٩ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي الْخَزَرَجِيِّ الْأَنْصَارِيِّ ،  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ غَرَابٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ  
مَنْ أَلْقَى كُلَّهُ عَلَى النَّاسِ ، مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ ضَيَّعَ مِنْ يَعُولٍ

١٠ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي  
حَزْرَةَ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَأَنْ أَدْخُلَ السُّوقَ وَمَعِيَ دِرَاهِمُ أَتْبَاعٍ بِهِ لِعِيَالِي  
لِحْمًا وَقَدْ قَرَمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَقَ نَسَمَةً .

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَنَانٍ ، عَنْ

أبي عبد الله عليه السلام قال: كان علي بن الحسين عليه السلام إذا أصبح خرج غادياً في طلب الرزق فقيل له: يا ابن رسول الله أين تذهب؟ فقال: أتصدق ليعالي، قيل له: أتصدق؟ قال: من طلب الحلال فهو من الله عز وجل صدقة عليه. ۱۲ - علي بن محمد بن بندار، عن أحمد بن أبي عبد الله، عن محمد بن عيسى، عن أبي محمد الأنصاري، عن عمر بن يزيد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إن المؤمن يأخذ بأدب الله عز وجل إذا وسع عليه اتسع وإذا أمسك عليه أمسك.

۱۳ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن مرزم، عن معاذ بن كثير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من سعادة الرجل أن يكون القيم على عياله. ۱۴ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن باسر الخادم قال: سمعت الرضا عليه السلام يقول: ينبغي للمؤمن أن ينقص من قوت عياله في الشتاء ويزيد في وقودهم.

### باب

## اپنے اہل و عیال کی پرورش اور انکی ضرورت پورا کرنا

- ۱- فرمایا حضرت علی بن الحسین نے کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ (۴)
- ۲- امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا کہ پہاڑی علاقہ میں میسر ہی کچھ زمین ہے جس سے ہر سال مجھے سو ہزار درہم غلہ ملتا ہے اس میں سے میں اپنے خیال پر دو ہزار درہم خرچ کرتا ہوں اور ہزار درہم ہر سال صدقہ دے دیتا ہوں حضرت نے فرمایا اگر دو ہزار ان کو تمام سال کی ضرورتوں میں کافی ہیں تو تم نے اپنے نفس پر نظر کی اور اپنی خیر پوری کو پورا کیا اور تم نے اپنی زندگی میں وہی کیا جو ایک شخص اپنی موت کے وقت بھی زندہ کو وصیت کرتا ہے۔ (۵)
- ۳- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے آدمی کو جاسے کہ وہ اپنے عیال کی ضروریات کو پورا کرے تاکہ وہ مرنے کی قسم نہ کرے اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: "وہ لوگ محبت خدا میں مسکین و یتیم و اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں" اور فرمایا اسیر سے مراد کسی آدمی کی عیال ہے ان کو لازم ہے کہ نعمت میں زیادتی ہو تو اپنے عیال کے نفقہ میں بھی زیادتی کرے پھر فرمایا فلاں شخص کو اللہ نے بھرپور نعمت دی تو اس نے اپنے عیال سے روک کر دوسرے کو دے دی اللہ نے اس سے

- نعت کو روک لیا۔ راوی کہتے ہیں وہ نفلان شخص وہاں موجود تھا۔ (۴)
- ۴۔ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ دینے والا ہاتھ روکنے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور نجات والا وہ ہے جو اپنے عیال کی خبر لیتا رہے۔ (مجمول)
- ۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے مالدار پر واجب ہے اپنے اہل عیال کی ضروریات کو پورا کرنا۔
- ۶۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد پر واجب ہے کہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کھانا ہے اپنے اہل کی خواہش کے ساتھ اور شائق کھانا ہے اپنے اہل کو اپنی خواہش کے مطابق۔ (۵)
- ۷۔ کسی نے امام سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے عیال کو قوت معروٹ دیتے تھے سنا یا مان جب کوئی نفس اپنے قوت کو پہچان لیتا ہے تو اس پر فحاشت کر لے اور اسی سے اس کا گوشت پوست اگتا ہے (حسن)
- ۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مرد کے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ وہ نظر انداز کرے اپنے عیال کو (حسن)
- ۹۔ سنا یا حضرت رسول خدا ﷺ نے ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو اپنا اور اپنے اہل عیال کا بار دوسروں پر ڈالے اور ملعون ملعون ہے جو اپنے عیال کو نظر انداز کرے۔ (مجمول)
- ۱۰۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ اگر میں بازا بھاؤں اور میرے درہم ہوں عیال کے لئے گوشت خریدنے کو اور ان کی خواہش بھی ہو تو میرے لئے زیادہ محبوب ہے ایک کینہ آزاد کرنے سے۔ (حسن)
- ۱۱۔ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام صبح کو طلب رزق میں نکلتے تھے کسی نے پوچھا آپ کہاں جاتے ہیں فرمایا اپنے عیال کے صدقہ کے لئے اس نے کہا کیا آپ صدقہ دیتے ہیں فرمایا جو حلال روزی طلب کرتا ہے وہ خدا کی طرف سے اس پر صدقہ ہوتا ہے۔ (حسن)
- ۱۲۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ مومن ادب خدا حاصل کرتا ہے جبکہ تو وسیع رزق کرے عیال پر وسعت رزق کی صورت میں اور کمی کرے کی صورت میں۔ (حسن)
- ۱۳۔ فرمایا حضرت نے کہ آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ وہ اپنے عیال کی رزق کی رسائی کا پوری طرح ذمہ دار ہو۔ (حسن)
- ۱۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ مومن کو چاہئے کہ اپنے عیال کے قوت سے جھاڑوں میں کم کرے اور گرمی میں بڑھا لے۔ (مجمول)

## باب ۴۵

﴿(من يلزم نفقته)﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ، عن عبد اللہ بن المغیرہ، عن حریر، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : قلت له : من الذي أحتن عليه وتلزم من نفقته ؟ قال : الوالدان والولد والزوجة .
- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن یحییٰ، عن غیاث بن ابراہیم، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : اُتی امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ یتیم، فقال : خذوا بنفقته أقرب الناس منه من العشيرة كما يأكل ميراثه .
- ۳۔ سهل بن زیاد، عن علی بن الحکم، عن العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : قلت له : من يلزم الرجل من قرابته ممن ينفق عليه ؟ قال : الوالدان والولد والزوجة .

## باب ۴۶

# کن لوگوں کا نفقہ لازم ہے

- ۱۔ میں نے حضرت سے پوچھا کہ میری شفقت کا اہل کون ہے جس کا نفقہ لازم ہے فرمایا اولاد اور زوجہ (حسن)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین کے پاس ایک یتیم آیا آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اس کے پاس جو قبیلہ میں اس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو تاکہ وہ اس کے نفقہ کا اسی طرح ذمہ دار ہو جیسا کہ اس کی میراث لینے میں ہوگا۔ (موثق)
- ۳۔ میں نے پوچھا قرابت داروں میں وہ کون ہیں جن کا نفقہ واجب ہو فرمایا ماں باپ لڑکا اور زوجہ (رض)

## باب ۴۷

﴿(الصدقة علی من لا تعرفه)﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر، عن صدیر



الصیرفی قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أطلع سائلاً لأعرفه مسلماً ، فقال : نعم أعط من لا تعرفه بولاية ولا عداوة للحق إن الله عز وجل يقول : ودقوا للناس حسناً ، ولا تطعم من نصب لشيء من الحق أدعاً إلى شيء من الباطل .

۲ - عده من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن أبيه ، عن عبد الله بن الفضل النوفلي عن أبيه ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن السائل يسأل ولا يدري ماهو ، قال : أعط من وقعت له الرخصة في قلبك وقال : أعط دون الدرهم ، قلت : أكثر ما يعطى ، قال : أربعة دنانير .

## باب

### انجان آدمی کو صدقہ دینا

- ۱۔ میں نے حضرت سے کہا کیا میں ایسے سائل کو کھانا دوں جس کو مسلمان نہیں جانتا۔ فرمایا ہاں مے دو اس شخص کو جس کے متعلق تم نہیں جانتے کہ وہ حق سے محبت رکھتا ہے یا دشمنی ، خدا فرماتا ہے اس سے نرمی سے بات کرو ، ہاں نا صبی کو نہ دو اور نہ اس کو جو دعوت باطل ہے ۔ (حسن)
- ۲۔ حضرت سے سوال کیا گیا اس سائل کے متعلق جیسے نہیں جانتا وہ کون ہے فرمایا جس پر تمہیں ریم آئے اُسے مے دو اور یہ بھی فرمایا پورا درہم نہ دو ، میں نے کہا زیادہ سے زیادہ کتنا فرمایا چار دانگ ۔ (مجمول)

## باب

﴿الصدقة على أهل البوادی وأهل السواد﴾

- ۱ - عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع أو غيره عن محمد بن عذافر ، عن عمر بن يزيد قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الصدقة على أهل البوادي والسواد فقال : تصدق على الصبيان والنساء والرثماء والضعفاء والشيوخ وكان ينهى عن أولئك الجسمانيين يعني أصحاب الشعور .

۲۔ أحمد بن محمد ، عن علي بن الصلت ، عن زرعة ، عن منهل القصاب قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : أعط الكبير والكبير والصغير والصغيرة ومن وقعت له في قلبك رخصة وإيّاك وكل وقال : بيده وهزّها .

۳۔ أحمد بن محمد ، عن محمد بن علي ، عن الحكم بن مسكين ، عن عمرو بن أبي نصر قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن أهل السواد يقتحمون علينا وفيهم اليهود والنصارى والمجوس فنصدق عليهم فقال : نعم .

## باب

### صدقة اہل بادیہ پر

- ۱۔ میں نے پوچھا صدقہ دینے کے متعلق دیہاتیوں اور شہریوں کو، قرایا صدقہ دوپچوں، غورتوں، اپاچوں، کمزوروں اور بوڑھوں کو اور منع فرمایا ان دیوانوں کو یعنی اصحاب مشغور کو دینے جو صاحب عقل ہو کر کچھ نہیں کرتے۔ (درمسل)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بوڑھے، بوڑھی، لڑکے، لڑکی اور اس کو دوس کے اوپر تمہیں رحم آئے اور ہرگز نہ دو ہر اپنے مخالف کو اور جس کے ہاتھ میں اس کو ہر باد کرنا ہو۔ (مجمول)
- ۳۔ میں نے حضرت سے کہا اہل شہر میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ہمارے لئے باعث ایذا ہیں ان میں یہودی بھی ہیں نصاریٰ بھی اور مجوسی بھی، کیا انہیں صدقہ دیں فرمایا ہاں۔ (ضم)

## باب

### ﴿کراہیۃ رد السائل﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن أبيه ، عن الحسين بن يزيد النوفلي ، عن اسماعيل بن أبي زياد السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : لا تقطعوا على السائل مسألته فلولاً أن المساكين يكذبون ما أفلح من ردّهم .

۲۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن محمد بن مسلم قال : قال أبو جعفر عليه السلام : أعط السائل ولو كان علی ظهر فرس .

۳۔ عددۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن محمد بن سنان ، عن إسحاق بن عمار ، عن الوصافي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان فيما ناجى الله عز وجل به موسى عليه السلام قال : يا موسى أكرم السائل ببذل يسير أو برد جميل لأنه يأتيك من ليس بانس ولا جان ملائكة من ملائكة الرحمن يبلونك فيما خولت و يسألونك عما نزلت فانظر كيف أنت صانع يا ابن عمران .

۴۔ عددۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله ابن غالب الأسدي ، عن أبيه ، عن سعيد بن المسيب قال : حضرت علي بن الحسين عليه السلام يوماً حين صلى الغداة فذا سائل بالماء فقال علي بن الحسين عليه السلام : اعطوا السائل ولا تردوا سائلاً .

۵۔ علی بن محمد بن عبدالله ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مهران ، عن أيمن بن محرز ، عن أبي أسامة زيد الشحام ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : [قال] ما منع رسول الله صلى الله عليه وآله سائلاً قط إن كان عنده أعطى وإلا قال : يأتي الله به .

۶۔ أحمد بن محمد ، عن أبيه ، عن هارون بن الجهم ، عن حفص بن عمر ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لا تردوا السائل ولو بظلف محترق .

## باب

## کراہت ردّ سوال

- ۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے سائل کے سوال کے متعلق ، زیادہ پرچھ گچھ نہ کر داس بات سے کہ کوئی مسکین جھوٹا ہو یا اس کا رد کر دینا بہتر ہے ۔ (۱۴۱)
- ۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے سائل کو دو اگرچہ وہ پشت فرس پر ہو (۱۴۲)
- ۳۔ موسیٰ علیہ السلام سے وقت مشاجات اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ سائل کا اکرام کر ، کچھ تھوڑا سادے کریا بطریق احسن اس کا سوال رد کر کیونکہ جو تمہارے پاس آیا ہے وہ نہ ان سے نہ جن بلکہ ملائکہ ہیں خدا رحمن کے ملائکہ ہیں سے جو تم سے سوال کرتے ہیں اس چیز کا جو میں نے تم کو عطا کی ہے اور سوال کرتے ہیں اس چیز کا

- جو میں نے تم کو بخشی ہے پس اے ابن عمران غور کرو تمہیں کیا کرنا چاہیے؟ (رض)
- ۴۔ میں ایک علی بن الحسین کی خدمت میں تھا آپ نے صبح کی نماز پڑھی، ناگاہ ایک سائل دروازہ پر آیا آپ نے فرمایا اسے دو اور کسی سائل کو رو نہ کرو۔ (رض)
- ۵۔ فرمایا رسول اللہ نے کبھی کسی سائل کو منع نہیں کیا اگر ہو اتو دے دیا ورنہ فرمایا اللہ اس کو دینے والے ہے (مجبول)
- ۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا سائل کو رو نہ کرو اگرچہ ایک جلاہو اگر ہی اسے روے (مجبول)

### ﴿باب ۵﴾

﴿قدر ما يعطى السائل﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن عبد الله بن سنان، عن الولید بن صبیح قال: كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فجاءه سائل فأعطاه ثم جاءه آخر فأعطاه ثم جاءه آخر فقال: يسع الله عليك ثم قال: إن رجلاً لو كان له مال يبلغ ثلاثين أدرعین ألف درهم ثم شاء أن لا يبقى منها إلا وضعها في حق لفعل فبقي لامال له فيكون من الثلاثة الذين يرد دعاؤهم قلت: من هم؟ قال: أحدهم رجل كان له مال فأنفقه في غير وجهه ثم قال: يارب أرضني فقال له: ألم أجعل لك سبيلاً إلى طلب الرزق؟
- ۲۔ وعنه، عن أحمد بن محمد، عن عثمان بن عیسیٰ، عن علي بن أبي حمزة قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول في السؤال أطمعوا ثلاثة إن شئتم أن تزادوا فازدادوا ولا فقد أدبتم حق يومكم.

### باب ۵

## کس حد تک سائل کو دیا جائے

- ۱۔ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک سائل آیا آپ نے اسے دیا پھر دوبار آیا آپ نے اسے بھی دیا پھر تیسرا آیا آپ نے فرمایا اللہ تیرے رزق میں توسیع کرے گا۔ پھر فرمایا ایک شخص کے پاس تین چار

ہزار درہم ہوں اور وہ چاہے اس میں سے کچھ باقی نہ رہے مگر جو اس نے حق میں رکھا ہو اور وہ ایسا کرے اور اس کے پاس مال باقی نہ رہے تو وہ ان تین میں سے ایک ہو گا میں نے کہا وہ کون ہیں فرمایا ان میں ایک وہ شخص ہے جو غلط طریقہ سے مال خرچ کرے اور پھر کہے یا اللہ مجھے رزق دے اس سے کہا جائے کیا میں طلب رزق کا راستہ تجھے نہیں بتایا تھا۔ (۲)

۲۔ فرمایا حضرت نے تین سالوں کو کھانا دو اگر زیادہ چاہتے ہو تو زیادہ کرو ورنہ تم نے اپنے ایک دن کا حق کو ادا کر دیا۔ (۳)

## باب ۱۰

### دعاء السائل

- ۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدٍ؛ وَغَيْرِهِ، عَنْ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ: إِذَا أُعْطِيَ مَوْهُمٌ فَلْيَقْنُوهُمْ الدُّعَاءَ فَإِنَّهُ يَسْتَجَابُ الدُّعَاءُ لَهُمْ فِيكُمْ وَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ.
- ۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا تَحْقِرُوا دَعْوَةَ أَحَدٍ فَإِنَّهُ يَسْتَجَابُ لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فِيكُمْ وَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ.

## باب ۱۱

### دعائے سائل

- ۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے، کسی کی دعا کو حقیر نہ جانو تمہارے حق میں یہودی و نصرانی کی دعا قبول ہو جاتی ہے ان کے لئے ان کی قبول نہیں ہوتی۔ (۱)
- ۲۔ فرمایا جب ان کو دعا اپنے لئے دعا کرنے کو کہو ان کی دعا تمہارے حق میں قبول ہوگی ان کے لئے نہیں (درسل)



## باب ۶۱

﴿ان الذي يقسم الصدقة شريك صاحبها في الاجر﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن الحسن بن محبوب ، عن صالح بن رزین قال : دفع إلي شهاب بن عبد ربہ دراهم من الزکاة أقسمها فأتيته يوماً فسألني هل قسمتها ؛ فقلت : لا فأسمعني كلاماً فيه بعض الغلظة فطرحته ما كان بقي معي من الدراهم و قمت مغضباً فقال : لي ارجع حتى أحدثك بشي سمعته من جعفر بن محمد عليه السلام فرجعت فقال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إني إذا وجدت زكاتي أخرجتها فأدفع منها إلى من أتق به يقسمها ؛ قال : نعم لا بأس بذلك أما إنّه أحد المعطين ، قال صالح : فأخذت الدراهم حيث سمعت الحديث فقسمتها .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن أبيه ، عن أبي نھشل ، عن ذكره عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لو جرى المعروف على ثمانين كنفاً لأجر واكلهم فيه من غير أن ينقص صاحبه من أجره شيئاً .

۳۔ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يعطي الدراهم يقسمها قال : يجري له ما يجري للمعطي ولا ينقص المعطي من أجره شيئاً .

## باب ۶۲

## صدقہ تقسیم کرنے والا صدقہ دینے والے کے اجر میں شریک ہے

۱۔ مجھے شہاب بن عبد ربہ نے زکوة کے کچھ درہم تقسیم کرنے کے لیے دیئے جب میں ایک روز اس کے پاس آیا تو اس نے کہا وہ درہم تقسیم کر دیئے میں نے کہا نہیں اس پر اس نے سخت کلائی کہ میں نے بقیہ درہم اس کے آگے ڈال دیا اور میں غصہ میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مجھ سے کہا پلٹ آؤ۔ میں اتم سے وہ بات بیان کر دوں جو امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کی ہے میں بوٹ آیا اس نے کہا میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر میں اپنے مال سے زکوة نکالوں اور اپنے کسی معتمد کو تقسیم کرنے کے لیے دوں تو کوئی حرج تو نہیں آپ نے نہرایا

نہیں، عطا کرنے والوں میں سے ایک وہ بھی ہوگا۔ صلح کہتا ہے میں نے یہ سن کر وہ درہم اٹھائے اور ان کو تقسیم کر دیا۔ (خ)

۲۔ فرمایا حضرت نے صدقہ اگر اتنی ہاتھوں سے تقسیم ہو تو اس کا اجر سب کو ملے گا بغیر اس کے کہ صدقہ کے اجر میں کوئی کمی ہو۔ (خ)

۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو کسی کو زبردستی تقسیم کرنے کے لئے دے۔ فرمایا اس کو وہی اجر ملے گا جو دینے والے کو ملے گا اور دینے والے کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔ (مجموع)

### باب الایثار

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن عثمان بن عیسیٰ، عن سماعة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل ليس عنده إلا قوت يومه أيعطف من عنده قوت يومه علی من ليس عنده شيء، ويعطف من عنده قوت شهر علی من دونه والسنة علی نحو ذلك أم ذلك كله الكفاف الذي لا يلام عليه؟ فقال: هو أمران أفضلکم فیہ أحرصکم علی الرغبة والأثرة علی نفسه فإن الله عز وجل يقول: «وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ» والأمر الآخر لا يلام علی الكفاف واليد العليا خير من اليد السفلى وأبدأ بمن تقول

۲۔ قال: وحدثنا بكر بن صالح، عن بندار بن محمد الطبري، عن علي بن سويد السامي، عن أبي الحسن عليه السلام قال: قلت له: أوصني فقال: آمرك بتقوى الله ثم سكت فشكوت إليه قلة ذات يدي وقلت: والله لقد عريت حتى بلغ من عريتي إن أبا فلان نزع ثوبين كانا عليه وكساניהما، فقال: صم وصدق، قلت: أتصدق مما وصلني به إخواني وإن كان قليلاً؟ قال: تصدق بما موزقك الله ولو آثرت على نفسك.

۳۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن محمد بن سماعة، عن أبي بصير، عن أحدهما عليهما السلام قال: قلت له: أي الصدقة أفضل؟ قال: جهد المقل أما سمعت قول الله عز وجل: «وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ» ترى ههنا فضيلاً.

## باب ایشار

- ۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے پاس صرف ایک دن کا کھانا ہے کیا اس کو دے دے جس کے پاس کچھ نہ ہو اور جس کے پاس ایک ماہ کا کھانا ہو وہ اسے دیدے جس کے پاس سے کم ہو اسی طرح ایک سال کا یا وہ سب اپنے ہی کفالت کے لئے رکھے جس پر ملامت نہ ہو۔ فرمایا یہ دوا امر میں تم میں، صاحب فضیلت وہ ہے جو اپنی رغبت اور ایشار نفس کی بنا پر دے۔ خدا فرماتا ہے وہ اپنے نفس پر ایشار کرتے ہیں اگرچہ ان پر تنگی ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ اپنے کفالت کے لئے رکھے تو ملامت نہیں۔ مگر اگر ہر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ (حق)
- ۲۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے کہا مجھے وصیت کیجئے۔ فرمایا میں تم کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتا ہوں اس کے بعد خائوش ہو گئے۔ میں نے حضرت سے تنگدستی کی شکایت کی اور کہا واللہ میں بربہنہ تھا اور جب میری اس حالت کی خبر فلاں شخص کے باپ کو ہوئی تو اس نے اپنے دونوں کپڑے جو پہنے تھا اپنے بدن سے اتار کر مجھے پہنائے حضرت نے کہا روزہ رکھو اور صدقہ دو، میں نے کہا جا ہے میرے پاس کتنا ہی کم ہو۔ فرمایا اللہ نے جو رزق تم کو دیا ہے اس میں سے صدقہ دو اور اپنے نفس پر ایشار کرو۔ (۴)
- ۳۔ میں نے پوچھا کون صدقہ کو ضرر یا تنگدستی کے صدقہ کو کیا تم نے یہ آیت سنی کہ ”وہ اپنے نفسوں پر ایشار کرتے ہیں اگرچہ تنگی ہو۔“ فضیلت اسی میں ہے۔ (حق)

## باب

(من سأل من غیر حاجة)

- ۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: ضَعُفَ عَلَى رَبِّي أَنَّهُ لَا يَسْأَلُ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَّا اضْطَرَّتْهُ الْمَسْأَلَةُ يَوْمًا إِلَى أَنْ يَسْأَلَ مِنْ حَاجَةٍ.
- ۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ

اللہ علیہ : اتبعوا قول رسول اللہ ﷺ فإنه قال : من فتح على نفسه باب مسألة فتح الله عليه باب فقر .

۳۔ علی بن محمد بن عبد اللہ ، عن أحمد بن أبي عبد اللہ ، عن يعقوب بن يزيد ، عن محمد ابن سنان ، عن مالك بن حصين السكوني قال : قال أبو عبد اللہ ﷺ : ما من عبد يسأل من غير حاجة فيموت حتى يوجه الله إليهما ويثبت الله له بها النار .

### باب

## بغير حاجت سوال کرنا

- ۱۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ بے ضرورت کسی کو سوال نہیں کرنا چاہیے مگر جب سوال کرنے پر مجبور رہی ہو جائے تو سوال کرے۔ (رض)
- ۲۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے قول رسول کی پیروی کر دے۔ حضرت نے فرمایا جو اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ اس پر فقیری کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (رض)
- ۳۔ فرمایا جو بندہ بے ضرورت سوال کرتا ہے اور مرتا ہے تو خدا اس کی طرف محتاج بنا دیتا ہے اور دوزخ میں اس کی جگہ قرار دیتا ہے۔

### ﴿باب﴾

#### ﴿کراهية المسألة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن حماد ، عن سمع أبا عبد اللہ ﷺ يقول : إياكم وسؤال الناس فإنه ذل في الدنيا وفقر تعجلونه وحساب طويل يوم القيامة .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن محمد بن مسلم قال : قال أبو جعفر ﷺ : يا محمد لو يعلم السائل ما في المسألة ما سأل أحد أحدًا ولو يعلم المعطي ما في العطية ما رد أحد أحدًا .

٣- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن أبيه ، عن أحمد بن النضر رفعه قال : قال رسول الله ﷺ : الأيدي ثلاث : يد الله العليا ويد المعطي التي تليها ويد المعطى أسفل الأيدي ، فاستغفوا عن السؤال ما استطعتم إن الأرزاق دونها حجب فمن شاء قنى حياته وأخذ رزقه ومن شاء هتك الحجاب وأخذ رزقه والذي نفسي بيده لأن يأخذ أحدكم جبلاً ثم يدخل عرض هذا الوادي فيحتطب حتى لا يلتقي طرفاه ثم يدخل به السوق فيبيعه بمد من تمر و يأخذ ثلثه ويتصدق بثلثه خير له من أن يسأل الناس أعطوه أو حرّموه .

٤- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن الحكم ، عن داود بن النعمان ، عن إبراهيم بن عثمان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : إن الله تبارك وتعالى أحب شيئاً لنفسه وأبغضه لخلقه أبغض لخلقه المسألة وأحب نفسه أن يسأل وليس شيء أحب إلى الله عز وجل من أن يسأل فلا يستحي أحدكم أن يسأل الله من فضله ولو [أشجع نعل] .

٥- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : جاءت فخذ من الأنصار إلى رسول الله ﷺ فسلموا عليه فرد عليهم السلام فقالوا : يا رسول الله : لنا إليك حاجة ، فقال : هاتوا حاجتكم قالوا : إننا بحاجة عظيمة ، فقال : هاتوها ما هي ؟ قالوا : تضمن لنا على ربك الجنة ، قال : فنكر رسول الله ﷺ رأسه ثم نكت في الأرض ثم رفع رأسه فقال : أفعل ذلك بكم على أن لا تسألوا أحداً شيئاً ، قال : فكان الرجل منهم يكون في السفر فيسقط سوطه فيكره أن يقول لابنسان : ناولنيه فراأى من المسألة فينزل يأخذه ويكون على المائدة فيكون بعض الجلوس أقرب إلى الماء منه فلا يقول : ناولني حتى يقوم فيشرب .

٦- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن أبيه ، عن ذكره ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : رحم الله عبداً عفّ و تعفّف وكفّ عن المسألة فإنه يتعجل الدنية في الدنيا ولا يفني الناس عنه شيئاً ، قال : ثم تمثل أبو عبد الله عليه السلام بيت حاتم :



إذا ما عرفت اليأس ألقينه الغنى \* إذا عرفت النفس والطمع الفقر  
 ۷۔ علی بن محمد؛ و أحمد بن محمد، عن علي بن الحسن، عن العباس بن عامر،  
 عن محمد بن إبراهيم الصيرفي، عن هفصل بن قيس بن رمانة قال: دخلت على أبي عبد الله  
 ﷺ فذكرت له بعض حالي، فقال: يا جارية هات ذلك الكيس، هذه أربع مائة دينار  
 وصلني بها أبو جعفر فخذها و تفرّج بها قال: قلت: لا والله جهلت فذاك ما هذا  
 دهري ولكن أحببت أن تدعو الله عز وجل لي، قال: فقال: إني سأفعل ولكن  
 إياك أن تخبر الناس بكلّ حالك فتفهم عليهم.

۸۔ و روي عن لقمان أنّه قال لابنه: يا بني ذقت الصبر وأكلت لحاء الشجر  
 فلم أجد شيئاً هو أمر من الفقر فإن بليت به يوماً ولا تظهر الناس عليه فيستمتنوك ولا  
 ينفعوك بشيء، ارجع إلى الذي ابتلاك به فهو أقدر على فرجك وسله من ذا الذي سأله  
 فلم يعطه أدونق به فلم ينجحه.

## باب

## کراہت سوال

- ۱۔ راوی نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اپنے کو بچاؤ لوگوں سے سوال کرنے سے یہ دنیا میں ذلت ہے اور فقر  
 کو جلد بلانے والی چیز ہے اور روز قیامت اس کا حساب طویلانی ہے (مرسل)
- ۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اگر سوال کرنے والا یہ جان لیتا کہ سوال کرنا کیسی بڑی چیز ہے تو کبھی کوئی کسی سے  
 سوال نہ کرتا اور اگر دینے والا یہ جان لیتا کہ دینے میں کتنا ثواب ہے تو کسی کے سوال کو رد کرتا ہی نہیں۔ (حسن)
- ۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اہل بیت ہیں اللہ کا ہاتھ سب سے اچھ رہے اور دینے والے کا ہاتھ

اس سے ملا ہو اسے اور جس کو دیا جاتا ہے اس کا ہاتھ نیچا ہوتا ہے۔ پس حق الامکان سوال سے بچو۔ اور اسی کے قریب  
 کچھ حجاب ہیں پس جو چاہے جیسے ساتھ رزق لے لے اور جو چاہے تھک حجاب کر کے اپنا رزق حاصل کرے۔ قسم خدا کی اگر  
 تم میں سے کوئی ایک رستی لے کر جنگل میں جاؤ اور اس میں سر کی لکڑیاں باندھ کر کی بازار میں جا کر فروخت بعض ایک سلاخوں

کے اور ان میں سے ایک تہائی اپنے لئے رکھے اور دو تہائی راہِ خدا میں دے دے تو وہ اس سے بہتر ہو گا کہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ اس کو دیں یا محروم کر دیں۔ (خ)

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک چیز کو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور اپنی مخلوق کے لئے پسند نہیں کرتا۔ مخلوق کے لئے سوال کرنا پسند کرتا ہے اور یہ پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے پس تم میں سے کوئی خدا سے سوال کرنے میں حیا نہ کرے اگرچہ وہ ایک ٹوٹی جوتی کیوں نہ ہو۔ (حسن)

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے انصار کے کچھ لوگ رسول خدا کے پاس آئے اور سلام کر کے کہنے لگے یا رسول اللہ ہماری آپ سے ایک درخواست ہے فرمایا بیان کرو انھوں نے کہا وہ بہت بڑی درخواست ہے فرمایا بیان تو کرو وہ کیا ہے انھوں نے کہا آپ خدا سے ہمارے لئے جنت کی ضمانت لے لیں یہ سن کر حضرت نے صبر جھکا دیا۔ پھر زمین پر جھکے پھر نہ پایا۔ میں تمہارے لئے ایسا کر دوں گا اور وہ صورت یہ ہے کہ تم کسی چیز کا کسی سے سوال نہ کرو۔ اگر تم میں سے کوئی سفر میں ہو اور کوڑا اگر جائے تو مکہ وہ ہے کہ وہ کسی سے کہے کہ اسے اٹھا دو۔ سوال سے بچنے کے لئے اسے چاہیے کہ سواری پر سے اترے اور اسے اٹھائے، اگر دسترخوان پر بیٹھا ہو اور کوئی شخص بہ نسبت اس کے پانی سے زیادہ قریب ہو تو وہ اس سے یہ نہ کہے کہ یہ ظرف آب مجھے اٹھائے بلکہ خود اٹھے اور پیئے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ اس بندے پر رحم کرے جو گناہ سے بچے اور سوال کرنے سے رکے سوال کرنا دنیا میں دولت کو جلد لاتا ہے مگر جبکہ بے پرواہ ہو جائیں لوگ اس سے کسی شے کے سوال سے اور حضرت نے حاتم کے اس شعر کو پڑھا۔

انسان کا اپنے نفس کو بھیپنا اور طمع دنیا سے الگ ہو جانا غنی ہے اور طمع کرنا فقری ہے۔ (رسل)

۷۔ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے کچھ حالات بیان کئے حضرت نے کبیر سے کہا فلاں تنبیلی لاؤ فرمایا یوہ چار سو دینار ہیں جو مجھے ابو جعفر سے ملے ہیں انھیں لے لو اور کام میں لاؤ۔ میں نے کہا میں آپ کا خدا ہوں۔ میں نے کہا میرا کہنے کا یہ مقصد نہیں تھا بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے خدا سے دعا کریں۔ فرمایا میں یہ بھی کروں گا لیکن اپنے کو اس سے بچاؤ کہ اپنی پریشاں حالی کا کل قصہ لوگوں کو سناؤ ورنہ تم ان کی نظر میں ذلیل ہو جاؤ گے۔ (مجمول)

۸۔ مردی ہے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا! ایلو اچکھ لے اور درختوں کی چھال کھائے۔ میں نے فقر سے زیادہ کسی شے کو کڑوا نہیں پایا۔ اگر کسی دن مبتلائے۔ مصیبت ہو جاؤ تو لوگوں پر اسے ظاہر نہ کرو ورنہ ان کی نظریں ذلیل ہو جاؤ گے۔ اور وہ کوئی فائدہ تمہیں نہیں پہنچائیں گے اس ذات کی طرف رجوع کرو جس نے تمہیں مبتلا کیا ہے وہ اس سے نجات دینے پر سب سے زیادہ قادر ہے اگر اس سے سوال کرو گے جو خود خدا سے سوال کرتا ہے کچھ نہ دے گا اور اس پر بھروسہ

کرو گئے تو نجات نہ دلائے گا (مسل)

### باب ۶۵ المن

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن موسیٰ، عن غیاث، عن إسحاق بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله عليه السلام: إن الله تبارك و تعالیٰ کره لی ست خصال و کرهتها للأوصیاء من ولدی و أتباعهم من بعدی منها المن بعد الصدقة.

۲۔ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبد الله رفعه، قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: المن يهدم الصنیعة.

### باب ۶۶

### إحسان جثانا

- ۱۔ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دیا ہے میرے لئے سچھ خصلتوں کو اور میں نے ان کو بُرا قرار دیا ہے اپنے اوصیاء کے لئے جو میری اولاد ہیں اور ان کے تابعین کے لئے جو میرے بعد ہوں ان میں سے ایک یہ ہے صدقہ سے کرا حسان جثانا۔ (حسن)
- ۲۔ احسان نیکی کو بر باد کر دیتا ہے۔ (مرفوع)

### باب ۶۷

(من أعطی بعد المسألة)

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ہارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة، عن أبي عبد الله عليه السلام أن أمير المؤمنين صلوات الله عليه بعث إلى رجل بخمسة أوساق من تمر البغیفة و كان الرجل ممن یرجو نوافله و یؤمل نائله و رفقہ و كان لا یسأل علیاً عليه السلام ولا غیرہ

شيئاً ، فقال رجل لأُمير المؤمنين عليه السلام : والله ما سألك فلانٌ ولقد كان يجزم بمن الخمسة  
 أوساق وسق واحد ، فقال له أمير المؤمنين عليه السلام : لاكثر الله في المؤمنين ضربك أعطى  
 أنا تبخل أنت ، لله أنت إذا أنا لم أعط الذي يرجوني إلا من بعد المسألة ثم أعطيه  
 بعد الله ألم أعطه ممن ما أخذت منه وذلك لأنني عرضته أن يبذل لي وجهه الذي  
 يعفوه في الشراب لرئيسي وربّه عند تعبده له وطلب جوائجه إليه فمن فعل هذا بأخيه  
 المسلم وقد عرف أنه موضع لصته ومعروفه فلم يصدق الله عز وجل في دعائه له حيث  
 يتنسى له الجنة بلسانه ويبخل عليه بالحطام من ماله وذلك أن العبد قد يقول في  
 دعائه : اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات . فإذا دعاهم بالمغفرة فقد طلب لهم الجنة فما  
 أنصف من فعل هذا بالقول ولم يحققه بالفعل .

٢ - أحمد بن إدريس ، وغيره ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن نوح بن عبد الله ،  
 عن الذّهلي رفعه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المعروف ابتداء وأما من أعطيته بعد  
 المسألة فإنما كافيته بما بذل لك من وجهه بيت ليلته أرقاً متمللاً بمثل بين الرّجاء  
 واليأس لا يندري أين يتوجه لحاجته ، ثم يجزم بالقصد لها فيأتيك وقلبه يرجف  
 وفرائسه ترعد قد تری دمه في وجهه لا يندري أيرجع بكأبة أم يفرح .

٣ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن صندل ، عن ياسر ، عن اليسع بن حمزة قال : كنت  
 في مجلس أبي الحسن الرضا عليه السلام أحدثه وقد اجتمع إليه خلق كثير يسألونه عن  
 الحلال والحرام إذ دخل عليه رجل طوال آدم فقال : السلام عليك يا ابن رسول الله  
 رجل من محبيك ومحبي آبائك وأجدادك عليه السلام مصدري من الحج وقد افتقدت نفقتي  
 وما معي ما أبلغ مرحلة فإن رأيت أن تنهضني إلى بلدي والله عليّ نعمة فإذا بلغت  
 بلدي تصدقت بالذي تولّيتني عنك فليست موضع صدقة فقال له : اجلس رحمك الله وأقبل  
 على الناس يحدّثهم حتّى تفرّقوا وبقي هو وسليمان الجعفري وخيشمة وأنا فقال :  
 أتأذنون لي في الدخول ؟ فقال له سليمان : قدّم الله أمرك ، فقام فدخل الحجره وبقي  
 ساعة ثم خرج وردّ الباب وأخرج يده من أعلى الباب وقال : أين الخراساني ؟ فقال :  
 ها أنا ذا ، فقال : خذ هذه المائتي دينار واستعن بها في مؤنتك ونفقتك وتبرّك بها ولا تصدق

بہا عسی واخرج فلا أدرك ولا تراني ، ثم اخرج ، فقال له سليمان : جعلت فداك لقد أجزلت ورحمت فلما ذاسترت وجهك عنه ؛ فقال : مخافة أن أرى ذل السؤال في وجهه لقضائي حاجته أما سمعت حديث رسول الله ﷺ : «المستتر بالحسنة يعدل سبعين حجة والمذيع بالسئنة مخذول والمستتر بها مغفور له» أما سمعت قول الأول

متى آتہ يوماً لأطلب حاجة \* رجعت إلى أهلي ووجهي بمائه

۴۔ علي بن إبراهيم بإسناد ذكره عن الحارث الهمداني قال : سأمت أمير المؤمنين صلوات الله عليه فقلت : يا أمير المؤمنين عرضت لي حاجة ، قال : فرأيتني لها أهلاً ؛ قلت : نعم يا أمير المؤمنين ، قال : جزاك الله عني خيراً ، ثم قام إلى السراج فأغشاها وجلس ثم قال : إنما أغشيت السراج لئلا أرى ذل حاجتك في وجهك فتكلم فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول : «العواصم أمانة من الله في صدور العباد فمن كتبها كتبت له عبادة ومن أفشاها كان حقاً على من سمعها أن يعنيه

۵۔ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن أبي الأصبح ، عن بندار بن عاصم رفعه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال : ما توسل إلي أحد بوسيلة ولا تذرع بذريعة أقرب له إلي ما يريد مني من رجل سلف إليه مني يد أتبعها أختها وأحسن ربها فإني رأيت منع الآخر يقطع لسان شكر الأوائل ولا تسخت نفسي برد بكر الحوائج وقد قال الشاعر :

وإذا بليت ببذل وجهك سائلاً \* فابذل للمتكرم المفضل  
إن الجواد إذا جباك بموعد \* أعطاكه سلساً بغير مطال  
وإذا السؤال مع النوال قرنته \* رجح السؤال وخف كل نوال

## باب

## سوال کے بعد دینا

۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے ایک شخص کو غرموں کے پانچ لہے ہوئے اونٹ بھیجے اور یہ



شخص نوافل بجالانے والا فرد سنی تھا نہ علی علیہ السلام سے سوال کرتا تھا نہ کسی اور سے، ایک شخص نے امیر المومنین سے کہا۔ فلاں شخص نے آپ سے مانگا تو تھا نہیں اور اس کے لئے تو صرف ایک ہی ادب کا بوجھ کافی تھا۔ حضرت نے فرمایا خدا کچھ جیسے آدمی کی کمزرت مومنین میں نہ کرے۔ میں دیتا ہوں اور بخل تو کرتا ہے اگر میں اسے بعد سوال دیتا تو میں اسے قیمت نہ دیتا اس چیز کی جو میں اس سے لیتا کیونکہ میں اسے مجبور کرتا کہ وہ اپنے اس چہرہ کو میرے سامنے لائے جسے وہ خاک آلود کرتا ہے میرے اور اپنے رب کے سامنے وقت عبادت اور خدا سے طلب حاجت کے وقت جو اپنے بھائی کے ساتھ ایسا کرے اور یہ جانتے ہوئے کہ یہ موقع صلہ رحم اور احسان کا تو اس نے اپنی دعا میں جو اس کے لئے کرتا ہے تصدیق نہیں کی اس طرح کہ وہ اس کے لئے زبان سے توجرت کی تمنا کرتا ہے اور مال دینے میں بخل کرتا ہے کیونکہ بندہ اپنی دعا میں کہتا ہے یا اللہ مومن اور مومنات کو بخش دے اور جب مغفرت کی ان کے لئے دعا کی توجرت کو ان کے لئے طلب کیا۔ پس کیسے انصاف کیا اس نے اپنے قول میں جبکہ اسے ثابت نہیں تھا اپنے فعل سے۔ (رض)

۲۔ فرمایا ابو عبید اللہ علیہ السلام نے نیکی و احسان وہی ہے جو ابتدا کر کیا جائے۔ اگر تم نے سوال کے بعد دیا تو تم نے بدلہ دیا اس بات کا کہ اس نے تمہارے سامنے آکر سوال کیا۔ وہ راتوں کو جاگتا ہے ٹڑپتا ہے امید و یاس میں بسر کرتا ہے۔ نہیں جانتا اپنی ضرورت کو کس کے سامنے لے جائے اور پھر ارادہ کرتا ہے اور تمہارے پاس آتا ہے دل اس کا کانپتا ہے کندھے تھرتھرتے ہیں اور اس کا چہرہ مشرق سے سرخ ہو جاتا ہے نہیں جانتا کہ آیا غمگین لڑے گا یا خوش خوش۔ (در نور)

۳۔ میں امام رضا علیہ السلام کی مجلس میں حضرت سے باتیں کر رہا تھا بہت سے لوگ موجود تھے حلال و حرام کے متعلق پوچھ رہے تھے ناگاہ ایک مرد طویل القامت داخل ہوا اور اس نے کہا اسلام باہن رسول اللہ میں آپ کے اور آپ کے آباء و اجداد کے دوستوں میں سے ہوں مجھے لے کر نکلا ہوں زادراہ ختم ہو گیا اگر مناسب سمجھیں تو مجھے میرے وطن تک پہنچا دیں اللہ نے مجھے دولت دی ہے جب میں اپنے شہر پہنچوں گا تو جو آپ مجھے دیں گے آپ کی طرف سے تصدق کر دوں گا۔ میں مقام صدقہ میں نہیں ہوں۔ حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے بیٹھے جاؤ اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر باتیں کرنے لگے جب لوگ چلے گئے اور وہ اور سلیمان اور خضر اور میں باقی رہ گئے تو فرمایا اجاڑت ہے میں اندر جاؤں سلیمان نے کہا اللہ آپ کے امر کو مقدم رکھے پس حضرت حجرہ میں گئے اور کچھ دیر رہے پھر دروازہ بند کیا اور اوپر کے حصے سے ہاتھ نکال کر فرمایا کہاں مرد خراسانی۔ اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ فرمایا یہ دوسو دینار لو اور اپنا خرچہ اور زادراہ پورا کرو اور برکت حاصل کرو میری طرف سے انھیں صدقہ کرنے کی ضرورت نہیں اس اب چلے جاؤ تاکہ نہ تم مجھ کو دیکھو نہ میں تم کو یہ سن کر وہ چلا گیا۔ تب حضرت باہر آئے سلیمان نے کہا۔ میں آپ ندا ہوں آپ نے بخشش کی رقم کیا لیکن آپ نے اپنا چہرہ اس سے

۴۔ کیوں چھپایا۔ فرمایا اس لئے کہ میں سوال کی ذلت کو اس کے چہرے پر قہقہے حاجت کے وقت نہ دیکھوں۔ (مجمول)

میں نے ایک رات امیر المومنین سے گفتگو کی اور اپنی حاجت بیان کی حضرت نے فرمایا کیا تم نے مجھے اس کا اہل سمجھا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو جو اے تیرے پھر حضرت نے اسے کچراغ کو پس پردہ کر دیا اور فرمایا میں نے ایسا اس لئے کیا کہ میں تمہارے چہرے پر ذلت کا نشان نہ دیکھوں جو طلب حاجت کے وقت ہوتا ہے پھر فرمایا میں نے سنا ہے رسول اللہ سے کہ حاجتیں خدا کی امانتیں ہیں بندوں کے سینوں میں جس نے ان کو چھپایا اس کے لئے عبادت گنہی جائے گی اور جس نے ان کو ظاہر کر دیا تو اس کے سننے والے کو یہ حق ہے کہ اسے تکلیف پہنچائے۔ (مرسل)

۵۔ فدا یا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کسی نے میری طرف وسیلہ نہیں بنایا اور ذریعہ اختیار نہیں کیا اس سے زیادہ اچھا کہ ایک بار مجھ سے کچھ لینے کے بعد اس نے دوبارہ سوال کیا ہوا اور میں نے اسے اچھا سمجھا ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعد کے سوالات کا رد کرنا پہلے عطیہ تاننے کے لئے زبان شکر کو قطع کر دیتا ہے میرے نفس پر گراں گزرتا ہے پہلے سوال کا رد کرنا شرک کتاب ہے۔ اگر مجھے سوال کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اسے کسی مردِ کریم کے سامنے پیش کر، گی آدمی تجھ سے جو دینے کا وعدہ کرے گا وہ اسے ضرور دے گا بغیر مال منول کے، جب سوال کے ساتھ اپنی بخشش کو ملا دو تو سوال کر بڑا سمجھو اور بخشش کو اس کے مقابل ہلکا۔ (مض)

### ۴۶ باب المعروف

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر، عن اسماعیل بن عبد الخالق الجعفی قال: قال ابو عبد اللہ علیہ السلام: "ان من بقاء المسلمین و بقاء الاسلام ان تصیر الاموال عند من يعرف فیہا الحق ویضع [فیہا] المعروف فان من فناء الاسلام و فناء المسلمین ان تصیر الاموال فی ایدی من لا يعرف فیہا الحق ولا یضع فیہا المعروف۔"
- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن احمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن داود الرقی، عن ابي حمزة الثمالی قال: قال ابو جعفر علیہ السلام: "ان الله عز وجل جعل للمعروف اهلاً من خلقه، حبیب الیہم فعاله و وجہ لطلاب المعروف الطلَب الیہم و یسرلہم قضاءہ كما یسر الغيث للارض المجدبة لیحییہا و یحیی بہ اهلہا و ان الله جعل للمعروف اعداء من خلقه یفرض الیہم المعروف و یفرض الیہم فعاله و یحظر علی طلاب المعروف الطلَب الیہم و یحظر علیہم قضاءہ كما یحرم الغيث علی الارض المجدبة لیهلكہا و یهلك اهلہا و ما یعفو الله اکثر۔"

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحَدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَقْطِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقَاقِيِّ ، عَنْ أَبِي حِزَّةٍ النَّهْمِيٍّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ أَحَبِّ عِبَادِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ مَنْ حَبَسَ إِلَيْهِ الْمَعْرُوفَ وَحَبَسَ إِلَيْهِ فَعَالَهُ .  
 محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد بن عیسی ، عن محمد بن سنان ، عن داود الرقاق ، عن أبي حزة ، عن أبي جعفر عَلَيْهِ السَّلَامُ مثله .

## باب ۶

## احسان

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بقاؤ اسلام اور مسلمان اسی میں ہے کہ امراں کو حقدار تک پہنچا دیا جائے اور لوگوں پر احسان کیا جائے اور فنائے اسلام و مسلمان اس پر بھی ہے کہ اموال کو ایسے ہاتھوں میں دیا جائے جو غیور مستحق ہیں اور جن کے ساتھ احسان نہ کیا جائے نہ (حسن)
- ۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ نے اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگ احسان کرنے کے اہل قرار دیئے ہیں اور احسان طلب کرنے والوں کی طرف توجہ کرنے کے فعل کو محبوب قرار دیا ہے اور وہ احسان کر کے اتنا ہی خوش ہوتے ہیں جتنا بارش سے خشک زمین ، جس سے مردہ زمین اور اس کے باشندے زندہ ہوتے ہیں اور کچھ لوگ احسان کے دشمن بھی ہیں جو غنہ کرتے ہیں احسان کرنے والوں اور احسان چاہنے والوں پر اور رکاوٹ بن جاتے ہیں طالبان احسان کے لئے اور احسان کرنے والوں کے لئے جیسے بادل بارش روک کر زمین اور اہل زمین کے لئے ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے اور اللہ ان میں سے اکثر کو معاف نہیں کرتا۔ (مختلف فیہ)
- ۳۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے وہ ہیں جو احسان کرنے اور اس پر عمل کرنے کو دوست رکھتے ہیں (محبول)
- ۴۔ دوسری روایت ابو حمزہ سے بھی ایسی ہی ہے۔

## باب ۷

## ☆ (فضل المعروف) ☆

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ

الأعلى ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : كل معروف صدقة وأفضل الصدقة صدقة عن ظهر غنى وابده بمن تعول ، والبذ العليا خير من البذ السفلى ولا يلوم الله على الكفاف .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن وهب ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : كل معروف صدقة .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، وأحمد بن أبي عبد الله جميعاً ، عن محمد بن خالد ، عن سعدان بن مسلم ، عن أبي يقظان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : رأيت المعروف كاسمه وليس شيء أفضل من المعروف إلا ثوابه وذلك يراد منه وليس كل من يحب أن يصنع المعروف إلى الناس يصنعه وليس كل من يرغب فيه يتقدر عليه ولا كل من يتقدر عليه يؤذن له فيه فإذا اجتمعت الرغبة والقدرة والإذن فهناك تمت السعادة للمطالب والمطلوب إليه .

ورواه أحمد بن أبي عبد الله ، عن ابن فضال ، عن أبي جميلة ، عن محمد بن مروان عن أبي عبد الله عليه السلام مثله .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمد الأشعري ، عن ابن القداح ، عن أبي عبد الله عليه السلام عن آباءه عليهم السلام قال : قال رسول الله ﷺ : كل معروف صدقة والدال على الخير كفاعله والله عز وجل يحب إغاثة اللهيان .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، وأحمد بن محمد جميعاً ، عن الحسن بن محبوب ، عن عمر بن يزيد قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : المعروف شيء سوى الزكاة فتقرأوا إلى الله عز وجل بالبر وصلة الرحم .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اصنع المعروف إلى من هو أهله وإلى من ليس من أهله فإن لم يكن هو من أهله فكن أنت من أهله .

٧ - علي بن محمد بن بندار ، وغيره ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن أبيه ، عن عبد الله ابن القاسم ، عن رجل من أهل ساباط قال : قال أبو عبد الله عليه السلام لعمار : يا عماد أنت رب مال كثير ؟ قال : نعم جعلت فداك ، قال : فتؤدي ما فرض الله عليك من الزكاة ؟

قال : نعم ، قال : فتخرج المعلوم من مالك ؛ قال : نعم ، قال : فتصل قرابتك ؛ قال : نعم ، قال : فتصل إخوانك ؛ قال : نعم ، فقال : يا عمار إن المال يغني والبدن يبلى والعمل يبقى والدیان حي لا يموت ، يا عمار إنّه ما قد مت فلن يسبقك وما أخبرت فلن يلحقك .

۸۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن جمیل ابن درّاج، عن حذید بن حکیم أومر ازم قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : أیتما مؤمن أوصل إلى أخیه المؤمن معروفاً فقد أوصل ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وآله .

۹۔ علی بن ابراهیم، عن آیه، عن الحسن بن محبوب، عن هشام بن سالم، عن أبي بصیر، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن أعزّیاً من بني تمیم أتی النبی صلى الله عليه وآله فقال : أوصني ، فكان فيما أوصاه به أن قال : یا فلان لا ترهّدن في المعروف عند أهله .

۱۰۔ علی بن ابراهیم، عن آیه، عن ابن أبي عمیر، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : اصنعوا المعروف إلى کلّ أحد فإن كان أهله وإلا فانت أهله .

۱۱۔ أبو علی الأشعريّ، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحییٰ، عن عبد الله بن الولید، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أوّل من يدخل الجنة المعروف وأهله وأوّل من یرد علی الحوض .

۱۲۔ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن إسماعیل بن مهران، عن سيف بن عميرة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اجیزوا لأهل المعروف عشراتهم وَاغفروها لهم فإنّ الله تعالى علیهم هكذا - وأوماً یدیه کانّه یظّل بها شیئاً .

## باب

## فصیلت احسان

۱۔ فرمایا ابو عبد الله علیہ السلام نے کہ ہر احسان صدقہ ہے اور افضل صدقہ وہ ہے جو لینے والے کو غنی کر دے اور



کر دینے کی اس سے جس پر تم کو اعتماد احتیاج ہو اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) بہتر ہوتا ہے نیچے والے (لینے والا) ہاتھ سے اور بقدر کفایت پر اللہ ملامت نہیں کرتا۔ (مجمول)

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے ہر احسان صدقہ ہے (حسن)

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نے دیکھا احسان اپنے نام کی طرح ہے اور کوئی شے احسان سے افضل نہیں مگر اس کا ثواب اور اس کا ارادہ کیا جاتا ہے اور ایسا نہیں ہے کہ جو کوئی لوگوں سے احسان کا ارادہ کرنا ہو وہ اسے کر لیں ڈالے اور ایسا بھی نہیں ہے کہ جو اس کی طرف راغب ہو وہ اس پر قادر ہو اسے اجازت بھی مل جائے اور جب رغبت قدرت دونوں جمع ہو جائیں تو سعادت طالب و مطلوب کے لئے پوری ہو گئی (مجمول) ایسی ہی دوسری روایت ہے۔

۴۔ رسول اللہ نے فرمایا احسان صدقہ ہے اور نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا مثل نیکی کرنے والے کے ہے اور اللہ پریشان حالوں کی اعانت کو دوست رکھتا ہے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا حضرت نے احسان کو نازکوۃ سے علاوہ ہے نیکی اور صلہ رحم کر کے اللہ سے تقرب حاصل کرو۔ (حسن)

۶۔ فرمایا حضرت نے نیکی کو اس کے ساتھ جو اہل ہے اور اس کے ساتھ بھی جو نا اہل ہے اور اگر وہ نا اہل ہے تو جو تم تو نیکی کرنے کے اہل ہو۔ (حسن)

۷۔ علامہ رضی اللہ عنہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہارے پاس مال کثیر ہے عرض کی ہاں فرمایا جو زکوٰۃ اللہ نے تم پر فرض کی ہے وہ تم نے ادا کی۔ کہا ہاں فرمایا حق معلوم دیا کہا ہاں، فرمایا اپنے قریب داروں سے صلہ رحم کیا فرمایا ہاں فرمایا اپنے بھائیوں سے صلہ رحم کیا۔ فرمایا ہاں۔ فرمایا اے غار مان فنا ہو جانا ہے بدن کہنہ ہو جانا اپنے عمل باقی رہتا ہے اور بدلہ دینے والا زندہ ہے مرنے والا نہیں، جو تم پہلے بیچ چکے ہو وہ گھجے نہ رہے گا اور جو بعد میں رہ گیا وہ تم سے ملے گا نہیں۔ (حسن)

۸۔ فرمایا جو بندہ مومن اپنے مومن بھائی سے صلہ کرتا ہے تو یہ صلہ رحم ہوتا ہے گویا رسول اللہ سے (حسن)

۹۔ جو فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کے پاس ایک عرب بنی تمیم سے آیا اور کہنے لگا مجھے نصیحت کیجئے حضرت نے کچھ فرمایا ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ اہل سے احسان کرنے میں گریز نہ کرنا۔ (حسن)

۱۰۔ فرمایا احسان کرو ہر ایک سے اگر وہ اس کا اہل ہے تو خیر ورنہ تم تو احسان کرنے کے اہل ہو۔ (حسن)

۱۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے سب سے پہلے جو جنت میں داخل ہو گا اور حوض کوثر پر سب سے پہلے وارد ہو نیوالا احسان ہو گا اور احسان کرنے والا۔ (مجمول)

۱۲۔ فرمایا احسان کرنے والوں کی خطاؤں سے درگزر کرو اور ان کو معاف کر دو اللہ کی رحمت کا ان پر سایہ ہو گا (حسن)

### ﴿باب ۶۸﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّهْقَانِ، عَنْ  
دُرَيْسِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَذْيَنَةَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ  
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ صَنَعَ بِمِثْلِ مَا صَنَعَ إِلَيْهِ فَإِنَّمَا كَافَاهُ وَمَنْ أَضْعَفَهُ  
كَانَ شَكُورًا وَمَنْ شَكَرَ كَانَ كَرِيمًا وَمَنْ عَلِمَ أَنَّ مَا صَنَعَ إِنَّمَا صَنَعَ إِلَى نَفْسِهِ لَمْ يَسْتَبِطِ  
النَّاسَ فِي شُكْرِهِمْ وَلَمْ يَسْتَرْزِهِمْ فِي مَوَدَّتِهِمْ، فَلَا تَلْتَمِسْ مِنْ غَيْرِكَ شُكْرًا مَا أَتَيْتَ إِلَى  
نَفْسِكَ وَدَقِيتَ بِهِ عَرْضَكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ الطَّالِبَ إِلَيْكَ الْحَاجَّةُ لَمْ يَكْرَمْ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِكَ  
فَاكْرَمْ وَجْهَكَ عَنْ رَدِّهِ.

### باب ۶۹

### متمم

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے اتنا ہی احسان کیا جتنا دوسرے نے  
اس کے ساتھ کیا ہو تو اس نے بدلہ دیا اور جس نے زیادہ کیا وہ شکر گزار ہوا اور جو شکر گزار ہو وہ کریم ہے اور جو یہ  
جانے کہ جو یہ سمجھے کہ جو احسان اس نے کیا ہے اپنے نفس کے لئے کیا ہے تو ایسے لوگوں کے شکر گزار ہونے میں لوگ تامل نہ  
کریں گے اور وہ لوگوں سے محبت کن زیادتی نہ چاہیں گے پس تم کچھ دے کر لوگوں سے شکر کے طالب نہ ہو اگر اہم کرو  
! در جان لو کہ تم سے سوال کرنے والا تمہارے سامنے اپنے کو ذلیل بناتا ہے پس اسے رد کر کے اپنے کو ذلیل نہ کرو۔

### ﴿باب ۷۰﴾

﴿أَنْ صَنَاعِ الْمَعْرُوفِ تَدْفَعُ مَصَارِعَ الْمَوَدِّ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: صَنَاعِ الْمَعْرُوفِ تَقِي  
مَصَارِعَ السُّوءِ.

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

ﷺ قال : قال رسول الله ﷺ : إن البركة أسرع إلى البيت الذي يمتار منه المعروف من الشفرة في سنام البعير أومن السيل إلى منتهاه .  
 ۳۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي المغراء ، عن عبد الله بن سليمان قال : سمعت أبا جعفر ﷺ يقول : إن صنائع المعروف تدفع مصارع السوء .

## باب

## احسان بُری موت سے بچاتا ہے

- ۱۔ فرمایا حضرت نے کہ احسان کرنا بُری موت سے بچاتا ہے۔ (بخاری)
- ۲۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا برکت تھپتی ہے اس گھر کی طرف جس میں احسان کیا جاتا ہے اگرچہ وہ اونٹ کے گویاں کا ایک بال ہی ہو یا سیلاب کا ایک قطر ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری)
- ۳۔ ترجمہ ادھر سے۔ (مجموع)

## ﴿باب﴾

﴿ان اهل المعروف في الدنيا هم اهل المعروف في الآخرة﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ زَكَرِيَّا الْمُؤَمِّنِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ أَوْ قُتَيْبَةَ الْأَعَشَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : يَا رَسُولَ اللَّهِ فِدَاكَ آبَاؤُنَا وَأُمَّهَاتُنَا إِنْ أَصْحَابَ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا عَرَفُوا بِمَعْرِفِهِمْ فِيمَ يَعْرِفُونَ فِي الْآخِرَةِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَدْخَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ أَمَرَ رِيحًا عَقْبَةَ طَيْسَةٍ <sup>(۱)</sup> فَلَزَقَتْ بِأَهْلِ الْمَعْرُوفِ فَلَا يَمُرُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ بِمَلَأٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدُوا رِيحَهُ فَقَالُوا : هَذَا مِنْ أَهْلِ الْمَعْرُوفِ .

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ يَقَالُ لَهُمْ : إِنَّ ذُنُوبَكُمْ قَدْ غُفِرَتْ لَكُمْ فَيَهْوَا حَسَنَاتِكُمْ لِمَنْ شِئْتُمْ .

- ۳۔ احمد بن إدريس ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الله بن الوليد الوصافي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : أهل المعروف في الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة .
- ۴۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن منصور بن يونس ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن للجنة باباً يقال له : المعروف لا يدخله إلا أهل المعروف وأهل المعروف في الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة .

### باب

## دنیا میں احسان کرنا اے آخرت میں بھی ایسے ہی ہیں

- ۱۔ ایک اصحاب رسول نے حضرت سے کہا ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں احسان کرنے والے دنیا میں اپنے احسان سے پہچانے جاتے ہیں کیا وہ آخرت میں بھی پہچانے جائیں گے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ جب اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا تو ایک پاک و صاف خوشبودار ہوا کو حکم دے گا کہ وہ احسان کرنے والوں سے ملے۔ پس اہل جنت میں سے جو کوئی گزرے وہ اس خوشبو کو محسوس کرے گا اور وہ کہیں کر یہ احسان کرنے والے لوگ ہیں (منہ)
- ۲۔ فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں صرف احسان کرنے والے داخل ہوں گے جو دنیا میں معروف تھے وہ آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے۔
- ۳۔ فرمایا احسان کرنے والے جس طرح دنیا میں نیک نام ہیں آخرت میں بھی ہوں گے ان سے کہا جائے گا تمہارے گناہ بخش دیئے گئے پس تم اپنے احسانات جیسے چاہو بخش دو۔ (مرفوعہ)
- ۴۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو دنیا میں نیک کیے کرنے والے ہیں وہ آخرت میں بھی نیک نام ہیں بدی کرنے والے جیسے دنیا میں بدنام ویسے آخرت میں۔ (مجموع)
- ۵۔ فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں صرف اہل معروف ہی داخل ہوں گے جیسے دنیا میں معروف تھے اسی طرح آخرت میں اہل معروف رہیں گے (مرفوعہ)

﴿باب﴾

﴿تمام المعروف﴾

- ۱۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد بن عیسی ، عن محمد بن خالد ، عن سعدان ، عن

حاتم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : رأيت المعروف لا يصلح إلا بثلاث خصال : تصغيره و تسثيره و تعجيله فإنك إذا صدقته عظمته عند من تصنمه إليه ، و إذا سترته تمسته و إذا عجلته هتأنه و إن كان فيه ذلك سخفته و نكته .

۲ - أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد ، عن خلف بن حماد ، عن موسى بن بكر ، عن زرارة ، عن حمران ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سمعته يقول : لكل شيء نمرة و نمرة المعروف تعجيل السراح .

## باب

## تكمیل احسان

- ۱ - فرمایا حضرت نے احسان کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے اول اس کو کم سمجھنا دوسرے چھپا کر دینا تیسرے دینے جلدی کرنا ، جب اپنے عطیہ کو حقیر سمجھو گے تو لینے والے کے دل میں عنایت ہوگی اور جب چھپا کر دو گے تو تم نے اس کا حق پورا کیا اور جب جلدی دو گے تو لینے والے کے لئے گوارا ہوگا اور اس کے سوا ہر گز تو تم نے اسے حقیر کیا اور تباہ کیا۔ (مجموع)
- ۲ - فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہر شے کا ایک پھل ہوتا ہے احسان کا پھل ہے جلدی کرنا دینے میں۔ (ضم)

## ﴿باب﴾

### ﴿وضع المعروف موضعه﴾

- ۱ - علی بن ابراہیم ، عن ائمه ، عن ابن ابي عمير ، عن سيف بن عميرة قال : قال أبو عبد الله عليه السلام لفضل بن عمر : يا مفضل إذا أردت أن تعلم أشقي الرجل أم سعيداً فانظر سيئه و معروفه إلى من يصنعه فإن كان يصنعه إلى من هو أهله فاعلم أنه إلى خير وإن كان يصنعه إلى غير أهله فاعلم أنه ليس له عند الله خير
- ۲ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن سنان ، عن مفضل بن عمر قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : يا مفضل إذا أردت أن تعلم إلى خير بصير الرجل أم إلى شر انظر أين يضع معروفه فإن كان يضع معروفه عند أهله فاعلم أنه



بصير إلى خبر وإن كان يضع معروفه عند غير أهله فاعلم أنه ليس له في الآخرة من خلاق .  
 ٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن محمد بن علي ، عن أحمد بن عمرو بن سليمان البجلي ، عن إسماعيل بن الحسن بن إسماعيل بن شعيب بن ميثم التمار ، عن إبراهيم بن إسحاق المدائني ، عن رجل ، عن أبي مخنف الأزدي قال :  
 أني أمير المؤمنين صلوات الله عليه رهطاً من الشيعة فقالوا : يا أمير المؤمنين لو أخرجت هذه الأموال ففرقتها في هؤلاء الرؤساء والأشراف وفضلتهم علينا حتى إذا استوسقت الأمور عدت إلى أفضل ما عودك الله من القسم بالسوية والعدل في الرعية ؟ فقال  
 أمير المؤمنين عليه السلام : أتا مروني وبحكم أن أطلب النصر بالظلم والجور فيمن ولبت عليه من أهل الإسلام لا والله لا يكون ذلك ما سر السمر وما رأيت في السماء نجماً والله لو كانت أموالهم مالي لساويت بينهم فكيف وإنما هي أموالهم ، قال : ثم أزم ساكناً طويلاً . ثم رفع رأسه فقال : من كان فيكم له مال فإياه والفساد فإن إعطاه في غير حقه تبذير وإسراف وهو يرفع ذكر صاحبه في الناس ويضعه عند الله ولم يضع امرؤه ماله في غير حقه وعند غير أهله إلا حرمه الله شكرهم و كان لغيره دهم فإن بقي معه منهم بقية ممن يظهر الشكر له ويريه النصح فأنما ذلك ملق منه وكذب فإن زلت بمصاحبهم النعل ثم احتاج إلى معونتهم ومكافاتهم فالألم خليل وشراً خدين ولم يضع امرؤه ماله في غير حقه وعند غير أهله إلا لم يكن له من الحظ فيما أنمي إلا محمدة اللثام وبناء الأشرار مادام عليه منعماً مفضلاً ومقالة الجاهل ما أجوده و هو عند الله بتبيل فأبى حظاً أبور وأخسر من هذا الحظ وأي فائدة معروف أقل من هذا المعروف ، فمن كان منكم له مال فليصل به القرابة وليحسن منه الضيافة وليفك به العاني والأسير وابن السبيل فإن الفوز بهذه الخصال مكارم الدنيا وشرف الآخرة .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن سنان ، عن إسماعيل ابن جابر قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لو أن الناس أخذوا ما أمرهم الله عز وجل به فأنفقوه فيما نهاهم الله عنه ما قبله منهم ولو أخذوا ما نهاهم الله عنه فأنفقوه فيما أمرهم الله به ما قبله منهم حتى يأخذوه من حق وينفقوه في حق .

۵۔ علی بن عقیل، عن أحمد بن أبي عبد الله، عن موسى بن القاسم، عن أبي حميلة عن ضريس قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إنما أعطاكم الله هذه الفضول من الأموال لتوجهوها حيث وجهها الله ولم يعطكموها لتكنزوها.

## باب

## احسان کا صحیح مقام پر رکھنا

- ۱۔ مفضل بن عمر سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم یہ جاننا چاہو کہ شوق کون ہے اور سچید کون تو اس کی بخشش اور احسان پر نظر کرو اگر وہ اہل کو دیتا ہے تو آخری ہے اور اگر غیر اہل کو دیتا ہے تو سچید کو کہ اللہ کے نزدیک یہ نیکی نہیں۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے اسے مفضل اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ ایک شخص امر خیر کر رہا ہے یا امر شر تو اس کے احسان کی طرف دیکھو اگر اہل کو ساتھ کرتا ہے تو نیکی ہے اور اگر نا اہل کے ساتھ کرتا ہے تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ (حسن)
- ۳۔ راوی کہتا ہے امیر المؤمنین کے پاس ایک گروہ ان کے شیعوں کا آیا اور کہنے لگا۔ اے امیر المؤمنین اگر آپ ان اموال کو رؤساء و اشراف میں تقسیم کر دیتے اور ہم ان کو ترجیح دیتے تو امور سلطنت میں کشادگی ہو جاتی اور بالسویہ تقسیم و عدالت کے ساتھ رہ جایا کہ دینے سے زیادہ فائدہ آپ کو پہنچ جاتا۔ حضرت نے فرمایا دانتے ہو تم کہ تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں ظلم و جور سے ان لوگوں سے طالب ثمرت ہوں جن پر اللہ نے مجھے ولی بنایا ہے خدا کی قسم ایسا نہ ہو گا جب تک رات کو باٹ کرے والا بات کرے اور جب تک میں آسمان میں ستارہ دیکھوں واللہ اگر ان کے اموال میرے اموال ہوتے تو میں ان کے درمیان مساوی تقسیم کر دیتا اور جب اموال ان کے ہیں تو کیسے کہ وہ بھر کچھ دیر ساکت رہ کر مرا عطا یا اور فرمایا تم میں سے جس کے پاس مال ہے وہ اپنے کو فساد سے بچائے غیر مستحق کو دینا فضول خرچی ہے۔ ایسا احسان لوگوں میں تو اس کے نزدیک بلند کرے گا لیکن عند اللہ اس کا مرتبہ پست ہو گا جو کوئی اپنا مال غیر مستحق کو دیتا ہے تو اللہ اس کو ان کے شکریہ سے محروم کر دیتا ہے اور اس کی محبت اس کے بغیر سے ہوتی ہے اور ان میں سے کچھ اظہار شکر کرتے بھی ہیں تو ازراہ جاہلوسی جھوٹا اگر وہ کسی وقت ایک جوتے کا محتاج ہوتا ہے۔ اور ان سے مدد طلب کرتا ہے تو اس کی ناکامی سے سخت رنج اٹھاتا ہے غیر مستحقوں کو اپنا مال دینے والا کوئی حفظ حاصل نہیں کرتا سولہ کی تشریف کے اور اشرار کی مدد کے، وہ بھی اس وقت تک ان کو دیتا رہے جاہلوں کی بات کیا اچھی ہے جبکہ عند اللہ وہ نہیں ہے پس اس خط سے بدتر اور تلخ تر اور کوف خط ہو گا اور کسی احسان کا اس سے کم بدلہ اور کیا ہو گا پس تم سے جس کے پاس مال ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے قرا بداروں سے صلہ رحم کرے

- اور ان کی فیصاحت کرے اور پریشاں حالوں اور قیدوں کو تکلیف سے نجات دے، مسافروں کی مدد کرے اس عادتوں میں کامیابی دنیا کی بزرگیوں اور آخرت کا شرف ہے۔ (۴)
- ۴۔ فرمایا حضرت نے کاش لوگ اس حکم پر عمل کرتے جو اللہ نے ان کو دیا ہے۔ وہ حق چیز کو لیتے اور حق میں اس کو خرچ کرتے (۵)
- ۵۔ فرمایا حضرت نے اللہ نے یہ زیادہ مال تم کو اس لئے دیا ہے کہ تم اس کی طرف ویسی ہی توجہ کرو جیسی اللہ نے توجہ دلائی ہے اور اللہ نے یہ مال اس لئے نہیں دیا کہ تم اس کو ذخیرہ کرو (۶)

### ﴿بَاب﴾

﴿فی آداب المعروف﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن محمد بن سنان، عن حذیفہ بن منصور، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا تدخل لأخيك في أمر مضرته عليك أعظم من منفعة له، قال ابن سنان: يكون على الرجل دين كثير ولك مال فتؤذي عنه فيذهب مالك ولا تكون قضيت عنه.
- ۲۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبد الله، عن أبيه، عن إبراهيم بن محمد الأشعري، عن سمع أبا الحسن موسى عليه السلام يقول: لا تبدل لإخوانك من نفسك ما ضره عليك أكثر من منفعة لهم.
- ۳۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن علي بن أسباط، عن الحسن بن علي الجرجاني، عن حماد بن عمار، عن أحمد بن محمد عليه السلام قال: لا توجب على نفسك الحقوق واصبر على النوائب ولا تدخل في شيء مضرته عليك أعظم من منفعة لأخيك.

### بَابُ

## آداب احسان

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہ مداخلت کر داپنے بھائی سے اس امر میں جو اس نے اپنی منفعت کے بڑے حصہ سے تم کو دیا ہے ابن سنان نے کہا کہ ایک شخص پر قرض ہے اور تمہارے پاس مال ہے اگر تم اس سے ادا کر دو مال چلا جائے

- گا اور اس کا قرضہ بھی ادا نہ ہو گا۔ (م)
- ۲۔ فرمایا اپنے بھائیوں پر ایسی بخشش نہ کرو کہ ان کے نفع سے زیادہ تمہیں نقصان پہنچ جائے (درسل)
- ۳۔ اپنے نفس پر حقوق واجبہ نہ دو اور مصائب پر صبر کرو اور کوئی ایسا کام نہ کرو کہ اس میں اپنے دوست کے فائدے سے زیادہ نقصان پہنچ جائے۔ (م)

### باب ۵

﴿من كفر المعروف﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن أبي جعفر البغدادي ، عن عثمان رواه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال : لعن الله قاطعي سبل المعروف ، قيل : وما قاطعوا سبل المعروف ؟ قال : الرجل يصنع إليه المعروف فيكفره فيمتنع صاحبه من أن يصنع ذلك إلى غيره .
- ۲۔ - علي بن محمد ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن الحسن بن محبوب ، عن سيف بن عميرة قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : ما أقل من شكر المعروف .
- ۳۔ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : من أتى إليه معروف فليكف به فإن عجز فليثن عليه فإن لم يفعل فقد كفر النعمة .

### باب ۶

## احسان سے انکار کرنے والا

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ لعنت کرے احسان کے راستوں کو قطع کرنے والوں پر ، کسی نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے فرمایا وہ شخص ہے جس کے ساتھ احسان کیا جائے اور وہ ناشکر ابن کر احسان کرنے والے کسی کے ساتھ احسان کرنے سے روک دے۔ (درسل)
- ۲۔ احسان کا جتنا شکر کیا جاتا ہے کم ہے۔ (مجبور)
- ۳۔ رسول اللہ نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کی جائے اسے چاہئے کہ بدلہ دے اگر اس پر قدرت ہو تو احسان کرنے والے کی تعریف کرے ورنہ کفرانِ نعمت ہو گا۔ (م)

## باب القرض

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن منصور بن يونس ، عن إسحاق ابن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : مكتوب على باب الجنة الصدقة بعشرة والقرض بشمانيه عشر وفي رواية أخرى بخمسة عشر .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن ريمي بن عبد الله ، عن فضيل بن يسار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : ما من مؤمن أقرض مؤمناً يلتمس به وجه الله إلا حسب الله له أجره بحساب الصدقة حتى يرجع إليه ماله .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إبراهيم بن عبد الحميد ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى : ولا خير في كثير من نجوهم إلا من أمر بصدقة أو معروف قال : يعني بالمعروف القرض .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن الحسن بن علي ، عن أبيه ، عن عتبة بن خالد قال : دخلت أنا والمعلّى وعثمان بن عمران علي أبي عبد الله عليه السلام فلما رأنا قال : مرحباً مرحباً بكم وجوه نحببنا ونحببها جعلكم الله معاني الدنيا والآخرة فقال له عثمان : جعلت فداك فقال له أبو عبد الله عليه السلام : نعم مه قال : إني رجل موسر ، فقال له : بارك الله لك في يسارك ، قال : ويجيء الرجل فيسألني الشيء ، وليس هو إبان زكاتي فقال له أبو عبد الله عليه السلام : القرض عندنا بشمانيه عشر والصدقة بعشرة وماذا عليك إذا كنت كما تقول موسراً أعطيتك فإذا كان إبان زكاتك احتسبت بها من الزكاة يا عثمان لا تردّه فإن ردّه عند الله عظيم ، يا عثمان إنك لو علمت ما منزلة المؤمن من ربه ما تنويت في حاجته ومن أدخل على مؤمن سروراً فقد أدخل على رسول الله صلوات الله عليه وآله وقضاء حاجة المؤمن يدفع الجنون والجذام والبرص .

٥ - سهل بن زياد ، عن محمد بن عبد الحميد ، عن إبراهيم بن السدي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قرض المؤمن غنيمة وتعجيل خير ، إن أيسر أداه وإن مات احتسب من الزكاة .



## باب قرض

- ۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ باب جنت پر لکھا ہوا ہے صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ گنا اور ایک روایت میں پندرہ گنا۔ (حسن)
- ۲- فرمایا حضرت نے جو مومن کسی مومن کو قرض الی اللہ قرض دے گا تو اللہ تعالیٰ قرضہ کی واپسی تک اس کا اجر بچا صدقہ دے گا (حسن)
- ۳- فرمایا اس آیت میں معدود سے مراد صدقہ ہے۔ (حسن)
- ۴- میں معنی اور عثمان بن بہرام حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے ہم کو دیکھتے ہی فرمایا خوش آمدید، خوش آمدید، تم ہمیں دوست رکھتے ہو ہم تمہیں، اللہ نے تمہارا ہمارا ساتھ کیا ہے دنیا و آخرت میں، عثمان نے کہا میں کچھ کہنا چاہتا ہوں، فرمایا کھڑو، اتنے میں ایک مالدار آدمی آیا۔ حضرت نے فرمایا اللہ تمہاری دولت میں میں برکت دے، اس نے کہا ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے لیکن میرے پاس زکوٰۃ کا کچھ نہیں ہوتا حضرت نے فرمایا قرض کی جزا ہمارے نزدیک اٹھارہ گنا زیادہ ہے اور صدقہ کی دس گنا۔ تم پر مالدار ہونے کی حیثیت سے کیا بار تھا اگر قرض دے دیتے جب زکوٰۃ کا وقت آتا بھرا کرتے۔ لے عثمان سوال کو روک کر دس کا رد کرنا خدا کے نزدیک بہت برا ہوتا ہے اگر تم جانتے کہ پیش خدا مومن کی کیا منزلت ہے تو سائل کی حاجت براری میں تاخیر نہ کرتے، جس نے قلب مومن کو خوش کیا اس نے قلب رسول کو خوش کیا، مومن کی حاجت بر لانا دفع کرتا ہے جنون و یرس کو۔ (حسن)
- ۵- فرمایا حضرت نے مومن کو قرض دینا غنیمت ہے نیکی میں جلدی کرے اگر مالدار ہو تو ادا کرے اگر مر جائے گا تو حق زکوٰۃ میں شمار ہوگا۔ (حسن)

### ﴿باب ۱۷﴾

#### ﴿النظار المعسر﴾

- ۱- محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن معاویہ بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من اراد ان يظله الله يوم لا ظل إلا ظله - قالها ثلاثاً - فها به الناس أن يسألوه، فقال: فليظرمعسراً أوليدع له من حقه

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن عبد اللہ بن محمد، عن علی بن الحکم، عن أبان بن عثمان، عن عبد الرحمن بن أبي عبد اللہ، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال: إن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: في يوم حارٍ وحرًا كَفَّه - من أحب أن يستظلَّ من فور جهنم ۱ - قالها ثلاث مرَّات - فقال الناس في كلِّ مرَّةٍ: نحن يا رسول الله، فقال: من أنظر غرباً أو ترك المعسر، ثمَّ قال لي أبو عبد اللہ علیہ السلام: قال لي عبد الله بن كعب بن مالك: إنَّ أبي أخبرني أنَّه لزم غرباً له في المسجد فأقبل رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فدخل بيته و نحن جالسان ثمَّ خرج في الهاجرة فكشف رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ستره وقال: يا كعب ما زلتما جالسين؛ قال: نعم بأبي وأُمِّي قال: فأشار رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بكفِّه خذاك نصف، قال: فقلت: بأبي وأُمِّي، ثمَّ قال: اتبعه ببقية حقك، قال: فأخذت النصف ووضعت له النصف.

۳۔ عدۃٌ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن علي بن أسباط، عن يعقوب بن سالم، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال: خلُّوا سبيل المعسر كما خلَّاه الله عزَّ وجلَّ.

۴۔ عدۃٌ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحسن بن محبوب، عن يحيى بن عبد الله بن الحسن بن الحسن، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: صعد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم المنبر ذات يوم فحمد الله وأثنى عليه و صلى على أنبيائه صلى الله عليهم ثمَّ قال: أيُّها الناس ليبلغ الشاهد منكم الغائب، ألا ومن أنظر معسراً كان له على الله عزَّ وجلَّ في كلِّ يوم صدقة بمثل ماله حتى يستوفيه، ثمَّ قال أبو عبد الله علیہ السلام: «وإن كان ذو عسرة فنظرة إلى ميسرة وإن تصدَّقوا خير لكم، إن كنتم تعلمون أنه معسر فتصدَّقوا عليه بمالككم [عليه] فهو خير لكم».

### باب

## تنگدست کو مہلت دینا

۱۔ جو چاہتا ہے کہ اس دن اس کے سر پر سایہ ہو جس دن خدا کی رحمت کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا تو چاہیے

اسے کہ غریب مقروض کو مہلت یا اپنا حق اس کے لئے چھوڑ دے۔ (۴)

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے ایک گرم دن میں فرمایا در آنجا ایک آپ کی سہیلی پر ہندی لگی تھی تم میں سے جو کوئی دوست رکھتا ہے اس بات کو کہ جہنم کے شعلوں سے بچ کر سایہ میں رہے یہ تین بار فرمایا لوگوں نے ہر بار کہا یا رسول اللہ ہم چاہتے ہیں فرمایا تو اپنے قرضدار کو مہلت دو یا غریب کے لئے چھوڑ دو، پھر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ عبد اللہ بن کعب بن مالک نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہ اس نے پکڑ لیا ایک قرضدار کو مسجد میں، رسول اللہ تشریف لے گئے اور اپنے گھر میں داخل ہوئے اور ہم دونوں بیٹھے تھے حضرت اس گرم وقت میں پھر باہر نکلے اپنے کپڑے اتارے اور فرمایا اے کعب تم لوگ ابھی بیٹھے ہو، میں نے کہا جی ہاں میرے ماں باپ فدا ہوں حضرت نے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا آدھا قرضہ اس سے لے لو باقی کے طلبہ گکار ہو۔ میں نے نصف لے لیا اور باقی نصف اس پر چھوڑا۔ (مجموع)

۳۔ فرمایا غریب قرضدار کو سہولت دو جس طرح اللہ نے اسے سہولت دی ہے۔ (مجموع)

۴۔ فرمایا حضرت رسول خدا منبر پر تشریف لے گئے اور محمد و ثنائے الہی کے بعد انبیاء پر درود بھیجا پھر فرمایا لوگو جو تم میں موجود ہیں وہ غائبین تک یہ پہنچا دیں کہ جو غریب قرضدار کو مہلت دے گا تو اللہ ہر روز اس کے مال کے برابر صدقہ کا ثواب دیکھے گا قرضہ کے ادا ہونے تک، پھر ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ تنگ دست ہو تو مالدار ہونے تک مہلت دو اور اگر صدقہ میں اسے دے دو تو تمہارے لئے یہ بہتر ہو گا۔ (من)

### ﴿بَابُ﴾

#### ﴿تحلیل المیت﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان جمیعاً، عن ابن اُبی عمیر، عن ابراہیم بن عبد الحمید، عن الحسن بن خنیس قال: قلت لأبی عبد اللہ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ لَعِبَ الرَّحْمَنُ بِنِ سَيَابَةِ دِينَارٍ عَلَى رِجْلِ قَدَمَاتٍ وَقَدْ كَلَّمْنَاهُ أَنْ يَحْلِلَهُ فَأَبَى فَقَالَ: وَبِحِهِ أَمَا يَعْلَمُ أَنَّ لَهُ بِكُلِّ دَرَاهِمٍ عَشْرَةَ إِذَا حَلَّلَهُ فَأَبَا لَمْ يَحْلِلْهُ فَأَنْتَاهُ لَهُ دَرَاهِمٌ بَدَلْ دَرَاهِمٍ.

۲۔ علی بن محمد بن عبد اللہ، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن عمن ذکرہ، عن الولید بن اُبی العلاء، عن معتب قال: دخل محمد بن بشر الوشاء علی اُبی عبد اللہ عَلَيْهِ السَّلَامُ یسأله: أَنْ

یکلکم شہاباً أن یخفف عنه حتی ینقضی الموسم و کان له علیہ ألف دینار فأرسل إلیہ فاناه فقال له : قد عرفت حال جد وانقطاعہ إلینا وقد ذکر أنک علیہ ألف دینار لم تذهب فی بطن ولا فرج وإنما ذهبت دیناً علی الرجال و ضایع وضعها وأنا أحب أن تجعلہ فی حل فقال : لعلک تمن ینزع أنه یقبض من حسناتہ فتمطأها ، فقال : كذلك فی أیدینا فقال أبو عبد اللہ ﷺ : اللہ أکرّم وأعدل من أن ینقرّب إلیہ عبده فیقوم فی اللیلة القراء أو یصوم فی الیوم الحارّ أو یطوف بهذا البیت ثم یسلبہ ذلك فیعطاه ولكن اللہ فضل کثیر ینکفی المؤمن ، فقال : فهو فی حل .

## باب

## میت کو معاف کرنا

- ۱۔ میں نے حضرت سے کہا کہ عید الرحمن بن سہاب کے کچھ درہم ایک شخص پر قرض تھے جو مر گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ اسے معاف کر دے اس نے انکار کر دیا۔ حضرت نے فرمایا وائے ہو اس پر وہ نہیں جانتا کہ اس کو ہر دینار کے بدلے دس دینار کا اجر ملتا اور اب اسے ایک دینار کے بدلے ایک ہی دینار ملے گا۔ (حسن)
- ۲۔ محمد بن بشیر حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ حضرت شہاب سے فرمائیں کہ وہ موسم حج گزارتے تک ہدیت سے اس پر شہاب کے ایک ہزار دینار قرض تھے۔ حضرت نے اسے بلا کر فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ محمد کی مالی حالت کمزور ہے وہ ہمارے پاس آیا اور یہ بتایا کہ تمہارے ایک ہزار دینار اس پر قرض ہیں اس نے نہ کھانے پینے میں خرچ کئے ہیں نہ جو س رانی میں ، بلکہ وہ اس نے لوگوں کے قرض میں دیئے ہیں اور صحیح جگہ ان کو خرچ کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ تم اسے بخش دو ، کیا تمہارا لگناں یہ ہے کہ اس کے حسنات کو کم کر دیا جائے گا۔ اس نے کہا یہ تو ہمارے ہاتھ میں ہے کم کریں یا زیادہ ، فرمایا اللہ عادل و کریم ہے جو بندہ ٹھنڈی راتوں میں کھڑا رہے اور گرمیوں میں روزہ رکھے یا خانہ کعبہ کا طواف قربتہ الی اللہ کرے تو عدل الہی کے خلاف ہے کہ یہ سب نیکیاں اس سے سلب کر کے اسے کچھ دے بلکہ اللہ تو بڑا فضل کرنے والا ہے وہ مومن کی نیکی کا بدلہ دیتا ہے یہ سن کر اس نے کہا کہ میں نے اپنا قرضہ بخش دیا ہوں

## باب

## ﴿باب مؤونة النعم﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن علی بن الحکم، عن سلیمان الفرّاء مولى طربال، عن حديد بن حکیم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من عظمت نعمة الله عليه اشتدت مؤونة الناس عليه فاستديموا النعمة باحتمال المؤونة ولا تعرّضوها للزوال قتل من زالت عنه النعمة فكادت أن تعود إليه.

۲۔ علی بن ابراهیم، عن علی بن محمد القاسانی، عن أبي أنسب المدني مولى بني هاشم، عن داود بن عبد الله بن محمد الجعفري، عن ابراهیم بن محمد قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: ما من عبد تظاهرت عليه من الله نعمة إلا اشتدت مؤونة الناس عليه فمن لم يتم للناس بهوائهم فقد عرّض النعمة للزوال، قال: فقلت: جعلت فداك ومن يقدر أن يقوم لهذا الخلق بهوائهم، فقال: إنما الناس في هذا الموضع والله المؤمنون.

۳۔ علی بن محمد بن عبد الله، عن أحمد بن أبي عبد الله، عن أبيه، عن سعدان بن مسلم، عن أبيان بن تغلب قال: قال أبو عبد الله عليه السلام لحسين الصحاف: يا حسين ما ظاهر الله على عبد النعم حتى ظاهر عليه مؤونة الناس، فمن صبر لهم وقام بشأنهم زاده الله في نعمه عليه عندهم ومن لم يصبر لهم ولم يتم بشأنهم أزال الله عز وجل عنه تلك النعمة.

۴۔ علی بن ابراهیم، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من عظمت عليه النعمة اشتدت مؤونة الناس عليه فإن هو قام بمؤوتهم اجتلب زيادة النعمة عليه من الله وإن لم يفعل فقد عرّض النعمة للزوالها.

## باب

## خریج نعمت

۱۔ فرمایا ابو عبد الله علیہ السلام نے جس کے پاس مال زیادہ ہو تب سے تو لوگوں کے خرچ کی ذمہ داری بھی اس پر زیادہ ہو



جاتی ہے لوگوں پر خرچ کر کے دولت کو لازوال بناؤ اور مال کو زوال کے لئے نہ رکھو، ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ مال جانے کے بعد واپس آئے۔ (۴)

۲۔ فرمایا حضرت نے جس بندہ پر خدا کی نعمت کا ظہور ہوتا ہے اس پر اتنا ہی لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا بار زیادہ ہوتا ہے جو لوگوں کی حاجتیں پوری نہیں کرتا وہ اپنی دولت کو زوال کے سامنے رکھ دیتا ہے۔ میں نے کہا اؤ جو حاجتوں کو پورا کرتے ہیں فرمایا ایسا کرنے والے واللہ مومن ہیں۔ (۵)

۳۔ وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔ (محبول)

۴۔ وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

### ﴿بَابُ ۸۰﴾

﴿حسن جوار النعم﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن محمد بن عیسیٰ بن عبید ، عن محمد بن عرفة قال : قال أبو الحسن الرضا علیہ السلام : یا ابن عرفة إنَّ النعم کالابل المعقلة فی عطنها علی القوم ما أحسنوا جوارها فاذا أسأوا معاملتها وإنالها نفرت عنهم .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن عثمان بن عیسی ، عن محمد ابن عجلان قال : سمعت أبا عبد الله علیہ السلام یقول : أحسنوا جوار النعم ، قلت : وما حسن جوار النعم قال : الشکر لمن أنعم بہا وأداء حقوقها .

۳۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد بن عیسی ، عن الحسن بن محبوب ، عن زید الشحام قال : سمعت أبا عبد الله علیہ السلام یقول : أحسنوا جوار نعم الله واحذروا أن تنقل عنکم إلی غیرکم أما إنہا لم تنقل عن أحد قط فکادت أن ترجع إلیہ ، قال : وکان علی علیہ السلام یقول : قل ما أدبر شیء فأقبل .

### باب

## نعمت پر شکر کرنا

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اسے ابن عزنہ نعمتیں اس اونٹ کی طرح ہیں جو اپنے تھکان پر بندھا ہو، قوم پر

- لازم ہے کہ اس سے اچھا سلوک کرے اگر برا برتاؤ ہوگا تو وہ ان سے نفرت کرنے لگے گا۔ (مجمول)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے أحسنوا جوار النعم ، میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نعمت دینے والے کا شکر ادا کرنا اور اس کے حقوق کی رعایت کرنا۔ (مجمول)
- ۳۔ فرمایا حضرت نے نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اس سے بچو کہ وہ تمہارے غیر کی طرف چلی جائے ایسا نہیں ہوتا کہ جو شے کسی سے چلی جائے وہ لوٹ ہی آئے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسا ہوتا ہے کہ جا کر چیز واپس آئے (۲)

### باب ۸۲

#### ﴿معرفة الجود والسخاء﴾

۱۔ حدیث من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن أبيه ، عن أبي الجهم ، عن موسى بن بكر ، عن أحمد بن سليمان قال : سأل رجل أبا الحسن الأول عليه السلام وهو في الطواف فقال له : أخبرني عن الجواد ، فقال : إن لكلامك وجيب فإن كنت تسأل عن المخلوق فإن الجواد الذي يؤذي ما افترض الله عليه وإن كنت تسأل عن الخالق فهو الجواد إن أعطى وهو الجواد إن منع ، لأنه إن أعطاك أعطاك ما ليس لك وإن منعك منعك ما ليس لك .

۲۔ حدیث من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد اللہ عليه السلام قال : قلت له : ما حدُّ السخاء ؟ فقال : تخرج من مالك الحق الذي أوجب الله عليك فتضعه في موضعه .

۳۔ عی بن ابراہیم ، عن ہارون بن مسلم ، عن مسدق بن صدقة ، عن جعفر ، عن آباءہ عليہم السلام أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : السخي محبب في السموات ، محبب في الأرض خلق من طينة عذبة وخلق ماء عينية من ماء الكونز والبخیل مبغض في السموات ، مبغض في الأرض ، خلق من طينة سبخة وخلق ماء عينية من ماء العوسج .

۴۔ عی بن ابراہیم ، عن أبيه ، عن ابن فضال ، عن علي بن عتبة ، عن مهدي ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : السخي الحسن الخلق في كنف الله لا يستخلى الله منه حتى يدخله الجنة ، وما بعث الله عز وجل نبياً ولا وصياً إلا سخيّاً أو ما كان أحد من الصالحين إلا سخيّاً وما زال أبي يوصيني بالسخاء حتى مضى وقال : من أخرج من ماله

الزكاة تامة فوضعها في موضعها لم يسأل من أين اكتسبت مالك .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي سعيد المكارمي ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أتى رسول الله صلى الله عليه وآله وقد من اليمن وفيهم رجل كان أعظمهم كلاماً وأشدّهم استقصاء في حاجة النبي صلى الله عليه وآله فغضب النبي صلى الله عليه وآله حتى التوى عرق الغضب بين عينيه وتربّد وجهه وأطرق إلى الأرض

فأتاه جبرئيل عليه السلام فقال : ربك يقرئك السلام و يقول لك : هذا رجلٌ سخي يطعم الطعام فسكن عن النبي صلى الله عليه وآله الغضب ورفع رأسه وقال له : لولا أن جبرئيل أخبرني عن الله عز وجل أنك سخي تطعم الطعام لشردت بك وجعلتك حديقاً لمن خلفك فقال له الرجل : وإن ربك ليحب السخاء فقال : نعم فقال : إني أشهد أن لا إله إلا الله وأنت رسول الله والذي بعثك بالحق لا ردوت من مالي أحداً .

٦ - علي بن محمد بن عبد الله ، عن أحمد بن محمد ، عن بعض أصحابنا ، عن أبان ، عن معاوية بن عمار ، عن زيد الشحام ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن إبراهيم عليه السلام كان أبا أضياف فكان إذا لم يكونوا عنده خرج يطلبهم وأغلق باباً وأخذ المفاتيح يطلب الأضياف وإنه جمع إلى داره فإذا هو برجل أوشبه رجل في الدار فقال : يا عبد الله باذن من دخلت هذه الدار ؟ قال : دخلتها باذن ربها - يردد ذلك ثلاث مرّات - ففر إبراهيم عليه السلام أنه جبرئيل ، فحمد الله ، ثم قال : أرسلني ربك إلى عبد من عبيده يتخذة خليلاً قال إبراهيم عليه السلام : فأعلمني من هو أخدمه حتى أموت ؟ قال : فأنت هو قال : ومم ذلك ؟ قال : لأنك لم تسأل أحداً شيئاً قط ولم تسأل شيئاً قط قلت : لا .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن أبي عبد الرحمن ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أتى رجل النبي صلى الله عليه وآله فقال : يا رسول الله أي الناس أفضلهم إيماناً قال : أبسطهم كفّاً .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى بن عبيد ، عن أبي الحسن علي بن يحيى عن أيوب بن أعين ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : يؤتى يوم القيامة برجل فيقال : احتج فيقول : يا رب خلقتني وهديتني فأوسعت علي فلم أزل أوسع على خلقتك وأيسر عليهم لكي تنشر علي هذا اليوم رحمتك وتيسره ، فيقول الرب جل

تناؤه و: نلى ذكره : صدق عهدي أدخلوه الجنة .

٩ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء قال : سمعت أبا الحسن عليه السلام يقول : السخي قريب من الله قريب من الجنة ، قريب من الناس ، و سمعته يقول : السخاء شجرة في الجنة من تعلق بفصل من أغصانها دخل الجنة .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن ياسر الخادم ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : السخي يأكل طعام الناس ليأكلوا من طعامه والبخيل لا يأكل من طعام الناس لئلا يأكلوا من طعامه .

١١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله رفعه قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام لأبنة الحسن عليه السلام : يا بني ما السخاحة ؟ قال : البذل في اليسر والعسر .

١٢ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة قال : قال أبو عبد الله عليه السلام لبعض جلسائه : ألا أخبرك بشيء يقرب من الله ويقرب من الجنة ويباعد من النار ؟ فقال : بلى ، فقال : عليك بالسخاء فإن الله خلق خلقاً برحمته لرحمته فجعلهم للمعروف أهلاً وللخير موضعاً وللناس وجهاً ، يسعى إليهم لكي يحيوهم كما يحيى المطر الأرض المجربة أولئك هم المؤمنون الآمنون يوم القيامة .

١٣ - علي بن إبراهيم رفعه قال : أوحى الله عز وجل إلى موسى عليه السلام أن لا تقتل السامري فإنه سخي .

١٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عمرو بن عثمان ، عن محمد بن شعيب ، عن أبي جعفر المدايني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : شاب سخي مرهق في الذنوب أحب إلى الله من شيخ عابد بخيل .

١٥ - سهل بن زياد ، عن محمد بن حذافه ، عن جميل بن دراج قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : خياركم سمحاًؤكم وشراركم بخلاؤكم ، ومن خالص الإيمان البر بالإخوان والسعي في حوائجهم وإن البائس بالإخوان ليحبسه الرحمن وفي ذلك مرغة للشيطان وتزحزح عن النيران ودخول الجنان ، يا جميل أخبر بهذا غرر أصحابك قلت : جعلت فداك من غرر أصحابي قال : هم الباردون بالإخوان في العسر واليسر ثم قال : يا جميل أما إن صاحب الكثير يهون عليه ذلك وقد مدح الله عز وجل في



ذلك صاحب القليل فقال : في كتابه : « يؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون »

## باب

## معرفت خود و سنا

۱۔ ایک شخص نے بحالت طواف امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جو ادا کئے گئے ہیں فرمایا اس کی دو صورتیں ہیں اگر یہ سوال مخلوق سے متعلق ہے تو جو ادا وہ ہے جو اپنے ان فرائض کو ادا کرے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی پرعاہدہ کئے ہیں اور اگر خالق کے متعلق یہ سوال ہے تو وہ جو آپؑ پر ضرورت میں تم کو ملے یا نہ ملے کیونکہ جو تم کو ملے گا تمہارا اس میں کوئی حق نہیں اور اگر نہ ملے تو تمہیں اس کے لینے کا حق نہیں۔ (م)

۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ سخاوت کیا ہے فرمایا جو حق اللہ نے تم پر دیا جب کیا ہے اسے دوا اور جو صحیح مقام اس کا ہے وہاں پہنچاؤ۔ (م)

۳۔ فرمایا کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ مرد سخی آسمانوں میں بھی محبوب ہے اور اہل نہیں میں بھی اور اس کی زمین شور ہے اور اس کی آنکھوں کا پانی تھوہر درخت کے پانی سے ہے۔ (اسی حقیقت کو اللہ رسول ہی جانتے ہیں۔ م)

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ مرد سخی صاحبِ رخص خلق ہوتا ہے اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے رحمت خدا اس سے متصل رہتی ہے جب تک وہ داخل جنت ہو، اللہ نے کسی نبی و وصی کو نہیں بھیجا مگر سخی بنا کر، خدا کے سب نیک بندے سخی ہوتے ہیں۔ میرے والد نے مرتے دم تک مجھے سخاوت کی وصیت کی اور فرمایا جو اپنے مال سے زکوٰۃ نکلے اس سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تو نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا۔ (مجبور)

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں کا ایک وفد رسول اللہ کے پاس آیا ان میں ایک شخص بڑا پر زور کلام کرنے والا تھا اس نے رسول اللہ سے جھگڑا کر ناشائع کر دیا۔ حضرت کو غصہ آیا جس سے پسینہ آپ کے دونوں آنکھوں کے درمیان اگیا اور چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور آپ نے زمین کی طرت اپنا چہرہ جھکایا۔ پس جب ریل آئے اور خدا کا سلام پہنچا کر کہا یہ شخص سخی ہے لوگوں کو کھانا دیتا ہے یہ سن کر حضرت کا غصہ فرو ہوا اور سر اٹھا کر فرمایا اگر جبریل نے یہ نہ بتایا ہوتا کہ تو سخی ہے اور لوگوں کو کھانا دیتا ہے تو میں تجھے نکال دیتا اور تیرے بعد آنے والوں کے لئے عبرت کی داستان بنا دیتا۔ اس نے کہا اگر آپ کا رب سخاوت کو دوست رکھتا ہے تو میں کو ابھی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے رسول ہیں قسم اس کی جس نے آپ کو حق پر بھیجا۔ اب میں کسی سائل



کو زندہ کروں گا۔ (ص)

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابراہیم علیہ السلام بڑے جہاں نواز تھے اگر آپ کے جہاں کسی روز جہاں نہ آتے تو ان کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے ایک روز دروازہ بند کر کے گنجیاں لئے ہوئے جہانوں کی تلاش میں گھر سے نکلے جب واپس ہوئے تو گھر میں ایک مرد یا مرد جیسا کوئی نظر آیا۔ آپ نے فرمایا اے بندہ خدا تو کس کی اذن سے گھر میں داخل ہوا اس نے کہا اس گھر کے مالک کے اذن سے گھر میں داخل ہوا اس نے کہا اس گھر کے مالک کے اذن سے جہاں بار یہ کلمہ کہا، اب ابراہیم سمجھے کہ یہ جبرئیل ہیں جبرئیل نے حمد و ثنائے الہی کے بعد کہا، تمھارے رب نے مجھے اپنے ایک ایسے بندہ کی طرف بھیجا ہے جسے اس نے اپنا خلیل بنایا ہے ابراہیم نے کہا مجھے بتا کہ وہ کون ہے تاکہ میں حاضر ہوں اس کی خدمت کروں جبرئیل نے کہا وہ آپ ہی ہیں فرمایا اس لئے کہ تم نے کسی سے سوال کیا اور نہ کسی شے کا سوال کیا۔ میں نے کہا نہیں۔ (مرسل)

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت رسول خدا سے پوچھا، از روئے ایمان کون افضل ہے فرمایا دینے کے لئے سب سے زیادہ کھلا ہوا ہے (م)

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا روز قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا۔ حجت بیان کر، وہ کہے گا۔ اے میرے رب تو نے مجھے پیدا کیا اور مجھے ہدایت کی اور وسعت رزق دی، میں نے تیری مخلوق کو دیا اور ان کی معاش میں آسانی پیدا کی تاکہ تو آج کے دن میرے اوپر اپنی رحمت نازل کرے اور سستی کو آسان کرے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے نے سچ کہا اے جنت میں داخل کرو، (مجبوراً) فرمایا امام رضا علیہ السلام نے سخی قریب ہے اللہ سے، قریب ہے جنت سے، قریب ہے لوگوں سے اور یہ بھی فرمایا کہ سخاوت جنت کا ایک درخت ہے جس کی کسی شاخ سے متعلق ہو وہ جنت میں داخل ہوا (م)

۹۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے سخی کھانا ہے لوگوں کا کھانا تاکہ لوگ اس کا کھانا کھائیں اور غنیمت اس لئے لوگوں کا کھانا نہیں کھاتا تاکہ لوگ اس کا کھانا نہ کھائیں۔ (ص)

۱۰۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے بیٹے امام حسن علیہ السلام سے پوچھا، جو امر دی کیا ہے انھوں نے کہا راہ خدا میں خرچ کرنا، مالدار کی دنگہ سستی دونوں حالتوں میں۔ (مؤلف)

۱۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے ایک ہمنشین سے کہا، میں تمہیں بتاؤں کہ کیا چیز اللہ سے اور جنت سے قریب کرتی ہے اور دوزخ سے دور رکھتی ہے۔ اس نے کہا ہاں، فرمایا تم سخاوت کرو۔ اللہ نے اپنی رحمت سے ایک مخلوق پر رحم کرنے والی پیدا کی ہے ان کو احسان کرنے کا اہل قرار دیا ہے اور نیکی کا مقام بنایا ہے اور لوگوں کے لئے جائے توبہ، وہ ان کی طرف دوڑتا ہے تاکہ ان کو اسی طرح زندہ کرے جیسے بارش زمین کو زندہ کرتی ہے یہ وہ مومن

ہیں جو روز قیامت امن میں ہوں گے۔ (مرفوع)

۱۳۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کمرامی کو قتل مت کرو دے سخی ہے۔

۱۴۔ فرمایا حضرت نے سخی جو ان گنہگار خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے بوڑھے عابد نہیں ہے۔

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تمہارے نیک لوگ اس دنیا میں اور تمہارے بدترین لوگ نہیں ہیں اور خالص ایمان ہے نیکی کرنا اپنے بھائیوں سے اور سخی کرنا ان کے حوائج میں، جو اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے وہ خدا کا دوست ہے اور اس نیکی کرنے سے شیطان ذلیل ہوتا ہے اور نیکی کرنے والا آتش جہنم سے دور رہتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے۔ اے جمیل اس کی خبر دو اپنے روشن پیشانی اصحاب کو، میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں فرمایا فرانی اور تنگی میں اپنے بھائیوں سے نیکی کرنے والے، پھر فرمایا اے جمیل کثیر دولت والے پر یہ گران گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قلیل المعاش لوگوں کی تعریف کرتا ہے وہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں چاہے ان پر سختی ہو جو اپنے کو بخل سے بچاتے ہیں وحی فلاح پانے والے ہیں۔ (مرفوع)

### باب الانفاق

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ؛ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ محبوب ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَم ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الشَّمْسَ لَتَطْلُعُ وَ مَعَهَا أَرْبَعَةُ أَمْلاكَ : مَلِكٌ يَنَادِي يَا صَاحِبَ الْخَيْرِ أُنِّمْ وَ ابْشِرْ ؛ وَ مَلِكٌ يَنَادِي يَا صَاحِبَ الشَّرِّ أَنْزِعْ وَ اقْصِرْ ؛ وَ مَلِكٌ يَنَادِي أَعْطِ مَنْفَقاً خَلْفاً وَ آتِ مَسْكاً تَلْفاً ؛ وَ مَلِكٌ يَنْصَحُهَا بِالْمَاءِ وَلَوْ لَا ذَلِكَ اشْتَعَلَتِ الْأَرْضُ

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «كَذَلِكَ يَرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ» قَالَ : هُوَ الرَّجُلُ يَدْعُ مَالَهُ لَا يَنْفِقَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ بِخَلٍّ ، ثُمَّ يَمُوتُ فَيَدْعُو مَنْ يَعْمَلُ فِيهِ بِطَاعَةِ اللَّهِ أَوْ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَإِنْ عَمِلَ بِهِ فِي طَاعَةِ اللَّهِ رَأَاهُ فِي مِيزَانٍ غَيْرِهِ فَرَأَاهُ حَسْرَةً وَ قَدْ كَانَ الْمَالُ لَهُ وَإِنْ كَانَ عَمِلَ بِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ قَوَاهُ بِذَلِكَ الْمَالِ حَتَّى عَمِلَ بِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۳۔ عَمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُوسَى ابْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَقْبَنَ

بالخلف سخت نفسه بالنفقة .

۴ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن بعض من حدثه عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه في كلام له : ومن يبسط يده بالمعروف إذا وجده يخلف الله له ما أنفق في دنياه وبضاعف له في آخرته .

۵ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ؛ ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى جميعاً ، عن ابن أبي نصر قال : قرأت في كتاب أبي الحسن الرضا إلى أبي جعفر عليه السلام : يا أبا جعفر بلغني أن الموالي إذا ركبوا أخرجوك من الباب الصغير فإتوا ذلك من بخل منهم لئلا ينال منك أحدٌ خيراً وأسألك بحقّي عليك لا يكون مدخلك و مخرجك إلا من الباب الكبير ، فإذا ركب فليكن معك ذهبٌ وفضةٌ ثم لا يسألك أحدٌ شيئاً إلا أعطيته ؛ ومن سألك من عمومك أن تبرّه فلا تعطه أقل من خمسين ديناراً والكثير إليك ومن سألك من عمّاتك فلا تعطها أقل من خمسة وعشرين ديناراً والكثير إليك ، إنني إنما أريد بذلك أن يرفعك الله ، فأنتق ولا تخش من ذي العرش اقتاراً .

۶ - أحمد بن محمد بن خالد ، عن جهم بن الحكم المدائني ، عن إسماعيل بن أبي زياد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الأيدي ثلاثة سائلة ومنفقة و ممسكة وخير الأيدي المنفقة .

۷ - أحمد بن محمد ، عن أبيه ، عن سعدان ، عن الحسين بن أبيمن ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال : يا حسين أنفق وأيقن بالخلف من الله فإنه لم يبخل عبدٌ ولا أمة بنفقة فيما برضى الله عز وجل إلا أنفق أضعافها فيما بسخط الله عز وجل .

۸ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن ممر بن أذينة رفته إلى أبي عبد الله عليه السلام أو أبي جعفر عليه السلام قال : ينزل الله الممونة من السماء ، إلى العبد بقدر المؤونة فمن أيقن بالخلف سخت نفسه بالنفقة .

۹ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : دخل عليه مولى له فقال له : هل أنفقت اليوم شيئاً ؟ قال : لا والله فقال أبو الحسن عليه السلام : فمن أين يخلف الله علينا ، أنفق ولو درهماً واحداً .

۱۰۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن معاویہ بن وهب، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من بضمن أربعة بأربعة أيات في الجنة؛ أنفق ولا تخف فقراً وأنصف الناس من نفسك وأنش السلام في العالم وأترك المراء وإن كنت محقاً.

## باب انفاق

- ۱۔ فرمایا حضرت نے جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ چار فرشتے ہوتے ہیں ایک ندا کرتا ہے اے نیکی والے نیکی تمام کر اور خوشخبری حاصل کر، دوسرا ندا کرتا ہے اے صاحبِ شہر بڑی ختم کر اور تیسرا کہتا ہے لوگوں کو دے اور چھٹل کا مال تلف ہو گا اور چوتھا بانی چھوڑتا رہتا ہے ورنہ زمین شعلے نکالنے لگے۔ (درسل)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام اس آیت کے متعلق ”اسی طرح اللہ ان کے اعمال ان کو دکھائے گا اور ان پر حسرت چھائی ہو گی“، فرمایا یہ وہ شخص ہو گا جو اپنا مال چھوڑ جائے گا بغیر طاعتِ خدا میں خرچ کئے اور اذراہِ نخل، پھروہ مر جلسے گا اور اپنا یہ مال اس شخص کے لئے چھوڑ جائے گا جو اسے یا تو طاعتِ خدا میں خرچ کرے گا یا معصیت میں، اگر طاعتِ خدا میں خرچ کرے گا تو وہ روز قیامت اسے میزانِ غیر میں دیکھے گا تو وہ بہ نگاہِ حسرت دیکھے گا حالانکہ وہ مال اس کا تھا اور اگر وہ مال معصیتِ خدا میں خرچ کرے گا تو اس کے مال نے اس کو کف دہرنے کی قوت دی۔ (ترمذی)
- ۳۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا حاجت پیچھے چھوڑنے کا قصد کیا اس کا نفس رامِ خدا میں خرچ کرنے کے لئے سخت ہو جاتا ہے۔ (مجمول)
- ۴۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جس کا ہاتھ لوگوں پر احسان کرنے کے لئے کھلا ہوتا ہے تو اللہ تم اس دنیا میں اس کے لئے آثارِ خیر چھوڑتا ہے اور آخرت میں اس کے حسنت میں زیادتی کرتا ہے۔ (درسل)
- ۵۔ میں نے پڑھا اس خدا میں جو لکھا تھا ابوالحسن نے امام محمد باقر علیہ السلام کو ”اے ابو جعفر مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کے غلام جب آپ سوار ہوتے ہیں تو آپ کو چھوٹے دروازے سے نکالتے ہیں اور یہ اس وجہ سے کرتے ہیں کہ ان میں بغل ہے چاہتے ہیں کہ آپ سے کسی کو کچھ نہ ملے اور میں آپ سے اپنا حق نہ مانگ سکوں۔ آپ کا آنا جانا بڑے دروازہ سے ہونا چاہیے اور جب آپ سوار ہوں تو آپ کے پاس سونا اور چاندی ہونا چاہیے تاکہ جو سوال کرے اسے آپ دیں آپ کے چاؤں میں سے جو سوال کرے تو آپ اسے کم سے کم بچاؤں دینا دیں زیادہ جتنا آپ چاہیں اور اگر



پھر پھیاں مانگیں تو انھیں کم سے پچیس دینا ردی زیادہ جو آپ چاہیں یہ میں نے اس لئے کہا ہے تاکہ آپ کے درجہ بلند ہوں پس راہ خدا میں خرچ کیجئے اور کمی کا اللہ کی طرف سے خوف نہ کیجئے (۴)

۶۔ فرمایا ابو سعید اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہاتھ تین قسم کے ہیں سوال کرنے والا، دوسرے کو دینے والا اور بخل سے کام لینے والا اور بہترین ہاتھ خرچ کرنے والا ہے (۵)

۷۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اے حسین خرچ کرو راہ خدا میں اور یقین کرو اللہ کی طرف بعد میں ملنے والے اجر کا، کوئی غلام یا کنیز بخل سے کام نہیں لیتی اس معاملہ میں جو اللہ کو راضی کرے وہ معصیتِ خدا میں اس سے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ (مجمول)

۸۔ فرمایا حضرت نے اللہ ہر ایک کا رزق بقدر اس کے خرچ کے آسمان سے نازل کرتا ہے جو یقین رکھتا ہے اس کا نفس نفقہ میں سخت ہو جاتا ہے (مرفوع)

۹۔ فرمایا حضرت نے آپ کا ایک غلام آیا آپ نے پوچھا آج تو نے کچھ خیرات کی، اس نے کہا نہیں، حضرت نے فرمایا پھر اللہ ہمیں اس کا بدلہ کیا دے گا۔ راہِ خدا میں دو اگرچہ ایک ہی درہم ہو (۶)

۱۰۔ فرمایا جو چاہتا ہے جنت میں بہت سے گھر اس کو ملیں تو راہِ خدا میں خرچ کرے اور خوف نہ کرے اور انصاف کرے لوگوں کے درمیان اور سلامتی کو دنیا میں پھیلاؤ اور جھگڑا ترک کرو اگرچہ تم حق پر ہو (۷)

## باب ۸۳

### ☆ (البخل والشح) ☆

۱۔ علم بن ابراہیم، عن ہارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة، عن جعفر عن آباءہ ع ان امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ سمع رجلاً یقول: إن الشح أغدر من الظالم فقال له: کذبت إن الظالم قد ینوب ویستغفر ویرد الظلامة علی أهلها و الشح إذا شح منع الزکاة والصدقة وصلة الرحم وقري الضیف والنفقة فی سبیل اللہ وأبواب البر؛ وحرام علی الجنة أن یدخلها شحیح.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن ابن اُمی عمیر، عن بعض أصحابہ عن اُمی عبد اللہ ع قال: قال امیر المؤمنین ع: إذا لم یکن للہ فی عبد حاجة ابتلاه بالبخل.



٣ - أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن أحمد ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ لبني سلمة : يا بني سلمة من سيّدكم ؟ قالوا : يا رسول الله سيّدنا رجل فيه بخل ، فقال رسول الله ﷺ : وأي ذاك أدوى من البخل ، ثم قال : بل سيّدكم الأبيّض الجسد البراء بن معروف .

٤ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن أبيه ، عن أبي الجهم ، عن موسى بن بكر ، عن أحمد بن سليمان ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : البخل من بخل بما افترض الله عليه .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن جعفر عن أبيه ، عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : ما حق الإسلام حق الشح شيء ، ثم قال : إنّ لهذا الشح ذيباً كذيب النمل وشعباً كشعب الشوك - وفي نسخة أخرى الشوك - .

٦ - أحمد بن محمد ، عن محمد بن علي ، عن أبي حمزة ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : ليس بالبخل الذي يؤدّي الزكاة المفروضة في ماله ويعطي البائنة في قومه .

٧ - أحمد بن محمد ، عن شريف بن سابق ، عن الفضل بن أبي قرّة قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : تدري ما الشحيح ؟ قلت : هو البخل ، قال : الشح أشد من البخل ، إنّ البخل يبخل بما في يده و الشحيح يشح على ما في أيدي الناس وعلى ما في يديه حتّى لا يرى ممّا في أيدي الناس شيئاً إلّا تمنّى أن يكون له بالحلّ والحرام ولا يقنع بما رزقه الله .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن المغيرة ، عن المفضل بن صالح ، عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : ليس البخل من أدّى الزكاة المفروضة من ماله وأعطى البائنة في قومه إنّما البخل حق البخل من لم يؤدّ الزكاة المفروضة من ماله ولم يعط البائنة في قومه وهو يبذر فيما سوى ذلك .

## باب ۱۸ بخل

- ۱۔ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ مرد بخل ظالم سے زیادہ بڑا ہے اس سے حضرت نے فرمایا تم نے غلط کہا۔ ظالم تو بکر لیتا ہے اور بکشا جاتا ہے اور ظلم سے لی ہوئی چیز اس کے اہل کو واپس دے دیتا ہے لیکن بخل جب زکوٰۃ، صدقہ، صلہ، رحم، جہان داری اور راہِ خدا میں خرچ کرنے سے رک جاتا ہے اور ابوابِ تیر بند کر دیتا ہے تو اس کا داخلہ جنت پر حرام ہو جاتا ہے۔ (رض)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے فرمایا جب اللہ کی حاجت اپنے بندوں میں نہیں رہتی یعنی اس سے بیزار ہو جاتا ہے تو اسے بخل میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (م)
- ۳۔ رسول اللہ نے بنی سلمہ سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے انھوں نے کہا ایک سردار ذلیل ہے فرمایا بخل سے زیادہ کوئی بیماری ایذا رساں نہیں۔ پھر فرمایا تمہارا سردار سفید بدن والا میرا بہن مراد ہے (مجبول)
- ۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بخل وہ ہے جو بخل کو اسے ان فرائض کے ادا کرنے میں جو اللہ نے اس پر عائد کئے ہیں۔ (رض)
- ۵۔ رسول اللہ نے فرمایا بخل سے زیادہ اسلام کو مٹانے والی کوئی شے نہیں۔ یہ بخل چوہنی کی چال کی طرح دل میں چلتا ہے یہ ایک شجرہ ہے شرک کا اور ایک دوسرے بنسویں ہے کہ مثل ایک کانٹے کی ہے۔ (م)
- ۶۔ فرمایا ایسے بخیل کے لئے کوئی اجر نہیں جو اپنے مال سے زکوٰۃ مفروضہ تو لے لیکن اپنی قوم پر باعثِ مصیبت ہو۔ (م)
- ۷۔ مجھ سے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تم جانتے ہو شیخ کون ہے میں نے کہا، بخیل فرمایا شیخ بخل سے زیادہ سخت ہے بخیل تو اپنے مال میں بخل کرتا ہے اور شیخ غیر کے مال میں بخل چاہتا ہے اور اپنے مال میں بھی، یہاں تک کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دوسروں کے پاس جو مال ہے وہ نہ حلال میں خرچ کریں نہ حرام میں۔ (م)
- ۸۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں ہے بخیل وہ جو زکوٰۃ مفروضہ ادا کرتا ہے اور قوم کو مصیبت میں ڈالتا ہے بلکہ بخل وہ ہے جو اپنی مفروضہ زکوٰۃ نہیں دیتا اور شہرچ کرتا ہے اپنے مال کو اور فضولیت میں

## ﴿ باب النواذر ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن معاوية بن وهب،

عن عبد الأعلى ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : أفضل الصدقة صدقة عن ظهر غنى .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه . عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : أفضل الصدقة صدقة تكون عن فضل الكف .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : « وأطعموا البائس الفقير » قال : هو الزمن الذي لا يستطيع أن يخرج لزماته .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن مهران بن محمد ، عن سعد ابن طريف ، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل : « فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى » بأن الله تعالى يعطي بالواحدة عشرة إلى مائة ألف فما زاد « فسنيسره لليسرى » قال : لا يريد شيئاً من الخير إلا يسره الله له « وأما من بخل واستغنى » قال : بخل بما آناه الله عز وجل « وكذب بالحسنى » بأن الله يعطي بالواحدة عشرة إلى مائة ألف فما زاد « فسنيسره لليسرى » قال : لا يريد شيئاً من الشر إلا يسره له « وما يضي عنه ماله إذا تردى » قال : أما والله ما هو تردى في بروداً من جبل ولا من حائط ولكن تردى في نار جهنم .

٦ - وعنه ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن زرارة ، عن سالم بن أبي حفصة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله تبارك وتعالى يقول : « ما من شيء إلا وقد وكلت به من يقضه غيري إلا الصدقة فإنني ألتقيها بيدي تلقياً حتى أن الرجل ليتصدق بالتمر أو بشق تمر فارتبها [له] كما يرتب الرجل فلوله وفضيله فيأتي يوم القيامة وهو مثل أحد وأعظم من أحد .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن أبيه ، عن محمد بن جدته ، عن عبد الرحمن العزمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : جاء رجل إلى الحسن والحسين عليهما السلام وهما جالسان على الصفا فسألهما فقالا : إن الصدقة لا تحل إلا في دين موجه أو غرم منقطع أو فقر مدقع ففك شيء من هذا ، قال : نعم فأعطياه وقد كان الرجل سأل

عبدالله بن عمر ، وعبدالرحمن بن أبي بكر فأعطياه ولم يسألاه عن شيء ، فرجع إليهما فقال لهما : مالكما لم تسألاني عما سألتني عنه الحسن والحسين عليهما السلام ؟ وأخبرهما بما قالوا ، فقالا : إنهما غذاً يا بالعلم غداء .

٤ - محمد بن يعقوب ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن محمد بن حنبل ، عن مسجع ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لا تسألوا أمتي في مجالسها فتبخلوها .

٨ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن أبان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عز وجل : « يا أيها الذين آمنوا أنفقوا من طيبات ما كسبتم وما أنخرجنا لكم من الأرض ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون » قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا أمر بالنخل أن يزكى يجيى قوم بالوان من تمر و هو من أردى التمر يؤذونه من ذكائب تمرأ يقال : له الجعور والمعافرة قليلة اللها عظمة النوى وكان بعضهم يجيى بها عن التمر الجيد فقال : رسول الله صلى الله عليه وآله : لا تنزعوا هاتين التمرتين ولا تجيئوا منها بشيء ، وفي ذلك نزل « ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون ولستم بأخذيه إلا أن تغمضوا فيه » والإغماض أن تأخذها تين التمرتين .

٩ - وفي رواية أخرى ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عز وجل : « أنفقوا من طيبات ما كسبتم » فقال : كان القوم قد كسبوا مكاسب سوء في الجاهلية فلما أسلموا أرادوا أن يخرجوها من أموالهم ليتصدقوا بها فأبى الله تبارك وتعالى إلا أن يخرجوها من أطيب ما كسبوا .

١٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وآله فقال : إنني شيخ كثير العيال ضعيف الركن قليل الشيء فهل من معونة علي زمانى ؟ فنظر رسول الله صلى الله عليه وآله إلى أصحابه ونظر إليهم أصحابه وقال : قد أسمعنا القول وأسمعكم مقام إليه رجل فقال : كنت مثلك بالأمس فذهب به إلى منزله فأعطاه مروداً من تبر وكانوا يتبايعون بالتبر وهو الذهب والفضة فقال الشيخ : هذا كله قال : نعم فقال الشيخ : أقبل تبرك فإني

لست ببني ولا إنسي ولكنني رسول من الله لا بلوك ، فوجدتك شاكراً فجزاك الله خيراً .

١١ - أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن مسمع بن عبد الملك قال : كنا عند أبي عبد الله عليه السلام بنى وبين أيدينا عنب تأكله فجاء سائل فسأله فأمر بمقود فأعطاه ، فقال السائل : لا حاجة لي في هذا إن كان درهم قال : يسع الله عليك فذهب ثم رجع فقال : ردوا العنقود فقال : يسع الله لك ولم يعطه شيئاً ثم جاء سائل آخر فأخذ أبو عبد الله عليه السلام ثلاث حبات عنب فناولها إياه فأخذ السائل من يده ثم قال : الحمد لله رب العالمين الذي رزقني ؛ فقال أبو عبد الله عليه السلام : مكانك فحشا مله كفيه عنباً فناولها إياه فأخذها السائل من يده ثم قال : الحمد لله رب العالمين فقال أبو عبد الله عليه السلام : مكانك يا غلام أي شيء معك من الدراهم فإذا معه نحو من عشرين درهماً فيما حزرناه أو نحوها فناولها إياه فأخذها ثم قال : الحمد لله هذا منك وحدك لا شريك لك ، فقال أبو عبد الله عليه السلام : مكانك فخلع قميصاً كان عليه فقال : البس هذا فلبسه ثم قال : الحمد لله الذي كساني وسترني يا أبا عبد الله - أو قال جزاك الله خيراً لم يدع لأبي عبد الله عليه السلام إلا بدأ - ثم انصرف فذهب قال : فظننا أنه لو لم يدع له لم يزل يعطيه لأنه كلما كان يعطيه حمد الله أعطاه .

١٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا ضاق أحدكم فليعلم أخاه ولا يعين على نفسه .

١٣ - محمد بن علي ، عن معمر رفعه قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه في بعض خطبه : إن أفضل الفعال صيانة العرض بالمال .

١٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن زرارة قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : ثلاثة إن يعلمن المؤمن كانت زيادة في عمره وبقاء النعمة عليه ، قلت : وما هن ؟ قال : تطويله في ركوعه وسجوده في صلاته و تطويله لجلوسه على طعامه إذا [أ]طعم على مائدته و اصطناعه المعروف إلى أهله .

١٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام قلت : قوم عندهم فضول وباخوانهم حاجة شديدة وليس تسعهم



الزکوٰۃ أيسعهم أن يشبعوا ويَجوع إخوانهم فإن الزمان شديد؛ فقال: المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يحرمه فيحق على المسلمين الاجتهاد فيه والتواصل والتعاون عليه والمواصات لأهل الحاجة، والعطف منكم بكونون علي ما أمر الله فيهم ورحمه بينهم متراحمين.

## باب نواذر

- ۱- حضرت رسول خدا نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بحالت مالداری دیا جائے (رض)
- ۲- فرمایا رسول اللہ نے بہترین صدقہ وہ ہے جو بھرنے پر دیا جائے (رض)
- ۳- فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں "وَأطعموا البائس الفقير" ، فرمایا مراد وہ مجبور ہے جو اپنے ابا پیچے ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ نکالنے کے قابل نہیں۔ (رض)
- ۴- فرمایا اس قول باری تعالیٰ کے متعلق جس نے دیا اور اچھی بات کی تصدیق کی۔ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیتا بلکہ ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ "ہم اس کو آسانی سے راحت دیں گے" یعنی جب وہ امر خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس کے لئے آسانی پیدا کر دیتا ہے تو اور جو عمل کرتا ہے اور مالدار دیتا ہے "فسر یا بخل کرتا ہے اس چیز میں جو اللہ نے اسے دی ہے اور اچھی بات کو جھٹلاتا ہے جس کے سبب اللہ ایک کا بدلہ دس بلکہ ایک لاکھ بلکہ اس سے زیادہ دیتا ہے۔" اللہ اسے عسرت کی طرف لے جاتا ہے جب وہ بری بات کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس شہ کو اس پر آسان کر دیتا ہے۔" اور ہلاک ہونے میں اس کا مال اس کی مدد نہیں کرتا۔" فرمایا خدا کی قسم یہ ہلاکت نہ کنوئیں میں ہوگی نہ پہاڑ میں نہ باغ میں بلکہ ہلاک ہوگا آتش جہنم میں۔ (مجتہدوں)
- ۵- فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ہر شے پر موکل رکھا ہے سوائے صدقہ کے میرا غیر اس پر قبضہ نہیں پاتا۔ میں اپنے ہاتھ سے اسے دیتا ہوں یہاں تک کہ جب کوئی ایک چھوٹا سا صدقہ دیتا ہے یا ایک ریشم چھوڑے گا تو میں اسے پرورش کرتا ہوں جیسے کوئی آدمی دودھ سے چھوٹے بچہ کو پالتا ہے وہ روز قیامت اُمیدوار ہوگا بلکہ اس سے زیادہ بڑا ہو کر آئے گا۔ (رض)
- ۶- فرمایا ابو جعفر اللہ علیہ السلام نے ایک شخص "م حسن" اور امام حسین کے پاس آیا جبکہ وہ مقام صفائیں بیٹھے ہوئے تھے اور دونوں سے سوال کیا، فرمایا صدقہ حلال ہو تا ہے تین صورتوں میں، درویش، قرضہ، سخت تر تاوان اور پسینے والے

فقر میں، کیا ان میں سے کوئی مصیبت تم پر پے کہا ہاں۔ اس کو دونوں نے عطا کیا۔ پھر وہ گیا عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمن بن ابوبکر کے پاس اور سوال کیا انھوں نے بغیر کچھ پوچھے دے دیا اس نے کہا تم نے امام حسن اور امام حسین کی طرح کیوں نہ پوچھا اور جو کچھ انھوں نے پوچھا تھا بتایا انھوں نے کہا انھوں نے غذا ایسے علم سے پرورش پائی ہے رسول اللہ نے فرمایا امت سوال کرو میری امت سے جو اس میں در نہ بھی کریں گے۔ (مرسل)

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق: اے ایمان والو! راہِ خدا میں اپنی کمائی کا اچھا حصہ دو اور اس چیز سے دو جو زمین سے تمہارے لئے پیدا ہوئی ہے اور بری چیز راہِ خدا میں نہ دو جسے تم خود لینا پسند نہیں کرتے اور رسول اللہ جب کسی درخت خرماسے زکوٰۃ لینے کا حکم دیتے تو کچھ لوگ اپنی زکوٰۃ میں دینے کے لئے کوڑی خرے لے آتے جن کو جعور اور معارفہ کہا جاتا تھا ان میں گودا کم ہوتا تھا اور گھٹلی بڑی ہوتی تھی اور بعض اچھے خرے لاتے تھے حضرت نے فرمایا ان دو قسم کے خرموں کا تنہی نہ کرو اور ان میں سے کوئی شے زکوٰۃ میں نہ لے کر آؤ، اسی باسے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ خواب میں جو جسے تم خود لینا پسند نہیں کرتے زکوٰۃ میں دینے کا قصد نہ کرو اور لینے والوں کو چاہیے کہ وہ اس قسم کے خرے نہ لیں۔ (م)

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق: راہِ خدا میں اپنی کمائی کا بہترین حصہ دو، کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ مذموم پیشوں سے کماتے تھے جب مسلمان ہو گئے تو انھوں نے اپنے انہی اموال سے صدقہ نکالنا چاہا۔ پس خدا نے اس کے لینے سے انکار کیا اور حکم دیا کہ پاک مال میں سے زکوٰۃ دیں۔ (مرسل)

۱۰۔ ایک شخص حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا میں ایک بوڑھا کثیر العیال، کمزور اعضا والا اور قلیل المعاش ہوں آیا میری کچھ مدد ہو سکتی ہے حضرت نے اپنے اصحاب کو دیکھا اور انھوں نے اس شخص کو اور فرمایا اس نے ہمیں اور تمہیں اپنا قول سنا دیا۔ اس شخص نے کہا کل میں بھی آپ ہی جیسا تھا حضرت اسے لے کر گھر آئے اور ایک کیستہ تہر دیا اور اصحاب نے بھی تہر دیا۔ تہر سونے اور چاندی کو کہتے ہیں ایشیے نے کہا۔ بس کل بھی ہے۔ فرمایا۔ ہاں اس نے کہا آپ یہ تہرے لیجئے۔ میں نہ جن ہوں نہ انسان بلکہ اللہ کا پیغامبر ہوں تمہارے امتحان کے لئے آیا تھا۔ پس میں نے آپ کو شکریہ گزار پایا۔ اللہ آپ کو جزا دے۔ (مرسل)

۱۱۔ ہم منیٰ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھے اور ہم انکو رکھا رہے تھے ایک سال نے آکر سوال کیا آپ نے ایک خوشہ اسے دینے کا حکم دیا اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں درہم ہوں کی ہے حضرت نے فرمایا اللہ تیرے رزق میں وسعت دے۔ وہ گیا اور پھر لوٹ کر آیا۔ حضرت نے خوشہ اسے دے دیا اور کہا اللہ تیرے رزق میں وسعت دے اور کچھ نہ دیا۔ اس کے بعد دوسرا سال آیا۔ حضرت نے تین دانے اسے دیئے اس نے لے لئے اور کہا حمد ہے اس خدا کی جو رب العالمین ہے اور جس نے مجھے رزق دیا۔ حضرت نے فرمایا ٹھہر جا اور غلام سے کہا تیرے پاس

کیلئے اس نے کہا میں نے بیس درہم جمع کئے ہیں حضرت نے فرمایا اس میں سے کچھ سائل کو دیے۔ اس نے پھر خدا کی حمد کی، حضرت نے فرمایا ٹھہر جا۔ اور اپنی قمیص اتار کر اسے دی اور کہا اسے پہن لے، اس نے پہنی اور کہا حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے لباس پہنایا اور ابو عبد اللہ نے میرا بدن ڈھانپا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور اس کے سوا اور کوئی دعا نہ کی اور چلا گیا۔ رادی کہتا ہے ہم نے گمان کیا کہ اگر وہ دعا پر ختم نہ کرتا اور برابر حمد کئے جاتا تو حضرت برابر اسے دیئے چلے جاتے۔ (مرسل)

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کسی کی روزی تنگ ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے بھائی کو آگاہ کرے اور اپنے نفس پر تکلیف نہ اٹھائے۔ (مرسل)

۱۳۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک خطبہ فرمایا۔ کاموں میں بہترین کام مال کے ذریعہ سے اپنی آبرور بچانا ہے (مروءۃ)۔  
۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر مومن تین باتوں کو جان لے تو اس کی عمر میں زیادتی اور نعمت باقی رہے میں نے کہا وہ کیا ہیں۔ فرمایا نماز میں رکوع و سجود کو طول دینا، دوسرے جب دسترخوان پر کسی کو کھلائے تو زیادہ دیر بیٹھنا اور تیسرے اہل کے ساتھ احسان کرنا۔ (حسن)

۱۵۔ میں حضرت سے کہا کچھ لوگوں کے پاس ضرورت سے زیادہ روپیہ ہے اور ان کے بھائی سخت تکلیف میں بسر کرتے ہیں اور وہ زکوٰۃ نہیں دیتے کیا ان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ توسیر ہو کر کھائیں اور ان کے بھائی بھوکے مریں فرمایا یہ معاملہ سخت ہے مسلمان کو چاہئے کہ مسلمان بھائی پر ظلم نہ کرے اور اس کو رسوا نہ کرے اور مسلمانوں کے لئے سزاوارتہ کہ کوشش کریں باہمی صلہ رحم میں، سخاوت و مواسات میں ضرورت مندوں کے ساتھ اور جہربانی کریں جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ (موتقی)۔

## ﴿ باب ۱۵ ﴾

﴿ فضل اطعام الطعام ﴾

۱۔ علیؑ بن ابراہیم، عن محمد بن عیسیٰ بن عبید، عن علیؑ بن اہمک، وغیرہ، عن موسیٰ بن بکر، عن أبي الحسنؑ قال: من موجبات مغفرة الله تبارك و تعالیٰ اطعام الطعام.

۲۔ علیؑ بن ابراہیم، عن علیؑ بن محمد القاسانی، عن محمد بن عبد اللہ بن القاسم الجعفري، عن أبي عبد اللهؑ قال: قال رسول الله ﷺ: خير کم من اطعم الطعام وأفشى السلام وصلی والناس نيام.

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن محمد بن علي ، عن الحسن بن علي ، عن سيف بن عميرة ، عن عمر بن شمير ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان علي عليه السلام يقول : إنا أهل بيت أمرنا أن نطعم الطعام ونؤذي في الناس البائنة ونصلي إذا نام الناس .

٤ - أحمد بن محمد ، عن محمد بن علي ، عن الحسن بن علي بن يوسف ، عن سيف بن عميرة ، عن فيض بن المختار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المنعيات إطعام الطعام وإفشاء السلام والصلاة بالليل والناس نيام .

٥ - محمد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن الله تبارك وتعالى يحب إهراق الدماء وإطعام الطعام .

٦ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أحب الأعمال إلى الله عز وجل إشباع جوعة المؤمن أو تنقيس كربته أو قضاء دينه .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى بن عبيد ، عن أحمد بن محمد ، وابن فضال عن ثعلبة بن ميمون ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن الله عز وجل يحب إطعام الطعام وإراقة الدماء .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن سعيد ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أتني رسول الله صلى الله عليه وآله بأسارى فقدم رجل منهم ليضرب عنقه ، فقال له جبرئيل : أخر هذا اليوم يا محمد ، فردّه وأخرج غيره حتى كان هو آخرهم فدعا به ليضرب عنقه فقال له جبرئيل : يا محمد ربك يقرئك السلام ويقول لك : إن أسيرك هذا يطعم الطعام ويقري الضيف ويضرب على النائة ويحمل الحملات فقال له النبي صلى الله عليه وآله : إن جبرئيل أخبرني بك من الله عز وجل بكذا وكذا وقد اعتقتك فقال له : إن ربك يحب هذا ، فقال : نعم فقال : أشهد أن لا إله إلا الله وأنت رسول الله ، والذي بعتك بالحق نبياً لا رددت عن مالي أحداً أبداً .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن ابن فضال ، عن عبدالله بن ميمون



عن جعفر، عن أبيه عليه السلام أن النبي ﷺ قال: الرزق أسرع إلى من يطعم الطعام من السكين في السنام.

۱۰۔ علی بن محمد بن عبداللہ، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن موسى بن بكر، عن أبي الحسن عليه السلام قال: كان رسول الله ﷺ يقول: من موجبات مغفرة الرب تبارك وتعالى إطعام الطعام.

۱۱۔ أحمد بن محمد، عن أبيه، عن معمر بن خلاد قال: كان أبو الحسن الرضا عليه السلام إذا أكل أتى بصحفة فتوضع بقرب مائدته فيعبد إلى أطيب الطعام مما يؤتى به فيأخذ من كل شيء شيئاً فيضع في تلك الصحفة ثم يأمر بها للمساكين ثم يثلو هذه الآية: «فلا اقتحم العقبة» ثم يقول: علم الله عز وجل أنه ليس كل إنسان يقدر على عتق رقبة فجعل لهم السبيل إلى الجنة.

### باب

## فضیلت کھانا کھلانے کی

- ۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے موجبات مغفرت الہی میں ایک کھانا کھلانا ہے۔ (م)
- ۲۔ رسول اللہ نے فرمایا تم میں نیک ہے جو کھانا کھلائے لوگوں کو سلام کرے اور جب خواب میں ہوں تو نماز پڑھے۔ (حسن)
- ۳۔ حضرت علی فرمایا کرتے تھے ہم اہلبیت ہیں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ کھانا کھلائیں اور لوگوں کی مصیبت دور کریں۔
- ۴۔ فرمایا باعث نجات تین چیزیں کھانا، علانیہ سلام کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ موتے ہوں (م)
- ۵۔ فرمایا اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جانور ذبح کر کے لوگوں کو کھانا کھلانا۔ (م)
- ۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک سب سے بہتر عمل بھوکے مومن کا سیر کرنا اس کی تکلیف کو دور کرنا اور اس کا قریب ادا کرنا ہے (م)
- ۷۔ فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کھانا کھلانے اور ذبیحہ کرنے کو۔ (مقبول)
- ۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کے پاس کچھ قیدی لائے گئے ان میں سے ایک کو گردن مارنے کے لئے آگے بڑھایا گیا جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد ایک دن کی تاثیر کرو اور دوسرے کو بلاؤ یہاں تک کہ یہ ان کا آخر ہو پس آخر میں اسے گردن مارنے کے لئے بلایا گیا۔ جبرئیل نے کہا اللہ تعالیٰ بعد سلام فرماتا ہے کہ آپ کا یہ قیدی لوگوں کو کھانا



کھلاتا ہے۔ جہاں نوازی کرتا ہے اور مصیبت پر صبر کرتا ہے اور لوگوں کے بار اٹھاتا ہے حضرت نے اس قیدی سے کہا اللہ کی طرف سے تیرے ہائے میں جبریل نے خبر دی ہے ایسی ایسی۔ لہذا میں نے تجھ کو آزاد کیا۔ اس نے کہا کیا آپ کا رب اس عمل کو محبوب رکھتا ہے فرمایا ہاں۔ اس نے کلمہ پڑھا اور کہا، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا۔ میں نے کبھی کسی سائل کو کچھ دیے بغیر نہیں لوٹایا۔ (موثق)

۹۔ فرمایا رسول اللہ نے رزق جلدی سے آتا ہے اس کی طرف اس سے زیادہ جلد جیسے چاقو جلد کو ہاں میں در آتا ہے۔

۱۰۔ فرمایا رسول اللہ نے خدا کی مغفرت کے اسباب میں لوگوں کو کھانا کھلانا بھیجے۔ (موثق)

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام کے لئے جب دسترخوان پکھنا تو کھانے آپ کے قریب رکھے جاتے آپ ان چیزوں کو کھاتے جو زیادہ پاک ہوتیں اور جتنے کھانے ہوتے سب آپ کے دسترخوان پر رکھے جاتے۔ پھر سائیں کو تقسیم کرنے کا حکم دیتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے۔ اللہ جانتا ہے کہ ہر انسان غلام آزاد کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو یہ صورت اس نے حصول جنت کی رکھ دی۔ (منا)

## باب ۸

### ۱۰ (فضل القصد)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ! وَ مِهْلَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : لِيَنْفَقَ الرَّجُلُ بِالْقَصْدِ وَ بِلُغَةِ الْكَفَافِ وَ يَقْدَمَ مِنْهُ فَضْلًا لِأَخْرَجَتْهُ فَإِنَّ ذَلِكَ أَبْقَى لِلنَّعْمَةِ وَأَقْرَبَ إِلَى الْمَزِيدِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْفَعٌ فِي الْعَافِيَةِ .

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْقَصْدَ أَمْرٌ يَجِبُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ إِنَّ السَّرْفَ أَمْرٌ يَبْغِضُهُ اللَّهُ حَتَّى طَرَحَكَ النَّوَاءُ فَإِنَّهَا تَصْلِحُ لِلشَّيْءِ وَ حَتَّى صَبَّكَ فَضْلُ شَرَابِكَ .

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ الْوَسْطُ .

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْقَصْدُ مَثْرَاةٌ وَ

## السرف متواة .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن منصور بن يونس ، عن أبي حمزة ، عن علي بن الحسين عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : ثلاث منجيات فذكر الثالث التقصد في الغنى والفقير .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن عمر بن أبان ، عن مدرك بن أبي الهزاه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : ضمنت لمن اقتصد أن لا يفتقر .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وسهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن يونس بن يعقوب عن حماد [ بن واقد ] اللحام ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لو أن رجلاً أنفق مافي يديه في سبيل من سبيل الله ما كان أحسن ولا وفق أليس يقول الله تعالى : « ولا تالفوا بأيديكم إلى التهلكة وأحسنوا إن الله يحب المحسنين » ، يعني المتقصدين .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن مروك بن عبيد ، عن أبيه عبيد قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : يا عبيد إن السرف يورث الفقر وإن التقصد يورث الغنى .

٩ - علي بن محمد ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن محمد بن علي ، عن محمد بن الفضيل ، عن موسى بن بكر قال : قال أبو الحسن عليه السلام : ما عال أسرف في اقتصاد .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن عثمان بن عيسى ، عن إسحاق بن عبد العزيز ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال له : إنا نكون في طريق مكة فنريد الإحرام فنطلي ولا نكون مضافاً فتدلك بها من النودة فتدلك بالدقيق وقد دخلني من ذلك ما الله أعلم به ، فقال : أمخافة الإسراف ؟ قلت : نعم ، فقال : ليس فيما أصلح البدن إسراف ، إنما ربما أمرت بالتقي فيلت بالزيت فأتدلك به ، إنما الإسراف فيما أفسد المال وأضر بالبدن قلت : فما الاقتار ؟ قال : أكل الخبز والملح وأنت تقدر على غيره ، قلت : فما التقصد ؟ قال : الخبز واللحم واللبن والخل والسمن مرة هذا ومرة هذا .

١١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن مروك بن عبيد ، عن رفاعة ، عن

أبی عبد اللہ علیہ السلام قال : إذا جاد الله تبارك وتعالى عليكم فجوّدوا وإذا أمسك عنكم فأمسكوا ولا تجاودوا الله فهو الأجوّد .

۱۲ - أحمد بن عبد اللہ ، عن أحمد بن أبي عبد اللہ ، عن عبد بن علی الصریفی ، عن ابن سنان ، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال : قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : من اقتصد في معيشته رزقه الله ومن بذّر حرّمه الله .

۱۳ - عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن علي بن حسان ، عن موسى ابن بكر قال : سمعت أبا الحسن موسى علیہ السلام يقول : الرّفق نصف العیش وما عال امرء في اقتصاده .

## باب میانہ روی کی فضیلت

- ۱- فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے آدمی کو چاہیے کہ صبر پرچ میں میانہ روی اختیار کرے اور اپنی آمدنی کے لحاظ سے خرچ کرے بکفایت اور فضیلت آخرت کا خیال رکھے کہ اس میں نعمت کی بقا ہے اور اللہ سے مزید قربت کا باعث اور عاقبت کے لئے زیادہ نافع۔ (م)
- ۲- فرمایا میانہ روی اللہ کو محبوب ہے اور فضول خرچی سے اللہ کو بغض ہے یہاں تک کہ ایک گٹھلی کا پھینک دینا کہ کسی وقت وہ بھی کام آجائے گی یا پانی کا جو پینے سے بچ رہا ہو پھینک دیا۔ (مجبور)
- ۳- فرمایا اس آیت کے متعلق ”لوگ پوچھتے ہیں ہم کیسے خرچ کریں کہہ دو عفو سے اور سربایا عفو نام ہے میانہ روی کا دامن)“
- ۴- فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے میانہ روی تو لگری ہے اور فضول خرچی تنگدستی ہے (مرفوع)
- ۵- فرمایا علی بن الحسین نے رسول اللہ نے فرمایا تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں ان میں سے ایک میانہ روی ہے تو لگری اور فقیری میں۔ (مجبور)
- ۶- فرمایا حضرت نے جو کفایت شعاری کرے گا میں ضامن ہوں کہ وہ تنگدستی نہ ہوگا۔ (مجبور)
- ۷- فرمایا حضرت نے اگر کوئی راہ خدا میں اپنا مال غلط طریقہ سے صرف کرے تو توفیق سے محروم رہے گا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو، احسان کرو اللہ احسان کرنے والوں یعنی کفایت شعاروں کو دوست رکھتا ہے۔ (مجبور)

- ۸۔ فرمایا حضرت نے فتول خرچی سبب فقر ہے اور کفایت شعاری سبب مالداری۔ (مہول)
- ۹۔ ان کفایت شعاری میں غریب نہیں ہوتا۔ (م)
- ۱۰۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کہ اگر ہم مکہ کے راستہ میں ہوں اور احرام باندھنا چاہیں اور روزہ لگائیں اور ہماری پاس اسے رگڑنے کے لئے بھوسہ نہ ہو اور ہم یہ کام آٹے سے لیں تو یہ خیال دل میں آئے کہ یہ غلط کام تو نہیں کیا فرمایا اسراف کے خوف سے میں نے کہا جی ہاں فرمایا اصلاح بدن میں اسراف نہیں، بسا اوقات میں صفائی کے لئے روغن متبرک کی ماسح کرتا ہوں اسراف اس چیز میں ہوتا ہے جو مال کو برباد کرے اور بدن کو نقصان پہنچائے۔ میں نے کہا اور بخل فرمایا مثلاً نمک اور روٹی کھانا باوجودیکہ تم ان چیزوں کے علاوہ اور چیزیں کھانے پر بھی قدرت رکھتے ہو۔ میں نے کہا اور میاں روی کیا ہے۔ فرمایا روٹی، گوشت، دودھ، سرکہ، گھی، کبھی ایک مرتبہ یہ کھایا کبھی وہ۔ (مسل)
- ۱۱۔ فرمایا جب اللہ تم کو میسر تو تم بھی دروہا جب اللہ تم سے روکے تو تم بھی رک جاؤ اللہ پر جو میں بقوت نہ کرو وہ سب سے زیادہ سخت ہے۔ (م)
- ۱۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو کفایت شعاری ہے اللہ اس کو دیتا ہے اور جو اسراف کرتا ہے اس پر رزق عساکم کر دیتا ہے۔ (م)
- ۱۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کفایت شعاری آدھا مہیش ہے جس نے میاں نہ روی اختیار کی وہ غریب نہ ہو گا۔

### ﴿باب﴾

#### ﴿کراهية الصرف والتقتير﴾

- ۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ جَبَلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو الْأَحْوَلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام هَذِهِ آيَةُ وَالَّذِينَ إِذَا انْفَقُوا لَمْ يَسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتَرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا قَالَ : فَأَخَذَ قُبْضَةً مِنْ حَصْيٍ وَقَبْضَهَا بِيَدِهِ فَقَالَ : هَذَا الْإِقْتَارُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ ثُمَّ قَبْضَ قُبْضَةً أُخْرَى فَأَرَحَى كَفَّهُ كُلَّهَا ثُمَّ قَالَ : هَذَا الْإِسْرَافُ ثُمَّ أَخَذَ قُبْضَةً أُخْرَى فَأَرَحَى بَعْضَهَا وَأَمْسَكَ بَعْضَهَا وَقَالَ : هَذَا الْقَوَامُ .
- ۲۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عليه السلام عَنِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ فَقَالَ : مَا بَيْنَ الْمَكْرُوهِ وَالْإِسْرَافِ وَالْإِقْتَارِ .

٣ - عدةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن ابن أبي يعفور ؛ ويوسف بن عمار [ة] قالاً : قال أبو عبد الله عليه السلام : إن مع الإبراف قلّة البركة .

٤ - عدةٌ ، من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وأحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد ابن أبي نصر ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : رب فقير هو أسرف من الغني إن الغني ينفق بما أوتي والفقير ينفق من غير ما أوتي .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن المثنى قال : سألت رجلاً أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل : « وآتوا حقه يوم حصاده ولا تسرفوا إنه لا يحب المسرفين » فقال : كان فلان بن فلان الأنصاري سماء وكان له حرث وكان إذا أخذ يتصدق به ويبقى هو وعياله بغير شيء فجعل الله عز وجل ذلك مسرفاً .

٦ - علي بن محمد ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن أبيه ، عن النضر بن سويد ، عن موسى بن بكر ، عن عجلان قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فجاء سائل فقام إلى مكث فيه تمر فملا يده فناوله ، ثم جاء آخر فسأله فقام فأخذ بيده فناوله ، ثم جاء آخر فسأله فقام فأخذ بيده فناوله ، ثم جاء آخر فقال : الله رازقنا وإياك ثم قال : إن رسول الله صلى الله عليه وآله كان لا يسأله أحد من الدنيا شيئاً إلا أعطاه فأرسلت إليه امرأة ابناً لها فقالت : انطلق إليه فاسأله فإن قال لك : ليس عندنا شيء فقل : أعطني قميصك ، قال : فأخذ قميصه فرمى به إليه ؛ وفي نسخة أخرى فأعطاه فأدب به الله تبارك وتعالى على التقصد فقال : « ولا تجعل يدك مغلولة إلى عنقك ولا تبسطها كل البسط فتقعد ملوماً محسوراً » .

٧ - أحمد بن محمد ، عن محمد بن علي ، عن محمد بن سنان ، عن أبي الحسن عليه السلام في قول الله عز وجل : « وكان بين ذلك قواماً » قال : القوام هو المعروف « على الموسع قدره وعلى المقتر قدره متاعاً بالمعروف حقاً على المحسنين » على قدر عياله ومؤنتهم التي هي صلاح له ولهم ولا يكلف الله نفساً إلا ما آتتها .

٨ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع ، عن صالح ابن عتبة ، عن سليمان بن صالح قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أدنى ما يجيبه من حد



الإسراف؛ فقال: إبدالك ثوب صونك وإبراقك فضل إنائك وأكلك التمر ورميك النوى ههنا وههنا.

۹۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن عمار أبي عاصم قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: أربعة لا يستجاب لهم، أحدهم كان له مال فأفسده فيقول: يا رب أرزقني فيقول الله عز وجل: ألم آمرك بالاعتصام.

## باب

## کراہت اسراف و بخل

- ۱۔ حضرت نے یہ آیت پڑھی: ”جو لوگ خرچ کرتے ہیں اور اسراف و بخل نہیں کرتے اور درمیان راستہ اختیار کرتے ہیں تو وہی صحیح طریقہ ہے پھر حضرت نے ایک مٹھی میں سنگریزہ لے کر مٹھی بند کر لی، فرمایا یہ بخل ہے پھر ایک مٹھی میں لے کر بالکل کھول دی، فرمایا یہ اسراف ہے پھر ایک مٹھی میں لے کر کچھ مٹھی کھولی کچھ بند کر لی، فرمایا یہ میانہ روی ہے۔
- ۲۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا عیال کے نفقہ کے متعلق، فرمایا وہ دو کردہ کے درمیان ہے۔ فضولِ حشری اور بخل۔ (مجمول)
- ۳۔ فرمایا اسراف میں برکت کم ہوتی ہے۔ (۱)
- ۴۔ فرمایا بہت سے فقیر ایسے ہیں جو مالدار سے زیادہ فضول خرچ ہوتے ہیں مالدار خرچ کرتا ہے اس میں سے جو اسے دیا گیا ہے اور فقیر خرچ کرتا ہے اس میں سے جو اسے نہیں دیا گیا۔ (مؤثق)
- ۵۔ کسی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ کاٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو اور فضولِ خرچی نہ کرو، اللہ مسرفوں کو دوست نہیں رکھتا۔ فرمایا فلاں بن فلاں انصاری کی کھیتی جب تیار ہوئی تو اس نے سب راہ خدا میں سے دی۔ اور وہ خود اور اس کے عیال خالی ہاتھ رہ گئے لہذا خدا نے اسکو فضولِ خرچی قرار دیا۔ (مجمول)
- ۶۔ میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں تھا کہ ایک سائل آیا۔ آپ اس پیمانہ کے پاس آئے جس میں خرچے تھے آپ نے ایک مٹھی بھر کر اسے دیئے۔ پھر ایک اور سائل آیا اس نے کہا اللہ نے تم کو اور تجھ کو رزق دیا ہے پھر فرمایا حضرت رسول خدا سے جو کوئی دنیا کی کوئی شے مانگتا تھا آپ اسے دیتے تھے ایک عورت نے اپنے بیٹے سے کہا۔ تو حضرت کے پاس جا اور سوال کر کہ حضرت کہیں کہ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں تو کہنا اپنی قمیص ہی سے دیجیے چنانچہ حضور نے اپنی قمیص اتار کر اسے دے دی۔

ایک اور نسخہ میں ہے خدا نے ان کو آگاہ کیا یہ کہ نہ تو اپنا ہاتھ بندھا ہی رکھو اور نہ ایسا کھو لو کہ تنگ دست ہو کر بیٹھ رہو۔ (م)

۷۔ فرمایا حضرت نے اس قول خدا کے متعلق کہ قوام سے مراد وہ احسان ہے جو مالدار اپنی حیثیت کے مطابق کرے اور غریب اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اور اپنے بال بچوں کے اس خرچ کا لحاظ کرتے ہوئے جو ان کے حسب حال ہو اللہ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر جتنا اس کو دیا ہے اتنی ہی۔ (م)

۸۔ میں نے پوچھا ادنیٰ فضول خرچی کیلئے۔ فرمایا اپنے جسم کی حفاظت کرنے والا لباس کسی کوئے دینا، کسی نعمت کو بھلا دینا جو بچ رہی ہو۔ خرما کھا کر گٹھلی ادھر ادھر پھینک دینا۔ (مجمول)

۹۔ فرمایا چار چیزیں قابل قبول نہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا مال لٹا کر خدا سے کہے تجھے رزق دے خدا اس سے کہتا ہے کیا میں نے تجھے میانہ روی کا حکم نہیں دیا تھا۔ (مجمول)

### باب ۱۰

#### سقی الماء

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن محمد بن یحییٰ، عن طلحة بن زید، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه: أول ما يبده به في الآخرة صدقة الماء۔ یعنی فی الاجر۔

۲۔ محمد، عن عبد الله بن محمد، عن علي بن الحكم، عن أبان بن عثمان، عن مسمع، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أفضل الصدقة إيراد كبد حرثي۔

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من سقى الماء في موضع يوجد فيه الماء كان كمن اعتق رقبة ومن سقى الماء في موضع لا يوجد فيه الماء كان كمن أحمى نفساً ومن أحمى نفساً فكأنما أحمى الناس جميعاً۔

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن علی بن حذید، عن سرازم، عن مصادف قال: كنت مع أبي عبد الله عليه السلام بين مكة والمدينة فمرنا على رجل في أصل شجرة وقد ألقى بنفسه فقال: مل بنا إلى هذا الرجل فإنني أخاف أن يكون قد أصابه عطش فملنا فإذا رجل من الفراسين طويل الشعر فسأله أعطشان أنت؟ فقال: نعم۔ فقال

لی : أنزل یا مصداق فاستقه فنزلت وسقیتہ ، ثم رکبت و سرتنا فقلت : هذا نصرانی فتصدق  
على نصرانی ؟ فقال : نعم إذا كانوا فی مثل هذا الحال .

۵۔ علی بن محمد بن عبداللہ ، عن أحمد بن أبی عبداللہ ، عن یحییٰ بن ابراهیم بن أبی  
البلاد ، عن أبیہ ، عن جدہ ، عن أبی جعفر علیہ السلام قال : جاء أعرابی إلى النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
فقال : علمنی عملاً أدخل به الجنة فقال : أطعم الطعام وأفسس السلام ، قال : فقال : لا  
أطبق ذلك ، قال : فهل لك إبل ؟ قال : نعم قال : فانظر بعیراً واسعاً علیہ أهل بیت لا  
یشربون الماء إلا غیباً فلعلہ لا ینفق بعیرک ولا ینحرق سقاؤک حتی تعجب لك  
الجنة .

۶۔ أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بکیر ، عن ضریس بن عبدالملک ،  
عن أبی جعفر علیہ السلام قال : إن الله تبارک وتعالیٰ یحب إبراد الکبد الحری ومن سقی کبدأ  
حری من بهیمۃ أو غیرها أظله الله یوم لا ظل إلا ظله .

## بات

## پانی پلانا

- ۱۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا سب سے پہلے آخرت میں جسے اجر دیا جائے گا وہ پانی پلانے والا ہوگا۔ (موتقی)
- ۲۔ فرمایا سب سے بہتر صدقہ کسی پیاسے کے کلبے کو کھنڈا کرنا ہے (موتقی)
- ۳۔ فرمایا جس نے ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی نہ ہو تو اسے جیسے ایک غلام آزاد کیا اور اگر ایسی جگہ پانی پلانے جہاں  
پانی نہ ہو تو اسے جیسے ایک آدمی کی جان بچائی اور جس نے ایک کی جان بچائی اس نے گویا کل آدمی کی جان بچائی اور جس  
میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ حکم اور مدد کے درمیان تقابلیں ہم گزرے ایک ایسے شخص کی طرف سے جو ایک  
درخت کے نیچے جاں بلب تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کے پاس چلو مجھے ڈر ہے کہ یہ پیاسا ہے ہم اس کے پاس پہنچے تو  
دیکھا وہ ایک فرشتہ کھانے والا ہے جس کے لیے لے بال ہیں۔ اس سے پوچھا کیا تو پیاسا ہے اس نے کہا ہاں حضرت نے  
فرمایا۔ لے مصداق اترو میں سواری سے اُترا اور اسے پانی پلایا۔ پھر سوار ہو کر ہم چلے۔ میں نے کہا یہ نصرانی ہے آپ  
نصرانی کو صدقہ دیتے ہیں فرمایا ہاں جب ایسی حالت ہو۔ (ض)
- ۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک اعرابی حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا کوئی عمل ایسا بتائیے

جس سے جنت مل جائے۔ فرمایا لوگوں کو کھانا لے اور کٹا وہ دلی سے سلام کر اس نے کہا میں کھانا کھلانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ فرمایا تیرے پاس اونٹ ہے کہ اسے اس پر پانی لے جا کر ایسے لوگوں کو پلا جنہوں نے کل سے پانی نہ پیا ہو پس تیرا اونٹ کھانے نہ پاسے گا اور تو پلا کر نہ لوٹے گا کہ جنت تجھ پر واجب ہو جائے گی۔ (بخاری)

۶۔ فرمایا حضرت نے اللہ دوست رکھتا ہے کہ دل چلے کو پانی پلایا جائے اور جو ایسے پیاسے کو پانی پلائے گا چاہے آدمی ہو یا چوپایہ تو اللہ اس دن اس پر سایہ کرے گا جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا۔ (موثق)

### ﴿باب ۹﴾

﴿الصدقة لبني هاشم ومواليهم وصلتهم﴾

۱۔ أحمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الجبار، و محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن صفوان بن يحيى، عن عيص بن القاسم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن أناساً من بني هاشم أتوا رسول الله ﷺ فساءلوه أن يستعملهم على صدقات الموالى وقالوا : يكون لنا هذا المسم الذي جعله الله للماملين عليها فنحن أولى به فقال رسول الله ﷺ : يا بني عبد المطلب إن الصدقة لا تحل لي ولا لكم ولكني قد وعدت الشفاعة ثم قال أبو عبد الله عليه السلام : والله لقد وعدتها ﷺ - فما ظنكم يا بني عبد المطلب إذا أخذت بحلقه باب الجنة أتروني مؤثراً عليكم غيركم .

۲۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد، عن حريز، عن محمد بن مسلم، وأبي بصير، وزرارة، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليه السلام قالوا : قال رسول الله ﷺ : إن الصدقة أو ساخ أیدی الناس وإن الله قد حرم علي منها ومن غيرها ما قد حرمه وإن الصدقة لا تحل لبني عبد المطلب، ثم قال : أما والله لو قد قمت على باب الجنة ثم أخذت بعلقته لقد علمتم أنني لا أوفر عليكم فارضوا لأنفسكم بما رضي الله ورسوله لكم، قالوا : قد رضينا

۳۔ محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن عبد الرحمن ابن الحجاج، عن جعفر بن إبراهيم الهاشمي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : أتحل الصدقة لبني هاشم ؟ فقال : إنما تلك الصدقة الواجبة على الناس لا تحل لنا فاما غير ذلك فليس به بأس ولو كان كذلك ما استطاعوا أن يخرجوا إلى مكة، هذه المياه

عامتها صدقة .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن علي بن النعمان ، عن سعيد بن عبد الله الأعرج قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أتحل الصدقة لموالي بني هاشم ؟ قال : نعم .

٥ - حميد بن زياد ، عن [ابن] سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن إسماعيل بن الفضل الهاشمي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الصدقة التي حرمت على بني هاشم ما هي ؟ قال : هي الزكاة ، قلت : فتحل صدقة بعضهم على بعض ؟ قال : نعم .

٦ - الحسين بن محمد ، عن معلّى بن محمد ، وعبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن أحمد بن عائذ ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أعطوا الزكاة من أرادها من بني هاشم فإنها تحل لهم وإنما تحرم على النبي صلى الله عليه وآله والإمام الذي بعده والأئمة صلوات الله عليهم أجمعين .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن بعض أصحابنا ، عن محمد بن عبد الله ، عن محمد بن يزيد ، عن أبي الحسن الأول عليه السلام قال : من لم يستطع أن يصلنا فليصل فقراء شيعتنا ومن لم يستطع أن يزور قبورنا فليزر قبور صلحاء إخواننا .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن النوفلي ، عن عيسى بن عبد الله ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من صنع إلى أحد من أهل بيتي بدا كافيته يوم القيامة .

٩ - وعنه ، عن أبيه ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنني شافع يوم القيامة لأربعة أصناف ولوجاؤا بذنوب أهل الدنيا : رجل نصر ذر بيتي ورجل بذل ماله لذر بيتي عند المضيق ورجل أحب ذر بيتي باللسان وبالقلب ورجل يسعى في حوائج ذر بيتي إذا طردوا أو شردوا .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل ، عن ثعلبة بن ميمون قال : كان أبو عبد الله عليه السلام يسأل شهاباً من زكاته لمواليه وإنما حرمت الزكاة عليهم دون موالهم .



## باب

## صدقہ بنی ہاشم اور ان کے موالی پر اور ان سے صلہ رحم

- ۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی ہاشم کے کچھ لوگ حضرت رسول خدا کے پاس آئے اور کہتے تھے کہ آپ ہمیں مویشیوں کے صدقات وصول کرنے کے لئے عامل بنا دیجیے اور اللہ نے عالموں کے لئے جو حصہ معین کیا ہے وہ ہم کو بھی دیا کیجئے کیونکہ ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں حضرت نے فرمایا اسے بنی عبد المطلب صدقہ نہ میرے لئے حلال ہے نہ تمہارے لئے، اللہ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا ہے حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا اللہ نے رسول سے وعدہ کیا ہے تو لے بنی عبد المطلب کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جب میں باب جنت پر ہوں گا تو تمہارے غیر کو تم پر ترجیح دوں گا۔ (۴۰)
- ۲- فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا صدقہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل ہے اللہ نے میرے اوپر حرام کیا ہے اور غیر پر نہیں، صدقہ بنی عبد المطلب کے لئے حلال نہیں۔ پھر فرمایا واللہ جب میں کھڑا ہوں گا باب جنت پر۔ اور زنجیر در پکڑے ہوں گا تو تم کو معلوم ہوونا چاہیے کہ میں تم پر دوسروں کو ترجیح دوں گا پس جس پر اللہ رسول راضی ہیں تم بھی راضی ہو جاؤ انھوں نے کہا۔ ہم راضی ہیں۔ (۴۱)
- ۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ حضرت سے میں نے پوچھا کیا صدقہ بنی ہاشم پر حلال ہے فرمایا یہ صدقہ واجبہ جو لوگوں پر ہے ہمارے لئے حلال نہیں۔ جو اس کے ماسوا ہے اس کے لینے میں مضائقہ نہیں (مجموع)
- ۴- میں نے پوچھا کیا بنی ہاشم کے غلاموں پر صدقہ حلال ہے فرمایا ہاں۔ (۴۲)
- ۵- میں نے پوچھا کون سا صدقہ بنی ہاشم پر حرام ہے فرمایا زکوٰۃ، میں نے کہا ان میں سے ایک دوسرے کا صدقہ تو لے سکتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ (موقوف)
- ۶- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بنی ہاشم سے اگر کوئی زکوٰۃ لینا چاہے تو اسے دے دو کیونکہ وہ ان پر حلال ہے زکوٰۃ حرام ہے بنی پر اور ان کے بعد کے امام پر اور تمام آئمہ پر۔ (مختلف فیہ)
- ۷- فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جو ہم تک نہ پہنچ سکے وہ صلہ رحم کرے ہمارے شیعہ فقہروں سے اور ہماری قبروں کی زیارت نہ کر سکے وہ زیارت کرے ہمارے نیک دل بھائیوں کی (موسل)
- ۸- فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی میرے اہلبیت میں سے کسی سے بھی اچھا سلوک کرے گا میں روز قیامت اس کا بدلہ دوں گا۔ (جہن)
- ۹- فرمایا رسول خدا نے میں روز قیامت چار گروہوں کی شفاعت کروں گا اگرچہ دنیا بھر کے گناہ اس کے ذمہ ہوں اول جس نے میری ذریت کی مدد کی دوسرے جس نے میری ذریت کی مال سے مدد کی ستمی میں تیسرے جس نے میری ذریت

- کی مدد کی زبان و دل سے۔ چوتھے جو میری اولاد کی مدد کرے ضروریات میں جبکہ لوگ ان سے تعلقات منقطع کر لیں (۲)
- ۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے شہاب سے اس کے مال کی زکوٰۃ مانگی اپنے غلاموں کے لئے۔ زکوٰۃ حرام ہے اُن پر نہ کہ ان کے غلاموں پر۔ (۲)

## ﴿باب﴾

﴿[۱] نوادر﴾

۱۔ علیؑ بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن فضال، عن ابن بکیر، عن رجل، عن اُمی جعفرؑ فی قوله عز وجل: «إِنْ تَبَدُّوا الصَّدَقَاتِ فَتَنَعَّاهُمْ» قال: یعنی الزکوٰۃ المفروضة قال: قلت: «وإن تخفوها وتؤتوها الفقراء» قال: یعنی النافلة إنهم كانوا يستحبون إظهار الفرائض وکتمان النوافل.

۲۔ علیؑ بن محمد، عن حماد، عن معلى بن عبيد، عن علیؑ بن اُمی حمزة، عن اُبیہ، عن اُمی جعفرؑ قال: سألت عن الزکوٰۃ تجب علیؑ فی موضع لا يمكنني أن أؤديها، قال: اعزلها فإن اتجرت بها فأنت ضامن لها ولها الربح وإن تويت في حال ما عزلتها من غير أن تشغلها في تجارة فليس عليك وإن لم تعزلها واتجرت بها في جملة مالك فلها بقسطها من الربح ولا غشيعه عليها.

۳۔ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن محمد بن شعيب، عن الحسين بن الحسن، عن عاصم، عن يونس، عن ذكره، عن أبي عبداللهؑ أنه كان يتصدق بالسكر، فقيل له: أتصدق بالسكر؟ فقال: نعم إنه ليس شيء أحب إليّ منه فانا أحب أن أتصدق بأحب الأشياء، إليّ.

۴۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن معاذ بن كثير قال: سمعت أبا عبداللهؑ يقول: موسّع على شيعتنا أن ينفقوا مما في أيديهم بالمعروف فإذا قام قائمنا حرم على كل ذي كثر كنز حتى يأتيه به فيستعين به على عدوه و هو قول الله عز وجل: «وَالَّذِينَ يَكْتِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبِشْرِهِمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ».

## باب ۹ نوادر

- ۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ آیہ "ان تداوا الصدقات" میں مراد زکوٰۃ مفروضہ ہے اور اے تحفہ بیلاد میں مراد ہے زکوٰۃ نافلہ۔ لوگ محبوب رکھتے تھے فرائض کا اظہار اور نوافل کا کتمان۔ (مرسل)
- ۲۔ میں نے پوچھا زکوٰۃ مجھ پر واجب ہے لیکن اس کو دینا ممکن نہیں، فرمایا اس کو اپنے پاس محفوظ رکھو، اگر تو نے اس سے تجارت کی تو تو اس کا فاسد من ہوگا اور نفع اسی کا ہوگا اور اگر ضایع کیا جمع رکھنے کی حالت میں بغیر تجارت کے لئے تو تجھ پر ضمانت نہ ہوگی اور اگر اس مال کو معزول نہ رکھا اور اس سے تجارت کو تو وہ منجملہ تیرے مال کے ہے قسط وار نفع اس کا ہوگا اور ضایع ہونے کا اس سے تعلق نہ ہوگا۔ (مرسل)
- ۳۔ فرمایا حضرت نے کہ وہ شکر کا صدقہ دیتے تھے کسی نے وجہ پوچھی فرمایا میں اسے زیادہ پسند کرتا ہوں لہذا اسی کو صدقہ میں دینا مجھے زیادہ پسند ہے۔ (ض)
- ۴۔ فرمایا ہمارے دولت مند شیعوں کو لازم ہے کہ وہ راہ خدا میں خرچ کریں۔ تمام آل محمد کے ظہور پر ہر خزانے والے کا خزانہ اس پر حرام ہوگا وہ حضرت کے پاس لایا جائے گا حضرت کے دشمنوں کے خلاف عمل کے لئے اور یہ آیت اس کی تائید میں ہے۔ (ض)

www.siraf-e-madani.com

# کتاب الصوم

www.sirat-e-mustaqeem.net

بسم الله الرحمن الرحيم

## كتاب الصيام

### ﴿باب﴾

﴿ما جاء في فضل الصوم والصائم﴾

١ - علي بن إبراهيم بن هاشم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : بُني الإسلام على خمسة أشياء على الصلاة والزكاة والحج والصوم والولاية ، وقال رسول الله ﷺ : الصوم جنة من النار .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن إسماعيل بن أبي زياد ، عن أبي عبد الله ، عن آبائه عليهم السلام أن النبي ﷺ قال لأصحابه : ألا أخبركم بشي ، إن أنتم فعلتموه تباعد الشيطان منكم كما تباعد المشرق من المغرب ، قالوا : بلى قال : الصوم يسود وجهه والصدقة تكسر ظهره والحب في الله والمواظرة على العمل الصالح يقطع دابره والاستغفار يقطع دابره . ولكل شي زكاة وزكاة الأبدان الصيام .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن فضال ، عن ثعلبة ، عن علي بن عبد العزيز قال : قال لي أبو عبد الله عليه السلام : ألا أخبرك بأصل الإسلام وفرعه وذروته وسنامه قلت : بلى قال : أصله الصلاة وفرعه الزكاة وذروته وسنامه الجهاد في سبيل الله ، ألا أخبرك بأبواب الخير ؟ إن الصوم جنة .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن موسى بن بكر قال : لكل شي زكاة وزكاة الأجساد الصوم .

٥ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عثمان ، عن إسماعيل بن يسار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : قال أبي : إن الرجل يصوم يوماً تلوّحاً يريد ما عند الله عز وجل فيدخله الله به الجنة .



٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سلمة صاحب السابري ، عن أبي الصباح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله تبارك و تعالى يقول : الصوم لي و أنا أجزي عليه .

٧ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سليمان ، عن ذكره ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : « واستعينوا بالصبر » قال : الصبر الصيام وقال : إذا نزلت بالرجل النازلة والشديدة فليصم فإن الله عز وجل يقول : « واستعينوا بالصبر » يعني الصيام .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن سنان ، عن منذر بن يزيد ، عن يونس بن ظبيان قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : من صام لله عز وجل يوماً في شدة الحر فأصابه ظمأ و كل الله به ألف ملك يسبحون وجهه و يبشرونه حتى إذا أفطر قال الله عز وجل له : ما أطيب ريحك و روحك ، ملائكتي شهدوا أنني قد غفرت له (٢) .

٩ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن حسان ، عن محمد بن علي ، عن علي بن النعمان عن عبد الله بن طلحة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه و آله : الصائم في عبادة وإن كان على فراشه مالم يفتب مسلماً .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من كنتم صومه قال الله عز وجل ملائكته : عبدي استجار من عذابي فأجيره و وكل الله تعالى ملائكته بالدعاء للصائمين ولم يأمرهم بالدعاء لأحد إلا استجاب لهم فيه .

١١ - علي ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة ، عن أبي عبد الله ، عن أبيه ، عن النبي صلى الله عليه و آله قال : إن الله عز وجل و كل ملائكته بالدعاء للصائمين وقال : أخبرني جبرئيل عليه السلام عن ربه أنه قال : ما أمرت ملائكتي بالدعاء لأحد من خلقي إلا استجبت لهم فيه .

١٢ - و بهذا الإسناد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : نؤم الصائم عبادة و نفسه

تسبیح

۱۳۔ علیؑ، عن آبیہ؛ وعبد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان جیعاً، عن ابن  
 ابي عمیر، عن بعض اصحابنا، عن ابي عبد اللهؑ قال: أوحى الله عز وجل إلى موسى  
 ﷺ ما يمنعك من مناجاتي، فقال: يا رب أجلك عن المناجات لخلوف فم الصائم  
 فأوحى الله عز وجل إليه يا موسى لخلوف فم الصائم أطيب عندي من ريح المسك.  
 ۱۴۔ عدۃ من اصحابنا، عن سهل بن زياد، عن منصور بن العباس، عن عمرو بن  
 سعيد، عن الحسن بن صدقة قال: قال أبو الحسنؑ: قیلوا فان الله يطعم الصائم  
 ویسقيه في منامه.

۱۵۔ علی بن ابراهیم، عن آبیہ، عن ابن ابي عمیر، عن سلمة صاحب السابري،  
 عن ابي الصباح الكناني، عن ابي عبد اللهؑ أنه قال: للصائم فرحتان فرحة عند  
 إفطاره وفرحة عند لقاء ربه.

۱۶۔ علی بن ابراهیم، عن آبیہ، عن السمان الأرمي، عن ابي عبد اللهؑ  
 قال: إذا رأي الصائم قوماً يأكلون أو رجلاً يأكل شجرة منه .  
 ۱۷۔ عدۃ من اصحابنا، عن سهل بن زياد، عن بكر بن صالح، عن محمد  
 ابن سنان، عن منذر بن يزيد، عن يونس بن ظبيان قال: قال أبو عبد اللهؑ: من صام  
 لله يوماً في شدة الحر فأصابه ظمأ و كَلَّ الله عز وجل به ألف ملك يمسحون وجهه  
 ويشفرونه حتى إذا أفطر قال الله عز وجل: ما أطيب ريحك وروحك، ملائكتي أشهدوا  
 أنني قد غفرت له.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب

## فصیلت صوم وصایم

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت

پر رسول اللہ نے فرمایا روزہ نادر جہنم کے لئے سیر ہے۔ (ص)

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں بتاؤں ایسی چیز جس کے کرنے پر شیطان اور تمہارے درمیان اتنا بُعد ہو جائے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے سب نے کہا ضرور فرمایا روزہ اس کا چہرہ سیاہ کر دیتا ہے اور صدقہ اس کی کر توڑ دیتا ہے اور محبت خدا اور عمل صالح پر قائم رہنا اس کا کچھلا حصہ کاٹ دیتا ہے اور استغفار اس کی رگ گردن کاٹ دیتا ہے ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ (روزہ ہے۔ ص)

۳۔ حضرت نے فرمایا اسلام کی اصل نماز ہے اور اس کی فرح زکوٰۃ ہے اور اس کی چوٹی اور کومان فی سبیل اللہ جہاد ہے اور روزہ آتش جہنم کی سیر ہے۔

۴۔ ہر شے کے لئے زکوٰۃ ہے اور اجسام کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ص)

۵۔ میرے والد نے فرمایا جو کسی دن روزہ رکھتا ہے خوشنودی خدا کے لئے تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرتا ہے (مجاہد)

۶۔ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ میرے لئے ہے میں

۷۔ فرمایا آیہ واستعینوا بالصبر میں میرے مراد روزہ ہے فرمایا جب کوئی سخت مصیبت نازل ہو تو روزہ رکھو اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے واستعینوا بالصبر یعنی روزہ (مرسل)

۸۔ فرمایا جو گرم دن میں روزہ رکھے اور اسے پیاس محسوس ہو اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے کہ اس کے

چہرے پر مسح کریں اور اسے بشارت دیں جب وہ افطار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیسی اچھی ہے اس کی روح اور اس

کی خوشبو، اے میرے ملائکہ گواہ رہنا میں نے اس کے گناہ بخش دیئے۔ (ص)

۹۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے روزہ دار عبادت میں رہتا ہے۔ وہ اپنے فرش پر ہو جب تک وہ کسی مسلمان کی

فیضیت نہ کرے۔ (ص)

۱۰۔ فرمایا جو اپنے روزہ کو چھپائے گا تو اللہ ملائکہ سے فرماتا ہے اس میرے بندہ نے پناہ چاہی ہے میرے عذاب سے

پس اسے پناہ دو اور اللہ تعالیٰ معین کرتا ہے ملائکہ کو کہ وہ روزہ داروں کے لئے دعا کریں اور جن کے لئے وہ دعا کا

حکم دیتا ہے ان کے حق میں قبول کرتا ہے۔ (ص)

۱۱۔ فرمایا رسول خدا نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے فرشتوں کو روزہ داروں کی دعا کے لئے اور مجھے جبرائیل نے بخود ہی ہے کہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ملائکہ کو حکم دیا ہے اپنے بندوں میں سے ایک کے لئے تو وہ جو دعا اس کے حق میں کریں میں

قبول کرتا ہوں۔ (ص)

۱۲۔ حضرت نے فرمایا روزہ دار کی نیت عبادت ہے اور اس کے سانس تسبیح ہیں۔ (ص)

- ۱۳۔ فرمایا حضرت النبیؐ نے موسیٰ پر وحی کی کہ جس چیز نے تم کو مناجات کرنے سے روکا۔ انھوں نے کہا اے میرے رب تیری شان اجل و ارفع ہے اس سے کہ میں اس منزل سے مناجات کروں جس سے روزہ کی وجہ سے بُرائی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کہا اے موسیٰ میرے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بومشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے۔ (حسن)
- ۱۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے قیل و قال کر کے اللہ تعالیٰ ہونے کی حالت میں روزہ دار کو کھلاتا پلاتا ہے (من)
- ۱۵۔ فرمایا حضرت نے روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں ایک افطار کی فرحت دوسرے نفاے رب کی۔ (مجموع)
- ۱۶۔ فرمایا جب روزہ دار لوگوں کو یا کسی ایک کو کھاتے دیکھتا ہے تو اس کا سر بال تپس کرتا ہے (مجموع)
- ۱۷۔ ترجمہ حدیث میں گزرا۔

### ﴿باب﴾

﴿فضل شہر رمضان﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن عبد اللہ بن المغیرہ، عن عمرو الشَّامی، عن اُبی عبد اللہؑ قال: **إِنَّ [عِدَّةَ] الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنِي عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَغُرَّةُ الشُّهُورِ شَهْرُ اللَّهِ عَزَّ ذَكَرَهُ وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَقَلْبُ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاسْتَقْبَلِ الشَّهْرَ بِالْقُرْآنِ.**
- ۲۔ أحمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن إسحاق بن عمار عن المسعمي أنه سمع أبا عبد اللهؑ يوصي ولده إذا دخل شهر رمضان: **فاجهدوا أنفسكم فَإِنَّ فِيهِ تَقْسِمَ الْأَرْزَاقِ وَتَكْتَبُ الْأَجَالُ فِيهِ يَكْتُبُ وَفَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ يَفْدُونَ إِلَيْهِ فِيهِ لَيْلَةٌ، الْعَمَلُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْعَمَلِ فِي أَلْفِ شَهْرٍ.**
- ۳۔ محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن الحكم، عن أبي عبد اللهؑ قال: **مَنْ لَمْ يَغْفِرْ لَهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يَغْفِرْ لَهُ إِلَى قَابِلٍ إِلَّا أَنْ يَشْهَدَ عَرَفَةَ.**
- ۴۔ محمد بن يحيى؛ وغيره، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب عن أبي أيوب، عن أبي الورد، عن أبي جعفرؑ قال: **خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ شَعْبَانَ فَحَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:**

أيها الناس إنّه قد أظلمكم شهر فيه ليلة خير من ألف شهر وهو شهر رمضان فرض الله صيامه وجعل قيام ليلة فيه بتطوُّع صلاة كتطوُّع صلاة سبعين ليلة فيما سواه من الشهور وجعل لمن تطوُّع فيه بخصلة من خصال الخير والبر كأجر من أدّى فريضة من فرائض الله عز وجل ومن أدّى فيه فريضة من فرائض الله كان كمن أدّى سبعين فريضة من فرائض الله فيما سواه من الشهور وهو شهر الصبر وإن الصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وهو شهر يزيد الله في رزق المؤمن فيه ومن فطّر فيه مؤمناً صائماً كان له بذلك عند الله عتق رقبة ومغفرة لذنوبه فيما مضى؛ قيل: يا رسول الله ليس كلنا يتمد على أن يفطر صائماً، فقال: إن الله كريم يعطي هذا الثواب لمن لم يقدر إلا على هذقة من لبن يفطر بها صائماً أو شربة من ماء عذب أو تمرات لا يقدر على أكثر من ذلك ومن خفف فيه عن مملوكه خفف الله عنه حسابه، وهو شهر أوله رحمة وأوسطه مغفرة وآخره إجابة العتق من النار ولا غنى بكم عن أربع خصال خصلتين ترضون الله بهما وخصلتين لا غنى بكم عنهما فأما اللتان ترضون الله عز وجل بهما فشهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله وأما اللتان لا غنى بكم عنهما فتسألون الله فيه حوائجكم والجنة وتسألون العافية وتعوذون به من النار.

٥ - أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن الحسين بن علوان، عن عمرو بن شمر عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان رسول الله ﷺ يقبل بوجهه إلى الناس فيقول: يا معشر الناس إذا طلع هلال شهر رمضان غلّت مردة الشياطين وفتحت أبواب السماء وأبواب الجنان وأبواب الرحمة وغلقت أبواب النار واستجيب الدعاء وكان الله فيه عند كل فطر عتقاً يعقّمهم الله من النار وينادي مناد كل ليلة هل من سائل هل من مستغفر اللهم أعط كل منفق خلفاً وأعط كل ممسك خلفاً حتى إذا طلع هلال شوال نودي المؤمنون أن اغدوا إلى جوائزكم فهدى يوم الجائزة، ثم قال أبو جعفر عليه السلام: أما الذي نفسي بيده ما هي بجائزة الدنيا نعيم ولا الداراهم.

٦ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب، عن سيف بن عميرة، عن عبد الله بن عبد الله، عن رجل، عن أبي جعفر عليه السلام



قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله لما حضر شهر رمضان وذلك في ثلاث بقين من شعبان قال لبلال : ناد في الناس فجمع الناس ثم صعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال : أيها الناس إن هذا الشهر قد خصكم الله به وحضركم وهو سيد الشهور ليلة فيه خير من ألف شهر ، تغلق فيه أبواب النار وتفتح فيه أبواب الجنان فمن أدركه ولم يغفر له فأبعده الله ومن أدرك والدیه ولم يغفر له فأبعده الله ومن ذكرت عنده فلم يصل علي فلم يغفر الله له فأبعده الله .

۷۔ علمي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن صالح ، عن محمد ابن مروان قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إن الله عز وجل في كل ليلة من شهر رمضان عتقاء وطلاقاً من النار إلا من أظفر على مسكر فإذا كان في آخر ليلة منه أعتق فيها مثل ما أعتق في جميعه .

## باب فضیلت ماه رمضان

۱۔ فرمایا اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں کتاب اللہ میں آسمان و زمین کے پیدا ہونے کے دن سے۔ پس رمضان کا چاند اللہ کے مہینے کا چاند ہے یہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں شب قدر ہے اور ستر آں نازل ہوا ہے اس کی پہلی رات میں۔ پس قرآن کی وجہ سے اس کا استقبال کرو۔ (اض)

۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے فرزند کو وصیت فرمائی کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہو تو اپنے نفسوں کو تعب میں ڈالو۔ اس مہینہ میں ان راق تقسیم ہوتے ہیں موت کے اوقات لکھے جاتے ہیں اور ان لوگوں کے نام لکھے جلتے ہیں جو روزہ رکھتے ہیں اس میں وہ رات ہے جس کا عمل ہزار مہینوں کے عمل کے برابر ہے دو ٹوٹی

۳۔ فرمایا جس کے گناہ اس مہینہ میں نہ کھتے جائیں گے اس کے گناہ سال اس کے گناہ نہ کھتے جائیں گے نیکی اس صورت میں کہ وہ عرفہ میں حاضر ہوں۔ (مجمول)

۴۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے ماہ شعبان کے آخری جمعہ کے خطبہ میں حمد و ثنائے باری کے بعد فرمایا۔ لوگو ماہ رمضان تم پر سایہ فگن ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور وہ ماہ رمضان ہے جس میں اللہ نے تم پر روزہ فرض کئے ہیں اور اس رات میں ایک سنت نماز پڑھنا اور راتوں میں ستر نمازوں کے برابر ہے اور جو اس میں کسی سے نیکی

اور احسان کرے اس کا اجر وہی ہے جو ایک فریضہ ادا کرنے کا۔ فرایض خدا سے اور جو اس رات کو ایک فریضہ ادا کرے  
ایسا ہے جیسے دوسری راتوں میں اور مہینوں کے ستر فریضے ادا کئے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اس میں اللہ رزق مومن میں  
زیادتی کرتا ہے اور جو ایک مومن روزہ دار کا روزہ افطار کرے تو خدا اللہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور  
اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے کسی نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی میں روزہ افطار کرنے کی قدرت نہ ہو فرمایا  
اللہ کریم ہے اور یہ ثواب اس کو دے گا جو تھوڑا سا دودھ کسی روزہ دار کو پلا دے یا میٹھا پانی ہی پلا دے  
یا چند خرے ہی کھلا دے اور جو اپنے غلام سے خدمات کم لے خدا روز قیامت اس کے حساب میں تخفیف  
کرے گا اس ماہ کا اول رحمت ہے اور وسط مغفرت اور آخر اجابت اور نارسے آزادی۔ تم میں سے کوئی چار خصلتوں  
سے غافل نہ ہو کہ وہ خدا کو راضی کرنے والی ہیں دو عادتیں جن سے تم بے پرواہ نہیں ہو سکتے۔ وہ دو باتیں جو اللہ کو راضی  
کرتی ہیں گو اہی دینا لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کی اور جن دو کے بغیر چارہ کار نہیں وہ اللہ سے سوال کرنا ہے اپنی  
حاجتوں اور جنت کا اور سوال کرنا ہے اپنی عاقبت اور دوزخ سے پناہ مانگنے کا۔ (حسن)

۵۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ لوگو جب رمضان کا چاند نکلتا ہے تو سرکش  
شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے۔ نفس عمارہ کی خواہشیں رک جاتی ہیں اور آسمان دجنت و رحمت کے دروازے کھل  
جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر افطار کے وقت اپنے بندوں  
دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور ہر شب ایک منادی ندا کرتا ہے، سب کوئی سوال کرنے والا ہے کوئی استغفار کرنے والا  
اور کہنے والا یا اللہ ہر خرچ کرنے والے کو بدلے اور زمین کے مال کو تلف کرنا واجب ماہ شوال کا چاند نمودار ہوتا  
ہے تو مومن کو ندادی جاتی ہے صبح کو اپنے انعامات کے لئے یہ انعام کا دن ہے امام علیہ السلام نے فرمایا قسم اس  
ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ انعام دینا روزہم کا نہیں۔ (مرسل)

۶۔ شعبان کے ایک تہائی دن باقی کئے کہ حضرت رسول خدا نے بلال سے فرمایا لوگوں کو بلاؤ جب سب جمع ہو گئے تو آپ  
نے منبر پر جا کر حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا۔ لوگو یہ وہ مہینہ ہے جسے اللہ نے تم سے مخصوص کیا ہے اور وہ تمام مہینوں  
کا سردار ہے اس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے دوزخ کے دروازے اس میں بند ہوتے ہیں اور  
جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں جو اس مہینے کو پائے وہ دعائے مغفرت نہ کرے خدا اپنی رحمت سے اسے دور  
رکھتا ہے اور جو والدین کے لئے دعائے مغفرت نہ کرے وہ بھی رحمت خدا سے دور رہتا ہے اور جو میرا ذکر کرنے اور نیچ پر  
درو نہ بیٹھے وہ بھی رحمت خدا سے دور رہتا ہے۔ (مرسل)

۷۔ فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ شہر رمضان میں لوگوں کو نارا جہنم سے آزاد کرتا ہے سوائے اس کے جو نشہ والی  
چیز سے افطار کرے۔ آخر رات میں آزاد کرتا ہے نارسے اسی طرح جیسے اور راتوں میں۔ (مجمول)

### باب ۳

(من فطر صائماً)

- ۱ - علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن سلمة صاحب السابري عن ابی الصباح الكناني ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : من فطر صائماً فله مثل أجره .
- ۲ - عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن ابی عبد اللہ ، عن ایہ ، عن سعدان بن مسلم عن موسی بن بکر ، عن ابی الحسن موسی علیہ السلام قال : فطرک أخاک الصائم أفضل من صیامک .
- ۳ - أحمد بن محمد بن علی ، عن علی بن أسباط ، عن سیابة ، عن ضریس ، عن حمزة بن حمران ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : کان علی بن الحسین علیہ السلام إذا کان الیوم الذي یصوم فیہ أمر بشاة فتذبح وتقطع أعضاءه و تطبخ فإذا کان عند المساء أکب علی القدر حتّی یجد ریح المرق وهو صائم ثمّ یقول : هاتوا القصاع أغرفوا لآل فلان و أغرفوا لآل فلان ثمّ یؤتی بخبز وتمر فیکون ذلك عشاءه صلّی اللہ علیہ وعلی آباءہ .
- ۴ - علی بن ابراہیم ، عن ہارون بن مسلم ، عن مسعدة ، عن ابی عبد اللہ عن ایہ علیہ السلام قال : دخل سدير علی ابی علیہ السلام فی شهر رمضان فقال : یا سدير هل تدري أيّ اللیالی هذه ؟ فقال : نعم فذاك أبی هذه لیالی شهر رمضان ، فما ذاك ؟ فقال له : أقدر علی أن تعتق فی کلّ لیلة من هذه اللیالی عشر رقبات من ولد إسماعیل ، فقال له سدير : بأبی أنت و أمّی لا یبلغ مالی ذاك ، فما زال ینقص حتّی بلغ به رقبة واحدة ، فی کلّ ذلك یقول : لا أقدر علیہ ، فقال له : فما تقدّر أن تفرّ فی کلّ لیلة رجلاً مسلماً ، فقال له : بلی وعشرة ، فقال له : أبی علیہ السلام : فذاك الذي أردت یا سدير إن إفتارك أخاک المسلم یعدّل رقبة من ولد إسماعیل علیہ السلام .

### باب ۳

## روزہ افطار کرانے کا ثواب

۱۔ فرمایا حضرت نے جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرانے سے روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔ (مجموع)

- ۲۔ فرمایا آپ نے کسی روزہ دار بھائی کا روزہ افطار کرنا میرے روزہ سے بہتر ہے (رض)
- ۳۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت علی بن الحسین جس دن روزہ رکھتے تو بکری ذبح کرا کے پکواتے شام کے قریب ہانڈیوں کے قریب جا کر بھاپ سے شور بہ کا پتہ چلاتے جب پک جاتا تو ہیاے منگاتے اور اسٹیں بھر بھر کر فرماتے یہ فلاں کی اولاد کو جا کر۔ دو اور یہ فلاں کی اولاد کو، پھر دشتیاں اور خرے لے کر شام تک تقسیم کرتے۔ (مجمول)
- ۴۔ فرمایا حضرت نے صدیر میرے والد کے پاس آیا ماہ رمضان میں، حضرت نے فرمایا اے صدیر، تم جانتے ہو یہ کون سی راتیں ہیں اس نے کہا ہاں یہ ماہ رمضان کی راتیں ہیں۔ حضرت نے یہ کیوں پوچھا۔ فرمایا کیا تم ان میں سے ہر رات میں دس غلام آزاد کر سکتے ہو اولاد اسماعیل سے۔ اس نے کہا مجھ سے ممکن نہیں۔ پھر حضرت نے کم کرتے کرتے فرمایا اچھا ایک تو آزاد کر سکتے ہو۔ تمام رمضان میں اس نے کہا میں اس پر بھی قادر نہیں، فرمایا تم اس پر قادر ہو کہ ہر رات کو ایک مسلمان کا روزہ افطار کرادو۔ اس نے کہا میں ایک کا کیا دس مسلمان کا روزہ افطار کرادوں گا۔ فرمایا اے صدیر میں یہی چاہتا ہوں ایک مسلمان کا روزہ افطار کرادینا، برابر یہ اولاد اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے۔ (مجمول)

### باب ۱۰

﴿فی النہی عن قول رمضان بلاشہر﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن الحسين، عن محمد بن یحییٰ الخثعمی، عن غیاث بن ابراہیم، عن أبي عبد الله، عن أبيه عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين صوات الله عليه: لا تقولوا: رمضان ولكن قولوا: شهر رمضان فإنكم لا تدرّون ما رمضان.

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن هشام ابن سالم، عن سعد، عن أبي جعفر عليه السلام قال: كنّا عنده نمانیة رجال فذكرنا رمضان فقال: لا تقولوا: هذا رمضان ولا ذہب رمضان ولا جاء رمضان فإن رمضان اسم من أسماء الله عز وجل لا یحیی ولا یذهب وإنما یحیی و یذهب الزائل ولكن قولوا: شهر رمضان، فإن الشهر مضاف إلى الاسم والاسم اسم الله عز ذكره وهو الشهر الذي أنزل فيه القرآن جملة مثلاً وعیداً

## باب

## صرف رمضان نہ کہوشہر رمضان کہو

- ۱۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا صرف رمضان نہ کہو بلکہ ماہ رمضان کہو تم نہیں جانتے کہ رمضان کیا ہے۔ (مؤثق)
- ۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئیے آدمی رمضان کا ذکر کر رہے تھے حضرت نے فرمایا یہ نہ کہو یا یہ رمضان ہے یا رمضان کیا آیا۔ کیونکہ رمضان تو خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے وہ نہ آتا ہے نہ جاتا ہے۔ آنا جانا تو زوال پذیر چیز کے لئے ہوتا ہے بلکہ ماہ رمضان کہو، ماہ کا لفظ مضان ہے اسم کی طرف جو اسمائے الہیہ میں سے ہے اور یہ وہ ہمنہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا اور اسے عید قرار دیا ہے۔ (۴)

## ﴿باب﴾

﴿ما یقال فی مستقبل شہر رمضان﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن ابراہیم بن عمر الیمانی عن عمرو بن شمر، عن جابر، عن اُبی جعفر علیہ السلام قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا اهلّ هلال شهر رمضان استقبل القبلة و رفع یدیه فقال: اللّٰهُمَّ اھلّہ عَلَینَا بِالْأَمْنِ وَ الْإِیمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالْعَافِیَةِ الْمَجْلَلَةِ وَ الرِّزْقِ الْوَاسِعِ وَ دَفْعِ الْأَسْقَامِ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا صِیَامَهُ وَ قِیَامَهُ وَ تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ فِیْهِ، اللّٰهُمَّ سَلِّمْ لَنَا وَ تَسَلِّمْ مِنَّا وَ سَلِّمْ لَنَا فِیْهِ.

- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن أحمد بن الحسن بن علی، عن عمرو بن سعید، عن مصدّق بن صدقة، عن عثمان بن موسی الساباطی قال: قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: إذا کان أوّل لیلۃ من شهر رمضان قُل: اللّٰهُمَّ رَبَّ شَہْرِ رَمَضَانَ وَ نَزَلَ الْقُرْآنُ هَذَا شَہْرَ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنْزِلَتْ فِیْهِ الْقُرْآنُ وَ أُنْزِلَتْ فِیْهِ آیَاتُ بَیِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا صِیَامَهُ وَاعْنٰا عَلَى قِیَامِهِ، اللّٰهُمَّ سَلِّمْ لَنَا وَ سَلِّمْ فِیْهِ وَ تَسَلِّمْ مِنَّا فِی بَسْرَمِنَا وَ مَعَاوَاةٍ وَ اجْعَلْ فِیْمَا تَقْضِی وَ تَقْدَرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتَمِی فِیْمَا یَفْرُقُ بَيْنَ الْأَمْرِ



الحكيم في ليلة القدر من القضاء الذي لا يرد ولا يبدل أن تكتبني من حجاج بيتك الحرام الميزور حجهم ، المشكور سعيهم ، المغفور ذنبهم ، المكفر عنهم سيئاتهم واجعل فيما تقضي وتقدر أن تطيل لي في عمري وتوسع علي من الرزق الحلال .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن [الأبجد] [الأصالح] قال : ادع بهذا الدعاء في شهر رمضان مستقبل دخول السنة وذكر أنه من دعا به محتسباً مخلصاً لم تصبه في تلك السنة فتنة ولا آفة يضر بها دينه و بدنه ووقاه الله عز ذكره شر ما يأتي به تلك السنة .

«اللهم إني أسألك باسمك الذي دان له كل شيء وبرحمتك التي وسعت كل شيء وبعزتك التي قهرت بها كل شيء وبعظمتك التي تواضع لها كل شيء وبقوتك التي خضع لها كل شيء وبجبروتك التي غلبت كل شيء وبعلمك الذي أحاط بكل شيء ، يا نورياً قدوساً بأوّل قبل كل شيء ، وبأبقي بعد كل شيء ، يا الله يا رحمن [يا الله] صلّ على محمد وآل محمد واغفر لي الذنوب التي تغفر النعم واغفر لي الذنوب التي تنزل النقم واغفر لي الذنوب التي تقطع الرجاء واغفر لي الذنوب التي تدبّل الأعداء واغفر لي الذنوب التي تردّ الدعاء واغفر لي الذنوب التي يستحقّ بها نزول البلاء واغفر لي الذنوب التي تحبس غيث السماء واغفر لي الذنوب التي تكشف الغطاء واغفر لي الذنوب التي تعجلّ الفناء واغفر لي الذنوب التي تورث الندم واغفر لي الذنوب التي تهلك العصم وألبسني درعك الحصينة التي لا ترام وعافني من شر ما أحاذر بالليل والنهار في مستقبل سنتي هذه .

اللهم ربّ السموات السبع والأرضين السبع وما بينهما وربّ العرش العظيم وربّ السبع المثاني والقرآن العظيم وربّ إسرئيل وميكائيل وجبرئيل وربّ محمد ﷺ وأهل بيته سيّد المرسلين وخاتم النبيين أسألك بك وبما سميت بأعظيم أنت الذي تمنّ بالعظيم وتدفع كلّ محدور ، وتعطي كلّ جزيل وتضاعف من الحسنات بالقليل والكثير وتعمل ما تشاء يا قدير يا الله يا رحمن يا رحيم صلّ على محمد وأهل بيته وألبسني في مستقبل هذه السنة سترك ونضروجه بنورك وأحسني بمحبّتك وبلغني رضوانك وشريف كرامتك وجزيل عطائك من خير ما عندك ومن خير ما أنت معط أحداً من خلقك وألبسني مع ذلك

عافيتك ، يا موضع كل شكوى وباشاهد كل نجوى ويا عالم كل خفية ويا دافع [كل] مانشاء من بلية يا كريم العفو يا حسن التجاوز ، توفني على ملة إبراهيم وفطرته وعلى دين محمد وسنته وعلى خير وفاة فتوفني موالياً لأوليائك معادياً لأعدائك .

اللهم وجّني في هذه السنة كل عمل أوقول أو فعل يباعدني منك واجليني إلى كل عمل أوقول أو فعل يقرّني منك في هذه السنة يا أرحم الراحمين وامنني من كل عمل أوقول أو قول يكون مني أخاف ضرر عاقبته وأخاف مقنتك إني أي عليه حذراً أن تصرف وجهك الكريم عني فاستوجب به نقصاً من حظ لي عندك يا رؤوف يا رحيم . اللهم اجعلني في مستقبل هذه السنة في حفظك وجوارك وكنفك وجلّني ستر عافيتك وهب لي كرامتك ، عزّ جارك وجلّ نناء وجهك ولا إله غيرك .

اللهم اجعلني تابعاً لصالح من مضى من أوليائك وألحقني بهم واجعلني مسلماً لمن قال بالصدق عليك منهم وأعوذ بك [يا] إلهي أن تحيط به خطيئتي وظلمي وإسرافي على نفسي واتباعي لهوأي واشتغالي بشهواتي فيحول ذلك بيني وبين رحمتك ورضوانك فلاكون منسياً عندك ، متعزّضاً لسخطك ونعمتك .

اللهم رفّقني لكل عمل صالح ترضى به عني وقرّني به إليك زلفي . اللهم كما كفيت نبيك محمد ﷺ هول عدوه وفرّجت همّه وكشفت غمّه وصدّقته وعدك وأنجزت له موعدك بعهدك اللهم بذلك فاكفني هول هذه السنة وآفاتنا وأسقامها وفتنتها وشرورها وأحزانها واضيق المعاش فيها وبلغني برحمتك كمال العافية بتمام دوام [العافية و] النعمة عندي إلى منتهى أجلي أسألك سؤال من أساء وظلم واعترف وأسألك أن تغفر لي ماضي من الذنوب التي حصرتها حفظك وأحصتها كرام ملائكتك عليّ وأن تعصمني إلهي من الذنوب فيما بقي من عمري إلى منتهى أجلي يا الله يا رحمن صلّ على محمد و [على] أهل بيته محمد وآتني كل ما سألتك ورغبت إليك به فإنك أمرتني بالدعاء وتكفّلت [إلي] بالإجابة .

٤ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحسين ، عن علي بن أسباط ، عن الحكم بن مسكين قال حدثنا عمرو بن شمر قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : كان أمير المؤمنين صلوات

الله عليه إذا أهل هلال شهر رمضان أقبل إلى القبلة ثم قال : اللهم أهله علينا بالأمن والإيمان والسلامة والإسلام والعافية المجللة ، اللهم ارزقنا صيامه وقيامه وتلاوة القرآن فيه ، اللهم سلمه لنا وتسلمه منا وسلمنا فيه .

۵ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار ، عن يونس ، عن معاوية ابن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه كان إذا أهل هلال شهر رمضان قال : اللهم أدخله علينا بالسلمة والإسلام واليقين والإيمان والبر والتوفيق لما تحب وترضى .

۶ - يونس ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا حضر شهر رمضان فقل : اللهم قد حضر شهر رمضان وقد افترضت علينا صيامه وأنزلت فيه القرآن هدى للناس وبيّنات من الهدى والفرقان ، اللهم أعنا على صيامه ، اللهم تقبله منا وسلمنا فيه وتسلمه منا في بسر منك وعافية ، إنك على كل شيء قدير يا أرحم الراحمين .

۷ - علي ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار ، عن يونس ، عن إبراهيم ، عن محمد ابن مسلم ؛ والحسين بن محمد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن سعدان ، عن أبي بصير قال : كان أبو عبد الله عليه السلام يدعو بهذا الدعاء في شهر رمضان اللهم إني بك [أتوسل] ومنك أطلب حاجتي ، من طلب حاجة إلى الناس فإني لا أطلب حاجتي إلا منك وحدك لا شريك لك وأسألك بفضلك ورضوانك أن تصلي علي محمد وعلي أهل بيته وأن تجعل لي في عامي هذا إلى بيتك الحرام سبيلاً حجة مبرورة متقبلة زاكية خالصة لك تفر بهاعيني وترفع بها درجتي وترزقني أن أغض بصري وأن أحفظ فرجي وأن أكف بهاعن جميع عارمك حتى لا يكون شيء آخر عندي من طاعتك وخشيتك والعمل بما أحببت والتترك لما كرهت ونهيت عنه واجعل ذلك في بسر و يسار وعافية [وأورعني شكر ما أنعمت به علي] وأسألك أن تجعل وفاتي قتلاً في سبيلك تحت راية نبيك مع

أوليائك وأسألك أن تقتل بي أعدائك وأعداء رسولك وأسألك أن تكرمني بهوان من شئت من خلقك ولا تهني بكرامة أحد من أوليائك ، اللهم أجعل لي مع الرسول سبيلاً حسني الله ما شاء الله .

٨ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحسين ، عن جعفر بن محمد ، عن علي بن أسباط ، عن عبد الرحمن بن بشير ، عن بعض رجاله أن علي بن الحسين عليه السلام كان يدعو بهذا الدعاء [في كل يوم من شهر رمضان] «اللهم إن هذا شهر رمضان وهذا شهر الصيام وهذا شهر الإجابة وهذا شهر التوبة وهذا شهر المغفرة والرحمة وهذا شهر العتق من النار والفوز بالجنة ، اللهم فسلمه لي وتسلمه مني وأعني عليه بأفضل عونك ووفقني فيه لطاعتك وفرغني فيه لعبادتك ودعائك وتلاوة كتابك وأعظم لي فيه البركة وأحسن لي فيه العاقبة وأصح لي فيه بدني وأوسع فيه رزقي واكفني فيه ما أهمني واستجب لي فيه دعائي وبلغني فيه رجائي ، اللهم اذهب عني في التماسك والكسل والسامة و الفترة والقسوة والغفلة والغرّة ، اللهم جتّبي في العمل والأقسام والهموم والأحزان والأعراض والأمراض والخطايا والذنوب واصرف عني في السوء والفحشاء والجهد والبلاء والتعب والعناء إنك سميع الدعاء ، اللهم أعطني فيه من الشيطان الرجيم وهمة طمّعه ونفثه ونفخه ووساوسه وكيدته ومكره وحيله وأمانته وخدعه وغروره وفتنته ورجله وشره وأعوانه وأتباعه وأخذانه وأشياعه وأوليائه وشرائعه وجميع كيدهم ، اللهم ارزقني فيه تمام صيامه وبلوغ الأمل في قيامه واستكمال ما يرضيك فيه صبراً وإيماناً و يقيناً واحتساباً ، ثم تقبل ذلك مني بالأضغاف الكثيرة والأجر العظيم ، اللهم ارزقني فيه الجِدَّ والاجتهاد والقوّة والنشاط والإجابة والتوبة والرغبة والرّهبة والجزع والرقّة وصدق اللسان والوجل منك والرّجاء لك والتوكّل عليك والثقة بك والورع عن محارمك بصالح القول ومقبول السعي ومرفوع العمل ومستجاب الدعاء<sup>(٤)</sup> ولا تحلّ بيني وبين شيء من ذلك بعرض ولا مرض ولا هم [ولا غم] برحمتك يا أرحم الراحمين .

٩ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن محمد بن إبراهيم التوفلي ، عن الحسين بن المختار رفعه قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : إذا رأيت الهلال فلا تبرح وقل : «اللهم إني أسألك خير هذا الشهر وفتحته ونوره ونصره وبركته وطهوره ورزقه ، وأسألك خير ما فيه وخير ما بعده وأعوذ بك من شر ما فيه وشر ما بعده اللهم أدخله علينا بالآمن والإيمان والسلامة والإسلام والبركة والتوفيق لما تحب

## باب

## استقبال ماہ رمضان

۱۔ فرمایا حضرت نے جب ہلال ماہ رمضان نمودار ہوتا تو حضرت رسول خدا قبلہ رخ ہوتے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر فرماتے یا اللہ اس ماہ کو گزارنا امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور شاندار عافیت اور کثادہ رزق سے اور بیماریوں کے دور رکھنے سے یا اللہ اس ماہ میں روزہ کی اور رات کو قانم الیسل ہونے اور مستراح پر ٹھہنے کی توفیق دے، خداوند اسلامتی سے اسے گزار اور ہمارے اعمال کو قبول کر مردان میں۔ (ضعیف)

۲۔ فرمایا جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہو تو کہو اے میرے رب جو ماہ رمضان کا رب ہے جو منزل قرآن ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں تو نے قرآن نازل کیا ہے اور جس میں آیات بینات نازل کی ہیں ہدایت و حق و باطل میں فرق کئے یا اللہ ہمیں روزہ کی توفیق دے اور اس کے قیام میں ہماری مدد کر یا اللہ ہمارے روزے قبول کر، ان میں آسانی پیدا کر اور تقصیر کو معاف کر اور پورا کر اور پورا کر امر میں کو جسے تولیۃ القدر میں جاری کرے اور جو نہ تو رد ہو تا ہے اور نہ اس میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے اور یہ کہ مجھے اپنے گھر کے حاجیوں میں لکھ جن کا حج مقبول ہو اور جن کی سعی مشکور ہو اور جن کے گناہ مغفور ہوں اور ان کے لئے کفارہ قرار دے اور میری عمر کو طویل کر دے اور میری حلال روزی میں وسعت دے۔ (موتقی)

۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ماہ رمضان کے داخلہ پر یہ دعا پڑھو اور فرمایا جو شخص پڑھو جس دل سے اس سال دعا مانگے گا تو کوئی نعمت و آفت اس تک نہ پہنچے گا اور نہ اسے نقصان پہنچے گا اس کے دین اور بدن کو اللہ بچائے گا ہر اس بُرائی سے جو اس سال اس کو پہنچنے والی ہوگی اور کہے یا اللہ میں تیرے نام سے سوال کرتا ہوں جس کے سامنے ہر شے پست ہے اور تیری رحمت سے جو ہر شے پر چھائی ہوئی ہے اور تیری اس عظمت سے جس کے سامنے ہر شے ذلیل ہے اور تیری اس قوت سے جس نے ہر شے کو عاجز کر دیا ہے اور تیری اس جبروت سے جو ہر شے پر غالب ہے اور تیرے اس علم سے جو ہر شے کا احاطہ کرتے ہوئے ہے اے لوہا کے پاک ذات لے اول۔

ہر شے سے پہلے اور اسے باقی ہر شے کے بعد یا اللہ لے رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور میرے وہ گناہ بخش دے جن سے دشمن غالب ہو اور وہ گناہ بخش دے جن سے نعمت میں تغیر پیدا ہو اور وہ گناہ بخش دے جن سے عذاب نازل ہو اور وہ گناہ بخش دے جن سے امید قطع ہو اور وہ گناہ بخش دے جن سے دشمن غالب ہو اور وہ گناہ بخش دے جن سے



دعا رد ہوا اور وہ گناہ بخش دے جو پردہ چاک کرے اور وہ جو موت کو جلد لائے اور وہ گناہ جو سبب ندامت ہو اور وہ گناہ جو پاک دامنی کی سبب ہو اور نہ گئے پہنائے اپنی وہ محفوظ زرہ جس کی طرف قصد نہیں کیا جاتا اور محفوظ رکھ آئیوں سال میں اس چیز سے جس سے میں ڈتا ہوں دن اور رات، اے ساتوں آسمان و زمین کے اور جو کچھ ان کے اندر ہے کے مالک، اے عرش عظیم میں مشافی اور شہر آن کریم کے مالک آمرضی و میکائیل و جبریل کے رب، اے رب محمد و آل محمد جو سردار مرسلین اور خاتم الانبیاء ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے صاحب عظمت نام سے جس سے تو بڑے بڑے احسان کرتا ہے اور ہر خطرے کو دفع کرتا ہے اور ہر انعام عطا کرتا ہے اور حسنات کو زیادہ کرتا ہے خواہ کم ہوں یا زیادہ اے قدیر، اے اللہ اے رحمن و رحیم تو جو چاہتا ہے کہ تیرے رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور تجھے آنے والے سال میں اپنی رحمت کی بات سے ڈھانپے اور اپنے نور سے میرے چہرے کو تازہ کر اور اپنی محبت تجھ سے اور اپنی مرضی تک پہنچا اور اپنی بہترین بخشش سے نواز اور تجھے عافیت کا لباس پہنا، اے وہ ذات کہ تجھ سے شکایت کی جاتی ہے اور تو ہر سرگوشی کو سناتا ہے اے ہر ساز کے جاننے والے، ہر ہلا کے دفع کرنے والے تجھے مدت ابراہیمی پر موت دے اور فطرت اسلام اور دین محمد پر انکی سنت پر اچھی موت دے در آنحالیکہ میں دوست ہوں تیرے دوستوں اور دشمن ہوں تیرے دشمنوں کا اور تجھے تو بچائے اس سال ایسے عمل و قول و فعل سے جو تجھے تجھ سے دور کرے اور تجھے بے جا ایسے قول و فعل و عمل کی طرف نہ جو تجھے اس سال تجھ سے قریب کرے، اے ارحم الراحمین اور تجھے ہر اس قول و فعل و عمل سے جس سے تجھے عاقبت کے خراب ہونے کا ڈر ہو اور تیرے عذاب کا تجھے ڈر ہو یا میں ڈروں اس بات سے کہ تیری توبہ میری طرف سے بہت جلد کی اور جو میرے لئے تیرے نزدیک اجر ہے اس میں کمی ہو جائے گی اے ہر بان و رحیم ذات یا اللہ انیو کسال میں مجھے اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھنا اور عافیت کے پردوں میں چھپا رکھنا مجھے اپنی کرامت اور اپنے قریب کی عزت تیرے سرا کوئی معبود نہیں، تجھے اپنے اولیاء کے اعمال خیر کا تابع بنا اور ان سے ملحق کر اور سچا مسلمان قرار دے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ خطائیں تجھے گھیرے ہوں اور ظلم و اسراف میں مبتلا ہوں اور بڑی خواہشات میں گھر کر تیری رحمت سے دور ہو جاؤں اور تیرے نزدیک بھولنے والا قرار پاؤں اور تیرے غصہ اور عذاب کا مستحق یا اللہ تجھے توفیق دے ہر اس عمل صالح کی جس سے تو راضی ہو اور تجھے تیری قربت حاصل ہو یا اللہ جس طرح تو نے اپنے نبی کو دشمنوں کے شر سے بچایا اور ان کے غم کو دور کیا اسی طرح میرا غم بھی دور کر اور آفات و اسقام اور فتنوں کو دور رکھ اور حقیق معاش سے بچا اور موت کے وقت تک اپنی نعمتوں کو باقی رکھ میں سوال کرتا ہوں اپنی برائیوں اور ظلم کے ساتھ اور اعتراضات گناہ کے بعد کہ میرے گناہ بخش دے جو گزر چکے اور جن کو لکھ لیا ہے تیرے گرامی مرتبت ملائکہ نے، الہی بقید عمر میں جو گناہ مجھ سے سرزد ہوں وہ بھی بخش دینا۔ اے رحمن رسول پر اور ان کے اہلبیت پر رحمت نازل کر اور جو میرا سوال ہے اسے پورا کر تو نے دعا کا حکم دیا ہے اور قبولیت

کا وعدہ کیا ہے۔

۴۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جب ماہ رمضان کا چاند دیکھتے تو روبرو تہجد ہو کر فرماتے یا اللہ اس ماہ امن و ایمان، سلامتی اور اسلام عطا کر اور روشن عافیت یا اللہ ہمیں روزہ کا رزق دے اور رات میں عبادت کا اور تلاوت قرآن کا یا اللہ ہمارے لئے وسیع سلامتی قرار دے اور اس میں ہماری عبادت کو قبول فرما۔ (بخاری)

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب ماہ رمضان کا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے یا اللہ اس ماہ کو داخل کر صحت و سلامتی اور اسلام و یقین و ایمان اور نیکی اور توفیق کے ساتھ جو دوست رکھتے ہیں اور جس سے تو راضی ہوتا ہے۔ (مجتہد)

۶۔ فرمایا حضرت نے جب ماہ رمضان داخل ہو تو کہو یا اللہ یہ مبارک مہینہ داخل ہو گیا تو نے ہم پر اس کے روزے فرض کئے یا اللہ ان کو ہم سے قبول کر اور صحت و سلامتی کو برقرار رکھ کہ تمہارے پرستار ہے۔ اسے ارحم الراحمین (بخاری)

۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب ماہ رمضان آئے تو یہ دعا پڑھو، یا اللہ میں صرف تجھ ہی سے طلب حاجت کرتا ہوں بھائے لوگوں سے مانگنے کے۔ میری حاجت تجھ ہی سے ہے تو واحد ہے تیرا کوئی شریک نہیں، میں فضل و کرم سے سوال کرتا ہوں رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور یہ کہ اس سال مجھے حج بیت اللہ کی توفیق دے ایسا حج جو مقبول ہو خالص اور پاک نیت سے ہو جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور میرے درجات بلند ہوں اور مجھے عطا کر ایسا ارادہ کہ میں اپنی آنکھ کو حرام پر نظر کرنے سے روکوں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کروں اور مجارم سے اپنا ہاتھ روکوں اس طرح کہ کوئی شے مجھے تیری اطاعت اور تیرے خوف سے نہ روکے اور وہ عمل کروں جو تجھے محبوب ہو اور جس سے تو نے منع کیا ہے اس سے رک جاؤں اور یہ سب کچھ فراخ دستی اور عافیت میں اور توفیق دے اپنے شکر کی اور میں تیری راہ میں تیرے نبی اور تیرے اولیاء کے راہیت کے تحت مقتول ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ تیرے اور تیرے رسول کے دشمنوں کو قتل کروں اور مجھے عفو دے اس مخلوق کے مقابل جو تیرے نزدیک ذلیل ہے اور اپنے اولیاء کے سامنے مجھے ذلیل نہ کر اور میرا راستہ رسول کا راستہ قرار دے اور مجھے لئے اللہ کافی ہے اور جو وہ چاہے کافی ہے۔ (مجتہد)

۸۔ حضرت علی بن الحسین یہ دعا پڑھتے تھے۔

یا اللہ یہ رمضان کا مہینہ ہے۔ یہ روزوں کا مہینہ ہے یہ رجوع کرنے اور توبہ کرنے کا مہینہ ہے یہ مغفرت و رحمت کا مہینہ ہے یہ دوزخ سے آزادی اور جنت کی کامیابی کا مہینہ ہے یا اللہ ہماری عبادت کو قبول کرے اور بہترین مدد عطا کر اور توفیق دے اپنی اطاعت کی اور فراغت دے اپنی عبادت اور دعا کی اور قرآن کی تلاوت کی اور اس ماہ میں برکت دے اور عافیت عطا کر، مجھے تندرست رکھ اور میرے رزق میں وسعت دے اور

اہم معاملات میں کفایت کر اور میری دعا قبول کر اور میری امید تک بچے پہنچا، مجھ سے اونگھ، کسل، ملال فی العبادہ، سستی اور سخت دلی، غفلت اور غرور کو دور کر یا اللہ مجھے بچائے، بیماروں، غموں، ربخوں، اعراض و امراض سے خطاؤں اور گناہوں سے اور دور رکھ مجھ کو بڑائی سے بدکاری سے رنج و بلا سے، ثقب و عنائے تودعاؤں کا سننے والا ہے یا اللہ پناہ دے مجھ کو شیطان جہیم سے اس کے دوسو سوں اور جھاڑ پھونک سے، اس کے مکر و فریب سے، بڑی آرزوؤں کے پیدا کرنے سے اس کے دھوکے اور اغوائے اس کے نقشے سے، اس کے شرک سے اس کے اعوان و انصار سے، اس کے تابعین اور مشرک سے اور ان کے ہر قسم کے مکرؤں سے یا اللہ مجھے پورے رکھنے کی توفیق دے اور اپنی امیدوں کے پہنچنے کی۔ اور وہ صبر و ایمان و یقین سے جو مجھے راضی کرنے والا ہو، ہمارے اعمال کو دو چند اور کثیر اجر کے ساتھ قبول کر اور عمل خیر میں جدوجہد اور قوت و نشاط اور رجوع اور توبہ اور رغبت و خوف اور بقدری اور رقت اور سچی زبان کی توفیق دے اور یہ کہ تجھی سے امید وابستہ ہے اور تیرے ہی اوپر توکل ہو، تجھی پر اعتماد ہو، جو چیزیں تو نے حرام قرار دی ہیں ان سے بچوں اور قول میں صلاحیت ہو۔ میری سستی قبول ہو، میرا عمل بلند ہو، میری دعائیں قبول اور میرے اور عمل خیر کے درمیان کوئی عارضہ یا مرض حائل نہ ہو۔ اے ارحم الراحمین۔ (مقبول)

۹۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جب چاند دیکھو تو اپنی جگہ سے بغیر بیٹھ کھڑا یا اللہ میں اس ماہ میں سوال کرتا ہوں خیر کا فتح کا نصرت کا، برکت کا طہارت کا اور رزق کا اس ماہ میں نیکی کا اور اس کے بعد بھی اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس شے سے جو اس میں ہو یا اس کے بعد ہو یا اللہ اس ماہ میں داخل کر ہم پر انان و ایمان و سلامتی اور اسلام اور برکت اور توفیق کو جس سے تو راضی ہو (غرض)

### باب ۱۰

﴿الاہلة والشهادة علیہا﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ وحماد بن بحیی، عن أحمد بن محمد جمیعاً، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد بن عثمان، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: اِنَّهُ سئل عن اَلْأَهْلَةِ فقال: هِيَ أَهْلَةُ الشُّهُورِ فَإِذَا رَأَيْتَ الْهَيْلَالَ فَصُمْ وَإِذَا رَأَيْتَهُ فَافْطُرْ.
- ۲۔ حماد، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: كَانَ عَلِيٌّ ؑ يَقُولُ: لَا أَجِيزُ فِي الْهَيْلَالَ إِلَّا شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ عَدْلَيْنِ.

٣ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن الحكم ، عن العلاء ، عن محمد بن مسلم قال : لا تجوز شهادة النساء في الهلال .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : لا تجوز شهادة النساء في الهلال ولا تجوز إلا شهادة رجلين عدلين .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن الحكم ، عن سيف ابن عميرة ، عن الفضل بن عثمان قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : ليس على أهل القبلة إلا الرؤية ، ليس على المسلمين إلا الرؤية .

٦ - أحمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبي أيوب الخزاز ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فافطروا وليس بالرأي ولا بالتظني وليس الرؤية أن يقوم عشرة نفر فيقول واحد : هوذا وينظر تسعة فلا يرونه ، لكن إذا رآه واحد رآه ألف .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد ، عن سعد بن سعد ، عن عبد الله بن الحسين ، عن الصلت الخزاز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا غاب الهلال قبل الشفق فهو لليلة وإذا غاب بعد الشفق فهو لليلتين .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن حمزة أبي يعلى ، عن محمد ابن الحسن بن أبي خالد رفعه ، عن أبي عبد الله عليه السلام إذا صبح هلال شهر رجب فعد تسعة وخمسين يوماً وصم يوم الستين .

٩ - أحمد بن محمد ، عن بكر ، عن محمد بن أبي صبيان ، عن حفص ، عن عمر [ابن سالم] ، عن محمد بن زياد بن عيسى ، عن هارون بن خارجة قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : عد شعبان تسعة وعشرين يوماً فإن كانت متغيمة فأصبح صائماً فإن كانت صاحبة و تبصرته ولم تر شيئاً فأصبح مفطراً .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا رآوا الهلال قبل الزوال فهو لليلة الماضية وإذا رآوه بعد الزوال فهو لليلة المستقبلية .



۱۱۔ أحمد بن إدريس، عن محمد بن أحمد، عن يعقوب بن يزيد، عن محمد بن مرزم عن أبيه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا تطوَّق الهلال فهو لليلتين وإذا رأيت ظلَّ رأسك [فيه] فهو ثلاث ليالٍ.

۱۲۔ علمي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن إسماعيل بن الحر، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا غاب الهلال قبل الشفق فهو لليلته وإذا غاب بعد الشفق فهو لليلتين.

## باب

## ہلال ماہ صیام کی گواہی

- ۱۔ حضرت سے ہلالوں کے متعلق پوچھا گیا فرمایا وہ مہینوں کے چاند ہیں جب ماہ رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب عید کا دیکھو تو ختم کر دو۔
- ۲۔ فرمایا علی علیہ السلام نے کہ رویت ہلال بغیر دو عادلوں کی گواہی کے بغیر ثابت نہ ہوگی (۴)
- ۳۔ رویت ہلال میں عورتوں کی گواہی کافی نہیں۔ (۴)
- ۴۔ ہلال میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں اور نہیں جائز ہے گواہی مگر دو عادل مردوں کی۔ (۴)
- ۵۔ اہل قبلہ اور مسلمانوں کے لئے بدوں رویت روزہ جائز نہیں۔ (۴)
- ۶۔ فرمایا جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ ختم کر دو، اس میں رائے اور گمان کو دخل نہیں اگر دس آدمی کھڑے دیکھ رہے ہوں اور ایک کہے کہ چاند اور تو آدمی نہ دیکھیں تو رویت ثابت نہ ہوگی اگر ایک دیکھتا تو ہزار بھی دیکھتے۔ (۴)
- ۷۔ فرمایا اگر چاند شفق سے پہلے غائب ہو جائے تو پہلی رات کا ہے اور اگر بعد شفق غائب ہو تو دوسری رات کا ہے۔ (مجموع)
- ۸۔ فرمایا حضرت نے جب رجب کا چاند دیکھا جائے تو اس کے بعد اسی دن شمار کر دو اور ساتھیوں دن روزہ رکھو۔
- ۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے شعبان کے ۲۹ دن شمار کر دو اگر بادل ہو تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر مطلع مناس ہو اور تم نے نظر جھا کر دیکھا ہو اور چاند نظر نہ آیا ہو تو صبح کو روزہ نہ ہو گا۔ (مجموع)
- ۱۰۔ فرمایا اگر چاند قبل زوال دیکھا جائے تو گزشتہ رات کا ہے اور اگر بعد زوال دیکھا جائے تو وہ اگلی



رات کا ہے۔ (مجمول)

- ۱۱۔ جب چاند کے گرد حلقہ ہو تو وہ دو رات کا ہے اور جب تمہارے سر پر آئے تو تین رات کا ہے (حسن)
- ۱۲۔ ترجمہ نمبر میں دیکھو (۱۶)

### باب ناندر

- ۱۔ علی بن محمد، عن صالح بن أبي حماد، عن ابن سنان، عن حذيفة بن منصور عن أبي عبد الله عليه السلام قال: شهر رمضان ثلاثون يوماً لا ينقص أبداً .  
وعنه عن الحسن بن الحسين، عن ابن سنان، عن حذيفة مثله .
- ۲۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمد بن إسماعيل، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن الله تبارك وتعالى خلق الدنيا في ستة أيام ثم اختزلها عن أيام السنة و السنة ثلاثمائة وأربع وخمسون يوماً شعبان لا يتم أبداً رمضان لا ينقص والله أبداً ولا تكون فريضة ناقصة إن الله عز وجل يقول: و لتكملوا العدة . وشوال تسعة وعشرون يوماً و ذو القعدة ثلاثون يوماً لقول الله عز وجل: وواعدنا موسى ثلاثين ليلة وأتممناها بعشر فتم ميقات ربه أربعين ليلة . و ذو الحجة تسعة وعشرون يوماً والمحرم ثلاثون يوماً، ثم الشهر و بعد ذلك شهر تام و شهر ناقص .
- ۳۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن ابن سنان، عن حذيفة بن منصور، عن معاذ بن كثير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: شهر رمضان ثلاثون يوماً لا ينقص والله أبداً .

### باب

### نادر

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ماہ رمضان تیس دن کا ہوتا ہے۔ ہمیشہ کم نہیں ہوتا (ص)

- ۲۔ بزرگواریت حذیفہ بھی یہی ہے ۔
- ۳۔ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو چھ دن میں بنایا پھر سال کے ایام ۳۵۴ قرار دیئے شعبان کے ۳۰ دن کبھی نہیں ہوتے اور رمضان کے ۳۰ دن سے کم نہیں ہوتے اور یہ فریضہ ناقص نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ انسانیات ہے شمار پورا کر دے، سوال ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور ذیقعدہ ۳۰ دن کا۔ خدا فرماتا ہے ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور ہر دس دن بڑھا کر چالیس دن کر دیئے اور ذی الحجہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور محرم تیس دن کا پھر جو مہینے بعد کے ہیں وہ ناقص و تمام دونوں طرح کے ہیں۔ (رض)
- ۴۔ فرمایا ماہ رمضان ۳۰ دن سے کم نہیں ہوتا۔ (رض)

### ﴿باب ۸﴾

۱۔ علی بن محمد ، عن بعض أصحابنا ، عن محمد بن عیسیٰ [بن عیینہ] ، عن إبراهيم ابن محمد المدني ، عن عمران الزعفرانی قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن السماء تطبق علينا بالعراق [اليوم] واليومين والثلاثة فأني يوم نصوم ؟ قال : أُنظر اليوم الذي صمت من السنة الماضية وصم يوم الخامس .

۲۔ محمد بن یحیی ، عن محمد بن أحمد ، عن العباس بن معروف ، عن صفوان بن یحیی ، عن محمد بن عثمان الخدری ، عن بعض مشایخه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : صم في العام المستقبل يوم الخامس من يوم صمت فيه عام أوّل .

۳۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن السبّاری قال : كتب محمد بن الفرج إلى العسكري عليه السلام يسأله عما روي من الحساب في الصوم عن آبائك في عد خمسة أيام بين أوّل السنة الماضية والسنة الثانية التي تأتي ، فكتب : صحيح ولكن عدّ في كلّ أربع سنين خمسا ؛ وفي السنة الخامسة ستاً فيما بين الأولى والحادث وما سوى ذلك فإنما هو خمسة خمسة ؛ قال السبّاری : وهذه من جهة الكيسة قال : وقد حسب أصحابنا فوجدوه صحيحاً ، قال : وكتب إليه محمد بن الفرج في سنة ثمان وثلاثين ومائتين هذا الحساب لا يتجه لكل إنسان [أن] يعمل عليه إنما هذا لمن يعرف السنين ومن يعلم متى كانت السنة الكيسة ثمّ يصحّ له هلال شهر رمضان أوّل ليلة فاذصحّ الهلال

لليلة و عرف السنين صح له ذلك إن شاء الله .

۴۔ عددۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن منصور بن العباس ، عن إبراهيم الأحول ، عن عمران الزعفراني قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إنا نمكث في الشتاء اليوم واليومين لا تری شمس ولا نجم فأی یوم نصوم ؟ قال : انظر اليوم الذي صمت من السنة الماضية وعد خمسة أيام وصم اليوم الخامس .

## باب مستقرات

- ۱۔ میں نے پوچھا عراق میں دو تین دن بادل رہتے ہیں پس کون دن روزہ رکھیں فرمایا یہ دیکھو کہ کچلے سال کس دن روزہ رکھا تھا اس کے پانچویں دن روزہ رکھو۔
- ۲۔ فرمایا آئندہ سال روزہ رکھو پانچویں دن حساب سے اس دن کے جس میں کچلے سال تم نے روزہ رکھا تھا۔
- ۳۔ فرمایا محمد بن فرج نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا روزہ کے اس حساب کے متعلق جو آپ کے آبا سے منقول ہے کہ پانچ دن آگے بڑھائے جائیں آگے والے سال میں ۔ حضرت نے آگے والے سال میں ۔ حضرت نے جواب میں لکھا یہ حساب صحیح ہے لیکن ہر چار سال کے بعد پانچ بڑھاؤ اور پانچویں سال چھ ، پہلے سال سے ۔ اگر آگے والے سال میں ان کے علاوہ پانچ پانچ دن ہی بڑھائے جائیں گے ۔ سیاری نے کہا چھ دن والی صورت ۔ ال کہیبہ میں ہوئی ۔ اس نے کہا ہمارے اصحاب نے اس کو جاننا تو صحیح پایا اور کہا کہ یہ لکھا تھا محمد بن فرج نے حضرت کو مسئلہ میں کہ یہ صورت قابل عمل ہر انسان کے لئے نہیں بلکہ اس کے لئے جو سالانہ حساب رکھتا ہو اور سال کہیبہ کے متعلق جانتا ہو کہ وہ کب ہوگا تب وہ جان سکے گا رمضان کے چاند کی پہلی کو اور جب پانچ اندرات کا حساب رکھے گا تو یہ حساب اس کے لئے صحیح ہوگا ۔ انشاء اللہ ۔ (ض)
- ۴۔ میں نے پوچھا کہ موسم سرما میں اکثر دو تین دن نہ سوچ نظر آتا ہے نہ تار ، تو ہم روزہ کیسے رکھیں فرمایا کچلے سال جس دن روزہ رکھا تھا اس سے پانچ دن بڑھا کر روزہ رکھ لو۔

## ﴿باب﴾

في اليوم الذي يشك فيه من شهر رمضان هو أو من شعبان ﴿١﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن حمزة بن عيسى ، عن زكريا بن آدم عن الكاهلي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن اليوم الذي يشك فيه من شعبان قال : لأن أصوم يوماً من شعبان أحب إلي من أن أفطر يوماً من شهر رمضان .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن سماعة قال : سأله عن اليوم الذي يشك فيه من شهر رمضان لا يدري أهو من شعبان أو من رمضان فصامه فكان من شهر رمضان قال : هو يوم وفق له ولا قضاء عليه .

٣ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن وهب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل يصوم اليوم الذي يشك فيه من شهر رمضان فيكون كذلك ؟ فقال : هو شيء وفق له .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن أبي الصهبان ، عن علي بن الحسين بن رباط ، عن سعيد الأعرج قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إني صمت اليوم الذي يشك فيه فكان من شهر رمضان أفأقضيه ؟ قال : لا هو يوم وفقت له .

٥ - أحمد بن محمد ، عن ابن أبي الصهبان : عن محمد بن بكر بن جناح ، عن علي بن شجرة ، عن بشير النبال ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله عن صوم يوم الشك فقال : صمه فإن يك من شعبان كان تطوعاً وإن يك من شهر رمضان فيوم وفقت له .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : رجل صام يوماً ولا يدري أمن شهر رمضان هو أو من غيره فجاء قوم فشهدوا أنه كان من شهر رمضان فقال : بعض الناس عندنا لا يعتد به فقال : بلى ، فقلت : إنهم قالوا : صمت وأنت لا تدري أمن شهر رمضان هذا أم من غيره ، فقال : بلى فاعتد به فإنما هو شيء وفقك الله له إنما يصام يوم الشك من شعبان ولا يصومه من شهر رمضان لأنه قد نهى أن يفرد الإنسان بالصيام في يوم الشك وإنما ينوي من الليلة أنه يصوم من شعبان فإن كان من شهر رمضان أجره عنه بفضل الله تعالى وبما

قد وضع على عباده ولولا ذلك لهلك الناس .

۷۔ سہل بن زیاد ، عن علي بن الحكم ، عن رفاعه ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : دخلت على أبي العباس بالحيرة فقال : يا أبا عبد الله ما تقول في الصيام اليوم ؟ فقلت : ذاك إلى الإمام إن صمت صمتنا وإن أفطرت أفطرتنا فقال : يا غلام علي بالنامدة فأكلت معه وأنا أعلم والله إنه يوم من شهر رمضان فكان إفطاري يوماً وقضاؤه أبسر علي من أن يضرب عنقي ولا يعبد الله .

۸۔ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن عيسى بن هشام ، عن الخضر بن عبد الملك ، عن محمد بن حكيم قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن اليوم الذي يشك فيه فإن الناس يزعمون أن من صامه بمنزلة من أفطر يوماً في شهر رمضان فقال : كذبوا إن كان من شهر رمضان فهو يوم وقى له وإن كان من غيره فهو بمنزلة مامضى من الأيام .

## باب

## صوم يوم شك

- ۱۔ میں نے سوال کیا اس دن کے متعلق جس میں شک ہو شعبان کا فرمایا : اگر وہ روزہ رکھے شعبان کا تو وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ افطار کرے ایک دن ماہ رمضان میں ۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے پوچھا ایک شخص کو شک ہے اس بارہ میں کہ آج کا دن شعبان کا ہے یا رمضان کا اور وہ روزہ رکھے اور وہ ماہ رمضان ہو فرمایا وہ یوم توفیق ہے اس پر قضاء ہوگی ۔ (موثق)
- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا : کیا روز شک ماہ رمضان کی نیت سے روزہ رکھے یہ روزہ ہو جائے گا فرمایا یہ وہ شے ہے جس کی توفیق دی گئی ہے ۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا : میں نے یوم شک روزہ رکھا لیکن معلوم ہوا کہ وہ ماہ رمضان کا دن ہے تو کیا میں اس روزہ کی قضاء کروں فرمایا نہیں وہ تمہارے لئے توفیق ہے ۔ (۲)
- ۵۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ یوم شک میں روزہ کی کیا صورت ہو ، فرمایا روزہ رکھو اگر وہ شعبان کا دن ہوگا تو روزہ سنتی ہوگا اور اگر ماہ رمضان ہوگا تو توفیق ہوگا ۔ (حسن)



۷۔ میں نے حضرت سے کہا ایک شخص نے روزہ رکھا اور اسے یہ معلوم نہیں کہ یہ ماہ رمضان ہے یا کوئی اور مہینہ کچھ لوگوں نے آکر گواہی دی کہ یہ ماہ رمضان ہے بعض نے کہا ہمارے نزدیک یہ ثابت نہیں۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا وہ بولے روزہ تو رکھ لیا اور یہ پتہ نہیں کہ یہ ماہ رمضان ہے یا نہیں۔ فرمایا ہاں اس کے ایام شمار کرے یہ وہ چیز ہے جس کی اللہ نے اسے توفیق دی ہے شعبان میں یوم شک کا روزہ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ منع ہے کہ انسان نہ یوم شک میں روزہ رکھے وہ تو رات میں نیت کرتا ہے اور شعبان میں روزہ رکھتا ہے۔ پس اگر وہ ماہ رمضان ہے تو اللہ کے فضل سے وہ اس کے لئے کافی ہے خدا نے اپنے بندوں کے لئے عبادت میں وسعت ملحوظ رکھی ہے ورنہ لوگ ہلاک ہو جاتے۔ (موتقی)

۸۔ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں حیرہ میں ابو العباس (بادشاہ عباسی) سے ملا اس نے کہا۔ اے ابو عبد اللہ آپ آج کے روزہ (یوم الشک) کے لئے کیا کہتے ہیں میں نے کہا یہ امام پر موقوف ہے اگر آپ روزہ رکھیں گے ہم بھی رکھیں گے اور اگر آپ نہ رکھیں گے تو ہم بھی نہ رکھیں گے اس نے غلام سے کہا کھانا لاؤ۔ میں نے اس کے ساتھ کھانا کھایا۔ حالانکہ میں جانتا تھا کہ ماہ رمضان ہے اس دن کا کھانا مجھ پر آسان تھا بہ نسبت اس کے کہ میں قتل کر دیا جاتا اور عبادت سے محروم ہو جاتا اور یہ روایت ضعیف ہے۔

۸۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے یوم شک کے روزہ کے متعلق کہا۔ لوگ گمان کرتے ہیں کہ اگر کوئی اس دن روزہ رکھے گا تو ایسا ہے جیسے ماہ رمضان میں روزہ نہ رکھا۔ فرمایا وہ جھوٹے ہیں اگر وہ دن ماہ رمضان کا ہوا تو یہ توفیقی ہو گا۔ (داخل رمضان) ورنہ عام دنوں کا سا روزہ ہو گا۔ (جہول)

### باب ۱۰

#### باب وجوہ الصوم

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن القاسم بن محمد الجوهري، عن سليمان بن داود، عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن علي بن الحسين عليه السلام قال: قال لي يوماً: يا زهري من أين جئت؟ فقلت: من المسجد، قال: فيم كنتم؟ قلت: نذاكرنا أمر الصوم فاجتمع رأيي ورأي أصحابي على أنه ليس من الصوم شيء واجب إلا صوم شهر رمضان فقال: يا زهري ليس كما قلتم الصوم على أربعين وجهاً عشرة أوجه منها واجبة كوجوب شهر رمضان وعشرة أوجه منها ميامين حرام وأربعة عشر منها صاحبها

بالخيار إن شاء صام وإن شاء أفطر وصوم الإذن على ثلاثة أوجه وصوم التأديب وصوم الإباحة وصوم السفر والمرض قلت : جعلت فداك فسرهن لي قال :

أما الواجبة فصيام شهر رمضان ، وصيام شهرين متتابعين في كفارة الظهار لقول الله تعالى : «الذين يظاهرون من نسائهم ثم يعودون لما قالوا فتحرير رقبة من قبل أن يتماسا إلى قوله :- فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين » ؛ وصيام شهرين متتابعين فيمن أفطروا من شهر رمضان ؛ وصيام شهرين متتابعين في قتل الخطأ لمن لم يجد العتق واجب لقول الله عز وجل : «ومن قتل مؤمناً خطأً فتحرير رقبة مؤمنة ودية مسلمة إلى أهله - إلى قوله عز وجل - فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين توبة من الله وكان الله عليماً حكيماً » وصوم ثلاثة أيام في كفارة اليمين واجب قال الله عز وجل : «فصيام ثلاثة أيام ذلك كفارة أيمانكم إذا حلفتم » هذا لمن لا يجد الإطعام كل ذلك متتابع وليس بمنفرد ؛ وصيام أذى خلق الرأس واجب قال الله عز وجل : «فمن كان منكم مريضاً أو به أذى من رأسه ففدية من صيام أو صدقة أو نسك » فصاحبها فيها بالخيار فإن صام صام ثلاثة أيام ؛ وصوم المتعة واجب لمن لم يجد الهدي قال الله عز وجل : «فمن تمتع بالعمرة إلى الحج فما استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجعتم تلك عشرة كاملة » ؛ وصوم جزاء الصيد واجب قال الله عز وجل : «ومن قتل منكم متعمداً فجزاء مثل ما قتل من النعم يحكم به ذوا عدل منكم هدياً بالغ الكعبة أو كفارة طعام مساكين أو عدل ذلك صياماً » أو تدري كيف يكون عدل ذلك صياماً بازهري ؛ قال : قلت : لأدري قال : بقران الصيد قيمة [قيمة عدل] ثم تفض تلك القيمة على البر ثم يكال ذلك البر أصواغاً فيصوم لكل نصف صاع يوماً ؛ وصوم النذر واجب وصوم الاعتكاف واجب .

وأما الصوم الحرام : فصوم يوم الفطر ويوم الأضحى ؛ وثلاثة أيام من أيام التشريق وصوم يوم الشك ، أمرنا به ونهينا عنه ، أمرنا به أن نصومه مع صيام شعبان ونهينا عنه أن يفرد الرجل بصيامه في اليوم الذي يشك فيه الناس ، فقلت له : جعلت فداك فإن لم يكن صام من شعبان شيئاً كيف يصنع ؛ قال ينوي ليلة الشك أنه

صائم من شعبان فإن كان من شهر رمضان أجزء عنه وإن كان من شعبان لم يضرب  
قلعت: وكيف يجزي صوم تطوع عن فريضة؟ فقال: لو أن رجلاً صام يوماً من شهر  
رمضان تطوعاً وهو لا يعلم أنه من شهر رمضان ثم علم [بعد] بذلك لأجزء عنه لأن الفرض  
إنما وقع على اليوم بعينه، وصوم الوصال حرام، وصوم الصمت حرام، وصوم نذر  
المعصية حرام، وصوم الذم حرام.

وأما الصوم الذي صاحبه فيه بالخيار فصوم يوم الجمعة والخميس وصوم البيض  
وصوم ستة أيام من شوال بعد شهر رمضان وصوم يوم عرفة وصوم يوم عاشوراء فكل  
ذلك صاحبه فيه بالخيار، إن شاء صام وإن شاء أفطر.

وأما صوم الإذن فالمرأة لا تصوم تطوعاً إلا بإذن زوجها والعبد لا يصوم تطوعاً  
إلا بإذن مولاه والضيف لا يصوم تطوعاً إلا بإذن صاحبه، قال رسول الله ﷺ:  
«من نزل على قوم فلا يصوم تطوعاً إلا بإذنهم».

وأما صوم التأديب فإن يؤخذ الصبي إذا راهق بالصوم تأديباً وليس بفرض  
وكذلك المسافر إذا أكل من أول النهار ثم قدم أهله أمر بالامساك بقية يومه وليس  
بفرض.

وأما صوم الإباحة لمن أكل أو شرب شيئاً أو قام من غير عمد فقد أباح الله له  
ذلك وأجزء عنه صومه.

وأما صوم السفر والمرض فإن العامة قد اختلفت في ذلك فقال قوم: يصوم  
وقال آخرون: لا يصوم وقال قوم: إن شاء صام وإن شاء أفطر وأما نحن فنقول: يفطر  
في الحالين جميعاً فإن صام في السفر أو في حال المرض فعليه القضاء فإن الله عز وجل  
يقول: «فمن كان (منكم) مريضاً أو على سفر فعدة من أيام أخر» فهذا تيسير  
الصيام.

باب

## وجوه الصوم

۱۔ زہری سے مروی ہے کہ حضرت علی بن الحسین نے مجھ سے کہا تم کہاں سے آرہے ہو۔ میں نے کہا مسجد سے فرمایا وہاں کیا کرتے

تھے میں نے کہا ہم یہ بحث کر رہے تھے کہ کتنے روزے واجب ہیں۔ میری اور میرے اصحاب کی رائے یہ تھی کہ ماہ رمضان کے سوا اور کوئی روزہ واجب نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ اسے نہہری جو تم نے کہا یہ بات نہیں ہے۔ روزہ کی چالیس صورتیں ہیں ان میں سے دس واجب ہیں جیسے ماہ صیام کے روزے اور دس قسم کے روزے حرام ہیں ان میں چودہ صورتیں ایسی ہیں چاہے یا نہ رکھے اور صوم الاذن کی تین صورتیں ہیں صوم القاریب، صوم الاباحت، اور صوم السفر والمرض میں نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمائیجیے۔ فرمایا جو روزے واجب ہیں وہ ماہ رمضان کے روزے ہیں دو مہینے لگاتار کفارہ ظہار کے روزے ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں اور پھر رجوع کرنا چاہیں تو کفارہ قبل عورت کے پاس جانے کے غلام آزاد کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو دو ماہ کے روزے پے درپے رکھے اور غلطی سے قتل کرنے کا کفارہ دو ماہ کے متواتر روزے ہیں اور جو غلطی سے کسی کو قتل کرے اور غلام آزاد نہ کر سکے تو اس پر واجب ہے۔ اللہ تم فرماتا ہے جو کس مومن کو غلطی سے قتل کرے۔ (عبداللہ نہیں) تو اس کا کفارہ ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہے اور خون بہا دینا ہے اس کے اہل کو۔ پس جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو دو ماہ کے متواتر روزے رکھے اور اللہ سے توبہ کرے اللہ علیم و حکیم ہے اور قسم کے کفارہ میں تین دن روزہ رکھنا واجب ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے تین دن روزہ رکھنا تمہاری قسم کا کفارہ ہے یہ اس کے لئے جو کھانا نہ کھلا سکے اور یہ روزے پے درپے رکھے متفرق نہ ہوں اور سہ منڈوں سے اگر تکلیف ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تم میں میں رخص ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو اور وہ حج میں سہ منڈوں کے تو اس کا فدیہ روزہ ہے یا صدقہ یا عبادت، اختیار ہے ان میں سے جو چاہے بھالائے۔ اگر روزہ رکھے تو تین دن رکھے اور حج تمتع میں جو قربانی نہ کر سکے تو اس پر واجب ہے جیسا کہ اللہ تم فرماتا جو عمرہ حج بھالائے اور قربانی نہ کر سکے تو تین دن ایام حج میں روزہ رکھے اور سات دن ٹوٹنے کے بعد اس طرح دس پورے ہو جائیں گے اور ایام حج میں شکار کے کفارہ میں روزہ واجب ہے۔ جیسا کہ اللہ تم فرماتا ہے جو تم میں کس جانور کو قصداً مار ڈالے تو اس کا کفارہ مثل چوپایہ کے قتل کے ہے جس پر فیصلہ کریں گے تم میں سے عادل لوگ یا تو قربانی کو کہہ تک پہنچایا جائے یا مساکین کو کھانا کھلایا جائے یا اس کے برابر روزے رکھے جائیں گے نہہری تم جانتے ہو یہ برابر کیسے ہوگی انھوں نے کہا میں نہیں جانتا۔ فرمایا اس شکار کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے پھر یہ قیمت گہوؤں لگائی جائے اور پھر گہوؤں صاع صاع کر کے ناپے جائیں پھر نصف صاع پر ایک روزہ رکھا جائے پھر نذر کا روزہ واجب ہے اور صوم اعتکاف واجب ہے (یہ ہے واجب روزوں کی صورت) اور جو روزہ حرام ہیں وہ عید الفطر اور عید الفی کا روزہ ہے اور تین دن یا بیشتر کے اور یہ شکار روزہ جس کا ہمیں حکم بھی دیا گیا ہے اور منع بھی کیا گیا ہے۔ حکم دیا گیا ہے اس کا کہ ہم یوم شک کا روزہ ماہ شعبان کے روزوں کے ساتھ رکھیں اور منع کیا گیا ہے اس سے کہ تین دن لوگوں کو شکار ہو کوئی تنہا بہ نیت صوم رمضان روزہ رکھے، میں نے کہا میں آپ پر قداہوں اگر اس نے شعبان کا کوئی روزہ ہی نہ رکھا ہو تو کیا



صورت ہوگی فرمایا یوم شک کی رات کو نیت کرے کہ روزہ رکھتا ہوں ماہ شعبان کا۔ پس اگر رمضان کا چاند ہو جائے گا تو یہ روزہ اس میں شامل ہو جائے گا اور اگر ماہ شعبان ہی رہے گا تو اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا میں نے کہا سنت روزہ فرض کے لئے کیسے کافی ہوگا۔ فرمایا اگر کوئی ایک دن ماہ رمضان میں سنتی روزہ اس بنا پر رکھے کہ وہ نہیں جانتا کہ ماہ رمضان شروع ہو گیا ہے اور پھر اسے علم ہو تو یہ کافی ہوگا ماہ رمضان کے روزہ کے لئے کیونکہ فرض کی صورت بعینہ یہی ہوگی اور ملکہ دو روزہ رکھنا حرام ہے۔ چھپ روزہ رکھنا حرام ہے اور صوم نذر معصیت بھی حرام ہے اور صوم دہر بھی حرام ہے۔

اور جن روزوں میں اختیار ہے وہ روزہ جمعہ کا روزہ ہے اور جمعرات کا اور ایام بیض اور ماہ رمضان کے بعد چھ دن ماہ شوال کے روزے، عرفہ کا روزہ، عاشور کا روزہ، ان سب میں اختیار ہے چاہے رکھے یا نہ رکھے۔

اور صوم اذن سے مراد ہے کہ عورت سنتی روزہ نہ رکھے بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے اور غلام نہ رکھے بغیر آقا کی اجازت کے اور مہمان بغیر میزبان کی اجازت کے اور رسول اللہ ﷺ فرمایا ہے کہ جو کسی قوم کا مہمان ہو تو اس کے اذن کے بغیر سنتی روزہ نہ رکھے اور صوم تاریب جب لڑکا جوانی کے قریب پہنچے تو تاریباً اس سے روزہ رکھوایا جائے نہ کہ کسی غرض کے لئے ایسے ہی مسافر جب کھلے اول روز میں، پھر وہ اپنے گھر آجائے تو اسے چاہیے کہ بقیہ روز کچھ کھائے پیئے نہیں۔ لیکن یہ فرض نہیں۔

اور صوم اباحت یہ ہے کہ کوئی شخص بھول کر روزہ میں کچھ کھائیے یا بلا قصد نے آجائے تو یہ اللہ نے مباح کر دیا ہے اور روزہ باقی رہے گا۔

لیکن صوم سفر و مرض تو عام مسلمانوں میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں رکھے بعض کہتے ہیں نہ رکھے، بعض کہتے ہیں چاہے چاہے رکھے چاہے نہ رکھے ہم کہتے ہیں دونوں حال میں نہ رکھے اگر رکھے گا تو اس پر قضا لازم ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم سے کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے جیسے اس کی قضا بجالائے۔ یہ ہے تقسیم روزوں کی۔ (اض)

### باب ۱۰

#### ۱۰ (ادب الصائم)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیم، عن ابن ابی عمیر، عن حماد بن عثمان، عن عبد ابن مسلم قال: قال أبو عبد الله ﷺ: إذا صمت فليصم صمعا وبصرک وشعرک وجلدک وعدد أشیاء غیر هذا وقال: لا یكون یوم صومک کیوم فطرک.



٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن النضر الخزاعي ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ لجابر بن عبد الله : يا جابر هذا شهر رمضان من صام نهاره وقام ورداً من ليله وعف بطنه وفرجه وكف لسانه خرج من ذنوبه كخروج من الشهر ، فقال جابر : يا رسول الله ما أحسن هذا الحديث ، فقال رسول الله ﷺ : يا جابر وما أشد هذه الشروط .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن القاسم بن سليمان ، عن جرّاح المدائني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الصيام ليس من الطعام والشراب وحده ، ثم قال : قالت مريم : إنني نذرت للرحمن صوماً أي صوماً صمتاً - وفي نسخة أخرى أي صمتاً - فإذا صمتتم فاحفظوا ألسنتكم وغضوا أبصاركم ولا تنازعوا ولا تحاسدوا ،

٤ - قال : وسمع رسول الله ﷺ امرأة تسب

جارية لها وهي صائمة فدعا رسول الله ﷺ بطعام ، فقال لها : كلي فقالت : إنني صائمة ، فقال : كيف تكونين صائمة وقد سببت جارتك ، إن الصوم ليس من الطعام والشراب ، قال : وقال أبو عبد الله عليه السلام : إذا صمت فليصم سمك وبصرك من الحرام والفحش ودع المرأة وأذى الخادم وليكن عليك وقار الصيام ولا تجعل يوم صومك كيوم فطرك .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي أيوب ، عن الفضيل بن يسار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا صام أحدكم الثلاثة الأيام من الشهر فلا يجاد لن أحدًا ولا يجهل ولا يسرع إلى الحلف والإيمان بالله فإن جهل عليه أحد فليتحمل .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبد الله ، عن آبائه عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : ما من عبد صالح يشتم فيقول : إنني صائم سلام عليك لا أشتك كما شتمتني إلا قال الرب تبارك وتعالى : استجار عبدي بالصوم من شر عبدي [وقد أجرته من النار] .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، وغيره

عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا ينشد الشعر بليل ولا ينشد في شهر رمضان بليل ولا نهار ، فقال له إسماعيل : يا أبتاه فأنه فينا ، قال : وإن كان فينا .

٨ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحسين ، عن محمد بن عبيد ، عن عبيد بن هارون قال : حدثنا أبو يزيد ، عن حصين ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : عليكم في شهر رمضان بكثرة الاستغفار والدعاء فأما الدعاء فيدفع به عنكم البلاء وأما الاستغفار فيمحو ذنوبكم .

و بهذا الإسناد قال : كان علي بن الحسين عليه السلام إذا كان شهر رمضان لم يتكلم إلا بالدعاء والتسبيح والاستغفار والتكبير فإذا أفطر قال : « اللهم إن شئت أن تفعل فعلت » .

٩ - علي بن محمد ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن الوشاء ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إن الصيام ليس من الطعام والشراب وحده إن مريم عليها السلام قالت : « إنني نذرت للرحمن صوماً أي صمتاً فاحفظوا ألسنتكم و غضوا أبصاركم ولا تعاسدوا ولا تنازعوا فإن الحسد يأكل الإيمان كما تأكل النار الحطب .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن منصور بن يونس ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : الكذبة تنقض الوضوء وتفسد الصائم ، قال : قلت : هل كنا ، قال : ليس حيث تذهب إنما ذلك الكذب على الله عز وجل وعلى رسوله وعلى الأئمة عليهم السلام .

١١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن موسى ، عن غيث ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلوات الله عليه : إن الله كره لي صمتاً خصال ثم كرهتهن للأوصياء من ولدي وأبنائهم من بعدي : الرفث في الصوم .

### باب

## آداب صائم

۱- فرمایا ابو عبد الله عليه السلام که جب تم روزہ تو تمہارے کان ، آنکھ ، بال اور جلد وغیرہ سب کا روزہ ہو اور

روزہ کا دن عام دنوں کی طرح نہ ہو۔ (حسن)

- ۲۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اے جابر یہ ماہ رمضان ہے جو روزہ رکھے اور رات کو ذکر الہی کرے اور اپنے شکم و فرج کو حرام سے بچائے اور اپنی زبان پر قسا بول رکھے تو وہ گناہوں سے اس طرح باہر نکلے گا جیسے وہ نہا کر نہر سے نکلا ہو۔ جابر نے کہا یا رسول اللہ یہ حدیث کیسی اچھی ہے فرمایا اس کے شرائط کتنے سخت ہیں۔ (م)
- ۳۔ فرمایا حضرت نے روزہ صرف کھانے پینے سے رک جلنے کا نام نہیں۔ پھر فرمایا مریم نے کہا: میں نے رجن کے لئے روزہ نذر کیا ہے یعنی خاموشی، مطلب یہ ہے کہ بد گوئی سے زبان کو روکا جائے۔ صمت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی زبانوں کی حفاظت کر دے۔ اپنی آنکھوں کو نیچا رکھو، جھگڑا نہ کرو اور ایک دوسرے کا حسد نہ کرو۔ (مجمول)
- ۴۔ حضرت رسول خدا نے تاکر ایک مرتبہ بھالت روزہ یعنی کینز کو گالیاں دے رہی تھی حضرت نے اسے بلایا اور کھانا منگا کر اس سے کہا کہ کھا۔ اس نے کہا میں روزہ سے ہوں فرمایا تیرا روزہ کہاں رہا جبکہ تو اپنی کینز کو گالیاں دے رہی تھی روزہ کھانے پینے سے رک جلنے کا نام نہیں، فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام روزہ جب رکھو تو کانا اور آنکھ کو حرام اور قبیح سے بچاؤ اور جھگڑا نہ کرو، نوکر کو اذیت نہ دو، روزہ کا وقار قائم رکھو اور عام دنوں کی طرح روزہ کا دن نہ ہونا چاہیے۔
- ۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی تم میں تین دن روزہ رکھے رمضان کا، تو کسی سے لڑے نہیں اور نہ جاہلانہ روش اختیار کرے اور نہ خدا کی جھوٹی قسم کھائے اور اگر کوئی جاہلانہ برتاؤ کرے تو تحمل سے کام لے (م)
- ۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اگر عبد صالح کو گالی دی جائے تو وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں، تجھ پر سلام میں تجھے گالی نہ دوں گا جس طرح تو نے مجھے گالی دی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے روزہ دار بندہ کو گالی دے گا تو اس کی سزا جہنم ہے۔ (حسن)
- ۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رات میں شعر نہ پڑھو اور ماہ رمضان میں نہ دن میں پڑھو نہ رات میں۔ ان کے فرزند اسماعیل نے کہا اگرچہ وہ اشعار ہماری شان میں ہوں فرمایا ہاں چاہے یہاں سے متعلق ہوں (مجمول)
- ۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امیر المومنین نے فرمایا: ماہ رمضان میں بہ کثرت استغفار کرتے اور دعائیں مانگتے۔ دعا داغ بلا ہے اور استغفار تمہارے گناہوں کو محو کرنے والا ہے اور اسی استغفار کے ساتھ حضرت علی بن الحسین کے متعلق یہ ہے کہ جب ماہ صیام آتا تو آپ سوائے دعا اور استغفار اور تکبیر کوئی کلام نہ کرتے اور جب افطار کرتے تو کہتے کہ اگر تو چاہے تو میرے گناہ معاف کر دے اور میری دعا قبول کرے (م)
- ۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روزہ صرف نہ کھانے اور نہ پینے کا نام نہیں۔ جناب مریم نے کہا تھا اللہ کے لئے میں نے صوم نذر کیا ہے یعنی خاموشی کے ساتھ روزہ پس اپنی زبانوں کو محفوظ رکھو، اپنی آنکھوں کو جھکائے رہو، آپس

میں جھگڑا نہ کرو، حسد نہ کرو کیونکہ حسد ایمان کو اس طرح کھا لیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو (ختم)

- ۱۰۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا جھوٹ سے وضو اور روزه ٹوٹ جاتا ہے میں نے کہا تب تو ہم لوگ ہلاک ہوئے فرمایا یہ بات نہیں ہے جھوٹ سے مراد ہے اللہ اور رسول اور آئمہ طاہرین پر جھوٹ بولنا۔ (حسن)
- ۱۱۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے اللہ نے ہر اہل بیت سے میرے لئے پچھ باتوں کو پھر بڑا جانا ان کو میری اولاد سے میرے اوصیاء کے لئے اور ان کے تابعین کے لئے فحش کلام اور جماع روزه میں (ممنوع)

### ﴿باب ۲﴾

﴿صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ﴾

۱۔ الحسن بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الوشاء، عن حماد بن عثمان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: صام رسول الله صلى الله عليه وآله حتى قيل: ما يفطر، ثم أفطر حتى قيل: ما يصوم، ثم صام صوم داود عليه السلام يوماً و يوماً لا، ثم قُبض على صيام ثلاثة أيام في الشهر قال: إنهم يبدلون صوم الشهر ويذهبن بوحر الصدر - والوحر: الوسوسة - قال حماد: فقلت: وأي الأيام هي؟ قال: أول خميس في الشهر وأول أربعاء بعد العشر منه وآخر خميس فيه، فقلت: كيف صارت هذه الأيام التي صام؟ فقال: إن من قبلنا من الأمم كان إذا نزل على أحدهم العذاب نزل في هذه الأيام. فصام رسول الله صلى الله عليه وآله هذه الأيام المخوفة.

۲۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن أبي أيوب، عن محمد بن مسلم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله أول ما بعث يصوم حتى يقال: ما يفطر، ويفطر حتى يقال: ما يصوم، ثم ترك ذلك وهام يوماً وأفطر يوماً وهو صوم داود عليه السلام ثم ترك ذلك وصام الثلاثة الأيام الغمر، ثم ترك ذلك وفرقها في كل عشرة أيام يوماً خميسين بينهما أربعاء قبض عليه وآله السلام وهو يعمل ذلك.

۳۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحسن بن محبوب، عن جميل ابن صالح، عن محمد بن مروان قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصوم حتى يقال: لا يفطر ثم صام يوماً وأفطر يوماً، ثم صام الاثنين والخميس ثم آل من ذلك

إلى صيام ثلاثة أيام في الشهر : الخميس في أول الشهر وأربعاء في وسط الشهر وخميس في آخر الشهر وكان يقول . ذلك صوم الدهر ، وقد كان أبي عليه السلام يقول : ما من أحد أبغض إلي من رجل يقال له : كان رسول الله ﷺ يفعل كذا وكذا فيقول : لا يعدني الله على أن اجتهد في الصلاة كأنه يرى أن رسول الله ﷺ ترك شيئاً من الفضل عجزاً عنه .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كن نساء النبي ﷺ إذا كان عليهن صيام آخرن ذلك إلى شعبان كراهة أن يمنعن رسول الله ﷺ فإذا كان شعبان صمن وكان رسول الله ﷺ يقول : شعبان شهري .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : هل صام أحد من آبائك شعبان ؟ قال : خير آبائي رسول الله ﷺ صامه .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان جميعاً ، عن صفوان ، عن ابن مسكان ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام هل صام أحد من آبائك شعبان قط ؟ قال : صامه خير آبائي رسول الله ﷺ .

علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى بن عبيد ، عن بونس ، عن ابن مسكان ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام مثله .

فأما الذي جاء في صوم شعبان أنه سئل عليه السلام عنه فقال : ما صامه رسول الله ﷺ ولا أحد من آبائي . قال ذلك لأن قوماً قالوا : إن صيامه فرض مثل صيام شهر رمضان وجوبه مثل وجوب شهر رمضان وإن من أفطر يوماً منه فعليه من الكفارة مثل ما على من أفطر يوماً من شهر رمضان . وإنما قول العالم عليه السلام : ما صامه رسول الله ﷺ ولا أحد من آبائي عليه السلام . أي ما صاموه فرضاً واجبات كذباً لقول من زعم أنه فرض وإنما كانوا يصومونه سنة ، فيها فضل وليس على من لم يصمه شيء .

٧ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحسن ، عن أحمد بن صحيح ، عن غنبة العابد قال : قبض النبي ﷺ على صوم شعبان ورمضان وثلاثة أيام في كل شهر أول خميس ووسط أربعاء وآخر خميس وكان أبو جعفر وأبو عبد الله عليه السلام يصومان ذلك .



## باب صوم رسول اللہ

- ۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ نے روزے رکھنے کا ایسا حکم کیا کہ اب ترک ہی نہ کریں گے پھر نہ رکھے تو کہا گیا اب نہ رکھیں گے۔ پھر حضرت نے صوم داؤد رکھا۔ ایک دن دوسرے دن نہیں پھر سہ ماہ تین دن رکھتے تھے اور فرماتے تھے۔ یہ برابر ہیں پورے نبیین کے روزوں کے، ان سے سینوں کے وسوسے دور ہو جاتے۔ میں نے کہا وہ کون سے دن ہیں۔ فرمایا جمعرات اور دس دن کے بعد کا بدھ اور آخر جمعرات، میں نے کہا ان ایام میں روزہ کیوں رکھا جائے فرمایا ہم سے پہلی قوموں پر ان ایام میں عذاب نازل ہوا ہے اس لئے رسول اللہ ان ایام میں روزہ رکھتے تھے۔ (ص)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ بخت کے آغاز سے اتنے روزے رکھتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ اب وہ روزے ترک ہی نہ کریں گے اور پھر نہ رکھتے تھے یہاں تک کہ کہا جاتا تھا کہ اب نہ رکھیں گے۔ پھر حضرت نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ایک روز روزہ رکھتے ایک روز نافہ دیتے جس روز صوم ہوتا وہ صوم داؤد سا ہوتا پھر یہ طریقہ ترک کیا اور چھبیس کے پہلے تین دن روزہ رکھنے لگے۔ پھر یہ صورت ترک کی اور ان کے درمیان فرق ڈالا اور ہر دس میں جب جمعرات آتی تو روزہ رکھتے مرتے دم تک یہی معمول رہا۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ رسول اللہ اتنے لگاتار روزے رکھتے تھے گویا نافہ ہی نہ کریں گے۔ پھر ایک دن رکھتے ایک دن نافہ کرتے پھر ہر نو اور جمعرات کو آخر ماہ میں رکھنے لگے اور فرماتے تھے یہ صوم الدہر ہے اور میرے والد ماجد فرمایا کرتے تھے میرا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جس سے کہا جائے کہ رسول اللہ ایسا کیا کرتے اور وہ کہے اللہ مجھے عذاب نہ کرے گا اگر میں نماز بجالاتا رہوں گویا وہ یہ سمجھتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازراہ عجز کچھ چیزوں کو چھوڑ دیا ہے (حسن)
- ۴۔ فرمایا ازواج رسول پر جب روزے قضا ہوتے تھے تو ان کو ماہ شعبان میں رکھتی تھیں وہ بڑا جاتی تھیں اس کو کہ رسول کو مقاربت سے منع کریں اور ماہ شعبان میں روزہ رکھتی تھیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے۔ (ص)
- ۵۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا آپ کے آباؤ میں سے کسی نے ماہ شعبان کا روزہ رکھا۔ فرمایا میرے آباؤ میں سے بہترین یعنی رسول خدا نے ماہ شعبان کے روزے رکھے ہیں۔ (موفق)

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ سوال کرتے والے نے ماہ شعبان کے روزوں کے وجوب کے متعلق سوال کیا حضرت نے فرمایا نہ رسول خدا نے روزے رکھے نہ میرے آبا میں کسی نے، یہ اس وجہ سے فرمایا کہ کچھ لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ شعبان کے روزے بھی رمضان کے روزے کی طرح فرض ہیں اور ان کے نہ رکھنے کا وہی کفارہ ہے جو ماہ رمضان کے روزے نہ رکھنے کا ہے پس امام علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ رسول اللہ نے رکھے اور نہ میرے آبا میں کسی نے رکھا تھا کہ بہ نیت واجب و فرض نہیں رکھے یہ تکذیب ہے ان لوگوں کے قول کی کہ جو کہتے تھے کہ فرض ہیں۔ رسول خدا اور آئمہ شعبان کے روزے بہ نیت قربت رکھتے تھے اگر کوئی شخص نہ رکھے تو اس پر کفارہ نہیں۔ (۱۵)

۷۔ فرمایا حضرت رسول خدا ہمیشہ شعبان و رمضان کے روزے رکھتے تھے اور تین دن ہر مہینے میں پہلی جمعرات و ریانی چہار شنبہ اور آخر جمعرات کو، اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام اسی طرح روزے رکھتے تھے (موتقن)

### باب ۱۰

﴿فصل صوم شعبان وصلته برمضان وصيام ثلاثة ايام في كل شهر﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ سَلَمَةَ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكَتَّانِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : صَوْمُ شَعْبَانَ وَشَهْرِ رَمَضَانَ مُتَابِعِينَ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَمِيدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عَمْرِو قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : صَوْمُ شَعْبَانَ وَشَهْرِ رَمَضَانَ مُتَابِعِينَ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ .

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ [عَنْ سَمَاعَةَ] وَعَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عَمْرِو، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ . كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَصِلُ مَا بَيْنَ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَيَقُولُ : صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَابِعِينَ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ .

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلْوَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ يَصِلُهُمَا وَيَنْهَى النَّاسَ أَنْ يَصِلُوهُمَا وَكَانَ يَقُولُ : هُمَا شَهْرٌ [أَلَا اللَّهُ] وَهُمَا كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهُمَا وَلِمَا بَعْدَهُمَا مِنَ الذُّنُوبِ .

٥ - علي بن محمد ، عن بعض أصحابه ، عن محمد بن سليمان ، عن أبيه قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ما تقول في الرجل يصوم شعبان وشهر رمضان ؟ فقال : هما الشهران اللذان قال الله تبارك وتعالى : « شهرين متتابعين توبة من الله » قلت : فلا يفصل بينهما ؟ قال : إذا أفطر من الليل فهو فصل وإنما قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لا وصال في صيام يعني لا يصوم الرجل يومين متواليين من غير إفطار ، وقد يستحب للعبد أن لا يدع السحور .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن الصوم في الحضر فقال : ثلاثة أيام في كل شهر : الخميس من جمعة والأربعاء من جمعة والخميس من جمعة أخرى وقال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : صيام شهر الصبر وثلاثة أيام من كل شهر يذهبن ببابل الصدور وصيام ثلاثة أيام من كل شهر صيام الدهر ، إن الله عز وجل يقول : « من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها » .

٧ - عذة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الصيام في الشهر كيف هو ؟ قال : ثلاث في الشهر في كل عشر يوم إن الله تبارك وتعالى يقول : « من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها » . [ثلاثة أيام في الشهر صوم الدهر] .

٨ - عذة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن محمد بن علي ، عن الحسين بن مغازق أبي جنادة السلولي ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر ، عن أبيه عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من صام شعبان كان له طهراً من كل زلة ووصمة وبادرة ، قال أبو حمزة : قلت لأبي جعفر عليه السلام : ما الوصمة ؟ قال : اليمين في المعصية والتسند في المعصية قلت : فما البادرة ؟ قال : اليمين عند الغضب والتوبة منها الندم .

٩ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن زكاة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن أفضل ما جرت به السنة في التطوع من الصوم ، فقال : ثلاثة أيام في كل شهر : الخميس في أول الشهر والأربعاء في وسط الشهر والخميس في آخر الشهر ، قال : قلت له : هذا جميع ما جرت به السنة في الصوم ؟ فقال : نعم .

۱۰۔ علیؑ بن ابراہیم، عن اُسیہ، عن حماد، عن حریز قال: قيل لابی عبد اللہ ﷺ: ما جاء فی الصوم فی یوم الأربعاء، فقال: قال امیر المؤمنین ﷺ: إن اللہ عز وجل خلق النار یوم الأربعاء فأوجب صومه لبتعود به من النار.

۱۱۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن علیؑ بن الحکم، عن هشام بن سالم، عن الأحول، عن ابن سنان، عن اُبی عبد اللہ ﷺ: أن رسول اللہ ﷺ سئل عن صوم جمہیین بینہما الأربعاء فقال: أما الخمیس فیوم تمرض فیہ الأھمال وأما الأربعاء فیوم خلقت فیہ النار وأما الصوم فجنتہ [من النار].

۱۲۔ علیؑ بن ابراہیم، عن محمد بن عیسیٰ بن عبید، عن یونس، عن إسحاق بن عمار، عن اُبی عبد اللہ ﷺ قال: قال: إنما یصام یوم الأربعاء لأنہ لم تعدب أمة فیما مضی إلا فی یوم الأربعاء وسط الشهر فیستحب أن یصام ذلک الیوم.

۱۳۔ الحسن بن محمد، عن محمد بن عمران، عن زیاد القندی، عن عبد اللہ بن سنان قال: قال لی أبو عبد اللہ ﷺ: إذا کان فی أوّل الشهر خمیسان فصم أوّلھما فإنہ أفضل وإذا کان فی آخر الشهر خمیسان فصم آخرھما فإنہ أفضل.

### باب

## فقیلت صوم شعبان

- ۱۔ فرمایا ماہ شعبان اور ماہ رمضان کے پے درپے روزے رکھنا۔ توبہ کرتا ہے اللہ سے بخدا۔
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام ملا دیتے تھے شعبان اور رمضان کے روزے اور فرماتے تھے دو مہینے پے درپے روزے رکھنا اللہ سے توبہ کرنا ہے۔ (مجمول)
- ۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دو مہینے پے درپے اللہ سے توبہ کرنے کے ہیں۔ (مجمول)
- ۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھتے تھے اور لوگوں کو اس اتصال سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ دونوں اللہ کے مہینے ہیں اور یہ کفارہ بن جانے ہیں اپنے

سے پہلے اور اپنے سے بعد کے گناہوں کا (دبی سے مراد یہ ہے کہ آخر شعبان اور اول رمضان کے روزوں کو بغیر  
انفطار نہ ملائے۔ (موثق)

۵۔ میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے متعلق جو شعبان و رمضان دونوں ماہ کے روزے رکھے۔ منہ مایا  
ان دو جہینوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ دو جہینے پہ در پہ اللہ سے توبہ کرنے کے ہیں میں نے کہا تو ان کے درمیان  
فاصلہ نہ دے۔ فرمایا جب رات کو انفطار کرے گا تو یہی فاصلہ ہو جائے گا رسول اللہ نے فرمایا ہے روزہ میں اتصال  
نہیں۔ یعنی بغیر انفطار دو روزے لگاتار نہ رکھے اور سحری کھانا ترک نہ کرے (م)

۶۔ حضرت سے حق کے روزے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا تین دن ہر جہینے میں پہلے جمعہ سے پہلے جمعرات کو اور دوسرے  
جمعہ سے پہلے چار شنبہ کو اور آخر جمعہ سے پہلی جمعرات کو، اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ماہ رمضان کا نام  
صبر ہے اور ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا سینوں سے دوسروں کو دور کرتا ہے اور یہ صیام اللہ ہر کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اللہ اس کو دس گنا ثواب دے گا۔ (حسن)

۷۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے جہینے کے روزوں کے متعلق پوچھا کہ کتنے دن رکھے جائیں فرمایا ہر جہینے میں دس دن  
کے بعد ایک دن، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا دس گنا ثواب دے گا پس ہر ماہ تین دن کے روزے  
پورے جہینے کے روزوں کے برابر ہو جاتے ہیں۔ (من)

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے جو ماہ شعبان میں روزہ رکھے تو وہ پاک کرے گا اس کو ہر بھڑش  
و صہم سے اور بارہ سے، ابو حمزہ نے کہا۔ و صہم کیا ہے فرمایا معصیت میں قسم کھانا، معصیت میں نذر کرنا۔ میں نے  
کہا بارہ کیا ہے فرمایا غصہ میں قسم کھانا اور نادم ہو کر توبہ کرنا۔ (م)

۹۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ سنتی روزوں میں بہترین سنت کیا ہے فرمایا ہر جہینے میں تین روزے اول ماہ میں  
جمعرات کو، درمیان ماہ میں بدھ کو اور آخر ماہ میں جمعرات کو، میں نے کہا روزہ میں کل ہی سب سے بہتر سنت ہے  
فرمایا ہاں۔ (موثق)

۱۰۔ حضرت سے پوچھا گیا کہ چار شنبہ کے روزہ حکم کیوں ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
دورخ کو چار شنبہ کے روزہ پیدا کیا ہے پس اس کا روزہ لازم ہے اور دیا تاکہ آتش دورخ سے بچائے (حسن)

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے پوچھا ان دو جمعراتوں کے روزوں کے متعلق جن کے بیچ میں جمعہ ہو۔  
فرمایا پانچ شنبہ وہ دن ہے کہ اس میں اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور بدھ وہ دن ہے جس میں آگ کو پیدا کیا گیا پس  
روزہ اس کی سپر ہے۔ (م)

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بدھ کے روزہ اس لئے رکھا جاتا ہے کہ زمانہ ناضی میں جس قوم پر عذاب آیا



۱۳۔ ہے اسی روز آیا ہے لہذا اس دن روزہ مستحب قرار دیا گیا۔ (موثق)  
فرمایا حضرت نے جب مہینہ کے اول میں دوسپی شنبہ آئی تو پہلے کار روزہ رکھو اور آخر میں دو آئیں تو آخر  
کار رکھو یہی افضل ہے۔ (م)

### ﴿باب﴾

﴿أنه يستحب السحور﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن حماد بن عیسی ، عن شعیب ، عن ابی بصیر ،  
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : سألتہ عن السحور لمن أراد الصوم أوجب هو علیہ ؟ فقال :  
لا بأس بأن لا يتسحر إن شاء وأما في شهر رمضان فإنه أفضل أن يتسحر نحب أن  
لا يترك في شهر رمضان .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن ،  
عن زرعة ، عن سماعة قال : سألتہ عن السحور لمن أراد الصوم فقال : أما في شهر  
رمضان فإن الفضل في السحور ، لو بشرية من ماء وأما في التطوع فمن أحب أن  
يتسحر فليفعل ومن لم يفعل فلا بأس .

۳۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن النوفلی ، عن السکونی ، عن جعفر ، عن آبائه  
علیہم السلام قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : السحور بركة قال : وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لا تدع امتی  
السحور ولو على حشفة .

### باب

## سحری کھانے کا استحباب

۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا سحری کے متعلق آیا اس کا کھانا روزہ رکھنے والے کے لئے واجب

ہے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ سحری کھائے۔ لیکن ماہ رمضان میں بہتر یہی ہے کہ سحری کھائے ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ ماہ رمضان میں سحری ترک نہ کرے۔

- ۲۔ میں نے سحری کے متعلق پوچھا فرمایا ماہ رمضان میں سحری کھانا افضل ہے اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی ہو اور جو سحری کھانا چاہے وہ کھائے اور جو نہ چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (موثق)
- ۳۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سحری کھانا برکت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ میری امت سحری ترک نہ کرے اگرچہ ایک خرا ہی ہو۔

### ﴿باب ۱﴾

﴿ما يقول الصائم اذا افطر﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن [ابي] جعفر، عن آباءه عليه السلام أن رسول الله ﷺ كان إذا أفطر قال: «اللهم إلك صمنا وعلی رزقك أفطرنا فتقبله منا ذب الظماء وابتلک العروق وبقي الأجر».

### باب ۲

## وقت افطار صائم کیلئے

- ۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا جب افطار کرتے تو فرماتے یا اللہ ہم نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا پس اس کو قبول کر ہماری پیاس کٹی سو کئی رگیں سیراب ہوئیں اور آج باقی رہا۔

### ﴿باب ۳﴾

﴿[صوم] الوصال وصوم الدهر﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحكم، عن سيف بن عميرة، عن حسان بن مختار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: «ما [الوصال في الصيام]؟ قال:

فقال: إن رسول الله ﷺ قال: لا وصال في صيام ولا صمت يوم إلى الليل ولا عتق قبل ملك .

۲۔ أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال:

الواصل في الصيام أن يجعل عشاءه مسحوراً .

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ و محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: المواصل في الصيام يصوم يوماً و ليلة و يفطر في المسحر .

۴۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الرشاء، عن أبان، عن زرارة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن صوم الدهر، فقال: لم نزل نكرهه .

۵۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة قال: سألت عن صوم الدهر فكرهه وقال: لا بأس أن يصوم يوماً ويفطر يوماً .

## باب

## وصال و صوم الدهر

- ۱۔ میں نے پوچھا صوم وصال کیا ہے۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ دو روزے ملائے نہیں چاہیں یعنی رات بھی شامل کرنی جائے اور ملکیت سے پہلے غلام آزاد نہیں کیا جاتا۔ (مبہول)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے صوم وصال یہ ہے کہ شام کا کھانا نہ کھائے اور اسے صبح سے ملا دے۔ (اصل)
- ۳۔ فرمایا صوم وصال یہ ہے کہ دن و رات کا روزہ رکھے اور صبح کو کھائے۔ (رض)
- ۴۔ میں نے صوم الدهر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس کے متعلق کچھ نازل نہیں ہوا لیکن ہم اسے برا جانتے ہیں۔ (حسن)
- ۵۔ میں نے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق یعنی لگاتار دو روزے رکنے کے متعلق پوچھا تو حضرت نے اس کو برا سمجھا اور فرمایا کوئی حرج نہیں اس میں ایک روز روزہ رکھے اور ایک روز افطار کرے۔ (رض)

- ۳۔ میں نے حضرت سے کہا۔ میں نے کبیر کو حکم دیا کہ دیکھے صبح ہوئی ہے یا نہیں، اس نے کہا نہیں ہوئی پس میں کھا لیتا ہوں پھر میں دیکھتا ہوں کہ صبح نمودار ہو گئی۔ فرمایا اس دن کو تمام کہ رادر روزہ کی قضا بجالاؤ اگر تم نے خود دیکھا ہوتا تو قضا لازم نہ ہوتی۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو ماہ رمضان میں گھر سے نکلے اور اس کے اصحاب کسی گھر میں کھا رہے تھے میں نے طلوع صبح کے آثار دیکھے کہ ان سے کہا صبح ہو گئی بعض تو رک گئے اور بعض نے دل لگی سمجھی، مگر یا ان کو روزہ پورا کرنا اور قضا بجالانی چاہیے۔ (مجمول)
- ۵۔ میں نے پوچھا ایک دن یا دو دن ماہ رمضان میں ایسے ہوئے کہ میں سحری صبح ہوتے کھائی تو آیا اس روزہ روزہ نہ رکھوں یا اس روزہ پورا روزہ رکھوں اور دوسرے روزہ قضا کروں۔ فرمایا اسی روزہ نہ رکھو کیونکہ اسی روزہ صبح کو تو نے کھایا ہے اور دوسرے روزہ ادا کر۔ (مجمول)
- ۶۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو طلوع فجر کے بعد پانی پی لے اور وہ ماہ رمضان کا روزہ نہ ہو مگر یا وہ اس دن روزہ رکھے اور دوسرے دن اس کی قضا بجالائے اور اگر یہ روزہ ماہ رمضان کی قضا کا ہے شوال وغیرہ میں اور بعد فجر پانی پی لیا ہے تو روزہ ختم کرے اور اس کی قضا بجالائے۔ (مجمول)
- ۷۔ میں نے پوچھا ان دو شخصوں کے متعلق جنہوں نے کھڑے ہو کر صبح کو جانچا، ایک نے کہا نمودار ہو گئی دوسرے نے کہا میں تو آثار نہیں پاتا۔ مگر یا جس پوچھ ظاہر نہیں ہوتی وہ کھائے اور جس پر ظاہر ہو گئی ہے اس پر کھانا حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفیدی سیاہی سے جدا ہو جائے۔ (موقوف)

### باب ۱۱

بَابُ الْفَجْرِ مَا هُوَ وَمَتَى يَجْلُ وَ مَتَى يَحْرُمُ الْاَكْلُ

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین، عن الملاہ بن رزین، عن موسیٰ بن بکر عن زرارة، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: اذن ابن اُمّ مكتوم لصلاة الفداة و امر رجلاً برسول الله ﷺ وهو يتسحر فندعاه أن يأكل معه فقال: يا رسول الله قد اذن المؤذن للفجر، فقال: إن هذا ابن اُمّ مكتوم وهو يؤذن بليل فإذا اذن بلال فعند ذلك فأمسك.

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن علي بن عطية ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الفجر هو الذي إذا رأيته معترضاً كأنه بياض سوري .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، وعبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الغيظ الأبيض من الغيظ الأسود ، فقال : بياض النهار من سواد الليل ، قال : وكان بلال يؤذن للنبي صلى الله عليه وآله وابن أم مكتوم - وكان أعمى - يؤذن بليل ويؤذن بلال حين يطلع الفجر ، فقال النبي صلى الله عليه وآله : إذا سمعتم صوت بلال فدعوا الطعام والشراب فقد أصبحتم .

٤ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، وأحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبد الجبار جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام في قول الله تعالى : «أحل لكم ليلة الصيام الرفث إلى نسائكم الآية» ، فقال : نزلت في خوات بن جبير الأنصاري ، وكان مع النبي صلى الله عليه وآله في الخندق وهو صائم فأمسى وهو على تلك الحال وكانوا قبل أن تنزل هذه الآية إذا نام أحدهم حرم عليه الطعام والشراب فجاء خوات إلى أهله حين أمسى فقال : هل عندكم طعام فقالوا : لا لانتم حتى نصلح لك طعاماً فاتكأ فنام فقالوا له : قد فعلت قال : نعم فبات على تلك الحال فأصبح ثم غدا إلى الخندق فجعل يفسى عليه فمر به رسول الله صلى الله عليه وآله فلما رأى الذي به أخبره كيف كان أمره فأنزل الله عز وجل فيه الآية «وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الغيظ الأبيض من الغيظ الأسود من الفجر» .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن عاصم بن حميد ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام قلت : متى يحرم الطعام والشراب على الصائم وتحل الصلاة صلاة الفجر ، فقال : إذا عترض الفجر وكان كالتبطينة البيضاء قسم يحرم الطعام ويحل الصيام وتحل الصلاة صلاة الفجر ، قلت : فلسنا في وقت إلى أن يطلع شعاع الشمس ، فقال : هيات أين تذهب ، تلك صلاة الصبيان .



## باب ۱

## صبح کی شناخت

۱۔ فرمایا ابن ام مکتوم نے اجازت لی رسول اللہ سے نماز صبح کی اذان کی۔ ایک شخص حضرت کی طرف سے گذر اور آگیا۔ آپ سحری کھا رہے تھے۔ حضرت نے اس کو اپنے ساتھ کھانے کے لئے بلایا اس نے کہا یا رسول اللہ موزن صبح کی اذان نے رہا ہے فرمایا یہ ابن ام مکتوم ہے یہ رات کو اذان دیتا ہے۔ جب بلال اذان دے تب کھانے سے رک جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبل طلوع فجر اذان کا جواز ہے۔ (خ)

۲۔ فرمایا حضرت نے صبح وہ ہے کہ آسمان پر سفیدی اس طرح نظر آئے جیسے حلہ کی نہر سور کی سفیدی۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا کیا مطالبہ سفیدہ تاکہ اور سیاہ تاکہ۔ فرمایا جب دن کی سفیدی رات کی سیاہی میں نمایاں ہو اور فرمایا حضرت رسول خدا کے دو موزن تھے بلال اور ابن ام مکتوم جو نابینا تھے یہ رات میں اذان دیتے تھے اور بلال صبح نمودار ہوتے پر، پس جب بلال کی آواز اذان سنو تو کھانا پینا ترک کر دو کیونکہ صبح ہو جاتی ہے۔ (خ)

۴۔ امامین میں سے کسی ایک نے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ حلال ہے تمہارے لئے ماہ صیام کی رات کو عورتوں کے پاس جانا فرمایا یہ نازل ہوئی حوات بن جبر انصاری کے بارہ میں وہ جنگ خندق میں رسول اللہ کے ساتھ روزہ سے تھا اسی حال میں شام ہو گئی۔ یہ واقعہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے اس زمانہ میں اگر کوئی سو جاتا تھا تو کھانا پینا اس پر حرام ہو جاتا تھا۔ حوات اپنے گھر والوں کے پاس آیا شام کو ان سے کہا کچھ کھانے کو ہے انھوں نے کہا تم سو و مدت ہم تیار کئے دیتے ہیں وہ تکیہ پر سر رکھ کر سو گیا۔ لوگوں نے جاگنے پر اس سے کہا۔ تم سو گئے اس نے کہا ہاں۔ پس بغیر کھائے صبح تک سوتا رہا۔ صبح کو خندق کھونٹنے کے لئے آگیا اس کو خوش آگیا۔ رسول اللہ اس کی طرف سے گزے جب آپ کو یہ اطلاع ملی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ کھاؤ پیو جب تک صبح کا سفید خط رات کے کالے خط سے جدا نہ ہو صبح کے وقت اس میں نے حضرت سے پوچھا روزہ دار پر کھانا پینا کب حرام ہوتا ہے اور صبح کی نماز کا وقت کب آتا ہے فرمایا جب صبح نمودار ہو جائے سفید چادر کی طرح پھر کھانا حرام ہے اس وقت سے روزہ شروع ہوتا ہے اور نماز صبح کا وقت آجاتا ہے میں نے کہا کیا سورج کے طلوع ہونے پر نہیں۔ فرمایا افسوس تم کہاں جاتے ہو یہ تو بچوں کی نماز ہوئی۔ (د)

## باب ۱۹

﴿من ظن أنه ليل فافطر قبل الليل﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن عثمان بن عیسیٰ، عن سماعة قال: سأله عن قوم صاموا شهر رمضان فغشيهم سحب أسود عند غروب الشمس فظنوا أنه ليل فافطروا ثم إن السحاب انجلي فإذا الشمس، فقال: على الذي أفطر صيام ذلك اليوم إن الله عز وجل يقول: «وأتموا الصيام إلى الليل»، فمن أكل قبل أن يدخل الليل فعليه قضاؤه لأنه أكل متعمداً.

۲۔ علی بن ابراہیم، عن محمد بن عیسیٰ بن عید، عن یونس، عن أبي بصير، وسماعة، عن أبي عبد الله عليه السلام في قوم صاموا شهر رمضان فغشيهم سحب أسود عند غروب الشمس فرأوا أنه الليل فافطروا بعضهم، ثم إن السحاب انجلي فإذا الشمس، قال: على الذي أفطر صيام ذلك اليوم إن الله عز وجل يقول: «وأتموا الصيام إلى الليل»، فمن أكل قبل أن يدخل الليل فعليه قضاؤه لأنه أكل متعمداً.

## باب ۱۹

### دھوکہ میں قبل از وقت افطار کر لینا

۱۔ میں نے سوال کیا کہ کچھ لوگوں نے ماہ رمضان کا روزہ رکھا بادل غروب شمس کے وقت چھا گیا یہ سمجھ کر کہ سورج غروب ہو گیا روز افطار کر لیا بعد میں دھوپ نکل آئی۔ فرمایا جس نے اس روز افطار کیا تو اللہ فرماتے ہے روزہ رات تک تمام کر دے چونکہ اس نے رات کے داخل ہونے سے قبل ہی افطار کر لیا لہذا اس پر روزہ کی قضا ہے۔ کیوں کہ اس نے عہد رکھا ہے (موثق)

۲۔ ترجمہ اور پرکڑ

### ﴿ باب ﴾

﴿ من أكل أو شرب ناسياً في شهر رمضان ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ وعبد بن یحیی، عن أحمد بن محمد جميعاً، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد بن عثمان، عن العلی بن اُبی عبد اللہ ؓ أنه سئل عن رجل نسي فأكل وشرب ثم ذكر، قال: لا يفطر إنما هو شيء رزقه الله عز وجل فليتم صومه.

۲۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن عثمان بن عیسی، عن سماعة قال: سألت عن رجل صام في شهر رمضان فأكل وشرب ناسياً، قال: يتم صومه وليس عليه قضاؤه.

۳۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن اُبی نصر، عن داود بن سرحان، عن اُبی عبد اللہ ؓ في الرجل ينسى فيأكل في شهر رمضان قال: يتم صومه فإنما هو شيء أطمعه الله [إيأاه].

### باب

## ماہ رمضان میں بھول کر کھانا پینا

- ۱۔ میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو روزہ میں بھول کر کھاپی لے پھر اسے یاد آئے۔ فرمایا وہ روزہ توڑے نہیں خدا نے اس صورت میں رعایت کی ہے لہذا اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے۔ (موثق)
- ۲۔ میں نے پوچھا اگر ماہ رمضان میں کوئی بھول کر کھالے۔ فرمایا وہ روزہ پورا کرے اس روزہ کی قضا اس پر نہ ہوگی۔ (موثق)
- ۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو بھول کر کھالے۔ فرمایا اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا ایسے کھانے کو اللہ نے معاف کیا ہے (خ)

### ﴿ باب ﴾

﴿ وقت الإفطار ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن محمد بن عیسی بن عبید، عن ابن

ابن عمر ، عن ذکرہ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : وقت سقوط القرص ووجوب الإفطار من الصيام أن يقوم بحذاء القبلة ويتفقد الحمرة التي ترتفع من المشرق فإذا جازت قبسة الرأس إلى ناحية المغرب فقد وجب الإفطار وسقط القرص .

۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن

ابن أبي عمير ، عن القاسم بن عروة ، عن بريد بن معاوية قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : إذا غابت الحمرة من هذا الجانب يعني ناحية المشرق فقد غابت الشمس في شرق الأرض وغربها .

۳ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : مثل عن الإفطار قبل الصلاة أو بعدها ؛ قال : إن كان معه قوم يخشى أن يحبسهم عن عشاءهم فليفطر معهم وإن كان غير ذلك فليصل وليفطر .

## باب

## وقت افطار

۱ - فرمایا جب سورج غروب ہو جائے تو افطار واجب ہے چاہیے کہ قبلہ کے مقابل کھڑا ہو اور دیکھے اس سرخی کو جو جانب مشرق بلند ہو جب وہ سر پر سے ہٹ کر جانب مغرب جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ افطار کرنا واجب ہے ۔ (نہ)

۲ - فرمایا حضرت نے جب مشرق کی سرخی غائب ہو جائے تو سمجھو سورج مشرق و مغرب میں غائب ہو گیا اور چھپا

۳ - حضرت سے پوچھا گیا افطار قبل نماز ہو یا بعد نماز ، اگر کچھ لوگ اس کے ساتھ ہوں اور اس کا اندیشہ ہو کہ ان کے کھانے میں دیر ہو جائے گی تو قبل نماز افطار کرے ورنہ نماز پڑھ کر افطار کرے (نہ)

## باب

﴿من افطر متعمداً من غير عذر أو جامع متعمداً في شهر رمضان﴾

۱ - وعدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن

عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أفطر من شهر رمضان متعمداً يوماً واحداً من غير عذر قال: يعتق نسمة أو يصوم شهرين متتابعين أو يطعم ستين مسكيناً فإن لم يقدر تصدق بما يطيق.

٢ - علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ وعبد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير، عن جميل بن دراج، عن أبي عبدالله عليه السلام أنه سئل عن رجل أفطر يوماً من شهر رمضان متعمداً، فقال: إن رجلاً أتى النبي صلى الله عليه وآله فقال: هلكك يا رسول الله فقال: مالك؟ فقال: النار يا رسول الله، قال: ومالك؟ قال: وقعت على أهلي، قال: تصدق واستغفر إلى الرجل: فوالذي عظم حقك ما تركت في البيت شيئاً لا قليلاً ولا كثيراً، قال: قد دخل رجل من الناس بمكشك من تمر فيه عشرون صاعاً يكون عشرة أصوع بصاعنا فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله: خذ هذا التمر فتصدق به، فقال: يا رسول الله علي من أنصدق به وقد أخبرتك أنه ليس في بيتي قليل ولا كثير؟ قال: فخذ وأطعمه غيالك واستغفر الله، قال: فلمّا خرجنا قال أصحابنا: إنه بده بالعتق فقال: أعتق أوصم أو تصدق.

٣ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل وقع على أهله في شهر رمضان فلم يجد ما يتصدق به على ستين مسكيناً قال: يتصدق بقدر ما يطيق.

٤ - محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن صفوان بن يحيى، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل يعبت بأهله في شهر رمضان حتى يمني قال: عليه من الكفارة مثل ما على الذي يجامع.

٥ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن هشام بن سالم، عن بريد العجلي قال: سئل أبو جعفر عليه السلام عن رجل شهد عليه شهود أنه أفطر من شهر رمضان ثلاثة أيام قال: يسئل هل عليك في إفطارك في شهر رمضان إنم فإن قال: لا فإن على الإمام أن يقتله وإن قال: نعم فإن على الإمام أن ينهكه ضرباً.

٦ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة قال: سأله عن رجل وجد في شهر رمضان وقد أفطر ثلاث مرّات وقد رفع إلى الإمام



ثلاث مرأت ، قال : يقتل في الثالثة

۷۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن سوقة ، عن ذكره ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يلاعب أهله أوجارته وهو في قضاء شهر رمضان فيسبقه الماء فينزل ، قال : عليه من الكفارة مثل ما على الذي يجامع في شهر رمضان .

۸۔ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال : سأله عن رجل أفطر يوماً من شهر رمضان متعمداً ، قال : يتصدق بعشرين صاعاً ويقضي مكانه .

۹۔ علي بن محمد بن بندار ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمري ، عن عبد الله بن حماد ، عن الفضل بن عمر ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل أتى امرأته وهو صائم وهي صائمة ، فقال : إن كان استكرها فعليه كفارتان وإن كانت طاعته فعليه كفارة وعليها كفارة وإن كان أكرها فعليه ضرب خمسين سوطاً نصف الحد وإن كانت طاعته ضرب خمسة وعشرين سوطاً و ضربت خمسة وعشرين سوطاً .

### باب

## جو عداً بغیر عذر روزہ ترک کرے

- ۱۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو روزہ ترک کرے۔ ماہ رمضان میں قصداً ایک دن بغیر عذر تو فرمایا ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ پے در پے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو صدقہ دے۔ (۴)
- ۲۔ حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جس نے ماہ رمضان میں قصداً روزہ نہ رکھا۔ حضرت نے فرمایا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کیا معاملہ ہے اس نے کہا میں تو مستحقِ دوزخ ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا آخر کیوں۔ اس نے کہا میں نے روزہ میں اپنی عورت سے جماع کیا فرمایا کفار دے اور استغفار کر ، اس نے کہا میرے گھر میں تو کم یا زیادہ کچھ بھی نہیں اسٹے میں ایک شخص آیا ایک پیانہ میں خرمے لٹے ہوئے جو ہمارے وزن سے دس صاع ہوں گے حضرت نے کہا اس آدمی سے خرمے لے لے اور صدقہ دے دے (بجائے کفارہ) اس نے کہا یا رسول اللہ میں کس حد تک دوں۔ در آنحالیکہ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میرے گھر میں کچھ بھی نہیں ، حضرت نے فرمایا انھیں لے جا اور اپنے عیال کو کھلا اور اللہ سے استغفار کر ، ہم وہاں سے چلے تو ہمکے ساتھیوں

- نے کہا۔ حضرت نے کفارہ کی ابتدا غلام آزاد کرنے سے کی، پھر روزے رکھنے کے لئے فرمایا پھر صدقہ کے لئے (حسن)
- ۳۔ حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے ماہ صیام کے روزہ میں اپنی زوجہ سے مفارقت کی ہو اور اتنی قدرت نہ رکھتا ہو کہ ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ فرمایا جتنی طاقت رکھتا ہو صدقہ دے۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو اپنی زوجہ کے پاس ماہ رمضان میں سوئے اور اس کی منی نکل جائے فرمایا اس کا وہی کفارہ ہے جو جماع کرنے والے کا ہے۔ (م)
- ۵۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جس پر لوگوں نے گواہی دی ہو کہ اس نے ماہ صیام میں تین روزے نہیں رکھے فرمایا اس سے پوچھا جائے کہ روزوں کے نہ رکھنے میں تو نے گناہ کیا ہے یا نہیں اگر وہ کہے نہیں تو امام حکم دے اس کے قتل کا اور اگر اقرار گناہ کرے تو امام کو چاہیے کہ اسے اچھی طرح سزا دے۔ (م)
- ۶۔ میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جس نے ماہ رمضان میں بغیر کسی عذر کے تین دن روزے نہ رکھے اور ہر روز امام کے سامنے پیش کیا گیا ہو (اور باز نہ آیا ہو) فرمایا تیسری بار نہ رکھے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ (موفق)
- ۷۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو اپنی بی بی یا کینز کے ساتھ بحالت صوم چھٹیڑھا کر رہا ہو اور اس حالت میں اس کو انزال ہو جائے۔ فرمایا اس کا کفارہ وہی ہے جو اس شخص کا جو بحالت صوم رمضان میں جماع کرے۔ (موفق)
- ۸۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو قصد آماہ رمضان میں روزہ نہ رکھے فرمایا وہ بیس عمار صدقہ دے اور اس کی وقت پر تمنا بجالائے۔ (مرسل)
- ۹۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو اپنی عورت کے ساتھ ایسی حالت میں جماع کرے جیکہ دونوں روزہ سے ہوں فرمایا اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا ہے تو اس پر دو کفارے ہوں گے اور اگر عورت نے مجبور کیا ہے تو مرد و عورت دونوں پر کفارہ ہوگا اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا ہے تو اس کو پچاس کوڑے مارے جائیں گے شرعی حد کا نصف اور اگر عورت نے راغب کیا ہے تو ۲۵ کوڑے مرد کو مارے جائیں گے اور ۲۵ عورت کو (مرسل)

### باب ۲۳

#### ☆ (الصائم یقبل أو یأمر) ☆

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن آیہ، و محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد جمیعاً، عن ابن أمی عمیر، عن حماد، عن العلی بن، عن أمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ أنه سئل عن رجل یمس من المرأة شیئاً یفسد ذلك صومه أو ینقضه، فقال: إن ذلك ینکره للرجل الشاب مخافة أن یسبقه المنی.

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ؛ ومحمد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن اُبی عمیر ، عن جمیل ، عن زرارة ، عن اُبی جعفر عليه السلام قال : لا تنقض القبلة الصوم .

۳۔ عِدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن داود بن النعمان ، عن منصور بن حازم قال : قلت لأبي الله عليه السلام : ما تقول في الصائم يقبل الجارية والمرأة ؟ فقال : أمّا الشيخ الكبير مثلي ومثلك فلا بأس وأمّا الشاب الشبق فلا لأنه لا يؤمن والقبلة إحدى الشهوتين قلت : فما ترى في مثلي تكون له الجارية فيلاعبها ؟ فقلل لي : إنك لشبق يا أبا حازم كيف طعمك ؟ قلت : إن شبعنا أضرتني وإن جعت أضغطني قال : كذلك أنا فكيف أنت والنساء ؟ قلت : ولا شيء قال : ولكنني يا أبا حازم ما أشاء شيئاً أن يكون ذلك مني إلا فعلت .

## باب ۲

### بوسہ بازی اور مباشرت

- ۱۔ پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو عورت کے کسی حصہ بدن کا ساس کرے آیا اس کا روزہ فاسد یا ناقص ہو جائے گا فرمایا آدمی کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہے اس لئے ایسا نہ ہو کہ منی نکل جائے۔ (۲)
- ۲۔ فرمایا بوسہ لینے سے روزہ ناقص نہیں ہوتا۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے حضرت سے پوچھا۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس روزہ دار کے متعلق جو اپنی زوجہ یا کنیز سے بوسہ بازی کرتا ہے فرمایا جو تمہاری اور میری طرح بوڑھا ہو اس کے لئے تو مضائقہ نہیں، لیکن ایک پُرشہوت جوان کے لئے ایسا نہیں کیونکہ وہ بچ نہیں سکتا۔ بوسہ بازی دو شہوتوں میں سے ایک ہے۔ میں نے کہا اگر کوئی میرا اور آپ جیسا ہو وہ اپنی کنیز سے بوسہ دگنا کرے۔ فرمایا اے ابو حازم کیا تم پُر از شہوت ہو۔ اچھا بتاؤ تمہارے کھانے کی کیا صورت ہے میں نے کہا اگر شکم سیر کھاتا ہوں تو ضرور دیتا ہے اور اگر بھوکا رہتا ہوں تو کم درہو جاتا ہوں فرمایا یہی حالت میری ہے پس کیا صورت ہے جو عورتوں کے ساتھ ، میں نے کہا کچھ نہیں۔ فرمایا اے ابو حازم جب میں چاہتا ہوں کہ کوئی چیز کم سے ہو تو میں اسے کرتا ہوں۔ (۲)

## باب ٢

﴿فيمن أجنب بالليل في شهر رمضان وغيره فترك الغسل الى﴾  
 ﴿أن يصبح أو احتلم بالليل أو النهار﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : في رجل احتلم أوّل الليل أو أصاب من أهله ثم نام متعمداً في شهر رمضان حتى أصبح ، قال : يتم صومه ذلك ثم يقضيه إذا أفطر [من شهر رمضان ويستغفر ربه .

٢ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام قال : سألت عن الرجل يصيب الجارية في شهر رمضان ثم ينام قبل أن يغتسل قال : يتم صومه ويقضي ذلك اليوم إلا أن يستيقظ قبل أن يطلع الفجر فإن انتظروا يستغتن أو يستقي فطلع الفجر فلا يقضي يومه .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يجنب ثم ينام حتى يصبح أبصم ذلك اليوم تطوعاً ؛ فقال : أليس هو بالخيار ما بينه وبين نصف النهار ؛ قال : وسألت عن الرجل يحتلم بالنهار في شهر رمضان يتم صومه كما هو ؛ فقال : لا بأس .

٤ - أحمد بن محمد ، عن الحجاج ، عن ابن سنان قال : كتب أبي إلى أبي عبد الله عليه السلام وكان يقضي شهر رمضان وقال : إني أصبحت بالغسل وأصابني جنابة فلم أغتسل حتى طلع الفجر فأجابني عليه السلام : لاتصم هذا اليوم وصم غداً .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن إبراهيم بن ميمون قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يجنب بالليل في شهر رمضان فنسي أن يغتسل حتى يمضي بذلك جمعة أو يخرج شهر رمضان ، قال : عليه قضاء الصلاة والصوم .

## باب ۲۶

### جورات میں جنب ہو اور صبح تک غسل نہ کرے

۱۔ فرمایا حضرت نے اس شخص کے بارے میں جو اول شب میں مستلم ہو جائے یا اپنی زوجہ سے جماع کرے پھر قصداً سو جائے ماہ رمضان میں اور صبح تک سوتا رہے تو اسے چاہیے کہ روزہ کو تمام کرے اور بعد رمضان اس کی قضا بجا لائے اور اللہ سے استغفار کرے۔ (۲)

۲۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جو کثیر سے ماہ رمضان میں جماعت کرے اور بے غسل کئے سو جائے۔ فرمایا وہ روزہ تمام کرے اور اس کی قضا بجا لائے اگر پانی کے گرم ہونے یا پانی ملنے کا انتظار کرے اور صبح ہو جائے تو قضا لازم نہ ہوگی (۳) میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو جنب ہونے کے بعد صبح تک سوئے تو کیا طوعاً اس روزہ روزہ رکھے فرمایا اسے یہ اختیار نہیں ہے صبح سے نصف دن تک، پھر میں نے پوچھا اگر ماہ رمضان میں دن میں احتلام ہو جائے۔ فرمایا غسل کرے (روزہ تمام کرے)۔ (موثق)

۳۔ ایک شخص نے پوچھا کہ جب وہ ماہ رمضان کے قضا روزے رکھ رہا تھا۔ میں نے صبح کو غسل کیا درآغمالیک وہ غسل جنابت تھا پس غسل سے فارغ نہ ہوا تھا کہ صبح ہو گئی۔ فرمایا اس روزہ نہ رکھو وگرنہ روزہ رکھو (۴) میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو ماہ رمضان جنب ہو جائے اور غسل کرنا بھول جائے یہاں تک کہ آخری جمعہ گزر جائے بلکہ ماہ رمضان ختم ہو جائے فرمایا اس پر نماز و روزہ دونوں کی قضا واجب ہوگی (۵)

## باب ۲۷

﴿کراهية الارتماس في الماء للصائم﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: الصائم يستنقع في الماء ولا يرتمس رأسه.
- ۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد، عن حریر، عن اُبی عبد اللہ صلوات اللہ علیہ قال: لا يرتمس الصائم ولا المحرم رأسه في الماء.
- ۳۔ محمد بن یحیی، عن محمد بن الحسین، عن علی بن العکم، عن العلاء بن رزین، عن اُبی جعفر رضی اللہ عنہ قال: الصائم يستنقع في الماء ويصب على رأسه و



- ۴۔ د الثوب وينضح بالمروحة وينضح البوريا تحته ولا يغمس رأسه في الماء .
- ۵۔ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن موسى بن سعدان ، عن عبد الله بن الهيثم ، عن عبد الله بن سنان قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لا تلتزق ثوبك إلى حسدك وهو رطب وأنت صائم حتى تعصره .
- ۶۔ محمد بن يحيى ، وغيره ، عن محمد بن أحمد ، عن السبائي ، عن محمد بن علي الهمداني ، عن حنبل بن سدير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الصائم يستنقع في الماء قال : لا بأس ولكن لا يغمس فيه والمرأة لا تستنقع في الماء لأنها تحمل الماء بفرجها .
- ۷۔ عبد الله بن أحمد ، عن سهل بن زياد ، عن بعض أصحابنا ، عن مثنى الحنطاط : والحسن الصيقل قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الصائم يغمس في الماء قال : لا ولا المحرم .
- قال : وسألت عن الصائم يلبس الثوب المبلول قال : لا .

### باب

## روزہ دار کے لئے کراہت غسل ارتماسی

- ۱۔ فرمایا حضرت نے روزہ دار کو چاہیے پانی میں سر نہ ڈوبے اور نہ اپنے سر کو پانی میں ڈبوئے۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا روزہ دار اور محرم کو پانی میں سر نہ ڈبونا چاہیے۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا روزہ دار کے لئے جائز ہے کہ پانی میں بدن ڈبوئے یا سر پر پانی ڈالے یا تریڑ سے ٹھنڈک پہنچائے یا پتھرا کرے یا اپنے نیچے ٹھنڈک پکڑ کر رکھے لیکن اپنا سر پانی میں نہ ڈبوئے۔ (حسن)
- ۴۔ فرمایا حضرت نے کہ پانی میں تر کپڑا روزہ کی حالت میں جسم پر نہ رہے ہاں پھوڑنے کے بعد مضائقہ نہیں۔ (حسن)
- ۵۔ میں نے پوچھا روزہ دار پانی میں بیٹھ جائے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں لیکن سر نہ ڈبوئے اور عورت پانی میں نیچے بھی نہیں تاکہ اس کی فرج کے ذریعہ سے پانی اس کے اندر نہ پہنچے۔ (حسن)
- ۶۔ میں نے پوچھا روزہ دار کے متعلق کہ وہ پانی میں غوطہ لگائے فرمایا نہیں اور نہ حرم ایسا کرے میں نے پوچھا کیا روزہ دار تر کپڑا پہنے فرمایا نہیں۔ (حسن)

## باب ۱

﴿المضمنة و الاستنشق للصائم﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن اُبی عبد اللہ ؑ فی الصائم یتوضأ للصلاة فیدخل الماء حلقه؛ قال: إن کان وضوؤه لصلاة فریضة فلیس علیہ شیء. وإن کان وضوؤه لصلاة نافلة فعلیہ القضاء.

۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن اسماعیل بن مراد، عن یونس، عن اُبی جمیلہ، عن زید، عن اُبی عبد اللہ ؑ فی الصائم یتضمنض؛ قال: لا یبلغ ريقه حتی یمزق ثلاث مرّات.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن ذکریہ، عن اُبی عبد اللہ ؑ صلوات اللہ علیہ فی الصائم یتضمنض و یتنشق قال: نعم ولكن لا یمالغ.

۴۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن الریان بن الصلت، عن یونس قال: الصائم فی شهر رمضان یتساک متى شاء، وإن تمضمض فی وقت فریضة فیدخل الماء حلقه فلیس علیہ شیء. وقد تم صومه وإن تمضمض فی غیر وقت فریضة فیدخل الماء حلقه فعلیہ الإعادة، والأفضل للصائم أن لا یتضمنض.

## باب ۲

### کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا

- ۱۔ میں نے پوچھا اگر روزہ دار وضو کرے اور پانی اس کی حلق میں چلا جائے۔ فرمایا اگر وضو نماز واجب کا ہو تو حرج نہیں اور اگر نماز نافلہ کا ہو تو اس روزہ کی قضا ہوگی۔ (حسن)
- ۲۔ روزہ دار کئی کرے لیکن اپنا تنہیک نکالے نہیں اور تین بار تنہیک کے (م)
- ۳۔ روزہ دار کئی کرے ناک میں پانی لے مگر زیادتی نہ کرے (حسن)
- ۴۔ ماہ رمضان میں روزہ دار مسواک تو جس وقت چاہے کرے لیکن کُل فرض نماز کے وضو میں کرے اگر بلا قصد پانی حلق میں چلا جائے تو روزہ برقرار رہے گا لیکن اس کے علاوہ اگر کئی کرتے دنت پانی حلق میں چلا جائے گا تو روزہ کا اعسار کرنا ہوگا روزہ دار کے لئے بہترین یہ ہے کہ کئی نہ کرے۔ (م)

## باب ۲۴

﴿الصائم يتقياً أو يذرعه القىء أو يلقس﴾

۱ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، وأبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا تقياً الصائم فعليه قضاء ذلك اليوم وإن ذرعه من غير أن يتقياً فليتم صومه .

۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا تقياً الصائم فقد أفطر وإن ذرعه من غير أن يتقياً فليتم صومه .

۳ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الذي يذرعه القىء ، وهو صائم قال : يتم صومه ولا يقضى .

۴ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عثمان بن موسى ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله عن الرجل يخرج من جوفه القلس حتى يبلغ الحلق ثم يرجع إلى جوفه وهو صائم ، قال : ليس بشيء .

۵ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم قال : سئل أبو جعفر عليه السلام عن القلس يفتقر الصائم ، قال : لا .

۶ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سأله

عن القلس وهي الجشأة يرتفع الطعام من جوف الرجل من غير أن يكون تقياً وهو قائم في الصلاة قال : لا ينقض ذلك وضوءه ولا يقطع صلاته ولا يفطر صيامه .

## باب ۲۵

## روزہ میں قے

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب روزہ دار قصدائے قے کرے تو اس پر روزہ کی قضا واجب ہوگی اور اگر بلا قصد

- آجائے تو روزہ کو تمام کرے۔ (۴)
- ۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (۴)
- ۳۔ ترجمہ اوپر ہے (مجمول)
- ۴۔ فرمایا اگر پیٹ سے ترش پانی بحالت صوم حلق میں آجائے اور پھر پیٹ میں چلا جائے تو روزہ رہے گا۔ (۴)
- ۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کھٹے پانی کے متعلق کہ آیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے فرمایا نہیں۔ (موتقی)
- ۶۔ میں نے کھٹے پانی کے متعلق پوچھا جراحان کے کھانے سے پیٹ کے اندر سے اوپر آتا ہے فرمایا اس سے روزہ ٹوٹتا ہے نہ نماز نہ روزہ۔ (موتقی)۔

### باب ۲۸

#### فی الصائم یحتجم و یدخل الحمام

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیمہ؛ و محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن ابن اُمی عیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: سألتہ عن الصائم أیحتجم؟ فقال: إنی أنخوف علیہ، أما یتخوف علی نفسه؟ قلت: ماذا یتخوف علیہ؟ قال: الفشیان أو ثوربه مبرۃ، قلت: أرايت إن قوی علی ذلک ولم یغش شیئاً؟ قال: نعم إن شاء.
- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن الحسن بن اُمی العلاء، قال: سألت أبا عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن الحجامۃ للصائم، قال: نعم إذا لم یغش ضعفاً.
- ۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم، عن اُمی جعفر رضی اللہ عنہ أنه سئل عن الرجل یدخل الحمام وهو صائم، فقال: لا بأس ما لم یغش ضعفاً.
- ۴۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن سعید، عن القاسم بن محمد، عن علی بن اُمی حزة، عن اُمی بصیر قال: سألت أبا عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن الرجل یدخل الحمام وهو صائم، قال: لا بأس.

## باب

## روزہ میں کچھنے لگوانا اور حتام کرنا

- ۱- میں نے پوچھا کیا حالت روزہ میں سیگی لگوائے فرمایا میں اس کے معاملہ میں خوف کرتا ہوں کیا وہ اپنے لئے خوف نہیں کرتا۔ میں نے کہا اس کے لئے کاہے کا خوف فرمایا ہفتی یا صفرہ کا آخر پذیر ہونے کا۔ وہ کسی چیز سے نہ ڈرے تو کرے۔ (صح)
- ۲- فرمایا اگر روزہ میں ضعف سے نہ ڈرے تو حرامت (کچھنے لگوانا) کر لے۔ (حسن)
- ۳- میں نے پوچھا روزہ دار کے حمام میں داخل ہونے کے لئے فرمایا کیا حرج ہے اگر ضعف سے نہ ڈرے (صح)
- ۴- ترجمہ اوپر گزرا (صح)

## باب

﴿فِي الصَّائِمِ يَسْعُطُ وَيَصْبُ فِي أُذُنِهِ الدَّهْنُ أَوْ يَحْتَقِنُ﴾

- ۱- أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن حماد ابن عثمان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سأله عن الصائم يشتكي أذنه يصب فيها الدَّهْنُ، قال: لا بأس به.
- ۲- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام يصب في أذنه الدَّهْنُ، قال: لا بأس به.
- ۳- عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد أنه سأل عن الرجل يحتقن به العلة في شهر رمضان، فقال: الصائم لا يجوز له أن يحتقن.
- ۴- أحمد بن محمد، عن علي بن الحسين، عن أحمد بن الحسن، عن أبيه، عن علي بن رباط، عن ابن مسكان، عن ليث المرادي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام يحتجم ويصب في أذنه الدَّهْنُ قال: لا بأس إلا السَّعْطُ فإنه يكره.
- ۵- محمد بن يحيى، عن عمر بن علي، عن علي بن جعفر، عن أخيه موسى ابن جعفر عليه السلام قال: سأله عن الرجل والمرأة هل يصلح لهما أن يستدخلا الدَّهْنُ



وہما صائمان ، قال : لا بأس .

۶۔ أحمد بن محمد ، عن علي بن الحسين ، عن محمد بن الحسين ، عن أبيه قال : كتبت إلى أبي الحسن عليه السلام : ما تقول في التلطف يستدخله الإنسان وهو صائم ، فكتب : لا بأس بالجماد .

### باب

## بیمالت صوم کان میں تیل ڈالنا وحقنہ کرانا

- ۱۔ اگر کان میں تکلیف ہو تو ڈالوانے میں کوئی حرج نہیں (۴)
- ۲۔
- ۳۔ پوچھا اگر کوئی ماہ رمضان میں بيمالت حقنہ کرے۔ فرمایا روزہ میں حقنہ کرنا جائز نہیں۔ (۵)
- ۴۔ میں نے پوچھا روزہ میں حجامت کرانا (چھینے لگوانا) اور کان میں تیل ڈالنے کے متعلق فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن نساء نامک میں ڈالنا مکروہ ہے۔ (موثق)
- ۵۔ میں نے پوچھا روزہ دار مرد و عورت (حقنہ کے ذریعہ) دوا داخل کرائیں بشرطیکہ خشک ہوں فرمایا کوئی حرج نہیں (۶)
- ۶۔ میں نے پوچھا بيمالت روزہ آپ حقنہ کرانے کے متعلق کیا فرماتے ہیں فرمایا اگر خشک ہو تو کوئی مضائقہ نہیں (محمول)

### باب ۳

#### ﴿الكحل والذرور للصائم﴾

- ۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْفَرَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي الصَّائِمِ يَكْتَحِلُ قَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ لَيْسَ بِطَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ .
- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سليمان الفراء ، عن غير واحد ، عن أبي جعفر عليه السلام مثله .
- ۲۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد ، عن سعد بن سعد الأشعري

عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : سأله عمن يصيه الرمد في شهر رمضان هل يذره عنه بالنهار وهو صائم ؟ قال : يذرها إذا أفطر ولا يذرها وهو صائم .  
 ۳۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة بن مهران قال : سأله عن الكحل للصائم ، فقال : إذا كان كحلاً ليس فيه مسك وليس له طعم في الحلق فلا بأس به .

## باب

## سرمہ لگانا

- ۱۔ میں نے پوچھا روزہ دار سرمہ لگائے فرمایا کچھ حرج نہیں ، نہ وہ کھائے میں ہے نہ پیئے میں (۴)
- ۲۔ ایسی ہی روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے دوسرے راویوں نے کی ہے ۔
- ۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ماہ رمضان میں اگر بحالت روزہ کسی کی آنکھ دکھتی ہو تو دن میں وہ دروا آنکھ میں ڈال لے فرمایا افطار کے بعد روزہ میں نہیں ۔ (موثق)
- ۴۔ فرمایا ایسا سرمہ رمضان میں لگایا جاسکتا ہے جس میں مشک نہ ہو اور جس کا ذائقہ حلق تک نہ پہنچے (موثق)

## ﴿باب﴾

### ﴿السواك للصائم﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن السواك للصائم ، فقال : نعم يستاك أي التبار شاء .
- ۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله عن الصائم يستاك بالماء ، قال : لا بأس به ؛ وقال : لا يستاك بسواك رطب .
- ۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن عبد الله بن سنان ، عن

أبي عبد الله عليه السلام أنه كره للصائم أن يستاك بسواك رطب، وقال: لا يضر أن يبل سواك بالماء ثم ينفذه حتى لا يبقى فيه شيء.

۴۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن أحمد، عن أحمد بن الحسن، عن عمرو بن سعيد، عن مصدق بن صدقة، عن عمار بن موسى، عن أبي عبد الله عليه السلام في الصائم بنزع ضرره؟ قال: لا، ولا يدمي فاه ولا يستاك بعود رطب.

### باب

## روزہ میں مسواک کرنا

- ۱۔ فرمایا روزہ دار دن میں جب چاہے مسواک کرے۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے پوچھا روزہ دار پانی سے مسواک کرے فرمایا کیا حرج ہے لیکن تر مسواک نہ کرے۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا مکر وہ ہے ہر مسواک کرنا لیکن پانی میں تر کر کے کر سکتا ہے بشرطیکہ جب تک کہ اس کا پانی نکال دیا ہو۔ (حسن)
- ۴۔ پوچھا روزہ دار ڈاڑھ اکھڑا دے فرمایا نہیں اور اس کے منہ میں خون نہیں آتا چاہیے اور تر مسواک کرے۔ (حسن)

### ﴿باب﴾

(الطيب والريحان للصائم)

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن يحيى، عن غياث بن إبراهيم، عن جعفر، عن أبي عبد الله عليه السلام أن علياً صلوات الله عليه كره المسك أن يتطيب به الصائم.

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن داود بن إسحاق الحداد، عن محمد بن الفضل قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام ينهى عن الترجس، فقلت: جعلت فداك لم ذلك؟ فقال: لأنه ريحان الأعاجم.

و أخبرني بعض أصحابنا أن الأعاجم كانت تشمه إذا صاموا و قالوا : إنه يمسك

الجوع .

۳۔ عددۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن أبيه ، عن عبد الله بن الفضل التوفلي ، عن الحسن بن راشد قال : كان أبو عبد الله عليه السلام إذا صام تطيب بالطيب و يقول : الطيب تحفة الصائم .

۴۔ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الصائم يشم الریحان والطيب ؟ قال : لا بأس به .

و روي أنه لا يشم الریحان لأنه يكره له أن يتلذذ به .

۵۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن بن راشد قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الحائض تقضي الصلاة ؟ قال : لا ، قلت : تقضي الصوم ؟ قال : نعم ، قلت : من أين جاء ؟ قال : إن أول من قاس إبليس ، قلت : والصائم يستنقع في الماء ؟ قال : نعم ، قلت : فيبل ثوباً على جسده ؟ قال : لا ، قلت : من أين جاء ؟ قال : من ذاك ، قلت : الصائم يشم الریحان ؟ قال : لا لأنه لذة و يكره له أن يتلذذ .

باب

## روزہ میں خوشبو کا استعمال

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ روزہ دار کو مشک سونگھنا مکروہ ہے (مؤثق)

۲۔ حضرت ابو عبد اللہ نے منع فرمایا ہے جس کا پھول سونگھنے سے میں نے کہا ایسا کیوں ہے فرمایا اس لئے کہ پھولوں کا پھول ہے بعض اصحاب نے بتایا کہ جب روزہ میں سونگھتے ہیں تو ان کی بھوک رک جاتی ہے۔ (مجبور)

۳۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام روزہ میں خوشبو لگاتے اور فرماتے خوشبو مساکم کے لئے تحفہ ہے (م)

- ۴۔ فرمایا حضرت نے روزہ میں پھول یا خوشبو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (۴)
- ۵۔ میں نے حضرت سے کہا کہ جیفر دانی عورت نمازوں کی قضا بجا لائے فرمایا نہیں، میں نے کہا قضا روزہ بجا لائے منہ فرمایا ہاں، میں نے کہا یہ حکم آپ نے کہاں سے فرمایا۔ فرمایا سب سے قیاس کرنے والا ابلیس تھا۔ میں نے کہا روزہ دانی پانی میں غوطہ نہ لگائے۔ فرمایا ہاں، میں نے کہا کیا وہ کپڑا ترکہ کے بدن پر رکھے فرمایا نہیں، میں نے کہا یہ حکم کہاں سے ہے فرمایا اسی سے (یعنی قیاس نہ کرو) میں نے کہا روزہ دار کیا پھول نہ سونگھے۔ فرمایا نہیں کیونکہ اس میں لذت ہوتی ہے اور مکروہ ہے روزہ دار کو لذت حاصل کرنا۔ (۵)

### ﴿باب ۳﴾

#### ﴿مضغ العلك للصائم﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن ابی عبد اللہ ؑ قال: قلت: الصائم بمضغ العلك قال: لا۔
- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین، عن علی بن الحکم، عن العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم قال: قال أبو جعفر ؑ: یا محمد إنيك أن تمضغ علكاً فأنتي مضفت اليوم علكاً وأنا صائم فوجدت في نفسي منه شيئاً۔

### باب ۴

## روزہ میں گوند چابنا

- ۱۔ میں نے کہا روزہ دار گوند چابنا سکتا ہے۔ فرمایا نہیں (حسن)
- ۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد روزہ میں گوند چابنے سے بچو، میں نے روزہ میں چاب کر دیکھا تو اپنے نفس پر اس کا اثر پایا۔ (۴)



### باب ۳۲۷

فی الصائم یدوق القدر و یزق الفرخ

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیم، عن ابن ابی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن ابي عبد الله عليه السلام انه سئل عن المرأة الصائمة تطبخ القدر فتذوق المرقة تنظر إليه؟ فقال: لا بأس. قال: وسئل عن المرأة يكون لها الصبي وهي صائمة فتمضغ الخبز وتطعمه؟ فقال: لا بأس والطير إن كان لها .

۲۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء، عن أبان بن عثمان، عن الحسين بن زياد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس للطباخ والطباخة أن يذوق المرق وهو صائم .

۳۔ علی بن ابراہیم، عن ہارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن فاطمة صلی الله علیہا كانت تمضغ للحسن ثم للحسين صلوات الله علیہما وهي صائمة في شهر رمضان .

۴۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن علي بن النعمان، عن سعيد الأعرج قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الصائم يذوق الشيء ولا يبلعه؟ قال: لا .

### باب ۳۲۸

## روزہ میں ہانڈی کی نمک چشی

- ۱۔ حضرت سے پوچھا گیا کہ روزہ میں ہانڈی کا نمک چمکے سکتے ہیں، فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، پوچھا عورت اپنے بچہ کو روٹی چاب کر کھلا سکتی ہے فرمایا کوئی حرج نہیں بلکہ پرندہ کو بھی کھلا سکتی ہے (حسن)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر کھانا پکانے والا یا پھانے والی روزہ میں ہانڈی کا نمک چمکے لے تو کوئی مضائقہ نہیں (م)
- ۳۔ فرمایا حضرت نے جناب فاطمہ روزہ میں امام حسن کو اور پھر امام حسین کو روٹی چاب کر کھلاتی تھیں۔ (م)
- ۴۔ میں نے کہا روزہ دار اگر روزہ میں کوئی شے چمکے اور نگلے نہیں۔ فرمایا نہیں ایسا نہ کرے۔ (م)

### باب ۳۵

❦ (فی الصائم یزدد نخامته ویدخل حلقه الذباب (۲) ❦

- ۱ - علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن غياث بن ابراهيم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بأن يزدد الصائم نخامته .
- ۲ - علی بن ابراہیم ؛ عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبد الله ، عن أبيه عليه السلام أن علياً صلوات الله عليه سئل عن الذباب يدخل حلق الصائم ، قال : ليس عليه قضاء ، لأنه ليس بطعام .

### باب ۳۶

## روزہ میں بلغم نکلنا یا کھنی منہ میں جانا

- ۱ - فرمایا کوئی حرج نہیں اگر روزہ دار بلغم نکلے ۔ (مروئی)
- ۲ - پوچھا کیا اگر کھنی حلق میں داخل ہو جائے ۔ فرمایا اس پر روزہ کی قضا نہیں کیونکہ وہ کھانا نہیں (نہی)

### باب ۳۷

❦ (فی الرجل یمص الخاتم والحصاة والنواة) ❦

- ۱ - عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يعطش في شهر رمضان قال : لا بأس بأن یمص الخاتم .
- ۲ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحسن ، عن محسن بن أحمد ، عن يونس بن يعقوب قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : الخاتم في فم الصائم ليس به بأس فأما النواة فلا .

## باب

## روزہ میں انگوٹھی وغیرہ چوسنا

- ۱۔ فرمایا برائت روزہ اگر پیاس میں کوئی انگوٹھی چوسے تو مصلحتہ نہیں (۲)۔  
 ۲۔ روزہ میں انگوٹھی چوسنے میں حرج نہیں لیکن گھٹائی نہ چوسے۔ (مجموع)

## ﴿باب ۲﴾

## ﴿الشیخ والعجوز یضعفان عن الصوم﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین، عن صفوان بن یحییٰ، عن العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام فی قول الله عز وجل: «وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مساکین» قال: الشيخ الكبير والذي يأخذه العطاش؛ وعن قوله عز وجل: «فمن لم يستطع فإطعام ستین مسکیناً» قال: من مرض أو عطاش.  
 ۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن عبد الملك بن عتبة الهاشمی، قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الشيخ الكبير والمعجوز الكبيرة التي تضعف عن الصوم في شهر رمضان، قال: تصدق في كل يوم بمد حنطة.  
 ۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن عبدالله بن سنان قال: سأله عن رجل كبير ضعف عن صوم شهر رمضان قال: يتصدق كل يوم بما يعجزه من طعام مسکین.

- ۴۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: الشيخ الكبير والذي به العطاش لا حرج عليهما أن يفطرا في شهر رمضان ويتصدق كل واحد منهما في كل يوم بمد من طعام ولا قضاء عليهما فإن لم يقدرأ فلا شيء عليهما.  
 ۵۔ أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بكير، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبدالله عليه السلام فی قول الله عز وجل: «وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسکین» قال: الذين كانوا يطيقون الصوم فأصابهم كبر أو عطاش أو شبه ذلك فعليهم لكل يوم مد.

- ۶۔ أحمد بن إدريس؛ وغيره، عن محمد بن أحمد، عن محمد بن الحسين، عن عمرو بن سعيد، عن مصدق بن صدقة، عن عمار، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل يصيبه العطش حتى يخاف على نفسه، قال: يشرب بقدر ما يمسك به ريقه ولا يشرب حتى يروى.
- ۷۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرار، عن يونس، عن المفضل بن عمر قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: إن لنا فتيات وشباناً لا يقدرّون على الصيام من شدة ما يصيبهم من العطش، قال: فليشربوا بقدر ما تروى به نفوسهم وما يحذرون.

## باب

## بوزه اور بوڑھوں کا روزہ

- ۱۔ فرمایا اس آیت کے متعلق جو کمزوری کی وجہ سے بہ مشقت روزہ رکھ پاتے ہوں وہ قدیم میں مسکینوں کو کھانا دیں اور دوسری آیت کے متعلق فرمایا جو کفارہ کے روزے نہ رکھ سکتا ہو وہ سادھ مسکینوں کو کھانا کھلائے خواہ روزہ نہ رکھ سکتا مرض سے ہو یا پیاس سے۔ (۴)
- ۲۔ فرمایا جو بوڑھے یا بوڑھیاں رمضان میں روزے نہ رکھ سکتے ہوں وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مذکیہوں صدقہ دے۔ (۴)
- ۳۔ جو ماہ رمضان میں پیرانہ سال کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے وہ ایک مسکین کی خوراک کھائے۔ (حسن)
- ۴۔ فرمایا جو بہت بوڑھا یا پیاس کا بیمار ہو اور روزہ نہ رکھ سکے تو ہر روزہ کے بدلے ایک صدقہ کرے اور ان دونوں پر قصانہ ہوگی اور اگر وہ مذکیہ پر قنارہ نہ ہوں تو معاف ہے۔ (۴)
- ۵۔ آیہ الذین یطیعون الحق کے متعلق حضرت نے جو بہ تکلف روزہ رکھ پاتے ہوں وہ بدلہ میں مسکین کو کھانا کھلائیں اور جو زیادہ بوڑھے ہو گئے ہوں یا پیاس وغیرہ کے بیمار ہوں: تو ہر روز ایک مذکیہ مسکین کو دیں۔ (۴)
- ۶۔ جو شخص پیاس کا بیمار ہو اور ہلاک ہونے کا خوف ہو تو بقدر وسعت حق پلے نہ اتنا کمیرا یہ ہر جلسے (موتی) میں نے کہا ہمارے یہاں کچھ عورتیں اور جوان ایسے ہیں کہ وہ پیاس کے غلبہ کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ فرمایا بقدر تری پہنچانے کے اتنا پیاس کی موت کا خدا شہر باقی نہ رہے۔ (۴)

### باب ۳۸

﴿الحامل والمرضع يضاعفان عن الصوم﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ . عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن العلاء بن رزین ، عن محمد بن مسلم قال : سمعت أبا جعفر علیه السلام يقول : الحامل المتقرب والمرضع القليلة اللبن لا حرج عليهما أن يفطرا في شهر رمضان لأنهما لا تطيقان الصوم وعليهما أن يتصدق كل واحد منهما في كل يوم يفطر فيه بمد من طعام وعليهما قضاء كل يوم أفطرا فيه تقضيانہ بعد .

محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبد الله بن هلال ، عن العلاء بن رزین ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر علیه السلام مثله .

### باب ۳۹

## حاملہ اور مرضعہ کا روزہ

- ۱۔ قریب الولادت حاملہ اور روزہ پلانے والی جس کا روزہ کم ہو کوئی حرج نہیں اگر وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتی لیکن انہیں چاہیے کہ جس روزہ نہ ہو وہ اس کا فدیہ ایک مد اناج دیں اور بعد رمضان جتنے روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجالائیں ۔ (م)
- ۲۔ ایک دوسری حدیث بھی حضرت سے ایسی ہی منقول ہے ۔

### باب ۴۰

﴿حد المرض الذي يجوز للرجل أن يفطر فيه﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن الوليد بن صبيح قال : سمعت بالمدينة يوماً في شهر رمضان فبعث إلي أبو عبد الله علیه السلام بقصعة فيها خل وزيت وقال : أفطر وصل وأنت قاعد .
- ۲۔ علی بن ابراہیم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة قال : كتبت إلى أبي عبد الله علیه السلام أسأله ما حد المرض الذي يفطر فيه صاحبه والمرضى الذي



بدع صاحبه الصلاة قائماً؛ قال: «بل الإنسان على نفسه بيرة» وقال: ذاك إليه هو أعلم بنفسه.

٣ - علي بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى بن عبيد، عن يونس، عن سماعة قال: سألته ما حدث المرض الذي يجب على صاحبه فيه الإفطار كما يجب عليه في السفر من كان مريضاً أو على سفر؛ قال: هو مؤتمن عليه مفوض إليه فإن وجد ضعفاً فليفطر وإن وجد قوة فليصمه، كان المرض ما كان.

٤ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد، عن حريز، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الصائم إذا خاف على عينيه من الرمء أفطر.

٥ - محمد بن يحيى، وغيره، عن محمد بن أحمد، عن أحمد بن الحسن، عن عمرو بن سعيد، عن مصدق بن صدقة، عن عمار بن موسى، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يجد في رأسه وجعاً من صداع شديد هل يجوز له الإفطار؛ قال: إذا صدع صداعاً شديداً وإذا حم حمى شديدة وإذا رمدت عيناه رمداً شديداً فقد حل له الإفطار.

٦ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن سيف بن عميرة، عن بكر بن أبي بكر الحضرمي قال: سأله أبي - يعني أبا عبد الله عليه السلام -

وأنا أسمع: ما حدث المرض الذي يترك منه الصوم؛ قال: إذا لم يستطع أن يتسحر.

٧ - علي بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى، عن يونس، عن شعيب، عن محمد بن مسلم قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: ما حدث المريض إذا نكه في الصيام؛ قال: ذلك إليه هو أعلم بنفسه إذا قوي فليصم.

٨ - أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن الحسين بن عثمان، عن سليمان ابن عمرو، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: اشتكت أم سلمة رحمة الله عليها عينيها في شهر رمضان فأمرها رسول الله ﷺ أن تفطر، وقال: عشاء الليل لعينك ردى.

## باب ۳۹

## روزہ نہ رکھنے کے لئے حد مرض

- ۱۔ میں نے مدینہ میں ایک روزہ رکھا ماہ رمضان کا۔ حضرت ابو عبد اللہ نے میرے لئے ایک کانسہ میں تھوڑا سا سرکہ اور دوغن زیتون بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اس سے افطار کر لو اور نماز بیٹھ کر پڑھو (بوجہ خوف زیادتی مرض) (حسن)
- ۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو لکھا کیا حد ہے اس مرض کی جس میں انسان کو روزہ نہ رکھنا چاہیے اور اس مرض کی جس میں نماز ترک کی جائے۔ فرمایا انسان اپنے نفس کی حالت کو خود دیکھنے والا ہے یہ تو اسی کو اندازہ کرنا ہے کہ وہ رکھ سکتا ہے یا نہیں اور نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے پوچھا کیا تعریف ہے اس مرض کی جس میں روزہ کا ترک واجب ہوتا ہے جیسے سفر میں، فرمایا اس کا بھروسہ اس کی ذات پر کیا جائے گا اگر کمزوری محسوس کرے روزہ ترک کر دے اگر رکھ سکتا ہے تو رکھ لے مرض چاہے کیسا ہی ہو۔ (موثق)
- ۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر روزہ رکھنے والا نہ بد چشمت سے خوف کرے تو روزہ نہ رکھے (موثق)
- ۵۔ حضرت نے فرمایا اگر کسی کے سر میں شدید درد ہے تو اس کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے اسی طرح جب شدید بخار ہو یا آنکھوں پر بہت زیادہ آشوب ہو تو بھی اس کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ (حسن)
- ۶۔ کسی نے حضرت سے سوال کیا اور میں سن رہا تھا کیا ہے اس مرض کی صورت جس میں روزہ ترک کیا جائے فرمایا جب کہ اس کی طاقت نہ ہو کہ صبح کی دو اترک کر سکے۔ (موثق)
- ۷۔ پوچھا وہ کون سا مریض ہے جو روزہ نہ رکھے فرمایا اس کا فیصلہ وہ خود کرے کیونکہ اپنے دل کی حالت دہی بہتر سمجھ سکتا ہے اگر طاقت ہو تو رکھ لے۔ (رضا)
- ۸۔ ام سلمہ نے حضرت رسول خدا سے آنکھیں دکھنے کا حال بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا نہ دکھو اور فرمایا ذات کا کھانا تمہاری آنکھ کے لئے مضر ہے۔ (حسن)

## ﴿باب ۴۰﴾

﴿من توالی علیہ رمضان﴾

۱۔ علم بن ابراہیم، عن ائیم، عن ابن ابی عمیر، عن حماد بن عیسی، عن حریر،

عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر وأبي عبد الله صلوات الله عليهما قال : سألتهما عن رجل مرض فلم يصم حتى أدرکہ رمضان آخر فقلا : إن كان برہ نہ توانی قبل أن یدرکہ رمضان الآخر صام الذي أدرکہ و تصدق عن كل يوم بمد من طعام على مسكين و عليه قضاؤه وإن كان لم يزل مريضاً حتى أدرکہ رمضان آخر صام الذي أدرکہ و تصدق عن الأول لكل يوم مداً على مسكين وليس عليه قضاؤه .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام في الرجل يمرض فيدرکہ شهر رمضان ويخرج عنه وهو مريض ولا يصح حتى يدرکہ شهر رمضان آخر ، قال : يتصدق عن الأول ويصوم الثاني فإن كان صحح فيما بينهما ولم يصم حتى أدرکہ شهر رمضان آخر صامهما جميعاً ويتصدق عن الأول .

۳۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن محمد بن فضيل ، عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل عليه من شهر رمضان طائفة ثم أدرکہ شهر رمضان قابل ، قال : عليه أن يصوم وأن يطعم كل يوم مسكيناً فإن كان مريضاً فيما بين ذلك حتى أدرکہ شهر رمضان قابل فليس عليه إلا الصيام إن صح وإن تناع المرض عليه فلم يصح فعليه أن يطعم لكل يوم مسكيناً .

### باب

## جس پر دو رمضان بے روزہ رکھے گزریں

۱۔ امامین علیہما السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس سال بھر بیمار رہا ہو اور اسی حالت میں دوسرا رمضان آجائے۔ فرمایا اگر مرض جاتا رہا ہو اور دوسرا رمضان آنے سے پہلے کچھ طاقت آگئی ہو تو آئندہ رمضان میں روزے رکھے اور گزشتہ سال کے قضا شدہ روزوں کے سلسلے میں ہر روزہ کے بدلے ایک مکرانج کسی محتاج کو دے اور اس پر روزوں کی قضا نہیں۔ (۲)

۲۔ اگر کوئی سال بھر مریض رہے اور اسی حالت میں دوسرا رمضان آجائے تو پہلے رمضان کے لئے صدقہ دے اور

دوسرے روزے رکھے اور اگر دونوں رمضان کے درمیان صحت یاب ہو گیا اور اس نے روزے نہ رکھے یہاں تک دوسرا رمضان آیا تو دونوں رمضان کے روزے رکھے ہوں گے اور پہلے رمضان کے سلسلے میں صدقہ بھی دے گا جن پر چھایا اس شخص کے بارے میں جس پر ماہ رمضان کے روزے قضا ہیں اور دوسرا رمضان آجائے فرمایا اگر تندرست ہو گیا تو روزے رکھے اور پچھلے روزوں کے متعلق ہر روز مسکین کو کھانا کھلائے اور اگر برابر بیمار ہی رہا ہو اور دوسرا رمضان آجائے تو اس پر بصورت صحت صرف روزے ہی رکھنا ہے اور اگر مسلسل بیمار ہی رہے تو ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دے۔ (مجمول)

### ﴿ باب ﴾

#### ﴿ قضاء شہر رمضان ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَشِيمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ أَيَّامٌ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ يُقْضِيهَا مُتَفَرِّقَةً قَالَ : لَا بَأْسَ بِتَفْرِيقِ قِضَاءِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّمَا الصَّيَامُ الَّذِي لَا يَفْرُقُ كَفَّارَةَ الظَّهَارِ وَكَفَّارَةَ الدَّمِّ وَكَفَّارَةَ الْيَمِينِ .

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ مَنْ يَقْضِي شَهْرَ رَمَضَانَ مُنْقَطِعاً ، قَالَ : إِذَا حَفِظَ أَيَّامَهُ فَلَا بَأْسَ .

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَفْطَرَ شَيْئاً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي عَذْرِ فَإِنْ قِضَاءً مُتَابِعاً أَفْضَلَ وَإِنْ قِضَاءً مُتَفَرِّقاً فَحَسَنٌ لَا بَأْسَ .

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ شَيْءٌ مِنْ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيَقْضِهِ فِي أَيِّ شَهْرٍ شَاءَ أَيَّاماً مُتَابِعَةً فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَقْضِهِ كَيْفَ شَاءَ وَلْيَمَحْصِ الْأَيَّامَ فَإِنْ فَرَغَ فَحَسَنٌ وَإِنْ تَابَعَ فَحَسَنٌ .

۵۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قِضَاءِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي ذِي الْحِجَّةِ [أ] د [أ] قَطَعَهُ

قال : اقضه في ذي الحجة واقطعه إن شئت

۶۔ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبدالله بن هلال ، عن عقبة بن خالد ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل مرض في شهر رمضان فلمّا برء أراد الحج كيف يصنع بقضاء الصوم ؟ قال : إذا رجع فليصمه .

### باب

## فضل ماہ رمضان

- ۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس پر ماہ رمضان کے کچھ روزے قضا ہوئے کیا وہ متفرق طور سے انہیں ادا کر سکتا ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں لگاتا تو وہ روزے رکھے جائیں گے جو ماہ صیام کے یا قتل کے یا عتق کے کفارہ کے ہوں۔
- ۲۔ میں نے پوچھا رمضان کے قضا روزے متفرق رکھنے میں کوئی حرج تو نہیں فرمایا اگر دنوں کو یاد رکھے تو کیا حرج ہے۔ (مسئلہ)
- ۳۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے کوئی ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھے تو ان کی ادائیگی اگر لگاتار ہو تو افضل ہے اور متفرق رکھنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ (حسن)
- ۴۔ اگر ماہ رمضان کے کچھ روزے قضا ہو جائیں تو جس ماہ میں چاہے لگاتار رکھ کر ادا کرے اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو چاہے رکھ کر دن پورے کر دے متفرق طریقہ سے یا لگاتار۔ (حسن)
- ۵۔ میں نے پوچھا ماہ رمضان کے قضا روزے دی اکجہ میں ادا کر دیئے جائیں متفرق طور سے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر چاہے متفرق رکھ لے۔ (مرسل)
- ۶۔ پوچھا کیا اس شخص کے بارے میں جو ماہ صیام میں مریض ہو جائے اور جب اچھا ہو تو حج کا ارادہ کرے ایسی روزوں کی قضا کیسے بجالائے فرمایا جب واپس آئے تو رکھ لے۔ (مجموع)

### باب

﴿الرجل يصبح وهو يريد الصيام فيفطر و يصبح وهو لا يريد الصوم﴾

﴿فيصوم في قضاء شهر رمضان وغيره﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألت عن الرجل يصبح وهو يريد الصيام ثم يبدو



له فيفطر ، قال : هو بالخيار ما بينه وبين نصف النهار ، قلت : هل يقضيه إذا أفطر ؟  
قال : نعم لأنها حسنة أراد أن يعملها فليتمها ، قلت : فإن رجلاً أراد أن يصوم ارتفاع  
النهار يصوم ؟ قال : نعم .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة  
ابن أيوب ، عن حسين بن عثمان ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي بصير قال : سألت أبا  
عبدالله عليه السلام عن الصائم المتطوع تعرض له الحاجة ؟ قال : هو بالخيار ما بينه وبين  
العصر وإن مكث حتى العصر ثم بدا له أن يصوم فإن لم يكن نوى ذلك فله أن يصوم  
ذلك اليوم إن شاء .

٣ - أحمد بن محمد ، عن العباس بن معروف ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن سنان ،  
عن عمار بن مروان ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قوله : «الصائم  
بالخيار إلى زوال الشمس» قال : ذلك في الفريضة فأما النافلة فله أن يفطر أي ساعة  
شاء إلى غروب الشمس .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان  
جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن عبد الرحمن بن الحجاج ، عن أبي الحسن صلوات الله  
عليه في الرجل يبدوله بعد ما يصبح ويرتفع النهار في صوم ذلك اليوم ليقضيه من شهر  
رمضان ولم يكن نوى ذلك من الليل قال : نعم ليصمه وليعتد به إذا لم يكن أحدث  
شيئاً .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن العارث  
ابن محمد ، عن بريد المعجلي ، عن أبي جعفر عليه السلام في رجل أتى أهله في يوم يقضيه من  
شهر رمضان قال : إن كان أتى أهله قبل زوال الشمس فلا شيء عليه إلا يوم مكان يوم  
وإن كان أتى أهله بعد زوال الشمس فإن عليه أن يتصدق على عشرة مساكين فإن لم  
يقدر صام يوماً مكان يوم وصام ثلاثة أيام كفارة لما صنع .

٦ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن الحسين بن  
عثمان ، عن سماعة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المرأة تقضي شهر  
رمضان فيكرها زوجها على الإفطار ، فقال : لا ينبغي له أن يكرها بعد الزوال

۷۔ أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن صالح بن عبد الله الخنمي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل ينوي الصوم فيلقاه أخوه الذي هو على أمره أينما هو قال : إن كان تطوعاً أجزأه وحسب له وإن كان قضاءً فريضة قضاء .

## باب

## صبح کو ارادہ صوم کر کے افطار کرنا

- ۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو صبح کو روزہ سے ہو پھر پتہ چلے کہ ماہ رمضان نہیں ہے تو کیا افطار کرے۔ فرمایا اسے اختیار ہے دوپہر سے پہلے پہلے، میں نے کہا اگر اور لوگ رکھیں تو یہ بھی رکھے۔ فرمایا یہ تو اچھا ہے کہ اسے تمام کرے۔ میں نے کہا ایک شخص روزہ کا ارادہ کرے دراصل ایک دن چڑھ گیا ہو تو کیا وہ روزہ رکھے فرمایا رکھے۔
- ۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے سنتی روزہ رکھا ہو اور اسے کوئی مجبوری پیش آجائے فرمایا عذر رکھ اسے رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے اگر عذر تک ٹھہرا ہے اور اسے کوئی مانع نہ ہو تو اگرچہ نیت نہ کی ہو نیت کر کے روزہ رکھے۔ (موثق)
- ۳۔ واجب روزہ میں دوپہر سے قبل نیت کر سکتا ہے اور سنتی روزہ میں غروب سے قبل جب چاہے نیت کرے۔ (م)
- ۴۔ پوچھا کیا اس شخص کے بارے میں جسے دن چڑھے پتہ چلے کہ ماہ رمضان ہے تو وہ روزہ رکھے دراصل ایک دن کو نیت نہ کی ہو۔ فرمایا اسے روزہ رکھنا چاہیے اگر مائع صوم کوئی امر حادث نہ ہوا ہو (م)
- ۵۔ پوچھا کیا اس شخص کے بارے میں جو سفر سے اس دن اپنے گھر آئے جو ماہ رمضان کا دن ہو، فرمایا اگر وہ قبل زوال آگیا اور روزہ نہیں رکھا ہے تو اس کے کفارہ میں تین دن روزہ رکھے گا۔ (مجبور)
- ۶۔ پوچھا ایک عورت ماہ رمضان کے روزے سے ہے اس کے شوہر نے اسے افطار پر مجبور کیا۔ فرمایا بعد زوال اسے مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ (موثق)
- ۷۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے روزہ کی نیت کی ہو اور پھر اس کا وہ بھائی ملے جس کے حکم سے وہ افطار کرتا ہے فرمایا اگر سنتی روزہ ہے تو کرے افطار اور اگر واجب روزہ کی قضا ہے تو اس کی قضا بجالائے گا۔ (مجبور)

### باب ۳۳

﴿الرَّجُلُ يَطْوِعُ بِالصَّيَامِ وَعَلَيْهِ مِنْ قِضَاءِ شَهْرِ رَمَضَانَ﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن محمد بن الفضیل، عن أبي الصباح الكنانی قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل عليه من شهر رمضان أيام أبتطوع؛ فقال: لا حتى يقضي ما عليه من شهر رمضان.
- ۲۔ علی بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل عليه من شهر رمضان طائفة أبتطوع؛ فقال: لا حتى يقضي ما عليه من شهر رمضان.

### باب ۳۴

## جس پر ماہ صیام کا روزہ قضا ہو وہ کتنی نہ رکھے

- ۱۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس پر ماہ رمضان کے کچھ روزے قضا ہوئے وہ سنتی روزہ رکھے۔ فرمایا نہیں جب تک قضا روزے ماہ رمضان کے ادا نہ ہوں۔ (مقبول)
- ۲۔ ترجمہ (در پرچے)۔ (حسن)

### باب ۳۵

﴿الرَّجُلُ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ مِنْ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ غَيْرِهِ﴾

- ۱۔ علی بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمد بن إسماعیل، عن الفضل بن شاذان جیمًا، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يموت وعليه صلاة أو صيام، قال: يقضي عنه أولي الناس بميراثه، قلت: فإن كان أولى الناس به امرأة؛ فقال: لا إلا الرجال.
- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسين، عن علي بن الحكم، عن الهذلي بن زريق، عن محمد بن مسلم، عن أحدهما عليه السلام قال: سألت عن رجل أدرکه شهر رمضان وهو مریض

فتوئی قبل أن یبرء ، قال : لیس علیہ شیء . و لكن یقضي عن الذی یبرء . ثم یموت قبل أن یقضي .

۳۔ الحسین بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن أبان بن عثمان ، عن أمی مریم الأنصاری ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا صام الرجل شيئاً من شهر رمضان ثم لم يزل مريضاً حتى مات فليس عليه شيء . وإن صح ثم مرض لم مات وكان له مال تصدق عنه مكان كل يوم بمد وإن لم يكن له مال صام عنه وليه .

۴۔ الحسین بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن حماد ابن عثمان عن ذكره ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن الرجل يموت وعليه دين من شهر رمضان من يقضي عنه ؟ قال : أولى الناس به ، قلت : وإن كان أولى الناس به امرأة ؟ قال : لا إلا الرجال .

۵۔ محمد بن يحيى ، عن محمد قال : كتبت إلى الأخير عليه السلام رجل مات وعليه قضاء من شهر رمضان عشرة أيام وله وليان هل يجوز لهما أن يقضيا عنه جميعاً خمسة أيام أحد الوليتين وخمسة أيام الآخر ، فوقع عليه السلام يقضي عنه أكبر وليه عشرة أيام ولا . إن شاء الله .

۶۔ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : سمعته يقول : إذا مات رجل وعليه صيام شهرين متتابعين من علة فعليه أن يتصدق عن الشهر الأول ويقضي الشهر الثاني .

باب

## مرنے کے بعد قضا روزوں کی صورت

- ۱۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس پر نماز اور روزے ہوں فرمایا میراث میں جو سب سے اولی ہو وہ ادا کرے . میں نے کہا اگر عورت ہو فرمایا نہیں یہ فرض مرد کا ہے . (حسن)
- ۲۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو مریض ہو اور رمضان آجائے اور صحت یاب ہونے سے پہلے مر جائے فرمایا

- اس پر کچھ نہیں، ہاں اگر صحت یاب ہو کر مرے تو اس کی طوت روزوں کی قضا ہوگی۔ (۲)
- ۳۔ فرمایا حضرت نے اگر کوئی ماہ رمضان بچھ روڈ رکھے پھر بیمار ہو جائے اور جب تک کہ کچھ نہیں اور اگر تندرست ہو کر پھر بیمار ہو جائے اور مر جائے تو اگر بالدار ہے تو اس کی طوت سے صدقہ دیا جائے ہر روز ایک صد درہ جو اس کا ولی ہو اس کے روزے ادا کرے۔ (۳)
- ۴۔ ترجمہ نمبر امین دیکھئے (۴)
- ۵۔ امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا۔ ایک شخص مر گیا اور اس پر دس روزے رمضان کے قضا تھے اور اس کے دو ولی ہیں تو کیا ان میں سے ہر ایک پانچ پانچ روزے رکھے۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا جو ولی اگر ہوا ہے دسوں روزے رکھنے چاہئیں۔ (۵)
- ۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا اگر کوئی مر جائے اور اس پر پے درپے روزے ہوں بیماری کی وجہ سے تو اس کی طوت سے ماہ اول کا صدقہ دیا جائے اور دوسرے مہینے کی قضا بجالائی جائے۔ (۶)

### ﴿باب﴾

﴿صوم الصبیان ومتی یؤخذون بہ﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیمہ [عن ابن ابی عمیر]، عن حماد، عن الحلبي، عن ابي عبد الله عليه السلام <sup>(۱)</sup> قال: إننا نأمر صبياننا بالصيام إذا كانوا بني سبع سنين بما أطاقوا من صيام اليوم فإن كان إلى نصف النهار وأكثر من ذلك أو أقل فأذا غلبهم العطش والغث أفتروا حتى يتعودوا الصوم ويطيعوه فمروا صبيانكم إذا كانوا أبناء تسع سنين بما أطاقوا من صيام فأذا غلبهم العطش أفتروا.
- ۲۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب، عن معاوية بن رهب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام في كم يؤخذ الصبي بالصيام قال: ما بينه وبين خمس عشرة سنة و أربع عشرة سنة فإن هو صام قبل ذلك فدهه و لقد صام ابني فلان قبل ذلك فتركته.
- ۳۔ أحمد بن محمد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة قال: سألته عن الصبي متى يصوم؟ قال: إذا قوى على الصيام.



۴۔ علیؑ بن ابراہیم ، عن اُمیہ ، عن النوفلیؑ ، عن السکونیؑ ، عن اُمیہ عبد اللہؑ : إذا أطاق الغلام صيام ثلاثة أيام متتابعة فقد وجب عليه صيام شهر رمضان .

## باب صوم صبيان

- ۱۔ فرمایا حضرت نے ہم اپنے لڑکوں کو سات سال کی عمر میں روزہ کا حکم دیتے ہیں تاکہ دن کے جس حصہ تک ان میں طاقت ہو ۔ رکھیں پس تم بھی اپنے بچوں کو جب نو برس کے ہو جائیں روزہ کا حکم دو تاکہ عینی طاقت ہو اتنی دیر رکھیں جب ان پر پیاس کا غلبہ ہو تو افطار کر لیں ۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے پوچھا کس عمر میں لڑکوں سے روزہ کا مواخذہ کیا جائے ۔ فرمایا پندرہ اور چودہ برس کے درمیان ۔ اگر اس نے روزہ رکھا ہے اس سے پہلے تو اسے چھوڑ دو ۔ میرے فلاں لڑکے نے اس سے پہلے روزہ رکھا ۔ پس میں نے اس سے مواخذہ نہ کیا ۔ (م)
- ۳۔ پوچھا کہ لڑکا جب روزہ رکھے فرمایا جب روزہ رکھنے کی طاقت آجائے ۔ (مشوئ)
- ۴۔ فرمایا جب کوئی لڑکا تین دن متواتر روزہ رکھے تو اس پر ماہ رمضان کا روزہ واجب ہو جاتا ہے (م)

## باب

(من اسلم فی شهر رمضان)

- ۱۔ علیؑ بن ابراہیم ، عن اُمیہ ، عن ابن اُمیہ ، عن حماد بن عثمان ، عن الحلبيؑ ، عن اُمیہ عبد اللہؑ : أنه سئل عن رجل أسلم في النصف من شهر رمضان ما عليه من صيامه ؟ قال : ليس عليه إلا ما أسلم فيه .
- ۲۔ علیؑ بن ابراہیم ، عن ہارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن اُمیہ عبد اللہؑ عن آبائہؑ : أن علیاًؑ صلوات اللہ علیہ کان یقول : فی رجل أسلم فی نصف شهر رمضان أنه ليس عليه إلا ما يستقبل .
- ۳۔ أبو علیؑ الأشعريؑ ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عیص بن القاسم قال : سألت أبا عبد اللہؑ عن قوم أسلموا في شهر رمضان وقدموا

منه أيام هل عليهم أن يصوموا ما مضى منه أو يومهم الذي أسلموا فيه ؛ فقال : ليس عليهم قضاء ولا يومهم الذي أسلموا فيه إلا أن يكونوا أسلموا قبل طلوع الفجر .

## باب

## جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو

- ۱۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جو نصف رمضان کے بعد مسلمان ہوا ہو کیا اس کو پچھلے دنوں کے روزے بھی ادا کرنے ہوں گے۔ فرمایا نہیں جب سے مسلمان ہوا ہے۔ (صن)
- ۲۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو شخص نصف ماہ رمضان کے بعد مسلمان ہوا اس کو اگلے دنوں کے روزے رکھنے ہوں گے۔ (صن)
- ۳۔ پوچھا کیا ان لوگوں کے بارے میں جو اسلام لائے ہوں ماہ رمضان کے چھ دن گزرنے کے بعد کیا ان کو پچھلے دن کے روزے رکھنے ہوں گے فرمایا نہ پچھلے دنوں کے نہ اس دن کے ہاں اگر طلوع فجر سے پہلے مسلمان ہو گئے ہوں تو اس دن کا روزہ رکھنا ہوگا۔ (ص)

## ﴿ ابواب السفر ﴾

### ﴿ باب ﴾

(کراہیۃ السفر فی شہر رمضان)

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الخروج إذا دخل شهر رمضان قال : لا إلا فيما أخبرك به ؛ خروج إلى مكة أو غزو في سبيل الله أو مال يخاف هلاكه أو أخ تريد دواعه وإنه ليس أخاً من الأب والام .
- ۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن الرجل يدخل شهر رمضان وهو مقيم لا يريد براحاً ثم يبدوله بعد ما يدخل شهر رمضان أن يسافر فسكت فسألته غير مرة فقال : يقيم أفضل إلا أن يكون [له] حاجة لابد من الخروج فيها أو بتخوف على ماله .

## باب ۲

## ماہ رمضان میں سفر کی کراہیت

- ۱۔ پوچھا کیا سفر کرنے کے متعلق ماہ صیام میں فرمایا نہیں چاہیے سوائے اس کے کہ مکہ جلسے یا فی سبیل اللہ جہاد کے لئے نکلے یا مال کے فتنے ہوئے کا خوف ہو یا بھائی کو رخصت کرنا اور ماں اور باپ سے اس کے سوا دوسرا اور بھائی نہ ہو۔ (ض)
- ۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو ماہ رمضان میں مقیم ہو اور سفر کا ارادہ نہ رکھتا ہو پھر اسے سفر کرنے کی ضرورت پیش آجائے۔ یہ سن کر حضرت خاموش ہوئے جب میں نے تین بار پوچھا تو فرمایا قیام افضل ہے لیکن اگر کسی وجہ سے باہر جانا ضروری ہو یا مال جانے کا خوف ہو تو سفر کرے۔ (حسن)

## ﴿ باب ۳ ﴾

## ﴿ کراہیۃ الصوم فی السفر ﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن الحسن بن محبوب، عن عبد العزیز المبدی، عن عید بن زرارۃ قال: قلت لأبی عبد اللہ علیہ السلام: قول اللہ عز وجل: "فمن شهد منکم الشهر فلیصمه"؟ قال: ما أینها من شہد فلیصمه ومن سافر فلا یصمه.
- ۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبی عمیر، عن بعض أصحابہ، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: سمعته یقول: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "إن اللہ عز وجل تصدق علی مرضی أمتی ومسافرہا بالتقصیر والإفطار، أیسر أحدکم إذا تصدق بصدقة أن ترد علیہ.
- ۳۔ أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن عبد الملک بن عتبہ، عن إسحاق بن عمار، عن یحییٰ بن أبی العلاء، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: الصائم فی السفر فی شہر رمضان کالمفطر فیہ فی الحضر، ثم قال: "إن رجلاً أتى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ! أصوم شہر رمضان فی السفر؟ فقال: لا، فقال: یا رسول اللہ! إنہ علی سیر؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "إن اللہ عز وجل تصدق علی مرضی أمتی ومسافرہا بالإفطار فی شہر رمضان أیعب أحدکم لو تصدق بصدقة أن ترد علیہ.

۴۔ اُحد بن محمد ، عن صالح بن سعید ، عن أبان بن تغلب ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : خيار أمتي الذين إذا سافروا أفطروا وقصروا وإذا أحسنوا استبشروا وإذا أساءوا استغفروا ؛ وشرار أمتي الذين ولدوا في النعم وغذوا به يأكلون طيب الطعام ويلبسون لبين الثياب وإذا تكلموا لم يصدقوا .

۵۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص بن القاسم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا خرج الرجل في شهر رمضان مسافراً أفطر ؛ وقال : إن رسول الله ﷺ خرج من المدينة إلى مكة في شهر رمضان ومعه الناس وفيهم المشاة فلما انتهى إلى كراع الغميم دعا بقدر من ماء فيمابين الظهر والعصر فشرب وأفطر ثم أفطر الناس معه ونم أناس على صومهم فسمناهم العصاة وإنما يؤخذ بآخر أمر رسول الله ﷺ .

۶۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سمى رسول الله ﷺ قوماً صاموا حين أفطروا وقصروا عصاة وقال : هم العصاة إلى يوم القيامة وإننا لنعرف أبنائهم وأبناء أبنائهم إلى يومنا هذا .

۷۔ محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن سليمان بن سماعة ، عن علي بن إسماعيل ، عن محمد بن حكيم قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لو أن رجلاً مات صائماً في السفر ماصلت عليه .

### باب

## سفر میں روزہ کی کراہت

- ۱۔ کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ فرمایا یہ تو ظاہر ہے جو کوئی ماہ رمضان میں اپنے گھر پر روزہ رکھے اور جو سفر میں ہو وہ نہ رکھے۔ (۴)
- ۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کو اختیار دیا ہے قصر اور افطار میں صدقہ دینا تمہارے لئے آسان ہو گا روزہ رکھنے سے۔ (۵)

۳۔ فرمایا، حالت سفر ماہ رمضان میں روزہ رکھنا ایسا ہے جیسے اس مہینہ میں روزہ نہ رکھنا۔

(باقی مضمون دہی ہے جو اوپر گزرا) (موضح)

۴۔ فرمایا رسول خدا نے میری امت کے نیک لوگ وہ ہیں جو سفر میں قصر کرتے ہیں اور روزہ نہیں رکھتے اور جب نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں اور میری امت کے بدترین لوگ وہ جو ناز و نعمت میں پلے جاتے ہیں عمدہ غذائیں کھاتے ہیں نرم لباس پہنتے ہیں لیکن جب کلام کرتے ہیں تو سچ نہیں بولتے وچہل

۵۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی سفر کے لئے گھر سے نکلے تو روزہ کھول دے۔ رسول اللہ رمضان میں مکہ مدینہ سے چلے جب منزل کراغ النعیم پہنچے تو آپ نے ظہر عصر کے درمیان پیالہ میں پانی لے کر پیا اور ان سب لوگوں نے جو آپ کے ساتھ تھے لیکن کچھ لوگ ہدستور روزے سے رہے آپ نے ان کا نام نافران رکھا۔ چونکہ یہ امر رسول و دربارہ ہوا تھا لہذا ان سے مواخذہ کیا جائے گا۔ (۵)

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کے متعلق جھٹوٹ روزہ رکھا جب نہ رکھنا چاہیے تھا اور قصر کرنا چاہیے تھا کہ یہ نافرمان ہیں روز قیامت تک، اور ہم یہ پانی ان کی اولاد و اولاد کو اس دن بہ سبب اتباع کرنے اپنے آباؤ اجداد کا۔ (حسن)

۷۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو سفر میں روزہ رکھے گا۔ میں اس پر نماز نہیں پڑھوں گا (۷)

## ﴿ باب ۲۹ ﴾

﴿ من صام في السفر بجهالة ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: قلت له: رجل صام في السفر فقال: إن كان بلغه أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نهي عن ذلك فعليه القضاء، وإن لم يكن بلغه فلا شيء عليه.

۲۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عيص بن القاسم، عن أبي عبد الله رضی اللہ عنہ قال: من صام في السفر بجهالة لم يقضه.

۳۔ صفوان بن يحيى، عن عبد الله بن مسكان، عن ليث المرادي، عن أبي عبد الله رضی اللہ عنہ قال: إذا سافر الرجل في شهر رمضان أفطر وإن صامه بجهالة لم يقضه.



## باب ۱۰

## جوسفر میں ناواقفیت کی بنا پر روزہ رکھے

- ۱- میں نے پوچھا اگر سفر میں کوئی روزہ رکھے : فرمایا اگر اس کو یہ خبر مل گئی ہے کہ رسول اللہ نے منع فرمایا ہے تو اس پر روزہ کی قضا لازم ہوگی اور اگر نہیں پہنچی تو کچھ نہیں۔ (حسن)
- ۲- فرمایا جو جاہل سفر میں روزہ رکھے گا اس پر قضا لازم نہ ہوگی۔ (م)
- ۳- ترجمہ ادھر ہے۔ (۴)

## ﴿باتیں﴾

﴿من لا یجب له الافطار والتقصیر فی السفر ومن یجب له ذلک﴾

۱- علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ؛ وعبد بن إسماعیل ، عن الفضل بن شاذان جمیعاً ، عن ابن اُبی عمیر ، عن هشام بن الحکم ، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : المکاری والجمال الذی یختلف ولیس له مقام یتم الصلاة ویصوم شهر رمضان .

۲- علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن بعض أصحابہ قال : لا یفطر

الرجل فی شهر رمضان إلا فی سبیل حق

۳- عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن الحسن بن محبوب ، عن اُبی یوب ، عن محمد بن مروان ، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : سمعته یقول : من سافر قصره أفطر إلا أن یکون رجلاً سفره إلى صید أو فی معصية الله أو رسولاً لمن یعص الله أو فی طلب شحناه أو سفایة ضرر علی قوم مسلمین .

۴- عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن الحکم ، عن عمر بن حفص عن سعید بن یسار قال : سألت اُبا عبد اللہ ؑ عن الرجل یشبع أعضاء فی شهر رمضان فیبلغ مسیرة یوم أو مع رجل من إخوانه أفطر أو یصوم ؛ قال : یفطر .

۵- محمد بن یحیی ، عن محمد بن الحسن ، عن صفوان بن یحیی ، عن الملا بن

رزین ، عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام في الرجل يشبع أخاه مسيرة يوم أو يومين أو ثلاثة ؛ قال : إن كان في شهر رمضان فليفطر ، قلت : أيما أفضل يصوم أو يشبعه ؟ قال : يشبعه إن الله عز وجل قد وضعه عنه .

۶ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن محمد ابن عثمان قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام رجل من أصحابي قد جاءني خبره من الأعراس وذلك في شهر رمضان أتلقاه و أفطر ؟ قال : نعم قلت : أتلقاه و أفطر أو أقيم وأصوم ؟ قال : تلقاه و أفطر .

۷ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن عذرة ، عن أبان بن عثمان ، عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت : الرجل يشبع أخاه في شهر رمضان اليوم واليومين ؟ قال : يفطر ويقضي ، قيل له : فذلك أفضل أو يقيم ولا يشبعه ؟ قال : يشبعه ويفطر فإن ذلك حق عليه .

### باب

## سفر میں کس پر افطار و قصر واجب نہیں

- ۱۔ کرایہ پر سواری چلانے والے اور کرایہ پر اونٹ لے جانے والے جو آتے جاتے رہتے ہیں اور ایک جگہ نہیں رہتے وہ پوری نماز پڑھیں اور رمضان میں روزہ رکھیں (حسن)
- ۲۔ جس کا سفر جائز نہ ہو وہ روزہ رکھے۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا جو سفر کرے وہ روزہ نہ رکھے اور نماز قصر کرے سوائے ان لوگوں کے جو تفریحاً شکار کو جائیں یا ناجائز امور کے لئے سفر کریں یا امر معصیت میں قاصد بن کر جائیں یا کینہ اور دشمنی کے لئے سفر کریں یا مسلمانوں کے حق میں جھگڑا خدای کرنے جائیں (م)
- ۴۔ میں نے پوچھا اس کے بارے میں جو ماہ رمضان میں اپنے کسی سفر کرنے والے بھائی کی مشایعت میں گھر سے نکلے اور دن کی مسافت تک چلا جائے آیا وہ افطار کرے یا روزہ رکھے فرمایا افطار کرے۔ (حسن)

- ۵۔ اس کے متعلق پوچھا جواسنے بھائی کی شایعت میں ایک دن یا دو دن یا تین دن کی راہ چلا جائے رمضان میں فرمایا وہ روزہ نہ رکھے میں نے کہا آیا روزہ رکھنا بہتر ہے یا شایعت۔ فرمایا شایعت، اللہ نے روزہ اس سے ہٹا لیا ہے (۲)
- ۶۔ میں نے کہا ایک شخص میرے اصحاب میں سے ہے ماہ رمضان میں اس کے اعوض آنے کی خبر ملی آیا میں اس کو ملنے کو جانے میں روزہ رکھوں یا اقطاع کروں فرمایا اقطاع کرو، میں نے کہا میں جا کر ملوں اور روزہ نہ رکھوں یا مقیم رہوں اور روزہ رکھوں فرمایا ملو اور روزہ نہ رکھو (۳)
- ۷۔ میں نے کہا ایک شخص اپنے بھائی کی شایعت کرتا ہے ایک یا دو روزہ فرمایا روزہ نہ رکھے اور قضا بجالائے، کہا گیا یہ افضل ہے یا یہ کہ اپنی جگہ کرو روزہ رکھے فرمایا شایعت کرے اور روزہ نہ رکھے، یہ اس کا حق ہے (مسئل)

### ﴿ باب ۱۰ ﴾

﴿ صوم التطوع فی السفر وتقدیمه وقضاؤه ﴾

- ۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاسَمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: خَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِنَ الْمَدِينَةِ فِي أَيَّامٍ بَقِيْنَ مِنْ شَعْبَانَ فَكَانَ يَصُومُ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ وَهُوَ فِي السَّفَرِ فَأَفْطَرَ قَلِيلًا لَهُ: تَصُومُ شَعْبَانَ وَتَفْطِرُ شَهْرَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ شَعْبَانَ إِلَيَّ إِنْ شِئْتَ صُمْتُ وَإِنْ شِئْتَ لَا. وَشَهْرَ رَمَضَانَ عَزَمَ مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ الْإِفْطَارَ.
- ۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَثْمَانَ، عَنْ عِذَافِرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَصُومُ هَذِهِ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ فِي الشَّهْرِ فَرُبَّمَا سَافَرْتُ وَرُبَّمَا أَصَابْتَنِي عِلَّةٌ فَيَجِبُ عَلَيَّ قِضَاؤُهَا؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: إِنَّمَا يَجِبُ الْفَرَضُ فَأَمَّا غَيْرُ الْفَرَضِ فَأَنْتَ فِيهِ بِالْخِيَارِ، قُلْتُ: بِالْخِيَارِ فِي السَّفَرِ وَالْمَرَضِ؟ قَالَ: فَقَالَ: الْمَرَضُ قَدْ وَضَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ وَالسَّفَرُ إِنْ شِئْتَ فَاقْضِهِ وَإِنْ لَمْ تَقْضِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ.
- ۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الشَّهْرِ هَلْ فِيهِ قِضَاءٌ عَلَى الْمَسَافِرِ؟ قَالَ: لَا.

۴۔ أحمد بن محمد، عن المرزبان بن عمران قال: قلت للرضا عليه السلام: أريد السفر فأصوم لشهري الذي أسافر فيه؟ قال: لا، قلت: فإذا قدمت أقضيه؟ قال: لا كما لا تصوم كذلك لا تقضي.

۵۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن علي بن بلال، عن الحسن بن بسام الجمال، عن رجل قال: كنت مع أبي عبد الله عليه السلام فيما بين مكة والمدينة في شعبان وهو صائم ثم رأينا هلال شهر رمضان فأفطر. فقلت له: جعلت فداك أمس كان عن شعبان وأنت صائم واليوم من شهر رمضان وأنت مفطر؟ فقال: إن ذلك تطوُّع ولنا أن نفعل ما شئنا وهذا فرض فليس لنا أن نفعل إلا ما أمرنا.

### باب

## سفر میں سنتی روزہ

- ۱۔ شعبان کے کچھ دن باقی تھے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام مدینہ سے نکلے اور روزہ سے تھے۔ چند روز بعد رمضان آگیا تو حضرت نے سفر میں روزہ نہ رکھا۔ کسی نے کہا آپ شعبان میں روزہ رکھتے ہیں اور رمضان میں نہیں۔ فرمایا شعبان کا روزہ اختیار ہی ہے چاہے رکھوں یا نہ رکھوں اور رمضان کا روزہ اللہ کی طرف سے واجب کیا گیا ہے لہذا اس کے احکام کی پابندی ضروری ہے۔ (خ)
- ۲۔ میں نے کہا میں ماہ رمضان میں تین دن روزے رکھتا ہوں پھر اب اوقات یا تو سفر درپیش آتا ہے یا بیمار ہو جاتا ہوں تو کیا میرے اوپر قضا واجب ہوگی۔ فرمایا واجب ہوتا ہے فرض لیکن جو فرض نہیں اس میں اختیار ہے میں نے کہا اختیار ہے سفر اور مرض میں فرمایا مرض میں اللہ نے اس تکلیف کو تم سے اٹھایا ہے اب رہا سفر چاہے ادا کرو چاہے نہ کرو کوئی گناہ نہیں (اس میں علمائے حدیث کا اختلاف ہے) (خ)
- ۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ مہینہ میں تین دن کے روزے (صوم حاجت یا اختلاف) اگر سفر میں نہ رکھے جائیں تو کیا ان کی قضا لازم ہوگی فرمایا نہیں۔ (ص)
- ۴۔ میں نے پوچھا سفر کا ارادہ رکھتا ہوں تو کیا اس مہینہ کے جس میں سفر کر رہا ہوں (سنتی) روزے رکھوں فرمایا نہیں میں نے کہا کیا واپسی پر قضا بجا لاؤں۔ فرمایا نہیں، یہ اب ہی ہے کہ اگر کوئی سنتی روزہ تم نہ رکھو تو اس کی قضا لازم نہیں۔

۵۔ میں حضرت کے ساتھ شعبان میں مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا حضرت روزے سے تھے ہم نے رمضان کا چاند دیکھا تو حضرت نے روزہ نہ رکھا۔ میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ ماہ شعبان میں تو آپ روزے سے تھے اور آج کہ رمضان ہے آپ کا روزہ نہیں۔ فرمایا وہ سنت روزہ تھا جس میں ہمیں اختیار ہے جیسا چاہیں کریں اور یہ واجب روزہ ہے اس کے لئے جیسا حکم ہے دیا ہی کرنا ہو گا۔ (نہ)

### ﴿باب ۵﴾

بَابُ الرَّجُلِ يَرِيدُ الْحَجَّ أَوْ يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُبي عبد الله عليه السلام أَنَّهُ سئلَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَرِيدُ السَّفَرَ وَهُوَ صَائِمٌ، قَالَ: فَقَالَ: إِنْ خَرَجَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْتَصِفَ النَّهَارَ فَلْيَفْطِرْ وَلْيَقْضِ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَإِنْ خَرَجَ بَعْدَ الزَّوَالِ فَلْيَتِمَّ يَوْمَهُ.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بکیر، عن عید بن زرارہ، عن اُبي عبد الله عليه السلام قَالَ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ الزَّوَالِ أَوْ تَمَّ الصَّيَامَ فَإِذَا خَرَجَ قَبْلَ الزَّوَالِ أَفْطَرَ.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن عید بن زرارہ، عن اُبي عبد الله عليه السلام فِي الرَّجُلِ يَسَافِرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ أَوْ يَفْطِرُ، قَالَ: إِنْ خَرَجَ قَبْلَ الزَّوَالِ فَلْيَفْطِرْ وَإِنْ خَرَجَ بَعْدَ الزَّوَالِ فَلْيَصُمْ؛ وَقَالَ: يَعْرِفُ ذَلِكَ بِقَوْلِ عَلِيٍّ عليه السلام: «أَصُومُ وَأَفْطِرُ حَتَّى إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَزَمَ عَلَيَّ» يَعْنِي الصَّيَامَ.

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسن، عن صفوان بن یحییٰ، عن العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم، عن اُبي عبد الله عليه السلام قَالَ: إِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَخَرَجَ بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَبَعْدَهُ بِهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِذَا دَخَلَ أَرْضاً قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَهُوَ يَرِيدُ الْإِقَامَةَ بِهَا فَعَلَيْهِ صَوْمُ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَإِنْ دَخَلَ بَعْدَ طُلُوعِ



الفجر فلا صیام علیہ و إن شاء صام .

۵۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعۃ بن موسی قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يقدم في شهر رمضان من سفر حتى يرى أنه سيدخل أهله ضحوة أو ارتفاع النهار ، فقال : إذا طلع الفجر وهو خارج ولم يدخل أهله فهو بالخيار إن شاء صام وإن شاء أفطر .

۶۔ عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عاصم بن حميد ، عن محمد بن مسلم ، قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الرجل يقدم من سفر في شهر رمضان فيدخل أهله حين يصبح أو ارتفاع النهار ، قال : إذا طلع الفجر وهو خارج ولم يدخل أهله فهو بالخيار إن شاء صام وإن شاء أفطر .

۷۔ عده من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل قدم من سفر في شهر رمضان ولم يطعم شيئاً قبل الزوال قال : يصوم .

۸۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سأله من مسافر دخل أهله قبل زوال الشمس وقد أكل ، قال : لا ينبغي له أن يأكل يومه ذاك شيئاً ولا يواقع في شهر رمضان إن كان له أهل .

۹۔ علي بن ابراہیم ، عن محمد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس قال : قال في المساء آنذي يدخل أهله في شهر رمضان وقد أكل قبل دخوله قال : يكف عن الأكل بقية يومه و عليه القضاء ؛ و قال : في المسافر يدخل أهله وهو جنب قبل الزوال ولم يكن أدل فعليه أن يتم صومه ولا قضاء عليه ، يعني إذا كانت جنبته من احتلام .

### باب

## رمضان میں وقت روانگی کب وزرہ کھولا جائے

۱۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو بحالت روزہ سفر کے لئے گھر سے نکلا۔ فرمایا اگر دوپہر سے پہلے چلے تو

افطار کرے اور اس روزہ کی قضا بجالائے اور اگر بعد دوپہر چلے تو روزہ پورا کرے۔ (حسن)

۲- مضمون وہی ہے جو نمبر ۱ میں ہے (موثق)

۳- مضمون وہی نمبر ایک کا ہے۔

۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر کوئی ماہ رمضان میں سفر کرے تو اگر دوپہر کے بعد گھر سے نکلے تو روزہ رکھے اور یہ ماہ رمضان میں شمار ہوگا اور جب ایسے مقام پر داخل ہو قبل طلوع فجر وہاں قیام کا ارادہ ہو تو اس دن اسے روزہ رکھنا ہوگا اور اگر بعد طلوع فجر داخل ہو تو نہ رکھے اور اگر چاہے تو رکھ لے۔ (م)

۵- پوچھا اس شخص کے بارے میں جو ماہ رمضان میں سفر سے لوٹے اور خیال کرے کہ وہ اپنے گھر جا رہا ہے یا دن چڑھنے سے پہلے پہنچ جائے گا فرمایا اگر طلوع فجر سے پہلے وہ گھر نہ پہنچے تو اختیار ہے رکھے یا نہ رکھے۔ (حسن)

۶- ترجمہ از پرگزرا۔ (م)

۷- فرمایا جو شخص ماہ رمضان میں سفر سے گھر آئے اور قبل زوال اس نے کچھ کھایا یا پینا ہو تو روزہ رکھے۔ (م)

۸- میں نے اس مسافر کے متعلق پوچھا جو اپنے گھر زوال شمس سے پہلے آجائے در آنحالیکہ اس نے کھانا کھایا ہو ضرر مایا اس دن اس کو کچھ نہیں کھانا چاہیے تھا اگرچہ وہ اپنے گھر میں آیا ہے (موثق)

۹- اس مسافر کے متعلق ضرر مایا جو ماہ رمضان میں اپنے گھر آئے اور اس سے پہلے اس نے کچھ کھایا ہو تو اس کو باقی دن کچھ نہیں کھانا چاہیے اور اس پر روزہ کی قضا ہوگی اور جو مسافر اپنے گھر اس حال میں آئے کہ قبل زوال جنب ہو اور اس نے کچھ کھایا نہ ہو تو اپنا روزہ پورا کرے اس پر روزہ کی قضا نہیں بشرطیکہ احتلام سے جنب ہوا ہو۔ (م)

### ﴿باب ۵۳﴾

﴿من دخل بلدة فأراد المقام بها أولم يرد﴾

۱- عده عن أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: إذا قدمت أرضاً وأنت تريد أن تقيم بها عشرة أيام فصم وأتم وإن كنت تريد أن تقيم أقل من عشرة أيام فأفطر ما بينك وبين شهر فإذا بلغ الشهر فأتهم الصلاة والصيام وإن قلت: أدتحل غدوة.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن العمرکی بن علی، عن علی بن جعفر، عن أخیه أبی الحسن علیه السلام قال: سألتہ عن الرجل یدرکہ شهر رمضان فی السفر فقیم الاّ یام فی المکان علیہ صوم؟ قال: لا حتّٰی یجمع علی مقام عشرة اّیام و إذا أجمع علی مقام عشرة اّیام صام وأنتم الصّلاة، قال: وسألتہ عن الرجل یکون علیہ اّیام من شهر رمضان وهو مسافر یقضي إذا أقام فی المکان؟ قال: لا حتّٰی یجمع علی مقام عشرة اّیام.

### باب

## جو کسی شہر میں قیام کے ارادے سے داخل ہو

- ۱۔ جب تم کسی شہر میں پہنچو اور وہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو تو روزہ رکھو اور نماز پوری پڑھو اور اگر دس سے کم قیام کا ارادہ ہو تو روزہ ترک کر دینا اگر آج کل میں ایک مہینہ گزر جائے تو نماز تمام کرو اور روزہ رکھو چاہے کل ہی جانا پڑے۔ (م)
- ۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جسے سفر میں ماہ رمضان آئے اور وہ کسی جگہ چند روز قیام کرے تو کیا وہ روزہ رکھے۔ فرمایا نہیں جب تک دس دن قیام نہ ہو اور جب دس دن ہو جائیں تو روزہ رکھے اور نماز پوری پڑھے۔ میں نے پوچھا اگر کسی پر ماہ رمضان کے روزے قضا ہوں تو وہ بحالت سفر کسی جگہ کھڑا کر دے۔ فرمایا نہیں جب تک دس روزے نہ ہوں۔ (م)

### باب

- ﴿الرجل یجامع أهله فی السفر أو یقدم من سفر فی شهر رمضان﴾
- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبی عمیر، عن حماد بن عثمان، عن عمر بن یزید قال: سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یمسّر فی شهر رمضان ألہ أن یصیب من النساء؟ قال: نعم.
  - ۲۔ أحمد بن محمد، عن محمد بن سہل، [عن أبیہ] قال: سألت أبا الحسن علیہ السلام عن رجل أتى أهله فی شهر رمضان وهو مسافر؟ قال: لا بأس.

٣ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن عبد الملك بن عتبة الهاشمي قال : سألت أبا الحسن يعني موسى عليه السلام عن الرجل يجامع أهله في السفر وهو في شهر رمضان قال : لا بأس به .

٤ - حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي العباس ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يسافر ومعه جارية في شهر رمضان هل يقع عليها ؟ قال : نعم .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن ابن سنان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يسافر في شهر رمضان ومعه جارية له فله أن يصيب منها بالنهار ؟ فقال : سبحان الله أما تعرف حرمة شهر رمضان إن له في الليل سباحاً طويلاً قلت : أليس له أن يأكل ويشرب ويتقصّر ؟ فقال : إن الله تبارك وتعالى قد رخص للمسافر في الإفطار والتقصير رحمة وتخفيفاً لموضع التعب والنصب ووعث السفر ولم يرخص له في مجامعة النساء في السفر بالنهار في شهر رمضان وأوجب عليه قضاء الصيام ولم يوجب عليه قضاء تمام الصلاة إذا أب من سفره ثم قال : والسنة لا تقاس وإني إذا سافرت في شهر رمضان ما آكل إلا القوت وما أشرب كل الرّي .

٦ - علي بن محمد ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمري ، عن عبد الله بن حماد ، عن عبد الله ابن سنان قال : سأله عن الرجل يأتي جاريته في شهر رمضان بالنهار في السفر ؟ فقال : ما عرف هذا حق شهر رمضان « إن له في الليل سباحاً طويلاً » .

قال الكليني : الفضل عندي أن يوقر الرجل شهر رمضان ويمسك عن النساء في السفر بالنهار إلا أن يكون تغلب الشهوة ويخاف على نفسه فقد رخص له أن يأتي الحلال كما رخص للمسافر الذي لا يجد الماء إذا غلبه الشبق . أن يأتي الحلال قال : ويؤجر في ذلك كما أنه إذا أتى المحرام أنه .

## باب

## سفر میں اپنی زوجہ سے مجامعت

- ۱- میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو رمضان میں سفر کرے آیا وہ عورتوں سے ہم بستر ہو سکتا ہے فرمایا ہاں (م)
- ۲- میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو بھالت سفر ماہ رمضان میں اپنی بی بی کے پاس جائے۔ فرمایا کیا مضائقہ ہے (مجموع)
- ۳- وہی مضمون ہے جو اوپر ہے (م)
- ۴- وہی مضمون جو اوپر ہے (مرسل)
- ۵- میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو ماہ رمضان میں سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کی کینز ہو کیا وہ دن میں اس کے ساتھ مجامعت کرے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تمہیں ماہ رمضان کی حرمت کا حال معلوم نہیں اس کی رات تک طویل تسبیح کے لئے ہے۔ میں نے کہا جب وہ دن میں کھاتا ہے پیتا ہے نماز قصر کرتا ہے تو ایسا کیوں نہ کرے۔ فرمایا اللہ تم نے مسافروں کے لئے افطار و قصر کی اجازت دی ہے اور یہ سفر میں تکلیف اور رحمت سے بچانے کے لئے ہے اور اللہ نے اجازت نہیں دی عورتوں سے مقاربت کی دن میں اگر ایسا کرے گا تو روزہ کی قضا واجب ہوگی اور نہیں واجب ہوگا نمازوں کا اتمام جبکہ وہ سفر کے بعد اپنے گھر پلٹ آئے پھر فرمایا شریعت میں قیاس کو دخل نہیں مابین تو سفر میں بقدر قوت لایوت کھاتا ہوں اور بہت تنویر پانی پیتا ہوں (م)
- ۶- میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو بھالت سفر ماہ رمضان میں اپنی کینز سے مقاربت کرے فرمایا اس شخص نے ماہ رمضان کے حق کو پہچانا ہی نہیں۔ دن کا کیا ذکر اس کی راتوں میں بھی زیادہ تسبیح کی جاتی ہے۔ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک فضیلت یہ ہے کہ رمضان کا احترام ملحوظ رکھے اور عورتوں کی ہم بستری سے بھالت سفر دن میں نہ کرے۔ اگر شہوت کا غلبہ بہت زیادہ ہو اور اس کے لئے ضرر کا خوف ہو تو اس کے لئے اجازت ہوگی جیسے اجازت ہے اس مسافر کے لئے جسے پانی نہ ملا ہو اور وہ بنا بر شہوت کے غلبہ کے بطریق طلال بغیر غسل جنابت کے مجامعت کرے اس کو اجر اس کا ملے گا جس طرح بطور حرام کرنے کے گناہ کی سزا ملے گی (م)



## باب ٥٥

\*( صوم الحائض والمستحاضة ) \*

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن راشد قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام الحائض تقضي الصوم ؟ قال : نعم ، قلت : تقضي الصلاة ؟ قال : لا ، قلت : من أين جاء هذا ؟ قال : أوّل من قاس إبليس .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن امرأة أصبحت صائمة فلما ارتفع النهار أو كان العشي حاضت أفطر ؟ قال : نعم وإن كان وقت المغرب فلتفطر ، قال : وسألت عن امرأة رأت الطهر في أوّل النهار من شهر رمضان فتغتسل ولم تطعم فما تصنع في ذلك اليوم ؟ قال : تفطر ذلك اليوم فإنما فطرها من الدم .

٣ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيسى ابن القاسم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة تطمت في شهر رمضان قبل أن تيب الشمس ، قال : تفطر حين تطمت .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن سماعة بن مهران قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المستحاضة قال : فقال : تصوم شهر رمضان إلا الأيام التي كانت تحيض فيهن ثم تقضيها بعده .

٥ - صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المرأة تلد بعد العصر أتت ذلك اليوم أم تفطر ؟ قال : تفطر وتقضي ذلك اليوم .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن علي بن مهزيار قال : كتبت إليه عليه السلام امرأة طهرت من حيضها أو من دم نفاسها في أوّل يوم من شهر رمضان ثم امتحاضت فصارت وصاحت شهر رمضان كله من غير أن تعمل ما تمهل المستحاضة من الفصل لكلّ صلاتين فهل يجوز صومها وصلاتها أم لا ؟ فكتب عليه السلام : تقضي صومها ولا

تقضي صلاتها إن رسول الله ﷺ كان يأمر فاطمة صلوات الله عليها والمؤمنات من نسائه بذلك .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني ، عن أبي عبد الله ﷺ في امرأة أصبحت صائمة فلما ارتفع النهار أو كان العشي حاضت أنفطر ؛ قال : نعم ، وإن كان قبل المغرب فلتنظر ؛ وعن امرأة ترى الطهر من أول النهار في شهر رمضان لم تغتسل ولم تطعم كيف تصنع بذلك اليوم ؛ قال : إنما فطرها من الدّم .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن محمد بن يحيى ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله ﷺ قال : سألت عن امرأة مرضت في شهر رمضان وماتت في شوال فأوصتني أن أقضي عنها ، قال : هل برئت من مرضها ؛ قلت : لا ، ماتت فيه فقال : لا تقض عنها فإن الله عز وجل لم يجعله عليها ، قلت : فأنسى أشتي أن أقضي عنها وقد أوصتني بذلك ، قال : كيف تقضي عنها شيئاً لم يجعله الله عليها فإن اشتويت أن تصوم لنفسك فصم .

٩ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر ﷺ قال : سألت عن امرأة مرضت في شهر رمضان أو طمئت أو سافرت فماتت قبل خروج شهر رمضان هل يقضي عنها ؛ قال : أما الطمئت والمرض فلا وأما السفر فنعم .

١٠ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن رفاع بن موسى قال : سألت أبا عبد الله ﷺ عن المرأة تنذر عليها صوم شهرين متتابعين قال : تصوم وتستأنف أيامها التي قعدت حتى تتم شهرين ، قلت : أرايت إن هي بشت من المحيض أتقضيه ، قال : لا تقضي بجزئها الأول .

١١ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن ابن مسكان ، عن محمد بن جعفر قال : قلت لأبي الحسن ﷺ : إن امرأتني جعلت على نفسها صوم شهرين فوضعت ولدها وأدر كمها الحمل فلم تقو على الصوم ، قال : فلتصدّق مكان كل يوم بمد على مسكين .

ہاں

## صوم حایض و متحاضہ

- ۱- میں نے پوچھا کیا حایض عورت روزہ کی قضا بجالائے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اور نماز کی قضا فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا ایسا کیوں ہے فرمایا قیاس شریعت میں نہیں، سب سے پہلا قیاس کرنے والا ابلیس ہے۔ (رض)
- ۲- میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق کہ وہ روزہ سے ہوجب دن چڑھ جائے یا شام کا وقت آجائے تو وہ حایض ہو جائے تو کیا وہ افطار کر لے۔ فرمایا ہاں اگرچہ مغرب کا وقت ہو جائے۔ میں نے کہا اگر رمضان میں دن کے اوّل حصے میں طہر دیکھے اور غسل کر لے۔ اور اس نے کچھ کھایا نہ ہو تو اس دن کیا کرے۔ فرمایا روزہ نہ رکھے کیونکہ یہ خون آنے کی وجہ سے ہے نہیں رکھا گیا۔ (رض)
- ۳- میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو ماہ رمضان میں قبل غروب آفتاب حایض ہو فرمایا جون ہی حیض آئے روزہ کو ختم کر دے۔ (ص)
- ۴- میں نے استخاضہ والی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ ماہ رمضان کا روزہ رکھے سوائے (۷) ایام کے جن میں حیض آئے ان روزوں کی قضا بجالائے گی۔ (رض)
- ۵- میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو وقت عصر پہنچنے آیا وہ روزہ پورا کرے یا افطار کرے فرمایا افطار کر لے اور اس روزہ کی قضا بجالائے (ص)
- ۶- میں نے لکھا کہ ایک عورت اوّل ماہ رمضان میں اپنے حیض یا نفاس سے پاک ہو جاتی ہے پھر اسے استخاضہ ہو جاتا ہے وہ نماز بھی پڑھتی ہے روزے بھی رکھتی ہے پھر اس عمل کے جو استخاضہ والی کو کرنا چاہیے یعنی ہر دو نمازوں کے لئے غسل کرنا پس اس کی نماز اور اس کا روزہ صحیح ہو گا یا نہیں۔ حضرت نے لکھا روزوں کو جاری رکھے اور نماز کی قضا نہ کرے رسول اللہ نے ایسا ہی حکم دیا تھا جناب فاطمہ اور زینب امت کی عورتوں کو۔ (رض)
- توضیح ۱- یہ حدیث نہ صرف ضعیف بلکہ ساقط الاعتبار ہے کیونکہ اگر اس نے احکام استخاضہ پر عمل نہیں کیا تو اس کی نماز کیسے صحیح ہوگی ہاں در صورت جاہل مسئلہ ہونے کے علما نے اس کی نمازوں کو صحیح سمجھا ہے۔ ایسی صورت میں اس پر قضا لازم ہوگی کیونکہ معافی صرف ایام حیض میں ہے دوسرے احکام کا تعلق جناب سیدہ سے نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ہر قسم کی نجاست سے پاک تھیں البتہ یہ صورت ہو سکتی ہے کہ دوسری عورتوں کو تعلیم دینے کے لئے حضرت نے ان سے فرمایا ہو۔

۷۔ پوچھا اس عورت کے جو صبح کو بحالتِ روزہ اٹھے جب دن چڑھے یا شام ہو تو اسے حیض آنے لگے۔ کیا وہ افطار کرنے فرمایا یا اگر مغرب کے قبل ہی ایسا ہو تو بھی افطار کر لے اور جو ماہ رمضان میں دن کے اول وقت پاک ہو جائے اور اس نے نہ تو غسل کیا ہو اور نہ کھانا کھایا ہو وہ بھی روزہ کھول دے دن کے کچھ حصہ میں خون آنے کی وجہ سے۔ (مجمول)۔

۸۔ میں نے پوچھا اس عورت کے بارے میں جو ماہ رمضان میں بیمار ہوئی اور شواہل میں مر گئی اس نے وصیت کی کہ اس کے قضا شدہ روزے ادا کئے جائیں۔ حضرت نے فرمایا کیا وہ مرنے سے پہلے صحت یاب ہو گئی تھی میں نے کہا نہیں وہ اسی مرض میں مر گئی تھی فرمایا اس کی طرف سے ادا کی ضرورت نہیں خدا نے اس پر قضا کو ستر نہیں دیا۔ میں نے کہا اگر میں بخوشی ادا کرنا چاہوں اور اس نے وصیت بھی کی ہو۔ فرمایا کیوں ادا کیا جائے اس کو جس کو خدا نے لازم قرار نہیں دیا اگر تمہیں رکھنا ہی ہے تو اپنے لئے رکھو۔ (موثق)

۹۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو رمضان میں بیمار ہو، حال ہیض ہو یا مسافر ہو اور ماہ رمضان ختم ہونے سے پہلے مر جائے تو کیا اس کے روزے ادا کئے جائیں فرمایا حیض اور بیماری والی کے روزوں کی قضا نہ ہوگی ہاں سفر والی کے روزوں کی ہوگی۔ (م)

۱۰۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جس پر دو ماہ کے متواتر روزے ہوں فرمایا وہ روزے رکھے اور جب حیض سے فارغ ہو تو شروع کرے۔ میں نے کہا جو عورت حیض سے مایوس ہو چکی ہے کیا وہ عادت واسے ایام کی قضا بکالائے۔ فرمایا نہیں۔ اس کے لئے وہی کافی ہے جو پہلے بکالا چکی ہے۔ (موثق)

۱۱۔ میں نے پوچھا اپنی عورت کے متعلق کہ اس نے متواتر دو ماہ کے روزے اپنے آپ پر لازم قرار دیئے ہیں لیکن اس اقل تو بیکسید ہو پھر وہ حاملہ ہو گئی اور روزہ کی طاقت نہیں رکھتی۔ فرمایا ہر دن کے بدلے میں ایک ستر ایک سکین کو کھانا دے۔ (مجمول)۔

### ﴿ باب ۱ ﴾

﴿ من وجب علیہ صوم شهرین متتابعین فعرض له أمر بمنعه عن اتمامه ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان جمیعاً، عن ابن ابی عمیر، عن جمیل؛ و محمد بن حمران، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل جل الحر بلزمه صوم شهرین متتابعین فی ظہار فیصرم شهران ثم یمرض، قال: یشقبل وإن زاد علی الشهر الآخر یوماً أو یومین بنی علی ما بقی.

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : صيام كفارة اليمين في الظهار شهرين متتابعين والتابع أن يصوم شهراً ويصوم من الشهر الآخر أياماً أو شيئاً منه فإن عرض له شيء يفطر فيه أفطر ثم قضى ما بقي عليه وإن صام شهراً ثم عرض له شيء فأفطر قبل أن يصوم من الآخر شيئاً فلم يتابع أعاد الصيام كله .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة بن مهران قال : سألته عن الرجل يكون عليه صوم شهرين متتابعين أيقرقين الأيام ؟ فقال : إذا صام أكثر من شهر فوصله ثم عرض له أمر فأفطر فلا بأس فإن كان أقل من شهر أو شهراً فاعليه أن يعيد الصيام .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي أيوب ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل كان عليه صوم شهرين متتابعين في ظهار فصام ذا القعدة ثم دخل عليه ذوالحجة ، قال : يصوم ذا الحجة كله إلا أيام التشريق يقضيها في أول يوم من المحرم حتى يتم ثلاثة أيام فيكون قد صام شهرين متتابعين ، قال : ولا ينبغي له أن يقرب أهله حتى يقضي ثلاثة أيام التشريق التي لم يصمها ولا بأس إن صام شهراً ثم صام من الشهر الآخر الذي يليه أياماً ثم عرض له علة أن يقطعها ثم يقضي من بعد تمام الشهرين .

٥ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : في رجل صام في ظهار شعبان ثم أدركه شهر رمضان قال : يصوم رمضان ويستأنف الصوم فإن هو صام في الظهار فرادى في النصف يوماً قضى بقيته .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن موسى بن بكر ، عن الفضيل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : في رجل جعل عليه صوم شهر فصام منه خمسة عشر يوماً ثم عرض له أمر ، فقال : إن كان صام خمسة عشر يوماً فله أن يقضي ما بقي وإن كان أقل من خمسة عشر يوماً لم يجزئه حتى يصوم شهراً تاماً .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن



عند ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قطع صوم كفارة اليمين وكفارة الظهار وكفارة القتل ، فقال : إن كان على رجل صيام شهرين متتابعين فأفطر أو مرض في الشهر الأول فإن عليه أن يعيد الصيام وإن صام الشهر الأول وصام من الشهر الثاني ، شيئاً ثم عرض له ماله فيه عذر فإن عليه أن يقضي .

۸ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سأله عن رجل قتل رجلاً خطأ في الشهر الحرام قال : تغلب عليه الذبابة ولبه عتق رقبة أو صيام شهرين متتابعين من أشهر الحرم ، قلت : فإنه يدخل في هذا شيء ، فقال : ما هو ؟ قلت : يوم العيد وأيام التشريق قال :

يصومه فإنه حق يلزمه

۹ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبان بن تغلب ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : رجل قتل رجلاً في الحرم ، قال : عليه ذبابة وثلاث يصوم شهرين متتابعين من أشهر الحرم ويعتق رقبة ويطعم ستين مسكيناً ، قال : قلت : يدخل في هذا شيء ، قال : وما يدخل ؟ قلت : العيدان وأيام التشريق ، قال : يصومه فإنه حق يلزمه

## باب

### جس پر دو ماہ کے متواتر روزے ہوں اور کوئی مانع ہو

- ۱ - حضرت سے پوچھا اس مرد آزاد کے متعلق جس پر بدلتہ ظہار دو ماہ کے روزے ہوں وہ ایک ماہ رکھ کر بیمار ہو جائے فرمایا آگے چل کر رکھے اور اگر دوسرے ماہ کے ایک دو دن رکھ لے ہیں تو جو باقی ہیں ان کو پورا کرے ۔ (حسن)
- ۲ - فرمایا ظہار کی قسم کا کفارہ ، متواتر دو ماہ روزہ رکھنا ہے اور پے در پے کی صورت یہ ہے کہ ایک ماہ پورے روزے رکھے اور دوسرے ماہ کچھ دن رکھنے کے بعد اگر کوئی مانع درپیش ہو تو نہ رکھے اور اس کے جلنے کے بعد جو باقی دن ہیں انھیں پورا کرے اور اگر ایک ماہ رکھنے کے بعد کوئی عارضہ لاحق ہو اور دوسرے مہینے کا کوئی روزہ بھی نہ رکھا ہو تو یہ پے در پے رکھنا ہو گا اور اس کو پھر سب روزے رکھنے ہوں گے ۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا ایک شخص پر دو مہینے کے روزے ہیں پے درپے رکھنے کے۔ تو وہ بیچ میں فرق ڈال کر رکھے۔ فرمایا اگر اس نے ایک ماہ سے زیادہ رکھے ہیں ملا کر پھر کوئی مانعہ درپیش ہوا تو روزہ ترک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر ایک ماہ یا ایک ماہ سے کم رکھے ہیں تو اس کو پھر پورے دو ماہ کے رکھنے ہوں گے۔ (مشق)

۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس پر پے درپے دو مہینے کے روزے گزارے گئے کفارہ میں ہوں اور وہ ماہ ذیقعدہ میں رکھے پھر ذی الحجہ آجائے فرمایا سوائے ایام تشریق پورے ذی الحجہ میں روزے رکھے اور ایام تشریق کے روزے تین دن کے محرم میں ادا کرو اس طرح دو ماہ کے روزے پورے ہو جائیں گے اور یہ بھی فرمایا کہ ان تین ایام میں جو ایام تشریق کہلاتے ہیں اپنی زوجہ سے جماعت نہ کرے اور ان کی قضا کے روزے اگلے مہینے میں رکھے اگر کوئی بیماری لاحق ہو تو دو ماہ تمام ہونے کے بعد رکھے۔ (من)

۵۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو ظہار کے روزے شعبان میں رکھے پھر رمضان آجائے تو اسے چاہیے کہ رمضان کے روزے شریف کرے۔ اگر اس نے ظہار کے روزے نصف ماہ سے ایک دن زیادہ رکھے تھے تو بقیہ بعد میں ادا کرے۔ (مہول)

۶۔ فرمایا اگر کسی کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں اور وہ ان میں سے پندرہ دن کے رکھے تو یہ کافی نہ ہوں گے اسے پورے ایک ماہ کے پھر رکھنے ہوں گے۔ (من)

۷۔ کفارہ قسم، کفارہ ظہار اور کفارہ قتل کے دو ماہ متواتر روزوں کے قطع کرنے کے سلسلے میں فرمایا اگر کسی پر دو ماہ کے پے درپے روزے ہوں اور وہ بیچ میں قطع کرے یا بیمار ہو جائے تو اسے اعادہ کرنا ہو گا اگر پورے مہینے کے رکھے لے ہوں اور دوسرے مہینے سے کچھ رکھے ہوں اور پھر کوئی عذر پیش آیا ہو تو اسے چاہیے پورا کرے۔ (من)

۸۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے غلطی سے کسی کو ماہ حرام میں قتل کر دیا ہو فرمایا دیت میں اس پر سختی کرو اور ایک غلام آزاد کرنا اور دو ماہ کے متواتر روزے رکھنا اس پر واجب ہیں میں نے کہا اگر بیچ میں کوئی شے مانع نہ ہو تو زیادہ کیا میں نے کہا خیر یا ایام تشریق فرمایا ان دنوں میں بھی روزہ رکھے کیونکہ وہ اس کے لئے لازم ہیں۔ (من)

۹۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے کسی کو حرم میں قتل کر دیا ہو فرمایا اس پر ایک پوری دیت ہے اور اس کا ثلث اور دو ماہ پے درپے روزے رکھے اور ایک غلام آزاد کرے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ میں نے کہا اگر بیچ میں کوئی رکاوٹ آجائے۔ فرمایا وہ کیا۔ میں نے کہا جیسے صید یا ایام تشریق، فرمایا ان ایام میں بھی روزہ رکھے گا کیونکہ وہ اس پر لازم ہیں۔ (من)

## ﴿باب ۵﴾

### ﴿صوم کفارة الیمین﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُمی عمیر ، عن عبد اللہ بن مسنان ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : کل صوم یفرق إلا ثلاثة آیام فی کفارة الیمین .
- ۲۔ وعنه ، عن اُیہ ، عن ابن اُمی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : صیام ثلاثة آیام فی کفارة الیمین متتابعات لا یفصل بینہن .
- ۳۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علی الوشاء ، عن أبان عن الحسن بن زید ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : السبعة آیام والثلاثة آیام فی الحج لا یفرق ، إنما هی بمنزلة الثلاثة آیام فی الیمین .

## باب ۵

### روزہ کفاره قسم

- ۱۔ فرمایا ہر روزہ جدا جدا رکھا جاسکتا ہے سوائے ان روزوں کے جو قسم کے کفارہ میں ہوں (حسن)
- ۲۔ فرمایا کفاره قسم کے تین روزے ایک ساتھ رکھے جائیں ان میں علیحدگی نہیں ہوگی (حسن)
- ۳۔ فرمایا ہفتہ کے سات دن ہیں ان میں تین دن کے ہیں جن میں کفاره الیمین کے تین دن کی طرح تفسیر نہ نہیں والا جائے (حسن)

## ﴿باب ۶﴾

### ﴿من جعل علی نفسه صوماً معلوماً ومن نذر أن یصوم فی شکر﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُمی عمیر ، عن کریم قال : قلت لامی عبد اللہ رضی اللہ عنہ : إني جعلت علی نفسي أن أصوم حتی يقوم القائم رضی اللہ عنہ فقال : سم ولا تصم فی السفر ولا العیدین ولا آیام التشریق ولا اليوم الذي یعمک فیہ عن شهر رمضان .

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَشِيمٍ قَالَ كَتَبَ الْحُسَيْنُ إِلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ جَعَلَ فِدَاكَ رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّاماً مَعْلُومَةً فَصَامَ بَعْضُهَا ثُمَّ اعْتَلَّ فَأَفْطَرَ أَيْتَدَى ، فِي صَوْمِهِ أَمْ يَحْتَسِبُ بِمَا مَضَى ؛ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : يَحْتَسِبُ مَا مَضَى .  
 ٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جَعَلَ فِدَاكَ عَلِيُّ صِيَامَ شَهْرٍ إِنْ خَرَجَ عَنِّي مِنَ الْحَبْسِ فَخَرَجَ فَأَصْبَحَ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَيَجِئْتَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا فَأَدْعُو بِالْغَدَاءِ وَأَتَغَدَّى مَعَهُ ؛ قَالَ : لَا بَأْسَ .

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَزْزَةَ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ صَوْمَ شَهْرٍ بِالْكُوفَةِ وَشَهْرٍ بِالْمَدِينَةِ وَشَهْرٍ بِمَكَّةَ مِنْ بَلَاءِ ابْتِلَى بِهِ ، فَقَضَى أَنَّهُ صَامَ بِالْكُوفَةِ شَهْرًا وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ فَصَامَ بِهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَلَمْ يَقُمْ عَلَيْهِ الْجَمَالَ ، قَالَ : يَصُومُ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ إِذَا انْتَهَى إِلَى بَلَدِهِ .

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النُّوفَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ زَمَانًا قَالَ : الزَّمَانُ خَمْسَةُ أَشْهُرٍ وَالْحَيْنُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «تَوْتِي أَكْلِهَا كُلَّ حَيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا»

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي الرَّيِّعِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ سَأَلَ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَصُومَ حَبْنًا وَذَلِكَ فِي شُكْرِ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَدْ أَتَى عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ : صُمْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «تَوْتِي أَكْلِهَا كُلَّ حَيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا» ، بَعْضُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ .

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُسْعِدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ أَبَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَى نَفْسِهِ أَيَّامًا مَعْدُودَةً مَسْمُومَةً فِي كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ يَسَافِرُ فَيَمُرُّ بِالشُّهُورِ ، أَنَّهُ لَا يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَلَا يَقْضِيهَا إِذَا شَهِدَ .

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الرَّجُلِ يَصُومُ صَوْمًا قَدِ وَقَفَتْهُ عَلَى نَفْسِهِ أَوْ يَصُومُ

من أشهر الحرم فيمر به الشهر والشهران لا يقضيه ؛ فقال : لا يصوم في السفر ولا يقضي شيئاً من صوم التطوع إلا الثلاثة الأيام التي كان يصومها من كل شهر ولا يجعلها بمنزلة الواجب إلا أنني أحب لك أن تدوم على العمل الصالح ؛ قال : وصاحب الحرم الذي كان يصومها ويجزئه أن يصوم مكان كل شهر من أشهر الحرم ثلاثة أيام .

۹۔ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن إبراهيم بن عبد الحميد ، عن أبي الحسن الرضا صلوات الله عليه قال : سألت عن الرجل يجعل لله عز وجل عليه صوم يوم مسمى ، قال : يصومه أبداً في السفر والحضر .

۱۰۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن زرارة قال : إن أُمِّي كانت جعلت على نفسها لله عليها نذراً إن كان الله ردَّ عليها بعض ولدها من شيء . كانت تخاف عليه أن تصوم ذلك اليوم الذي يقدم فيه ما بقيت فخرجت معاً مسافرة إلى مكة فأشكَل علينا لم ندر أنصوم أم نفطر ، فسألت أبا عبد الله عليه السلام عن ذلك وأخبرته بما جعلت على نفسها فقال : لا تصوم في السفر قد وضع الله عنها حقه وتصوم هي ما جعلت على نفسها ، قال : قلت : ما ترى إذا هي قدمت و تركت ذلك ؟ فقال : إنني أخاف أن ترى في الذي نذرت ما تكره .

## باب

## صوم معلوم اپنے لئے قرار دینا

۱۔ میں نے کہا میں نے اپنے دل میں قرار دے لیا ہے کہ ظہورِ آں محمد تک روزہ رکھوں۔ فرمایا رکھو لیکن عیدینِ ایام تشریق اور رمضان کے یومِ شک میں نہ رکھو (حسن)

۲۔ امام رضاؑ کو لکھا گیا ایک شخص نے نذری کہ چند دن روزے رکھے گا دن معین کرے ، پس کچھ روزہ رکھ کر وہ بیمار ہو گیا اور روزہ ترک کر دیا تو آیا پھر سے روزہ رکھے یا یہ روزے اس کے سینہ دنوں میں مخصوص ہو جائیں گے حضرت نے لکھا ہو جائیں گے۔ (مجموع)



- ۳۔ میں نے کہا میرے اوپر درہینے کے روزے ہیں میرا چاقیدہ چھوٹا۔ صبح کو میرا ارادہ روزے کا تھا کچھ میرے اصحاب ملاقات کو آئے۔ میں نے بلایا صبح کے کھانے پر تو کیا میں ان کے ساتھ کھاؤں فرمایا کیا حرج ہے۔ (مجبور)
- ۴۔ میں نے ایک شخص کے متعلق پوچھا جس نے نذر کی تھی کہ ایک ماہ کو فہ میں روزے رکھے گا ایک ماہ مدینہ میں اور ایک ماہ مکہ میں اس مصیبت کی وجہ سے جس میں وہ مبتلا ہے اس نے کو فہ میں ایک ماہ رکھ لے، مدینہ میں اٹھارہ روزے رکھے تھے کہ اونٹ وٹنے زیادہ قیام نہ کیا فرمایا جو باقی رہ گئے ہیں وہ اپنے شہر میں جا کر پڑے کرے (خ)
- ۵۔ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا ایک شخص نے نذر کی کہ وہ ایک زمانہ تک روزے رکھے گا تو کتنی مدت تک رکھے فرمایا زمانہ سے مراد ہے پانچ ماہ عین سے مراد ہے چھ ماہ، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ اذن رب سے ہر چھ ماہ بعد اس کے پھل کھائے جاتے ہیں یعنی کھجور کے پھل گرمیوں میں کھائے جلتے ہیں اور اس میں پھول آتا ہے جارے میں اور پھول سے حسرتا بنے ہیں چھ ماہ گزر جاتے ہیں۔ (خ)
- ۶۔ حضرت سے پوچھا کیا اس شخص کے بارے میں جس نے یہ نذر کی کہ میں ایک عین تک شکر خدا میں روزے رکھوں گا حضرت نے فرمایا ایسا ہی سہل حضرت علیؑ علیہ السلام سے پوچھا کیا تھا تو آپؑ نے فرمایا تھا چھ ماہ روزے رکھو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (آیت کا ترجمہ اور گزرا۔) (مجبور)
- ۷۔ اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنے دل میں یہ قرار دیا کہ وہ ہر ماہ چند روزے رکھے گا پھر کئی ماہ وہ سفر میں رہا فرمایا وہ سفر میں نہیں رکھے گا اور جب گھر آئے گا تو قضا بجا نہیں لائے گا۔ (خ)
- ۸۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے نیت کی ہو ایک روزہ کی، جس کا وقت اس کے دل میں ہو یا نیت کرے حسرت میں کے ہمیشوں میں روزوں کی اور ایک دو ماہ بغیر رکھے ہوئے لگاد جائیں فرمایا سفر میں روزہ نہ رکھے اور نہ کسی سنت روزہ کی قضا بجا لائے۔ مگر وہ تین دن جن میں ہر ماہ روزہ رکھے اور بمنزلہ واجب اسے قرار دیا ہو، میں تمہارے لئے یہ پسند کرتا ہوں کہ ہمیشہ عمل صالح کرو اور صاحب حرم جو روزہ رکھتا ہے اور اس کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ ہر مہینہ کی جگہ ہر محرم مہینہ میں تین دن روزے رکھے۔ (۱۶)
- ۹۔ میں نے پوچھا اس کے بارے میں جس پر اللہ نے روزہ واجب کر دیا ہے (صوم نذر) تو وہ اسے سفر و حضر و نوزں جگہ رکھے سکتا ہے۔ فرمایا ہاں (مجبور)
- ۱۰۔ میں نے کہا میری ماں نے نذر کی ہے کہ اگر اس کے بیٹے سے اللہ اس مصیبت کو ہٹا دے جس سے وہ خوف کھا رہی ہے تو وہ اس دن روزہ رکھ کرے گی زندگی بھر جس روز یہ بلا اس سے دور ہوگی، پس وہ مکہ کے سفر کے لئے نکلی۔ اب ہمارے لئے مثل کل کا سامنا ہے۔ نہیں جانتے کہ وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے۔ میں نے ابو عبد اللہ سے یہ مسئلہ پوچھا اور سارا حال بیان کیا فرمایا سفر میں وہ روزہ نہ رکھے۔ اللہ نے اس سے اس تکلیف کو اٹھالیا ہے۔ ہاں جو

نذر کی ہے وہ پوری کرے۔ میں نے کہا جب وہ اسے کی تو ترک کر دے گی۔ فخریایا جس کو وہ ناپسند کرتی تھی اس کی نذر ہی کیوں کی۔ (روثی)۔

## ﴿ باب ۵ ﴾

﴿ کفارة الصوم و فدیته ﴾

۱۔ عدۃ من اصحابنا، عن احمد بن محمد، عن محمد بن سهل، عن إدريس بن زید؛ وعلی بن إدريس قال: سألنا الرضا عليه السلام عن رجل نذر نذراً إن هو تخلص من الحبس أن يصوم ذلك اليوم الذي تخلص فيه فمعهجز عن الصوم لعلہ أصابته أو غير ذلك فمد للرجل في عمره وقد اجتمع عليه صوم كثير ما كفارة ذلك الصوم؟ قال: يكفر عن كل يوم بمد حنطة أو شعير.

۲۔ احمد بن محمد، عن علی بن أحمد، عن موسى بن بكر، عن محمد بن منصور قال: سألت الرضا عليه السلام عن رجل نذر نذراً في صيام فمعهجز فقال: كان أبي يقول: عليه مكان كل يوم مد.

۳۔ عدۃ من اصحابنا، عن سهل بن زياد، عن احمد بن محمد بن أبي نصر، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام في رجل نذر على نفسه إن هو سلم من مرض أو تخلص من حبس أن يصوم كل يوم أربعاء و هو اليوم الذي تخلص فيه فمعهجز عن الصوم لعلہ أصابته أو غير ذلك فمد للرجل في عمره واجتمع عليه صوم كثير ما كفارة ذلك؟ قال: تصدق لكل يوم بمد من حنطة أو ثمن مد.

۴۔ أبو علی الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عيص ابن القاسم قال: سألتهم عن لم يصم الثلاثة الأيام من كل شهر وهو يشد عليه الصيام هل فيه فداء؟ قال: مد من طعام في كل يوم.

۵۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء، عن حماد بن عثمان، عن عمر بن يزيد قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إن الصوم يشد علي، فقال لي: لدرهم تصدق به أفضل من صيام يوم، ثم قال: وما أحب أن تدعه.

۶۔ ابوعلی الاشعریؒ، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحییٰ، عن یزید بن خلیفہ قال: شکوت إلى أبي عبد الله عليه السلام فقلت: إنني أصدع إذا صمت هذه الثلاثة الأيام ويشق عليّ، قال: فاصنع كما أصنع إذا سافرت فإني إذا سافرت تصدقت عن كل يوم بمدّ من قوت أهلي الذي أقوتهم به.

۷۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین، عن محمد بن إسماعیل بن بریع، عن صالح ابن عقیبة، عن عقیبة قال: قال لأبي عبد الله عليه السلام: جعلت فداك إنني قد كبرت وضعت عن الصيام فكيف أصنع بهذه الثلاثة الأيام في كل شهر؟ فقال: يا عقیبة تصدق بدرهم عن كل يوم، قال: قلت: درهم واحد؟ قال: لعلها كبرت عندك وأنت تستقل الدرهم؟ قال: قلت: إن نعم الله عز وجل عليّ لسابقة، فقال: يا عقیبة لا يطعم مسلم خير من صيام شهر.

## باب

## كفارة صوم

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے یہ نذر کی کہ جس روز قید سے رہا ہوگا تو اسی روز روزہ رکھے گا لیکن جس دن چھوٹا تو وہ روزہ رکھنے سے عاجز رہا اس کی عمر دراز ہوئی۔ اور اس پر بہت سے روزے جمع ہو گئے تو کیا کفارہ دے فرمایا ہر دن کے بدلے ایک مد گیہوں یا جو دے۔ (مجبول)
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے چند روزے نذر کئے لیکن رکھ نہ سکا۔ فرمایا میرے والد نے فرمایا ہے کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مد اناج دے۔ (مجبول)
- ۳۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جو یہ نذر کرے کہ اگر عرض سے نجات پائے گا یا قید سے رہا ہوگا تو ہر چار شنبہ کو روزہ رکھے گا اور یہ اس کی رہائی کا دن ہوگا لیکن وہ بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکھ نہ سکے اور اس کی عمر بڑھ جائے اور بہت سے روزے اس پر جمع ہو جائیں تو ان کا کفارہ کیا ہوگا۔ فرمایا ہر دن کے بدلے ایک مد گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ دے۔ (ض)
- ۴۔ جو ہر ماہ تین دن روزے نہ رکھے اور روزہ اس پر سخت ہو تو وہ ہر دن کے بدلے ایک مد طعام دے۔ (ض)

- ۵۔ میں نے کہا روزہ مجھے پر سخت گزرتا ہے فرمایا ایک درہم صدقہ دینا بہتر ہے ایک دن کے روزہ سے میں پسند کرتا کہ تم اسے چھوڑ دو (رض)
- ۶۔ میں نے کہا جب میں ان تین دن میں روزے رکھتا ہوں تو مجھے درد سر ہو جاتا ہے اور روزہ سخت گزرتا ہے فرمایا ایسا کرو جیسا میں کرتا ہوں جب سفر کرتا ہوں تو ہر دن کے بدلے ایک عشاء اس عشاء سے صدقہ دیتا ہوں جو میرا قوت ہوتا ہے۔ (رض)
- ۷۔ میں نے کہا میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور ضعف سے روزہ کی طاقت نہیں رکھتا تو ہر ماہ کے تین روزوں کے متعلق کیا کروں فرمایا اسے عقبہ ہر روز کے بدلے ایک درہم صدقہ دے۔ میں نے کہا۔ صرف ایک درہم فرمایا شاید تمہارے پاس بیسہ زیادہ ہے اس لئے تم ایک درہم کو کم جانتے ہو۔ میں نے کہا اللہ نے مجھے نعمتیں دی ہیں فرمایا اے عقبہ مرد مسلمان کو کھانا کھلانا ایک ماہ کے روزے سے بہتر ہے۔ (رض)

### ﴿باب ۴﴾

﴿تأخیر صیام الثلاثة ایام من الشهر الى الشتاء﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اسیہ، عن ابن ابی عمیر، عن الحسن بن راشد قال: قلت لأبی عبد اللہ أو لأبی الحسن علیہ السلام: الرجل یعمد الشهر فی الايام القصار یصوم لسنۃ، قال: لا بأس.
- ۲۔ عدۃ من اصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن ابراہیم ابن مہزم، عن حسین بن اُمی حمزہ، عن اُمی حمزہ قال: قلت لأبی جعفر علیہ السلام: صوم ثلاثة ايام من کل شهر أو اخره إلى الشتاء ثم أصومها، قال: لا بأس بذلك.
- ۳۔ أحمد بن إدريس، وعلم بن یحیی، عن محمد بن أحمد، عن أحمد بن الحسن، عن عمرو بن سعید، عن مصدق بن صدقة، عن عمار بن موسی، عن اُمی عبد اللہ علیہ السلام قال: سألتہ، عن الرجل یكون علیہ من الثلاثة ايام الشهر هل یصلح له أن یؤخرها أو یصومها فی آخر الشهر، قال: لا بأس، قلت: یصومها متوالیة أو یفرق بینہا، قال: ما أحب، إن شاء متوالیة وإن شاء فرق بینہما.

## باب

## تاخیر کرنا مہینہ کے تین روزوں کی موسم سرما تک

- ۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص مہینہ کے تین روزوں کی قضا جائزوں میں بجالاتا ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں (رض)
- ۲۔ میں نے کہا میں ہر ماہ کے تین روزوں کا ادا کرنا جائزوں تک ملتوی رکھتا ہوں فرمایا اس میں کیا حرج ہے (رض)
- ۳۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو ہر ماہ تین روزے رکھتا ہو آیا اس کے لئے یہ درست ہے کہ اس میں تاخیر کرے یا آخر ماہ میں بجالائے یا جدا جدا رکھے۔ فرمایا اختیار ہے چاہے سلسلہ سے بجالائے یا علیحدہ علیحدہ رکھے۔ (بخاری)

## باب

﴿صوم عرفة وعاشورا﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین، عن صفوان بن یحییٰ؛ وعلی بن الحکم، عن العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم، عن أحدهما رضی اللہ عنہما أنه سئل عن صوم يوم عرفة فقال: [أما أصومه اليوم وهو يوم دعاء ومسألة]

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ثعلبة بن ميمون، عن محمد بن مسلم قال: سمعت أبا جعفر رضی اللہ عنہ يقول: إن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لم يصم يوم عرفة منذ نزل صيام شهر رمضان.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن نوح بن شبيب النيسابوري، عن ياسين الضريير، عن حريز، عن زرارة، عن أبي جعفر و أبي عبد الله رضی اللہ عنہما قالا: لا تصم في يوم عاشورا ولا عرفة بمكة ولا في المدينة ولا في وطنك ولا في مصر من الأمصار.

۴۔ الحسن بن علی الهاشمي، عن محمد بن موسى، عن يعقوب بن يزيد، عن الحسن بن علی الوشاء قال: حدثني نجبة بن الحارث العطار قال: سألت أبا جعفر رضی اللہ عنہ عن صوم يوم عاشورا، فقال: صوم متروك بنزول شهر رمضان والمتروك بدعة، قال نجبة: فسألت أبا عبد الله رضی اللہ عنہ من بعد أبيه رضی اللہ عنہ عن ذلك فأجابني بمثل جواب



أبيه ، ثم قال : أما إنه صوم يوم ما نزل به كتاب ولا جرت به سنة إلا سنة آل زياد بقتل الحسين بن علي صلوات الله عليهما .

٥ - عنه ، عن محمد بن عيسى بن عبيد قال : حدثني جعفر بن عيسى أخوه قال :

سألت الرضا عليه السلام عن صوم عاشورا وما يقول الناس فيه ، فقال : عن صوم ابن مرجانة تسألني ، ذلك يوم صامه الأتغيا من آل زياد لقتل الحسين عليه السلام وهو يوم يتشأم به آل محمد صلى الله عليه وآله ويتشأم به أهل الإسلام واليوم الذي يتشأم به أهل الإسلام لا يصام ولا يتبرك به في يوم الإثنين يوم نحس قبض الله عز وجل فيه نبيته وما أصيب آل محمد إلا في يوم الإثنين فتشأمنابه وتبرك به عدوئنا ويوم عاشورا قتل الحسين صلوات الله عليه وتبرك

به ابن مرجانة وتشأم به آل محمد صلى الله عليه وآله ، فمن صامهما أو تبرك بهما لقي الله تبارك وتعالى بمسوخ القلب وكان حشره مع الذين سئوا سمعتهما والتبرك بهما .

٦ - وعنه ، عن محمد بن عيسى قال : حدثنا محمد بن أبي عمير ، عن زيد النرسي قال :

سمعت عبيد بن زرارة يسأل أبا عبد الله عليه السلام عن صوم يوم عاشورا فقال : من صامه كان حظّه من صيام ذلك اليوم حظّ ابن مرجانة وآل زياد ، قال : قلت : وما كان حظهم من ذلك اليوم ، قال : النار أعادنا الله من النار ومن عمل يقرب من النار .

٧ - وعنه ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن سنان ، عن أبان ، عن عبد الملك قال :

سألت أبا عبد الله عليه السلام عن صوم تاسوعا وعاشورا من شهر المحرم فقال : تاسوعا يوم حوصرفيه الحسين عليه السلام وأصحابه رضي الله عنهم بكر بلا واجتمع عليه خيل أهل الشام وأناخوا عليه وفرح ابن مرجانة وعمر بن سعد بتوافر الخيل وكثرتها واستضعفوا فيه الحسين صلوات الله عليه وأصحابه رضي الله عنهم وأيقنوا أن لا يأتي الحسين عليه السلام ناصر ولا يمدّه أهل العراق - بابي المستضعف الغريب - ثم قال : وأما يوم عاشورا فيوم أصيب فيه الحسين عليه السلام صريعاً بين أصحابه وأصحابه صرعى حوله [عراق] أقصوم يكون في ذلك اليوم : كالأدب البيت المحرم ما هو يوم صوم وما هو إلا يوم حزن ومصيبة دخلت على أهل السماء وأهل الأرض وجميع المؤمنين ويوم فرح وسرور لابن مرجانة وآل زياد وأهل الشام غضب الله عليهم وعلى ذرياتهم وذلك يوم بكى عليه جميع

بقاع الأرض خلا بقعة الشام ، فمن صامه أو تبرك به حشره الله مع آل زياد ممسوخ القلب مسخوط عليه ومن أخر إلى منزله ذخيرة أعقبه الله تعالى نفاقاً في قلبه إلى يوم يلقاه وانتزع البركة عنه وعن أهل بيته وولده وشاركه الشيطان في جميع ذلك .

بالن

## صوم عرفة اور عاشور

- ۱- میں نے دو تبرعہ روزہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا میں اس دن روزہ رکھتا ہوں کہ وہ دن دعا کرنے اور سوال کرنے کا ہے۔ (م)
- ۲- فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں رکھائے کہ روزہ جب سے ماہ رمضان کا روزہ فرض ہوا (موتی)
- ۳- فرمایا روزہ عاشورہ اور روزہ عرفة روزہ نہ رکھو نہ مکہ میں نہ مدینہ میں اور نہ اپنے وطن میں اور نہ کسی اور شہر میں۔ (بہول)
- ۴- میں نے صوم عاشورہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد یہ روزہ متروک ہو گیا اور متروک پر عمل بدعت ہے۔ نمبر کتاب ہے میں نے یہی سوال ابو عبد اللہ سے کیا آپ نے بھی جواب دیا جو آپ کے والد بزرگوار نے دیا تھا۔ پھر فرمایا اس روزہ کا ذکر نہ کتاب فرمایا ہے نہ سنت رسول میں ، یہ امام حسینؑ کے قتل کے بعد سنت آل زیاد قرار پائی ہے۔ (بہول)
- ۵- میں نے امام رضا علیہ السلام سے صوم عاشورہ کے متعلق پوچھا اور یہ کہ لوگ کیا کہتے ہیں فرمایا کیا تم ابن مرجانہ ابن زیاد کے روزے کے متعلق سوال کرتے ہو یہ وہ دن ہے کہ قتل حسینؑ کے لئے آل زیاد کے حرامیوں نے روزہ رکھا اور یہ وہ دن ہے کہ اہل اسلام اسے منجوس دن جانتا اور اہل بیت نے اسے منجوس قرار دیا ہے وہ نہ روزہ رکھتے ہیں اور نہ اس کو برکت کا دن جانتے ہیں اور دو شنبہ کا دن منجوس ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی ہے۔ آل محمد پر جو مصیبت آئی اسی دن آئی اس لئے ہم نے اسے منجوس قرار دیا اور ہمارے دشمن نے اسے متبرک جانا روزہ عاشورہ امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا اور ابن مرجانہ نے اسے بابرکت دن قرار دیا اور آل محمد نے اسے منجوس جانا پس جس نے اس دن روزہ رکھا اور برکت چاہی اللہ اس کے قلب کو سخت کیا ہو اقرار ہے گا اور اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جنہوں نے اس دن کے روزے کو سنت قرار دیا اور تبرک سمجھے۔ (بہول)

- ۶۔ صوم عاشور کے متعلق فرمایا جو اس روز روزہ رکھے گا اس کا نصیب وہی ہوگا جو ابن زیاد کا۔ میں نے کہا اس کا نصیب کیا ہوگا۔ فرمایا دوزخ، خدا ہمیں، تش دوزخ سے پناہ دے جو اس پر عمل کرے گا وہ آتش جہنم سے قریب ہوگا۔ (ترمذی)
- ۷۔ میں نے پوچھا نویں اور دسویں محرم کے روزہ کے متعلق، فرمایا نویں محرم کو کر بلا میں امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کا چھوڑ دیا گیا اور اہل شام کی فوجیں جمع ہوئیں اور ان پر چڑھائی کی اور خوش ہوئے۔ ابن زیاد و عمر سعد اپنی فوج کی کثرت پر اور امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کو کمزور بنایا اور ان کو یہ یقین تھا کہ امام حسینؑ علیہ السلام کی مدد کو کوئی نہ آئے گا اور اہل عراق ان کو کمزور سمجھ کر ان کی مدد نہ کریں گے اور عاشور کا وہ دن ہے کہ اس میں امام حسینؑ علیہ السلام اپنے اصحاب کے درمیان سرکٹے پڑے تھے اور ان کے اصحاب کی لاشیں ان کے چاروں طرف تھیں تو کیا ایسے دن روزہ رکھنا چاہئے؟ ہرگز نہیں، رب کعبہ کی قسم وہ روزہ کا دن نہیں، وہ رنج و مصیبت کا دن ہے اس دن اہل سموات و ارض اور تمام مومنین کو رنج کرنا چاہئے۔ وہ خوشی کا دن تھا ابن مرجانہ، اولاد زیاد اور اہل شام کے لئے، ان پر اور ان کی اولاد پر اللہ کا غضب نازل ہوا یہ دن دن ہے جس میں سوائے خطہ شام کے، روئے زمین کے تمام خطے روئے ہیں جو کوئی اس دن روزہ رکھے گا اور برکت حاصل کرنا چاہے گا تو اللہ تم اس کو مسوخ القلوب محسور کرے گا اور اس کا غضب اس پر نازل ہوگا اور جو کوئی اس روز کوئی شے خرید کر ذخیرہ کرے گا تو اللہ تم نفاق کو تا روز قیامت اس کے دل میں پیدا کرے گا اور برکت کو اس سے اٹھائے گا اور اس کی اولاد اور خاندان والوں سے بھی اور شیطان کو ان کے عمل میں شریک بنائے گا۔ (رض)

### ﴿باب ۶۲﴾

#### ﴿صوم العیدین وایام التشریق﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن عثمان بن عیسیٰ، عن سماعة قال : سأله عن صیام یوم الفطر فقال : لا ینبغی صیامه ولا صیام ایام التشریق .
- ۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن أبي سعید المکاري ، عن زیاد بن أبي الحلال قال : قال لنا أبو عبد الله عليه السلام : لا صیام بعد الاضحی ثلاثة ایام ولا بعد الفطر ثلاثة ایام ، إنما ایام اکل وشراب .
- ۳۔ محمد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن یحیی ؛ و ابن أبي عمیر ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الیومین اللذین بعد الفطر ایضامان أم لا ؟ فقال : أکره لك أن تصومهما .

## باب

## روزہ عیدین و ایام تشریق

- ۱۔ میں نے عید الفطر کے روزہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور نہ یوم تشریق۔ (موثق)
- ۲۔ ہم سے حضرت نے فرمایا کہ عید الاثنیٰ اور عید الفطر کے تین دن بعد تک روزہ نہیں رکھنا چاہیے کھانے پینے کے دن ہیں (م)
- ۳۔ میں نے پوچھا کیا عید الفطر کے بعد دو روزے رکھے جائیں یا نہیں۔ فرمایا مگر وہ ہے ان دو دن روزہ رکھنا مجھول

## باب

## ﴿صیام الترغیب﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن القاسم بن یحیی، عن جدّه الحسن بن راشد، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: قلت: جعلت فداك للمسلمين عید غیر العیدین؟ قال: نعم یا حسن أعظمهما وأشرفهما، قلت: و أي يوم هو؟ قال: هو يوم نصب أمير المؤمنين صلوات الله وسلامه عليه فيه علماً للناس، قلت: جعلت فداك وما ينبغي لنا أن نصنع فيه؟ قال: تصومه یا حسن وتكثر الصلاة على محمد وآله وتبرء إلى الله ممن ظلمهم فإن الأنبياء صلوات الله عليهم كانت تأمر الأوصياء باليوم الذي كان يقام فيه الوصي أن يتخذ عيداً، قال: قلت: فما لمن صامه؟ قال: صيام ستين شهراً، ولا تدع صيام يوم سبع و عشرين من رجب فإنه هو اليوم الذي نزلت فيه النبوة على محمد عليه السلام ونوابه مثل ستين شهراً لكم.

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن بعض أصحابنا، عن أبي الحسن الأول عليه السلام قال: بعث الله عز وجل محمد عليه السلام رحمة للعالمين في سبع و عشرين من رجب فمن صام ذلك اليوم كتب الله له صيام ستين شهراً؛ وفي خمسة وعشرين من ذي القعدة وضع البيت وهو أول رحمة وضعت على وجه الأرض فجعله الله عز وجل منابة للناس و

أَمَّا ، فَمَنْ صَامَ ذَلِكَ الْيَوْمَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ صِيَامَ سِتِّينَ شَهْرًا ؛ وَفِي أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَلَدَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ ﷺ فَمَنْ صَامَ ذَلِكَ الْيَوْمَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ صِيَامَ سِتِّينَ شَهْرًا .

۳ - سہل بن زیاد ، عن عبد الرحمن بن سالم ، عن أبيه قال : سألت أبا عبد الله ﷺ هل للمسلمين عيد غير يوم الجمعة والأضحى و الفطر ؟ قال : نعم أعظمها حرمة قلت : و أيُّ عيد هو جعلت فداك ؟ قال : اليوم الذي نصب فيه رسول الله ﷺ أمير المؤمنين عليه السلام وقال : من كنت مولاه فعليُّ مولاه ، قلت : و أيُّ يوم هو ؟ قال : وما تصنع باليوم إن السنة تدور و لكنَّه يوم ثمانية عشر من ذي الحجة ، قلت : وما ينبغي لنا أن نفعل في ذلك اليوم ؟ قال : تذكرون الله عزَّ ذكره فيه بالصيام والعبادة والذكر لمحمد وآل محمد فإن رسول الله ﷺ أوصى أمير المؤمنين عليه السلام أن يتخذ ذلك اليوم عيداً وكذلك كانت الأنبياء ﷺ تفعل كانوا يوصون أوصياهم بذلك فيتخذونه عيداً .

۴ - عده من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يوسف بن السُّخت ، عن حماد بن ابن النضر ، عن محمد بن عبد الله الصيقل قال : خرج علينا أبو الحسن يعني الرضا ﷺ في يوم خمسة و عشرين من ذي القعدة فقال : صوموا فإنِّي أصبحت صائماً ، قلنا : جعلنا فداك أيُّ يوم هو ؟ فقال : يوم نشرت فيه الرحمة ودحيت فيه الأرض ونصبت فيه الكعبة وهبط فيه آدم عليه السلام .

## باب

## صوم الترغيب

۱ - میں نے پوچھا کیا عیدین کے سوا کوئی اور عید ہی ہے فرمایا ہاں اسے سن وہ ان دونوں عیدوں سے افضل و اشرف ہے میں نے کہا وہ کون سی عید ہے فرمایا جس روز امیر المؤمنین علیہ السلام امام مطلق بنائے گئے . میں نے کہا اس دن کیا کرنا چاہیے فرمایا اے حسن روزہ رکھو اور محمد و آل محمد پر کثرت سے درود بھیجو اور ان کے ظالموں سے بیزاری کا اظہار کرو . انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے اوصیاء کو آج کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور اپنا وصی اسی دن بناتے تھے اور اس دن کو عید منائے گا



- حکم دیتے تھے۔ میں نے کہا کیا ثواب ہے اس روزہ کا، فرمایا ساٹھ ماہ کے روزوں کا، اور روزہ ترک نہ کرے ۲۷ دس ماہ جب کہ پڑن ہے کہ حضرت رسول خدا کو نبوت ملی اس روزہ کا ثواب ساٹھ ماہ کے روزوں کے برابر ہے (دفعہ)
- ۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نے ۴۲ دس ماہ رجب کو مبعوث برسات فرمایا۔ پس جو کوئی اس روزہ روزہ رکھے تو اس کو ساٹھ روزوں کا ثواب ملے گا اور ۲۵ ذیقعدہ وہ دن ہے کہ خانہ کعبہ بنایا گیا اور وہ سب سے پہلی رحمت خدا کی ہے جو زمین پر نازل ہوئی۔ پس خدا نے اس کو لوگوں کے لئے جیسے ثواب اور جیسے امن قرار دیا۔ جو کوئی اس روزہ روزہ رکھے گا اس کو ساٹھ ماہ کے روزوں کے برابر ثواب ملے گا۔ (دفعہ)
- ۳۔ میں نے پوچھا کیا جہنم اور عیدین کے سوا مسلمانوں کے لئے کوئی اور بھی عید ہے فرمایا ان سے از روئے حرمت بہت زیادہ بڑی، میں نے پوچھا وہ کون سی عید ہے فرمایا اس دن جب رسول اللہ نے حضرت علی کو اپنا خلیفہ بنایا اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کے علی بھی مولا ہیں میں نے کہا وہ کون دن ہے فرمایا وہ ۸ ربیع الثانی ہے میں نے کہا ہم کو اس دن کیا کرنا چاہیے فرمایا اللہ کا ذکر کرو روزہ رکھو، محمد و آل محمد کا ذکر کرو۔ رسول اللہ نے حضرت علی کو وصیت کی تھی کہ اس دن کو عید قرار دیں اور انبیاء بھی ایسا ہی کرتے تھے وہ اپنے اوصیا کو اس دن عید منانے کی وصیت کرتے تھے۔ (دفعہ)
- ۴۔ ۲۵ ربیع الثانی کو امام رضا علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم سب روزہ رکھو میں بھی روزہ سے ہوں ہم نے کہا اس دن کی کیا خصوصیت ہے فرمایا اسی دن زمین کھائی گئی، کعبہ بنایا گیا اور اسی دن آدم زمین پر اترے۔ (دفعہ)

### باب ۶۶

﴿فَضْلُ افْطَارِ الرَّجُلِ عِنْدَ اَخِيهِ اِذَا سَأَلَهُ﴾

- ۱۔ عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : افطارك لأخيك المؤمن أفضل من صيامك تطوعاً .
- ۲۔ عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْعَبَّاسِ ، عَنْ نَجْمِ بْنِ حَطِيمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ نَوَى الصَّوْمَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى أَخِيهِ فَسَأَلَهُ أَنْ يَفْطُرَ عِنْدَهُ فَلْيَفْطُرْ وَلْيَدْخُلْ عَلَيْهِ السَّرُورُ فَإِنَّهُ يَحْتَسِبُ لَهُ بِذَلِكَ الْيَوْمَ عَشْرَةَ أَتْيَامٍ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ « مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا » .
- ۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَسِينِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ جَبْرِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ دَخَلَ عَلَى أَخِيهِ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَفْطَرَ عِنْدَهُ وَلَمْ يَعْلَمْهُ بِصَوْمِهِ فَيَمْنُ عَلَيْهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ صَوْمَ سَنَةٍ .

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن الحسن بن علی الدبنوری، عن محمد بن عیسیٰ، عن صالح ابن عقیقہ قال: دخلت علی جمیل بن دراج و بین یدیه خوان علیہ غسانیۃ یا کل منها فقال: اذن فکل؛ فقلت: انی صائم فترکنی حتی اذا اکلها فلم یبق منها الا الیسیر عزم علی الا افطرت، فقلت له: الا کان هذا قبل الساعۃ، فقال: ادرت بذلك اذک نم قال: سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ایما رجل مؤمن دخل علی أخیه وهو صائم فسأله الا کل فلم یخبره بصیامه لیمن علیہ بافطاره کتب اللہ جل ثناؤه له بذلك الیوم صیام منة.

۵۔ علی بن محمد، عن ابن جہور، عن بعض اصحابہ، عن علی بن حذید قال: قلت لابی الحسن الماضي علیہ السلام: ادخل علی القوم وهم یا کلون وقد صلیت العصر انا صائم فیقولون: افطر؛ فقال: افطرا فانه افضل.

۶۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن ابراہیم بن صفیان، عن داود الرقی قال: سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول: لا افطارک فی منزل أخیک المسلم افضل من صیامک سبعین ضعفاً أو تسعین ضعفاً.

### باب ۷

## روزہ افطار کرانے کی فضیلت

- ۱۔ فرمایا کسی بندہ مومن کا روزہ افطار کرنا سستی روزہ رکھنے سے بہتر ہے۔ (ص)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے جو روزہ کی نیت کرے اور اپنے کسی بھائی کے پاس جائے اور اس سے کچے افطار میرے یہاں کرنا تو اسے منظور کرنا چاہیے تاکہ اس کے دل کو خوش کرے اس صورت میں اسے دس روزوں کا ثواب ملے گا خدا فرماتا ہے جو ریاست میں کرے گا اس کا بدلہ دس گنا اسے دیا جائے گا۔ (ص)
- ۳۔ فرمایا جو بھائی روزہ اپنے بھائی کے پاس ملے اور اس کے یہاں افطار کرے اور اپنا روزہ اسے بتائے نہیں اور افطار کرے اس پر احسان کرے تو اس کو ایک سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔
- ۴۔ میں نے سنا حضرت سے کہ جو شخص بھائی کو صوم اپنے بھائی کے پاس ملے اور وہ اس سے کھانے کے لئے کہے اور وہ اس

سے اپنے روزہ کا حال بیان نہ کرے اور اس کو برکت دینے کے لئے اس کے یہاں افطار کر لے تو خدا اسے ایک سال کے روزوں کا ثواب دیتا ہے۔ (بخاری)

- ۵۔ میں نے کہا میں اگر کچھ لوگوں کے پاس جاؤں اور وہ کھا رہے ہوں اور بحالت روزہ نماز عصر پڑھی اور انہوں نے مجھ سے کہا۔ آؤ تم بھی کھاؤ۔ فرمایا کھاؤ (اگر روزہ سنتی ہے، کیونکہ یہ امر افضل ہے۔ (رض))
- ۶۔ فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے یہاں روزہ افطار کرنا افضل ہے ستر یا نوے گنا زیادہ روزوں سے۔ (مجموع)

### ﴿باب ۶۵﴾

﴿مَنْ لَا يَجُوزُ لَهُ صِيَامُ التَّطَوُّعِ إِلَّا بِإِذْنِ غَيْرِهِ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن خالد، عن القاسم بن عروة، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال: لا يصلح للمرأة أن تصوم تطوعاً إلا بإذن زوجها.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن أحمد بن هلال، عن مروك بن عبيد، عن شبيب بن صالح، عن هشام بن الحكم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من فقه الضيف أن لا يصوم تطوعاً إلا بإذن صاحبه و من طاعة المرأة لزوجها أن لا تصوم تطوعاً إلا بإذنه و أمره و من صلاح العبد و طاعته و نصحه لمولاه أن لا يصوم تطوعاً إلا بإذن مولاه و أمره و من بر الولدان أن لا يصوم تطوعاً إلا بإذن أبويه و أمرهما و إلا كان الضيف جاهلاً و كانت المرأة عاصية و كان العبد فاسقاً عاصياً و كان الولد عاقلاً.

۳۔ علی بن محمد بن بندار [وغیره] عن إبراهيم بن إسحاق باسناد ذكره، عن الفضيل بن يسار، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إذا دخل رجل بلدة فهو ضيف على من بها من أهل دينه حتى يرحل عنهم ولا ينبغي للضيف أن يصوم إلا بإذنه لئلا يعملوا الشيء فيفسد عليهم ولا ينبغي لهم أن يصوموا إلا بإذن الضيف لئلا يعثبهم فيشتبه الطعام فيتركه لهم.

۴۔ عددۃ من اصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن مالك بن عطية، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال النبي ﷺ: ليس للمرأة أن تصوم تطوعاً إلا بإذن زوجها.

۵۔ علي بن محمد بن بندار، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن الجاموراني، عن الحسن بن علي بن أبي حمزة، عن عمرو بن جبير العزدي، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: جاءت امرأة إلى النبي ﷺ فقالت: يا رسول الله ما حق الزوج على المرأة؟ فقال: هو أكثر من ذلك، فقالت: أخبرني بشيء من ذلك، فقال: ليس لها أن تصوم إلا بإذنه.

باجل

## کس کو روزہ رکھنا بے اجازت غیر جائز نہیں

- ۱۔ فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ سنتی روزہ اپنے شوہر کی بے اجازت رکھے (رسول)
- ۲۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا جہان کا علم دین یہ ہے کہ وہ بغیر میزبان کی اجازت کے سنتی روزہ نہ رکھے اور عورت پر اپنے شوہر کی اطاعت یہ ہے کہ وہ سنتی روزہ بغیر اس کی اجازت کے نہ رکھے اور قلام کی صلاحیت (اور اطاعت اس میں) ہے کہ وہ بے اذن آقا اور اس کے حکم کے سنتی روزہ نہ رکھے اور لڑکے کے لئے ٹیکہ یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کی اجازت کے بغیر سنتی روزہ نہ رکھے ورنہ جہان جاہل قرار پائے گا اور عورت نافرمان، غلام ناستق و عاصی اور لڑکا حاق ہوگا۔ (ضم)
- ۳۔ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی کسی شہر میں داخل ہو تو اپنے اہل دیں باشندوں کا مہمان ہے جب تک وہاں سے کوچ کرے پس مہمان کو نہیں چاہیے کہ وہ ان لوگوں کے اذن کے بغیر روزہ رکھے تاکہ وہ کوئی عمل ایسا نہ کرے جو ان کے لئے برا ہو اور میزبانوں کو بھی نہ چاہیے کہ وہ بغیر مہمان مہمان روزہ رکھیں تاکہ وہ طلب طعام میں حیا کے طلب کو ترک کرے۔ (ضم)

- ۴۔ رسول اللہ نے فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ بے اذن شوہر سنتی روزہ رکھے۔ (۲)
- ۵۔ ایک عورت رسول خدا کے پاس آ کر کہنے لگی یا رسول اللہ شوہر کا کیا حق ہے عورت پر؟ فرمایا وہ بہت زیادہ ہے حق عورت سے، اس نے کہا اس میں سے کچھ تو بتائیے۔ فرمایا عورت بے اذن شوہر روزہ سنتی نہیں رکھ سکتی۔ (ضم)

## باب ٦٦

❦ (ما يستحب أن يفطر عليه) ❦

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن التسكوني ، عن جعفر ، عن أبيه عليه السلام قال : كان رسول الله ﷺ إذا صام فلم يجد الحلواء أفطر على الماء .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أفطر الرجل على الماء الفاتر بقي كبده . وغسل الذنوب من القلب وقوى البصر والحدق .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن صالح بن سدي ، عن ابن سنان ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الإفطار على الماء يغسل الذنوب من القلب .

٤ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن ذكره ، عن منصور بن العباس ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الله بن مسكان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان رسول الله ﷺ إذا أفطر بده حلواء يفطر عليها فإن لم يجد فسكرة أو تمرات فإذا أعوز ذلك كله فماء فاتر وكان يقول : ينقي المعدة والكبد ويطيب النكهة والفم ويقوي الأضراس ويقوي الحدق ويجلو الناظر ويغسل الذنوب غسلًا ويسكن العروق الهاتجة والميرة الغالبة ويقطع البلغم ويطفي الحرارة عن المعدة ويذهب بالصداع .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إبراهيم بن مهزم ، عن طلحة ابن زيد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان رسول الله ﷺ يفطر على التمر في زمن التمر وعلى الرطب في زمن الرطب .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن جعفر بن عبد الله الأشعري ، عن ابن القداح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان رسول الله ﷺ أول ما يفطر عليه في زمن الرطب الرطب وفي زمن التمر التمر .



## باب

## کس چیز سے افطار مستحب ہے

- ۱۔ رسول اللہ کوجب افطار کے لئے حلوہ نہ ملتا تو پانی سے افطار کرتے (بخاری)
- ۲۔ فرمایا بیب نیم گرم پانی سے افطار کیا جائے تو اس سے جگر صاف ہو جاتا ہے اور دل کے گناہ دھل جاتے ہیں اور بیتانی قوی ہوتی ہے (بخاری)
- ۳۔ فرمایا حضرت نے پانی سے افطار کرنا دل سے گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ (بخاری)
- ۴۔ فرمایا رسول اللہ روزہ کا افطار حلوہ سے کرتے تھے اگر نہ ملتا تو شکر سے یا خرماؤں سے، اگر ان میں سے کوئی چیز نہ ہوتی تو نیم گرم پانی سے اور فرماتے تھے اس سے معدہ کی صفائی ہوتی ہے جگر کی صفائی ہوتی ہے اور معدہ میں خوشبو رہتی ہے اور دماغ میں مضبوطی رہتی ہے اور بصارت میں قوت آتی ہے گناہ دھل جاتے ہیں اور پیمان میں آنے والی رگیں ساکن ہو جاتی ہیں اور صفرا کا غلبہ کم ہو جاتا ہے۔ بلغم قطع ہو جاتا ہے۔ معدہ کی حرارت ٹھنڈی پڑ جاتی ہے اور درد سردور ہو جاتا ہے (بخاری)
- ۵۔ حضرت رسول خدا افطار کرتے تھے چھو ارہ کے زمانہ میں چھو ارہ سے اور کچور کے زمانہ میں کچور سے۔ (بخاری)
- ۶۔ فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا سب سے پہلے کچور دن کے زمانہ میں کچور سے اور چھو ارہ کے زمانہ چھو ارہ سے افطار کرتے تھے۔ (بخاری)

## ﴿باب﴾

﴿الفصل فی شهر رمضان﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر، عن زرارة؛ و فضیل، عن اُمی جعفر رضی اللہ عنہ قال: الفصل فی شهر رمضان عند وجوب الشمس قبلہ ثم یصلی ثم یفطر۔
- ۲۔ محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن یحییٰ، عن منصور بن حازم، عن سلیمان بن خالد قال: سألت أبا عبد الله رضی اللہ عنہ کم أغتسل فی شهر رمضان لیلة؟ قال: لیلة تسع عشرة ولیلة إحدى وعشرين وثلاث وعشرين قال: قلت: فإن شق علی؟ قال: فی إحدى وعشرين وثلاث وعشرين، قلت: فإن شق علی؟ قال: حسبك الآن۔

۳۔ صفوان بن یحییٰ، عن عیص بن القاسم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الليلة التي يطلب فيها ما يطلب متى الغسل ؟ فقال : من أول الليل وإن شئت حيث تقوم من آخره . وسأله عن القيام فقال : تقوم في أوله وآخره .

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسين ؛ و صفوان بن یحییٰ ؛ و علي بن الحكم ، عن العلاء بن رزین ، عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : الغسل في ليال من شهر رمضان في تسع عشرة وإحدى وعشرين وثلاث وعشرين وأصيب أمير المؤمنين صلوات الله عليه في ليلة تسع عشرة وقبض في ليلة إحدى وعشرين صلوات الله عليه قال : والغسل في أول ليلة وهو يجزيه إلى آخره .

### باکجہ

## ماہ رمضان میں غسل

- ۱۔ ماہ رمضان میں غروب شمس سے پہلے نہانے پھر نماز مغرب پڑھ کر اقطار کرے (حن)
- ۲۔ میں نے پوچھا ماہ رمضان میں کتنی راتوں کو غسل کرنا چاہیے فرمایا انیسویں ، اکیسویں تیسویں شب کو میں نے کہا اگر یہ مجھ پر مشق ہو تو فرمایا دو ہی رات کافی ہے (مجبول)
- ۳۔ میں نے پوچھا شب قدر میں کس وقت غسل کیا جائے فرمایا اول شب میں اور اگر چاہو تو آخر رات میں اسٹھ کر میں نے پوچھا اسٹھنے کے متعلق فرمایا اول میں اور آخر میں ۔ (مجبول)
- ۴۔ فرمایا رمضان کی تین راتوں میں نہانا چاہیے انیسویں ، اکیسویں اور تیسویں شب میں ۔ انیسویں شب میں امیر المؤمنین علیہ السلام زحی ہوسے اور اکیسویں شب میں رحلت فرمائی ، پہلی شب میں غسل کرنا باقی دو کے لئے کافی ہوتا ہے (م)

### ✽ باکجہ ✽

✽ (مايزاد من الصلاة في شهر رمضان) ✽

- ۱۔ عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : دخلنا على أبي عبد الله عليه السلام فقال له أبو

بصير : ما تقول في الصلاة في شهر رمضان ؟ فقال : لشهر رمضان حرمةٌ وحقٌ لا يشبهه شيء من الشهور ، صل ما استطعت في شهر رمضان تطوعاً بالليل والنهار فإن استطعت أن تصلي في كل يوم ليلة ألف ركعة [فافعل] إن علياً عليه السلام في آخر عمره كان يصلي في كل يوم و ليلة ألف ركعة . فصل يا أبا عبد الله [في] رمضان ، قلت : كم جعلت فداك ؟ فقال : في عشرين ليلة تصلي في كل ليلة عشرين ركعة ثماني ركعات قبل العتمة واثنتا عشرة ركعة بعدها سوى ما كنت تصلي قبل ذلك فإذا دخل العشر الآخر فصل ثلاثين ركعة في كل ليلة ثماني ركعات قبل العتمة واثنتين وعشرين ركعة بعدها سوى ما كنت تفعل قبل ذلك .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس ، عن أبي العباس البقباق ، وعبيد بن زرارة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يزيد في صلاته في شهر رمضان إذا صلى العتمة صلى بعدها فيقوم الناس خلفه فيدخل ويدعهم ثم يخرج أيضاً فيجيئون ويقومون خلفه فيدعهم ويدخل مراراً ، قال : وقال : لا تصل بعد العتمة في غير شهر رمضان .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا دخل العشر الآخر شد المترد و اجتنب النساء وأحيا الليل و نفرغ للعبادة .

٤ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسن ، عن سليمان الجعفري قال : قال أبو الحسن عليه السلام : صل ليلة إحدى وعشرين وليلة ثلاث وعشرين مائة ركعة بقره في كل ركعة قل هو الله أحد عشر مرات .

٥ - علي بن محمد ، عن صالح بن أبي حماد ، عن الحسن بن علي ، عن ابن سنان ، عن أبي شعيب المصملي ، عن حماد بن عثمان ، عن الفضيل بن يسار قال : كان أبو جعفر عليه السلام إذا كانت ليلة إحدى وعشرين وليلة ثلاث وعشرين أخذ في الدعاء حتى يزول الليل فإذا زال الليل صلى .

٦ - علي بن محمد ، عن محمد بن أحمد بن مطهر أنه كتب إلى أبي محمد عليه السلام يخبره

بما جاءت به الرواية أن النبي ﷺ كان يصلي في شهر رمضان وغيره من الليل ثلاث عشرة ركعة منها الوتر وركعتا الفجر فكتب ﷺ فرض الله فاه صلى من شهر رمضان في عشرين ليلة كل ليلة عشرين ركعة ثمانين بعد المغرب واثنى عشرة بعد العشاء الآخرة واغتسل ليلة تسع عشرة وليلة إحدى وعشرين وليلة ثلاث وعشرين وصلى فيهما ثلاثين ركعة اثنتي عشرة بعد المغرب وثمانين عشرة بعد عشاء الآخرة وصلى فيهما مائة ركعة بقره في كل ركعة فاتحة الكتاب وقل هو الله أحد عشر مرات وصلى إلى آخر الشهر كل ليلة ثلاثين ركعة كما فسر لك

### باب

## ماہ رمضان میں سنتی نمازیں

ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو بکر نے کہا آپ ماہ رمضان کی نمازوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں فرمایا ماہ رمضان کی حرمت ہے اور وہ حق ہے جس میں اور کوئی دوسرا ہینہ نہ ہو۔ اس ہینہ میں قرآن الی اللہ دن اور رات میں جتنی نمازیں ممکن ہو پڑھو، اگر ہو سکے تو ہر دن اور رات میں ایک ہزار رکعت پڑھو۔ اے ابو محمد ماہ رمضان زیادہ عبادت کا زمانہ ہے۔ میں نے کہا کتنی، فرمایا بیس راتوں میں ہر رات کو بیس رکعات، آٹھ رکعتیں قبل عشا اور بارہ رکعتیں بعد عشا، سوائے ان کے جو اس سے پہلے تم پڑھ چکے ہو، جب عشرہ آخر داخل ہو تو ہر رات کو تیس رکعت پڑھو آٹھ رکعت قبل نماز عشا اور بائیس رکعتیں اس کے بعد، ماسوا ان کے جو پہلے پڑھ چکے ہو۔ (۱۶)

- ۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا رمضان میں نمازوں میں اضافہ کر دینے سے نماز عشا پڑھنے کے بعد مستحب نمازیں پڑھنے سے لوگ حضرت کے پیچھے کھڑے ہو جاتے آپ ان میں داخل ہوتے اور ان کے لئے دعا کرتے۔ پھر ان کے درمیان سے نکل آتے اور دوسرے لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ان کے لئے دعا کرتے اور آپ کوئی بار نہ ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز عشا میں جماعت نہیں اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ ماہ رمضان کے علاوہ اور کسی مہینے میں عشا کے بعد نماز نہ پڑھو۔
- ۳۔ فرمایا حضرت نے جب ماہ رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ ازواج سے جماعت نہ کرتے اور تمام رات عبادت میں بسر کرتے اور
- ۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ اکیسویں اور تیسویں شب میں سو رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں دس بار

قل ہو اللہ بڑھو۔ (م)

۵۔ فرمایا راوی نے کہ امام محمد باقر علیہ السلام اکیسویں اور تیسویں شب دعائیں بسر کرتے یہاں تک کہ ساری رات گزر جاتی پھر نماز صبح پڑھتے۔ (م)

۶۔ میں نے امام علیہ السلام سے اس روایت کے متعلق سوال کیا کہ آنحضرت صلعم ماہ رمضان وغیرہ میں تیرہ رکعت نماز پڑھتے تھے ان میں نماز وتر و نماز صبح بھی شامل تھیں حضرت نے جواب میں لکھا اللہ ان کہنے والوں کا منہ بند کرے۔ حضرت رمضان کی پہلی بیس راتوں میں ہر رات کو بیس رکعت نماز پڑھتے تھے آٹھ رکعت بعد مغرب اور بارہ رکعت بعد عشا اور ۱۹، ۲۱، اور ۲۳ دیں شب کو غسل کرتے تھے اور ان دونوں میں بیس رکعت نماز پڑھتے تھے بارہ بعد مغرب اور اٹھارہ بعد عشا اور ان دونوں راتوں میں سو رکعت نماز پڑھتے تھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور دس مرتبہ قل ہو اللہ احد اور آخر ماہ میں ہر رات کو بیس رکعت، جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ (مجمول)۔

### باب ۶۹

﴿فی لیلۃ القدر﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن سبف بن عمیر، عن حسن بن مهران، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سأله عن ليلة القدر فقال: التمسها [فی] ليلة إحدی وعشرين أو ليلة ثلاث وعشرين

۲۔ أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمد الجوهري، عن علي بن أبي حمزة الثمالي قال: كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فقال له أبو بصير: جعلت فداك البرية التي يروجى فيها ما يروجى؟ فقال: في إحدى وعشرين أو ثلاث وعشرين قال: فإن لم أقف على كليهما؟ فقال: ما أيسر ليلتين فيما تطلب قلت: فربما رأينا الهلال عنه نا وجاهنا من يخبرنا بخلاف ذلك من أرض أخرى فقال: ما أيسر أربع ليال تطلبها مني قلت: جعلت فداك ليلة ثلاث وعشرين ليلة الجهنم فقال: إن ذلك ليقل، قلت: جعلت فداك إن سليمان بن خالد روى في تسع عشرة يكتب وفد الحاج، فقال لي: يا أبا محمد وفد الحاج يكتب في ليلة القدر والمنايا والبلايا والأرزاق وما يسكن إلى مثلها في قابل فاطلها في ليلة إحدى وعشرين وثلاث وعشرين وصل في كل واحدة منهما مائة ركعة وأحيمهما إن استطعت إلى النور واغتسل فيهما، قال: قلت: فإن لم أقدر على



ذلك وأنا قائم؟ قال : فصل وأنت جالس ، قلت : فإن لم أستطع ؟ قال : فعلى فراشك ، لا عليك أن تكتحل أول الليل بشيء من النوم إن أبواب السماء تفتح في رمضان وتصفد الشياطين وتقبل أعمال المؤمنين ؛ نعم الشهر رمضان كان يسمى على عهد رسول الله ﷺ المرزوق .

٣ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن الغلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليه السلام قال : سأله عن علامة ليلة القدر فقال : علامتها أن تطيب ريحها وإن كانت في برد دفئت وإن كانت في حر بردت ، فطابت قال : وسئل عن ليلة القدر فقال : تنزل فيها الملائكة والكتابة إلى السماء الدنيا فتكتبون ما يكون في أمر السنة وما يصيب العباد وأمره عنده موقوف له وفيه المشيئة فيقدم منه ما يشاء ويؤخر منه ما يشاء ويمحو ويثبت وعنده أم الكتاب .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن غير واحد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قالوا : قال له بعض أصحابنا - قال : ولا أعلمه إلا سعيد السمان - : كيف يكون ليلة القدر خير أم ألف شهر؟ قال : العمل فيها خير من العمل في ألف شهر ليس فيها ليلة القدر .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : نزلت التوراة في ست مضت من شهر رمضان ونزل الإنجيل في اثني عشرة ليلة مضت من شهر رمضان - ونزل الزبور في ليلة ثمانى عشرة مضت من شهر رمضان ونزل القرآن في ليلة القدر .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن الفضيل ، و زرارة ، ومحمد بن مسلم ، عن جرير أنه سأل أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عز وجل : «إنا أنزلناه في ليلة مباركة» قال : نعم ليلة القدر وهي في كل سنة في شهر رمضان في العشر الأواخر فلم ينزل القرآن إلا في ليلة القدر قال الله عز وجل : «فيها يفرق كل أمر حكيم» قال : بقدر في ليلة القدر كل شيء يكون في تلك السنة إلى مثلها من قابل خير وشر وطاعة ومعصية ومولود وأجل وأرزق فما قدر في تلك السنة وقضى فهو المحتوم والله عز وجل فيه المشيئة ؛ قال : قلت : «ليلة القدر خير من ألف شهر» أي شيء عنى

بذلك ؛ فقال : العمل الصالح فيها من الصلاة والزكاة وأنواع الخير خير من العمل في ألف شهر ليس فيها ليلة القدر ؛ ولولا ما يضاعف الله تبارك وتعالى للمؤمنين ما بلغوا ولكن الله يضاعف لهم الحسنات [بحسبنا] .

٧ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن السيارى ، عن بعض أصحابنا ، عن داود بن فرقد قال : حدثني يعقوب قال : سمعت رجلاً يسأل أبا عبد الله عليه السلام عن ليلة القدر فقال : أخبرني عن ليلة القدر كانت أو تكون في كل عام ؟ فقال أبو عبد الله عليه السلام لو رفعت ليلة القدر لرفع القرآن .

٨ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عيسى ، عن أبي عبد الله المؤمن عن إسحاق بن عمار قال : سمعته يقول : وناس يسألونه يقولون : الأرزاق تقسم ليلة النصف من شعبان ، قال : فقال : لا والله ما ذلك إلا في ليلة تسع عشرة من شهر رمضان وإحدى وعشرين وثلاث وعشرين فإن في ليلة تسع عشرة يلتقي الجمعان وفي ليلة إحدى وعشرين يفرق كل أمر حكيم وفي ليلة ثلاث وعشرين يمضي ما أراد الله عز وجل من ذلك و هي ليلة القدر التي قال الله عز وجل : «خير من ألف شهر» قال : قلت : ما معنى قوله : «يلتقي الجمعان» ؟ قال : يجمع الله فيها ما أراد [ من ] تقديمه وتأخيرهِ وإرادته وقضائه ، قال : قلت : فما معنى يمضي في ثلاث وعشرين ؟ قال : إنّه يفرقه في ليلة إحدى وعشرين [إمضاءه] ويكون له فيه البدء فإذا كانت ليلة ثلاث وعشرين أمضاء فيكون من المحتوم الذي لا يبدوله فيه تبارك وتعالى

٩ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن ابن بكير ، عن زرارة قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : التقدير في ليلة تسع عشرة والإبرام في ليلة إحدى وعشرين والإمضاء في ليلة ثلاث وعشرين .

١٠ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحسين ، عن محمد بن الوليد ، و محمد بن أحمد ، عن يونس بن يعقوب ، عن علي بن عيسى القمطاط ، عن عمه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : رأى رسول الله صلى الله عليه وآله في منامه بني أمية يصعدون على منبره من بعده و يضلون الناس عن الصراط القهقري فأصبح كتيباً حزيناً قال : فهبط عليه جبرئيل عليه السلام فقال :

یا رسول اللہ مالی أراك كثيراً قال : یا جبرئیل انی رأیت بنی أمیة فی لیلتی هذه یصعدون منبري من بعدي و یضلون الناس عن الصراط القهقري فقال : والذي بعثك بالحق نبیا ان هذا شیء ما طلعت علیه فخرج إلى السماء فلم یلبث أن نزل علیه بآی من القرآن یؤنسه بها قال : «أفرأیت ان متعناهم سنین ثم جاءهم ما كانوا یوعدون» ما أغنی عنهم ما كانوا یمتنعون « وأنزل علیه «إنا أنزلناه فی لیلۃ القدر» وما أدبرك ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من ألف شهر جعل الله عز وجل لیلۃ القدر لنیبه ۱۱۰ خیراً من ألف شهر ملک بنی أمیة .

۱۱ - محمد بن یحیی ، عن محمد بن الحسین ، عن ابن فضال ، عن أبي جیلة ، عن رفاعه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لیلۃ القدر هی أوّل السنة و هی آخرها .  
۱۲ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن الحكم ، عن ربيع المسلمي ، وزیاد بن أبي الحلال ذکراه عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : فی لیلۃ تسع عشرة من شهر رمضان التقدير و فی لیلۃ إحدى وعشرين القضاء و فی لیلۃ ثلاث وعشرين إیرام ما یكون فی السنة إلى مثلها لله جل ثناؤه بفعل ما یشاء فی خلقه .

## باب ۶۹

# شب قدر

- ۱- شب قدر کے متعلق فرمایا کہ اسے تلاش کرو اکیسویں اور تیسویں شب میں رہو .
- ۲- ابو بصیر نے حضرت سے شب قدر کے متعلق پوچھا فرمایا اکیس یا تیس اور دونوں میں طلب حاجت کا موقع نہ ملے تو جن دو راتوں میں طلب حاجت کے لئے آسانی ہو ، میں نے کہا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم چاند دیکھتے ہیں پھر ایک شخص کسی دوسرے شہر سے آتا ہے اور وہ اس کے خلاف خبر دیتا ہے فرمایا جن چار راتوں میں سہولت ہو اسے قرار دیا جائے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں جہتی (عبداللہ بن ابیہ انصاری) کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تیسویں رات ہے فرمایا ایسا کہا جاتا ہے ۔ میں نے کہا سیامان بن خالد کی روایت میں تاریخ کے متعلق ہے حاجیوں کا رند یہی لکھا ہے ۔ فرمایا اے ابو محمد حاجیوں کا وفد کیا لکھ سکتا ہے ۔ شب قدر ، موتوں ، مصیبتوں اور ارزاق کے متعلق اور ایسی ہی اور چیزوں کے متعلق جو سال آئندہ ہونے والی ہوں تم اسے تلاش کرو ۲۱ ویں اور ۲۳ ویں شب میں ، ان دونوں راتوں میں

سور کعبین پڑھو اور اگر ہو سکے تو تمام رات جاگو اور دونوں میں غسل کرو۔ میں نے کہا اگر میں اس پر تادرنہ ہوں کہ کھڑے ہو کر پڑھوں، فرمایا تو بیٹھ کر پڑھو مابین نے کہا اگر یہ بھی ممکن نہ ہو۔ فرمایا تو فرش پر لیٹ جاؤ اور تھوڑی دیر سو رہو۔ آسمان کے دروازے رمضان میں کھل جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور مومنین کے اعمال قبول کئے جاتے ہیں اس ماہ کا نام رمضان عہد رسول اللہ میں رکھا گیا (المیزان)۔ (۲۸)

۳۳۔ میں نے پوچھا شب قدر کی علامت کیا ہے فرمایا اس کی ہوا میں خوشبو ہوتی ہے اگر سردی کا زمانہ ہو تو ہوا گرم ہو جاتی ہے اور اگر گرمی ہو تو ٹھنڈک ہو جاتی ہے اور خوش گوشت موسم ہو جاتا ہے اور کسی نے یہی سوال کیا۔ فرمایا ملائکہ اور کاتبان قضا و قدر نازل ہوتے ہیں آسمان دنیا پر اور جو کچھ اس سال ہونے والا ہو تب لے اسے لکھ لیتے ہیں ان مصائب و آلام اور راحت و آرام کو بھی جو بندوں کو پہنچنے والے ہوتے ہیں ان میں سے خدا جیسے چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے مؤخر کر دیتا ہے وہ مثلاً ہے اور ہر قدر رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے۔ (۲۹)

۳۴۔ لوگوں نے پوچھا لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے کیوں بہتر ہے فرمایا جو عمل اس میں وہ ان ہزار مہینوں کے عمل سے بہتر ہوگا جن میں لیلۃ القدر نہ ہو۔ (حسن)

۳۵۔ کیا تو بیت نازل ہوئی؟ رمضان کو اور انجیل نازل ہوئی؟ اور رمضان کو اور زبور ۸۰ کر اور قرآن شب قدر میں (۳۰)

۳۶۔ آیہ انانزلناکے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ فرمایا ہاں لیلۃ القدر ہر ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں آتی ہے قرآن لیلۃ القدر ہی میں نازل ہوا ہے اس میں ہر امر حکیم کو جدا جدا بیان کیا جاتا ہے اور ہر شے جو اس سال میں ہوتی ہے اسی کے مثل اگلے سال میں مقرر کی جاتی ہے از قسم شیر ہو یا شہر اطاعت یا معصیت، ولادت ہو یا موت، یا رزق، پس جو اس سال کے لیے معین ہو جائے گا وہ ایک امر یقینی ہوگا اور مشیت الہی اس میں ناقد ہوگی۔ میں نے کہا شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس سے کیا مراد ہے فرمایا علی صراح از قسم نماز و زکوٰۃ و دیگر امور خیر بہتر ہوتے ہیں ان ہزار مہینوں کے عمل سے جن میں شب قدر نہ ہو اگر اللہ تعالیٰ اس طرح مومنین کے عمل میں اضافہ نہ کرتا تو وہ اس حد تک نہ پہنچتے۔ لہذا اللہ یوں حسنات کو زیادہ کرتا ہے۔ (حسن)

۳۷۔ حضرت سے کسی نے پوچھا کیا شب قدر اب بھی ہر سال ہوتی ہے حضرت نے فرمایا اگر لیلۃ القدر نہ رہے تو فترت ہی اسٹھ جائے۔ (معمول)

۳۸۔ لوگوں نے کہا رزق تو تقسیم ہوتے ہیں نصف ماہ شعبان میں، فرمایا وہ ایسا نہیں وہ تقسیم ہوتا ہے ۱۹، ۲۱، اور ۲۳ ماہ رمضان کو، انیس کو درچیزیں جمع ہوتی ہیں اور ۲۱ کو ہر امر حکیم میں تقریب ہوتی ہے اور ۲۳ کو ان امور کا اجرا ہوتا ہے جن کا ارادہ اللہ نے کیا ہو، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شب قدر ہزار ماہ سے بہتر ہے میں نے پوچھا دو کے جمع ہونے سے کیا مراد ہے فرمایا خدا جی کرتا ہے جس کا ارادہ کیا ہو تقدیم و تاخیر ارادہ و قضاء کے متعلق

میں نے کہا کیا مراد ہے جاری کرنے سے ۲۳ ویں شب کو، فرمایا وہ ۲۱ ویں شب کو اس کے اجراء کو جدا کرتا ہے اور پھر اس میں بدمذہب واقع ہوتا ہے (مخبر و اثبات) جب ۲۳ ویں شب آتی ہے تو ان امور کا حتمی طور پر اجراء ہوتا ہے جن کو اللہ نے ظاہر نہیں کیا تھا۔ (مخبر)

۹۔ فرمایا حضرت نے اندازہ ہوتا ہے ۱۹ ویں شب میں اور یقینی صورت ہوتی ہے ۲۱ ویں شب میں اور اجراء ہوتا ہے ۲۳ ویں شب میں۔ (مؤثق)

۱۰۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے خواب میں بنی امیہ کو اپنے بعد منبر پر چڑھتے دیکھا کہ وہ بہکا کر لوگوں کو غلط راستہ پر لے جا رہے ہیں پس آپ صبح کو بہت رنجیدہ اور ملول نظر آئے۔ جبریل نازل ہوئے اور اس سزن و ملال کا سبب پوچھا آپ نے اپنا خواب بیان فرمایا۔ جبریل نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے مجھے اس امر کی اطلاع نہیں پھر آسمان کی طرف گئے اور کچھ دیر کے بعد آیات قرآنی لے کر نازل ہوئے اور کہا خدا فرماتا ہے اگرچہ ہم نے ان کو چند دن کے لئے راحت دے دی ہے اس کے بعد جو ان کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے وہ پورا ہوگا اس عارضی درت کی بنا پر انہیں چھار عذاب سے نجات نہ ملے گی پھر سورہ انزالنا نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ لیلتہ القدر یعنی امیہ کی ہزار ماہ کی حکومت سے پہلے (مجبور) فرمایا شب قدر ازل سال میں کبھی تھی اور آخر سال تک رہے گی (مخبر)

۱۱۔ فرمایا ۱۹ ویں رات میں اندازہ ہے اور ۲۱ ویں رات میں حکم اللہ کا ہے اور ۲۳ ویں رات میں جاری کرنا ان امور کا جو سال گزشتہ کی طرح اگلے سال ہونے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے کرتا ہے (مخبر)

سابقہ احادیث میں امام علیہ السلام نے شب قدر کا تعین نہیں فرمایا یقیناً اس میں ایسی ہی کوئی مصلحت ہے جیسے اسم اعظم کے چھپانے میں یا اصحاب کہف کی صبح تعداد نہ بتانے میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے ممکن ہے اس میں یہ مصلحت ہو کہ لوگ تینوں راتوں میں عبادت کر کے زیادہ ثواب حاصل کریں۔ واللہ اعلم بالصواب

﴿باب ثانی﴾

﴿الدعاء فی العشر الاواخر من شهر رمضان﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اخیہ، عن ابن اہی عمیر، عن بعض اصحابنا، عن اہی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: تقول فی العشر الاواخر من شهر رمضان فی کل لیلۃ: «أعوذ بجلال و جہک الکریم أن یتقضى عني شهر رمضان أو یطلع الفجر من لیلتی هذه و لك قبلی ذنب أو تبعۃ تعذبني علیہ»

۲۔ أحمد بن محمد، عن علی بن الحسین، عن محمد بن عیسی، عن ایوب بن یقطين أو غیرہ عنہم رضی اللہ عنہم دعاء العشر الاواخر



تقول في الليلة الأولى : «يا مولج الليل في النهار ومولج النهار في الليل ومخرج الحي من الميت ومخرج الميت من الحي ، يارزق من يشاء بغير حساب ، يا الله يا رحمن يا الله يارحيم يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلي عليّ محمد و[علي] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في عليين وإسأمتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب بالشك عني وترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقنا فيها ذكرك وشكرك والرغبة إليك والإجابة والتوفيق لما وفقك له محمداً وآل محمد ﷺ » .

وتقول في الليلة الثانية : «يا سالخ النهار من الليل فإذا نحن مظلّمون ومجري الشمس لمستقرّها بتقديرك يا عزيز يا عليم ومقدّر القمر منازل حتى عاد كالعرجون القديم يا نور كل نور ومنتهى كل رغبة وولي كل نعمة يا الله يارحمن يا الله يا قدوس يا أحدياً واحداً يا فرد يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا » ثم تعود إلى الدعاء الأول إلى قوله - : أسألك أن تصلي عليّ محمد وأهل بيته - إلى آخر الدعاء - .

وتقول في الليلة الثالثة : «يا رب ليلة القدر وجاعلها خيراً من ألف شهر و ربّ الليل والنهار والجمال والبحار والظلم والأنوار والأرض والسماء يا باري يا مصور يلحضان يا منان يا الله يارحمن يا الله يا قيوم يا الله يا بدیع يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلي عليّ محمد وآل محمد وأن تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في عليين وإسأمتي مغفورة وأن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب بالشك عني وترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة إليك والإجابة والتوبة والتوفيق لما وفقك له محمداً وآل محمد ﷺ » .

٣ - ابن أبي عمير ، عن محمد بن عطية ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الدعاء في شهر

رمضان في كل ليلة نقول : « اللهم إني أسألك فيما تقضي و تقدّر من الأمر المحتوم في الأمر الحكيم من القضاء الذي لا يردّ ولا يبدّل أن تكفّرني من حجاج بيتك الحرام المبرور حجّهم ، المكفّر عنهم سيئاتهم المفقور ذنوبهم المشكور سيئهم وأن تجعل فيما تقضي و تقدّر من الأمر المحتوم في الأمر الحكيم في ليلة القدر من القضاء الذي لا يردّ ولا يبدّل أن تطيل عمري وأن توسّع عليّ في رزقي وأن تجعلني ممن تنتصر به [لدينك] ولا تستبدل بي غيري » .

٤ - محمد بن عيسى بإسناده عن الصّالحين عليهم السلام قال : تكرر في ليلة ثلاث وعشرين من شهر رمضان هذا الدعاء ساجداً وقائماً وقاعداً وعلى كل حال وفي الشهر كلّه وكيف أمكنك ومتى حضرَكَ من دهرِكَ تقول بعد تعجيل الله تبارك وتعالى والصلاة على النبي صلى الله عليه وآله : « اللهم كن لوليك فلان بن فلان في هذه الساعة وفي كلّ ساعة ولياً وحافظاً وناصرأً ودليلاً وقائداً وعوناً [رعياً] حتّى تسكنه أرضك طوعاً وتمتعه فيها طويلاً » .

وقول : في الليلة الرابعة : « يا فالح الإصباح وجاعل الليل سكناً والشمس والقمر حاسباناً يا عزيز يا عليم يا ذا المنّ والطول والقوّة والبعول والفضل والإيثار والملك والإكرام [ يا ذا الجلال والإكرام ] يا الله يا رحمن يا الله يا فرد يا وتر يا الله يا ظاهر يا باطن يا حيّ يا لا إله إلا أنت لك الأسماء الحسنی والأمثال العلیا والكبریا ، أسألك أن تصلّي على محمد و [على] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في عليّين وإسائي مغفورة وأن تهب لي يقيناً تباشربه قلبي وإيماناً يذهب [بإلشكّ عنّي] ورضى بما قسمت لي وآتني في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرَكَ وشكرَكَ والرغبة إليك والإقامة والتوبة والتّوطين لما وقفت له محمداً وآل محمد عليهم السلام » .

وقول في الليلة الخامسة : « يا جاعل الليل لباساً والنهار معاشاً والأرض مهاداً والجبّال أوتاداً يا الله يا قاهر يا الله يا جبار يا الله يا سامع يا الله يا قريب يا الله يا مجيب يا الله يا الله لك الأسماء الحسنی والأمثال العلیا والكبریا والآلاء أسألك

أَنْ تَصَلِّيَ عَلَى نَحْدٍ وَ [عَلَى] أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السَّعْدَاءِ وَرَوْحِي  
مَعَ الشَّهْدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَ  
إِيمَانًا يَذْهَبُ الشَّكُّ عَنِّي وَرَضَى بِمَا قَسَمْتُ لِي وَآتَنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ  
حَسَنَةً وَقَنَا عَذَابَ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ  
وَالْتَوْفِيقَ لَمَّا وَقَفْتَ لَهُ نَحْدًا وَآلِ نَحْدٍ ۝

وَقَوْلُ فِي اللَّيْلَةِ السَّادِسَةِ : « يَا جَاعِلَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ آيَتَيْنِ يَا مَنْ مَحَا آيَةَ النَّبْلِ  
وَجَعَلَ آيَةَ النَّهَارِ مَبْصُورَةً لَتُبْتَغُوا فَضْلًا مِنْهُ وَرِضْوَانًا يَا مُفَصِّلَ كُلِّ شَيْءٍ تَفْصِيلًا يَا مُجَادِدَ  
يَا وَهَّابَ يَا اللَّهَ يَا جَوَادَ يَا اللَّهَ يَا اللَّهَ يَا اللَّهَ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبَرِيَاءُ  
وَالْآلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَصَلِّيَ عَلَى نَحْدٍ وَ [عَلَى] أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي  
السَّعْدَاءِ وَرَوْحِي مَعَ الشَّهْدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا  
تَبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يَذْهَبُ الشَّكُّ عَنِّي وَتَرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتُ لِي وَآتَنَّا فِي الدُّنْيَا  
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَنَا عَذَابَ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ  
إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لَمَّا وَقَفْتَ لَهُ نَحْدًا وَآلِ نَحْدٍ ۝

وَقَوْلُ فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ : « يَا هَادِيَ الظُّلِّ وَلَوْ شِئْتَ لَجَعَلْتَهُ سَاكِنًا وَجَعَلْتَ  
الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ثُمَّ قَبَضْتَهُ إِلَيْكَ قَبْضًا يَسِيرًا يَا ذَا الْجُودِ وَالطُّولِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْآلَاءِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا قُدُّوسَ يَا سَلَامَ  
يَا مُؤْمِنَ يَا مَعِيزَ يَا عَزِيزَ يَا جَبَّارَ يَا مُتَكَبِّرَ يَا اللَّهَ يَا خَالِقَ يَا بَارِئَ يَا مُصَوِّرَ يَا اللَّهَ  
يَا اللَّهَ يَا اللَّهَ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبَرِيَاءُ وَالْآلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَصَلِّيَ  
عَلَى نَحْدٍ وَ [عَلَى] أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السَّعْدَاءِ وَرَوْحِي مَعَ  
الشَّهْدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا  
يَذْهَبُ الشَّكُّ عَنِّي وَتَرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتُ لِي وَآتَنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً  
وَقَنَا عَذَابَ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ  
وَالْتَوْفِيقَ لَمَّا وَقَفْتَ لَهُ نَحْدًا وَآلِ نَحْدٍ ۝

وَقَوْلُ فِي اللَّيْلَةِ الثَّمَانَةِ : « يَا خَازِنَ اللَّيْلِ فِي الْهَوَاءِ وَخَازِنَ النُّورِ فِي السَّمَاءِ

ومانع السماء أن تقع على الأرض إلا بأذنه وحاسبهما أن تزولا يا عليم يا غفور يا دائم  
يا الله يا وارث يا باعث من في القبور يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال  
العلياء والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلي علي محمد [علي] أهل بيته وأن تجعل اسمي في  
هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في عليين وإسأني مغفورة وأن  
تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب الشك عني وترضيني بما قسمت لي وآتنا  
في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك وشكرك  
والرغبة إليك والإجابة والتوبة والتوفيق لما وفقك له محمد وآل محمد ﷺ .

و تقول في الليلة التاسعة : « يا مكور الليل على النهار ومكور النهار على  
الليل يا عليم يا حكيم يا الله يا رب الأرباب و سيد السادات لا إله إلا أنت يا أقرب  
إلي من جبل الوريد يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العلية والكبرياء  
والآلاء أسألك أن تصلي علي محمد [علي] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه الليلة في  
السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في عليين وإسأني مغفورة وأن تهب لي  
يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب الشك عني وترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدنيا  
حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة  
إليك والإجابة والتوبة والتوفيق لما وفقك له محمد وآل محمد ﷺ .

و تقول في الليلة العاشرة : « الحمد لله لا شريك له ، الحمد لله كما ينبغي لكرم  
وجهه وعز جلاله وكما هو أهله يا قدوس يا نور القدس يا سبوح يا منتهى التسبيح يا  
رحمن يا فاعل الرجة يا عليم يا كبير يا الله يا لطيف يا جليل يا الله يا سميع يا بصير يا  
الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العلية والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلي  
علي محمد [علي] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء  
وإحساني في عليين وإسأني مغفورة وأن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب  
الشك عني وترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا  
عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة إليك والإجابة والتوبة والتوفيق  
لما وفقك له محمد وآل محمد ﷺ .

٥ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كانت آخر ليلة من شهر رمضان قتل : « اللهم هذا شهر رمضان الذي أنزلت فيه القرآن وقد تصرّم . وأعوذ بوجهك الكريم يارب أن يطلع الفجر من ليلتي هذه أو يتصرّم شهر رمضان ولك قبلي تبعة أو ذنب تريد أن تعذبني به يوم ألقاك . »

٦ - الحسين بن محمد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن سعدان بن مسلم ، عن أبي بصير عن أبي عبدالله عليه السلام في وداع شهر رمضان « اللهم إنك قلت في كتابك المنزل : شهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن ، وهذا شهر رمضان وقد تصرّم فأسألك بوجهك الكريم وكلماتك الثمينة إن كان بقي عليّ ذنب لم تغفره لي أو تريد أن تعذبني عليه أو تقابسني به إن يطلع فجر هذه الليلة أو يتصرّم هذا الشهر إلا وقد غفرته لي يا أرحم الراحمين . »

اللهم لك الحمد بمحامدك كلها أو آخرها ما قلت لنفسك منها وما قال الخلاق الحامدون المجتهدون المعدودون الموقرون ذكرك والشكر لك الذين أعتهم على أدائك حقك من أصناف خلقك من الملائكة المقربين والنبیین والمرسلين وأصناف الناطقين والمسبحين لك من جميع العالمين على أنك بلغتنا شهر رمضان وعلينا من نعمك وعندنا من قسمك وإحسانك وتظاهر امتنانك فبذلك لك منتهى الحمد الخالد الدائم الرائد المخلّد السرمّد الذي لا ينفد طول الأبد جلّ ثناؤك أغنتنا عليه حتى قضينا صيامه وقيامه من صلاة وما كان منّا فيه من ير أو شكر أو ذكر .

اللهم فتقبله منّا بأحسن قبولك وتجاوزك وعفوك وصفحك وغفرانك وحققة رضوانك حتى تظفرنا فيه بكل خير مطلوب وجزيل عطاء موهوب وتوقينا فيه من كل مرهوب أو بلاء مجلوب أو ذنب مكسوب .

اللهم إني أسألك بعظيم ما سألك به أحد من خلقك من كريم أسمائك وجميل ثنائك وخاصة دعائك أن تعالني على عهد وآل محمد وأن تجعل شهرنا هذا أعظم شهر رمضان مرّ علينا منذ أنزلتنا إلى الدنيا بركة في عصمة ديني وخلاص نفسي وقضاء



حواسی و تشفنی فی مسائلہ و تمام النعمۃ علی و صرف السوء عنی و لباس العافیۃ لی فیہ وأن  
تجعلنی برحمتک ممّن خرت له لیلۃ القدر وجعلتها له خیراً من ألف شهر فی أعظم  
الأجر و کرائم الذّخر و حسن الشکر و طول العمر و دوام الیسر۔

اللّٰهُمَّ وأسألك برحمتک و طولک و عفوک و نعماتک و جلالک و قدیم إحسانک و  
امتنانک أن لا تجعله آخر العهد منّا لشهر رمضان حتّی تبلفناه من قابل علی أحسن  
حال و تعرّفنی هلاله مع الناظرین إلیه و المتفرّغین له فی أعفی عافیتک و أنعم نعمتک و  
أوسع رحمتک و أجزل قسمک یا ربّی الذی لیس لی ربّ غیره لا یكون هذا الوداع منّی  
له و دواعفائه ولا آخر العهد منّی للقاء حتّی تربّیہ من قابل فی أوسع النعم و أفضل  
الرجاء و أنا لک علی أحسن الوفاء إبتک سمیع الدّعاء۔

اللّٰهُمَّ اسمع دعائی و ارحم تضرّعی و تذللّی لک و امسکتنی و توکلّی علیک و أنا  
لک مسلم لا أرجو نجاحاً ولا معافاة ولا تشریفاً ولا تبلیفاً إلا بک و منک فامنن علیّ  
جلّ تناؤک و تقدّست أسماؤک بتبلیغی شهر رمضان و أنا معافاً من کلّ مکروه و محذور  
و من جمیع البوائق ، الحمد لله الذی أعاننا علی صیام هذا الشهر و قیامه حتّی بلغنی  
آخر لیلۃ منه۔

بَابُ

## عشرہ آخری رمضان میں دعا کرنا

۱۔ فرمایا آخر ماہ رمضان میں یہ دعا پڑھیے۔

أعوذ بجلال  
بہات الذکریم أن یسخر منّی شہر رمضان أو یطلع الفجر من لیلتی هذه و لک قبلی  
ثبات أو تمیّتہ بعدی سائلاً

میں تیری کریم ذات سے جو صاحب عظمت و جلال ہے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ماہ رمضان ایسی  
حالت میں گزرے یا اس رات کے بعد مجھے اس طرح مس ہو کہ مجھ سے کوئی ایسا گناہ صادر ہو جس پر تیرا عذاب  
مجھ پر نازل ہو۔ (حسن)

۲۰ عشرہ آخری پہلی رات کو یہ دعا پڑھے :- «مولوج اللیل فی النهار ومولوج النهار فی اللیل ومخرج  
الحی من المیتة وسفر المیت من الحی» یا ارحم من یشاء بغير حساب ، یا اللہ یا رحمن  
یا اللہ یا رحیم یا اللہ یا اللہ یا اللہ لك الاسماء الحسنی والأمثال العلیا والكبریاء والآلاء  
أسألك أن تصلي علی غدا وعلی أهل بیتہ وأن تجعل اسمی فی هذه اللیلة فی السعداء  
وروحی مع الشهداء وإحسانی فی علیین وإسأئنی مغفورة و أن تهب لی یقیناً تباشر به  
قلبی وإیماناً یذهب بالشك عنی وترضینہ بما قد مررت لی وآتانی فی الدنیا حسنة وفي  
الآخرة حسنة وقنا عذاب الحریق وارزقنا فیها ذکرك وشکرك والرغبة إلیک والإیابة  
والتوفیق لما وفقت له غداً وآل غدا ۛ

لے دن میں سے رات کو اور رات میں سے دن کو نکالنے والے، لے زندہ کو مردہ سے اور مردہ سے زندہ کو  
نکالنے والے، اے بے حساب جس کو چاہے رزق دینے والے یا اللہ لے رحمن لے اللہ اے رحیم یا اللہ یا اللہ  
جبرے سب نام اچھے ہیں اور تیری سب مثالیں بلند ہیں اور کبریا سے لے کر تفتیں دینے والا ہے میں تجھ سے  
سوال کرتا ہوں کہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور میرا نام آج رات نیکیوں کی فہرست میں لکھ اور میری روح کو  
شہداء کے زمرہ میں قرار دے اور میری نیکیوں کے بدلے میں جنت عطا کر اور میرے گناہوں کو بخش دے اور  
میرے دل کو یقین عطا کر اور شک کو محبت دور کر اور جو تو نے میری قسمت میں لکھا ہے اس پر مجھے راضی رکھ  
اور دنیا و آخرت میں مجھے نیکی عطا کر اور عذاب جہنم سے مجھے بچائے اور اپنے ذکر کا مجھے رزق دے اور اپنے شکر  
کا اور اپنی طرف رغبت اور رجوع کا اور توفیق دے ان چیزوں کی جن کی توفیق تو نے محمد و آل محمد کو دی ہے

وتقول فی اللیلة الثانية : «یا صالح النهار من اللیل فاذا نحن مظلومون ومجری  
الشمس لمستقرها بتقدیرک یا عزیز یا علیم ومقدّر الامر منازل حتی عاد کالرجون  
القديم یا نور کل نور ومنتهی کل رغبة ودلی کل نعمة یا اللہ یا رحمن یا اللہ یا قدوس  
یا أحد یا واحد یا فرد یا اللہ یا اللہ یا اللہ لك الاسماء الحسنی والأمثال العلیا» ثم تعود  
إلی الدعاء الأول إلی قوله :- : أسألك أن تصلي علی غدا وأهل بیتہ - إلی آخر  
الدعاء .

لے دن کو رات کی تاریکی سے نکالنے والے جبکہ ہم تاریکی میں تھے۔ اے سوچ کو اپنے اندازہ کے مطابق اس کے

مستقر پر چلانے والے، اے عزیز و عظیم اور اے چاند کی منازل کو معین کرنے والے یہاں تک کہ وہ پرانی شاخ کی طرح ہو جائے۔ اے نور اے کل نور اور رغبت کی انتہا اے ہر نعمت کے مالک اے اللہ اے رحمن، اے قدوس اے احد اے واحد، اے فرد اے اللہ اے اللہ اے اللہ تیرے سب نام نیک ہیں اور بہترین امثال ہیں پھر پہلی دعا کو اسلک ان تعلق سے لے کر آخر تک پڑھے۔

وتقول في الكيلة الثالثة: يا رب ايلة القدر و جاعلها خيراً من ألف شهر و رب الكيل و النهار و الجبال و البحار و الظلم و الأنوار و الأرض و السماء يا باري يا مصور يلحظان يا متان يا الله يا رحمن يا الله يا قيوم يا الله يا بدیع يا الله يا الله لك الأسماء الحسنی والأمثال العلیا و الکبریا والآلاء أسألك أن تصلي علی محمد و آل محمد وأن تجعل اسمي في هذه الكيلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في عليين و إسمائني مغفورة وأن تهب لي بقیناً تباشر به قلبي وإبهاناً يذهب الشك عني و ترضيني بما قسمت لي و آتني في الدنيا حسنة و في الآخرة حسنة و قنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك و شكري والرغبة إليك و الإنابة و التوبة و التوفيق لما و ققت له خيراً و آل محمد و آل علی

جو کہ صرف اسمائے الہیہ ہیں لہذا ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

ترجمہ اد پر دعاؤں میں گزرا۔

ماہ رمضان کی ہر رات میں یہ دعا پڑھے:-

اللهم انی أسألك فیما تقضي و تقدّر من الأمر المحتوم فی الأمر الحکیم من القضاء الذی لا یردّ ولا یبدّل أن تکتبني من خیر حاج بیتک الحرام المیرور حجّهم، المکفّر عنهم سیئاتهم المطفوّر ذنوبهم المَشکور سعيهم وأن تجعل فیما تقضي و تقدّر من الأمر المحتوم فی الأمر الحکیم فی ايلة القدر من القضاء الذی لا یردّ ولا یبدّل أن تطیل عمري وأن توسّع علیّ فی رزقي وأن تجعلني ممن تنصربه [لدينك] ولا تستبدل بي غیري

یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے اس حکم کے متعلق جو حتمی ہے اور جس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا کہ مجھے اپنے محترم گھر کے حج کرنے والوں میں لکھ دو جن کا حج مقبول ہے جن کے گناہ بخش دیئے گئے ہیں جن کے معاصی مشکور ہیں اور اپنے ان احکام یقینیہ میں جو اہل ہیں اور جو شب قدر میں نازل ہوتے ہیں میری عمر کو طویل کرنے، میرے رزق کو زیادہ کر اور مجھے ان میں سے فرار سے جن کی مدد کی جاتی ہے اور غیر کی حالت سے میری تبدیلی کر۔

فرمایا یہ دعا ماہ رمضان میں بحالت سجدہ، بحالت قیام و قعود ہر حالت میں اور پورے مہینے جہاں کہیں قیام و مقام ہو حمد و صلوة کے بعد کہجے۔

اللّٰهُمَّ كُنْ لَوْلِيكَ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَ حَافِظًا وَ نَاصِرًا وَ دَلِيْلًا وَ قَائِدًا وَ عَوْناً [رَعِيْنَا] حَتَّى تَسْكُنَ أَرْضَكَ طَوْعًا وَ تَمَتَّعَ فِيهَا طَوْبِلًا .

یا اللہ اپنے فلاں بن فلاں ولی کے صدقہ میں اس وقت اور ہر وقت میرا ولی و حافظ و ناصر اور قائد اور بے پروا بنانے والا ہو، یہاں تک کہ تیری زمین پر تیری اطاعت کرنے والا اور طویل مدت فائدہ پانے والا ہو اور کہجے۔

بِاِقَالَتِ الْاَصْبَاحِ وَ جَاعِلِ اللَّيْلِ مَسْكَنًا وَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ عَسَابًا يَا عَزِيزُ يَا عَالِمُ يَا ذَا الْمُنِّ وَ الطَّوْلِ وَ الْقُوَّةِ وَ الْحَوْلِ وَ الْفَضْلِ وَ الْاِنْعَامِ وَ الْمُلْكِ وَ الْاِكْرَامِ [ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ] يَا اللّٰهُ يَا رَحْمَنُ يَا اللّٰهُ يَا فَرْدُ يَا وَتَرُ يَا اللّٰهُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا حَيُّ يَا لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ لَكَ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَ الْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَ الْكِبَرِيَا ، اَسْأَلُكَ اَنْ تَصَلِّيَ عَلَيَّ عَمْدًا [ عَلَيَّ ] اَهْلَ بَيْتِهِ اَنْ تَجْعَلَ اِسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السَّعْدَاءِ وَ رُوْحِي مَعَ الشَّهَدَاءِ وَ اِحْسَانِي فِي عَلَيِّينَ وَ اِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَ اَنْ تَهَبَ لِي يَقِيْنًا تَبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَ اِيْمَانًا يَذْهَبُ [ بِاَلْشَّكِّ ] عَنْيِ وَ رِضًى بِمَا قَسَمْتَ لِي وَ اَتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَ قَنَا عَذَابَ الْحَرِيْقِ وَ ارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَ شُكْرَكَ وَ الرِّغْبَةَ اِلَيْكَ وَ الْاِيْتَابَةَ وَ التَّوْبَةَ وَ التَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ عَمْدًا ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ .

مضمون تقریباً وہی ہے جو اوپر گزرا۔

» یا جاعل اللیل لباساً والنهار معاشاً والأرض  
مهاداً والجبال أوتاداً یا اللہ یا قاهر یا اللہ یا جبار یا اللہ یا سمیع یا اللہ یا قریب یا اللہ  
یا مجیب یا اللہ یا اللہ یا اللہ لك الأسماء الحسنی والأمثال العلیا والكبریاء والآلاء أسألك  
أن تصلي علی محمد و [علی] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي  
مع الشهداء وإحساني في عليين وإسألتني مغفورة وأن تهب لي يقيناً تبشر به قلبي و  
إيماناً يذهب الشك عني ورضى بما قسمت لي وآتني في الدنيا حسنة و في الآخرة  
حسنة وقنا عذاب الحريق وادزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة إليك والإبابة والتوبة  
والتوفيق لما وفقته له محمد وآل محمد ﷺ .

اور چھٹی رات میں پڑھے .  
یا جاعل اللیل والنهار آیتین یا منیٰ محآ آية اللیل  
وجعل آية النهار مبصرة لتبتغوا فضلاً منه ورضواناً یا مفصل کل شيء تفصیلاً یا ماجد  
یا دهاب یا اللہ یا جواد یا اللہ یا اللہ یا اللہ لك الأسماء الحسنی والأمثال العلیا والكبریاء  
والآلاء أسألك أن تصلي علی محمد و [علی] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه الليلة في  
السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في عليين وإسألتني مغفورة وأن تهب لي يقيناً  
تبشر به قلبي وإيماناً يذهب الشك عني وترضيني بما قسمت لي وآتني في الدنيا  
حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق وادزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة  
إليك والإبابة والتوبة والتوفيق لما وفقته له محمد وآل محمد ﷺ .

تھوڑے سے فرق سے مضمون وہی ہے .

اور ساتویں رات میں یہ دعا پڑھے . » یا ماذ الظل ولو شئت لجعلته ساکناً وجعلت  
الشمس علیہ دلیلاً ثم قبضته إليك قبضاً يسيراً یا ذا الجرد والطول والكبریاء والآلاء  
لا إله إلا أنت عالم الغیب والشهادة الرحمن الرحیم لا إله إلا أنت یا قدوس یا سلام  
یا مؤمن یا مہیمن یا عزیز یا جبار یا متکبر یا اللہ یا خالق یا باری یاصور یا اللہ  
یا اللہ یا اللہ لك الأسماء الحسنی والأمثال العلیا والكبریاء والآلاء أسألك أن تصلي  
علی محمد و [علی] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي مع  
الشهداء وإحساني في عليين وإسألتني مغفورة وأن تهب لي يقيناً تبشر به قلبي وإيماناً



یذهب الشک عنی وترضینى بما قسمت لى و آتانا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة  
وقنا عذاب الحریق و ارزقنی فیها ذکرك و شکرك والرغبة إلیک والإیابة والتوبة  
والتوفیق لما وفقت له عذراً و آل محمد ﷺ .

اور آٹھویں رات کو یہ دعا پڑھے۔  
یا خازن اللیل فی الهواء و خازن النور فی السماء  
و مانع السماء أن تقع علی الأرض إلا بأذنه و حاسمہما أن نزولا یا علیم یا غفور یا دائم  
یا الله یا وارث یا باعث من فی القبور یا الله یا الله یا الله لك الأسماء الحسنی و الأمثال  
العلیاء و الکبریاء و الآلاء أسألك أن تصلى علی محمد و علیہم أہل بیتہ و أن تجعل اسمی فی  
هذه اللیلة فی السعداء و روحی مع الشهداء و إحسانی فی علیین و إساءتی مغفورة و أن  
تهب لى یقیناً تباشر به قلبی و ایماناً یذهب الشک عنی و ترضینى بما قسمت لى و آتانا  
فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب الحریق و ارزقنی فیها ذکرك و شکرك  
و الرغبة إلیک و الإیابة و التوبة و التوفیق لما وفقت له عذراً و آل محمد ﷺ .

اور نویں رات کو یہ دعا پڑھے۔  
یا مکور اللیل علی النہار و مکور النہار علی  
اللیل یا علیم یا حکیم یا الله یا رب الارباب و سید السادات لا إله إلا أنت یا أقرب  
إلی من حبل الوريد یا الله یا الله یا الله لك الأسماء الحسنی و الأمثال العلیاء و الکبریاء  
و الآلاء أسألك أن تصلى علی محمد و علیہم أہل بیتہ و أن تجعل اسمی فی هذه اللیلة فی  
السعداء و روحی مع الشهداء و إحسانی فی علیین و إساءتی مغفورة و أن تهب لى  
یقیناً تباشر به قلبی و ایماناً یذهب الشک عنی و ترضینى بما قسمت لى و آتانا فی الدنیا  
حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب الحریق و ارزقنی فیها ذکرك و شکرك والرغبة  
إلیک و الإیابة و التوبة و التوفیق لما وفقت له عذراً و آل محمد ﷺ .

اور دسویں رات کو یہ دعا پڑھے۔  
الحمد لله لا شریک له ، الحمد لله کما یتغی لکرم  
و جہہ و عزّ جلّالہ و کما هو أہلک یا قدوس یا نور القدس یا سبوح یا منتہی التسمیع یا  
رحمن یا فاعل الرّعة یا علیم یا کبیر یا الله یا لطیف یا جلیل یا الله یا سمیع یا بصیر یا  
الله یا الله یا الله لك الأسماء الحسنی و الأمثال العلیاء و الکبریاء و الآلاء أسألك أن تصلى

علی غداً و اعلیٰ اهل بیتہ و ان تجعل اسمی فی هذه اللیلة فی السعداء و روحی مع الشهداء  
و احسانہ فی علیین و امانتی معفورة و ان تهب لی یقیناً تباشر به قلبي و ایماناً یذهب  
الشک عنی و ترضیني بما قسمت لی و آتانی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا  
عذاب السریق و ارزقنی فیہا ذکرک و شکرک و الرغبة إلیک و الإجابة و التوبة و التوفیق  
لما و قة تله غداً و آل غدا، وآل غدا

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جب ماہ رمضان کی آخری رات ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اللهم هذا شهر رمضان الذي أنزلت فيه القرآن وقد تصرّم وأعوذ بوجهك الكريم  
يا رب أن يطلع الفجر من ليلتي هذه أو يتصرّم شهر رمضان ولك قلبي تبعه أو ذنب تريد  
أن تدمني به يوم ألتاك .

و اولیٰ رمضان کے لئے یہ دعا پڑھے۔ اللهم إني ألتاك في كتابك المنزل : شهر

رمضان الذي أنزل فيه القرآن، وهذا شهر رمضان وقد تصرّم فأمتاك بوجهك الكريم  
و كلماتك الثمّة إن كان بقي عليّ ذنب لم تغفره لي أو تريد أن تعدّني عليه أو تقايسني  
به إن يطلع فجر هذه اللیلة أو يتصرّم هذا الشهر إلّا وقد غفرته لي يا أرحم  
الرحمین .

اللهم لك الحمد بمحامدك كلها أو لها أو آخرها ما قالت لنفسك منها وما قال الخلاق  
الجامدون المجتهدون المعدودون الموقرون ذكرك و الشكر ا لك الذين أعتنهم علی  
أداء حقك من أصناف خلقتك من الملائكة المفرّین ، النبیین والمرسلین و أصناف الناطقین  
و المستمعین لك من جمیع العالمین علی أنّك بأغتنام شهر رمضان و ما لنا من نعمك و عدنا  
من قسمك و إحسانك و تظاھر امتنانك فبذلك لك منی الحمد الخالد الدائم الراكد  
المخلّد السرمّد الذي لا ینفد طول الأبد جلّ ثناؤك أعتننا علیه حتى قضینا صیامه  
و قیامه من صادة و ما كان مثافیه من برّ أو شكر أو ذکر .

اللهم فقبّله و تبا بحسن قبولك ، تجاوزك و غفرك و صفحتك و غفرانك و حقيقة  
رضوانك حتی تظفرنا فیہ بكلّ خیر مطلوب و جزيل عطاء مرهوب و توقینا فیہ من  
كل مرهوب أو بلاء مجلوب أو ذنب مكسوب .

اللهم انني اسألك بعظيم ما ألك به أحد من خلقك من كريم أسمائك و  
جميل ثنائك وخاصة دعائك أن تصلي علي محمد وآل محمد وأن تجعل شهرنا هذا أعظم  
شهر رمضان مرّ علينا منذ أنزلتنا إلى الدنيا بركة في عصمة ديني وخالص نفسي وقضاء  
حوالجي وتشفي عني في مسألتي وتسام الآثمة عليّ وصرف السوء عني ولباس العافية لي فيه وأن  
تجعلني برحمتك ممن خرت له ليلة القدر وجعلتها له خيراً من ألف شهر في أعظم  
الأجر وكرائم الذخر وحسن الشكر وطول العمر ودوام اليسر .

اللهم وأسألك برحمتك وطولك وعفوك ونعمائك وجلالك وقديم إحسانك و  
امتنانك أن لا تجعله آخر المهدي منّا لشهر رمضان حتى تبلغناه من قابل علي أحسن  
حال وتعرفني هلاله مع المتأخرين إليه والتعريفين له في أعف عافيتك وأنعم نعمتك و  
أوسع رحمتك وأجزل قسمك يا ربّي الذي ليس لي ربّ غيره لا يكون هذا الوداع منّي  
له وداع فنا، ولا آخر العهد منّي للقاء حتى ترينيه من قابل في أوسع النعم وأفضل  
الرجاء وأنا لك علي أحسن الوفاء إنك سميع الدعاء .

اللهم اسمع دعائي وارحم تضرّعي وتذللي لك واستكاثتي وتوكلّي عليك وأنا  
لك مسلم لأرجو نجاحاً ولا معاقبة ولا تشريعاً ولا تبليغاً إلا بك ومنك فامنن عليّ  
جلّ تناؤك وتقدّست أسماؤك بتبليغي شهر رمضان وأنا معافاً من كلّ مكروه ومحذور  
ومن جميع البوائق ، الحمد لله الذي أعاننا علي صيام هذا الشهر وقيامه حتى بلغني  
آخر ليلة منه .

### جوابك

❦ التكبير ليلة الفطر ويومه ❦

١ - عليّ بن محمد ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن أبيه ، عن خلف بن حماد ، عن  
سعيد النقاش قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : لي : أما إن في الفطر تكبيراً ولكنه مستور

قال : قلت : و أين هو قال : في ليلة الفطر في المغرب والعشاء الآخرة وفي صلاة الفجر وفي صلاة العيد ثم يقطع ، قال : قلت : كيف أقول ؟ قال : تقول : «الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر والله الحمد لله أكبر على ما هدانا» وهو قول الله عز وجل : «و لتكملوا العدة» (يعني الصيام) ولتكبروا الله على ما هداكم .

عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط ، عن خاف بن حماد مثله .

۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمد بن أبي حمزة ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تكبر ليلة الفطر وصيعة الفطر كما تكبر في العشر .

۳ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن القاسم بن يحيى ، عن جده الحسن بن راشد قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن الناس يقولون : إن المغفرة تنزل على من صام شهر رمضان ليلة القدر ، فقال : يا حسن إن القاري جاد إنما يعطى أجرته عند فراغه ذلك ليلة العيد ، قلت : جعلت فداك فما ينبغي لنا أن نعمل فيها ؟ فقال : إذا غربت الشمس فاغسل و إذا سلبت الثلاث المغرب فارفع يديك و قل : «يا ذا الطول يا ذا الجود يا مصطفياً» و انصره صل على محمد وآله واغفر لي كل ذنب أذنبته أحصيته علي ونسيتته وهو عندك في كتابك وتخر ساجداً وتقول مائة مرة : «أتوب إلى الله» و أنت ساجد وتسال حوائجك .

وروي أن أمير المؤمنين عليه السلام كان يصلي فيها ركعتين بقرء في الأولى الحمد و قل هو الله أحد ألف مرة وفي الثانية الحمد و قل هو الله أحد مرة واحدة .

## باب

## تکبیر شب عید اور روز عید

۱ - فرمایا منہ سے کہ یزید الفطر ہمارا ایک مقصد تکبیر ہے لیکن وہ لوگوں سے مستور ہے میں نے کہا وہ تکبیر کہاں کہی جائے فرمایا

شب عید مغرب اور عشا کے بعد اور صبح کی نماز کے بعد اور نماز عید کے بعد پھر حضرت خاموش ہوئے۔ میں نے کہا کیسے کہیں، فرمایا یوں کہو۔ (مجبول)

والله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر والله الحمد لله أكبر على ما هدانا، وهو قول الله عز وجل: «و لتكملوا العدة» (يعني الصيام) ولتكبروا الله على ما هداكم،

۲۔ یہی روایت خلف بن محمد سے مروی ہے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا تکبیر کہی جائے شب عید صبح عید اسی طرح جیسے دسویں ذی الحجہ کو کہی جاتی ہے۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں معفرت نازل ہوتی ہے اس شخص پر جو روزہ رکھے ماہ صیام میں شب قدر کا، فرمایا اے حسن کارِ بگروں کو اجرت دی جاتی ہے کام سے فراغت کے بعد یہی صورت شب عید کی ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا جب سوچ غروب ہو تو غسل کر دے پھر مغرب کی نماز پڑھو اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو، اے احسان کرنے والے اے صاحبِ قوت و سخاوت، اے برگزیدہ کرنے والے محمد کو اور ان کی مدد کرنے والے رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور بخش دے میرے ہر گناہ کو جس کا تو نے احصا کیا ہے اور میں بھول گیا ہوں در آنحالیکہ وہ تیری کتاب میں ہے پھر سجدہ میں سو بار التوب الی اللہ کہو اور اپنی حاجت طلب کر دے۔ (مسئل)

امیر المومنین علیہ السلام شب قدر میں دو رکعت نماز اس طرح پڑھتے تھے اول رکعت میں بعد الحمد ایک ہزار بار قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد ایک بار۔

## ﴿باب﴾

﴿یوم الفطر﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: اطعم يوم الفطر قبل أن تخرج إلى المصلی.
- ۲۔ عِدَّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن جراح المدائني، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: ليطعم يوم الفطر قبل أن يصلی ولا يطعم يوم أضحی حتی ينصرف الإمام.
- ۳۔ محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن اُبی عمیر، عن ابراہیم بن



عمر ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال النبي ﷺ : إذا كان أول يوم من شوال نادى مناد : أيها المؤمنون اغدوا إلى جوائزكم ، ثم قال : يا جابر جوائز الله ليست بجوائز هؤلاء الملوك ، ثم قال : هو يوم الجوائز .  
 ۴ - عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن بعض أصحابنا ، عن جميل بن صالح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا كان صبيحة يوم الفطر نادى مناد اغدوا إلى جوائزكم .

## باب

## روز عید

- ۱ - روز عید الفطر نماز کو جانے سے پہلے کچھ کھاؤ (حسن)
- ۲ - فرمایا عید الفطر کو نماز سے پہلے اور عید الضحیٰ کو نماز کے بعد کھانا چاہیے۔ (بحول)
- ۳ - فرمایا رسول اللہ نے جب شوال کا پہلا دن ہوتا ہے تو ایک منادی ندا کرتا ہے۔ اے ایمان والو صبح کرو اپنے انعامات کے لئے پھر فرمایا اے جابر اللہ کے انعامات ان بادشاہوں کے سے انعام نہیں ہیں پھر فرمایا عید کا دن انعامات کا دن ہے۔ (ض)
- ۴ - فرمایا عید الفطر کی صبح کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ صبح کرو اپنے انعامات کے لئے۔ (ض)

## ﴿ باب ﴾

﴿ ما يجب على الناس اذا صبح عندهم الرؤية يوم الفطر بعد ما ﴾

﴿ اصبحوا صائمين ﴾

- ۱ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عيسى : عن يوسف بن عقيل ، عن محمد بن قيس ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا شهد عند الإمام شاهدان أو ثلثهما رأيا الهلال منذ ثلاثين يوماً أمر الإمام بالإفطار وصلى في ذلك اليوم إذا كانا شهدا قبل زوال الشمس

فإن شهدا بعد زوال الشمس أمر الإمام بافطار ذلك اليوم وأخبر الصلاة إلى الغد فصلی

۴۲

۲ - محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن أحمد رفعه قال : إذا أصبح الناس صياماً ولم يروا الهلال وجاء قوم عدول يشهدون على الرطوبة فليفطروا وليخرجوا من الغد أوّل النهار إلى عيدهم

### باب

## لوگوں پر کیا واجب ہے جب ریت عید فطر ثابت ہو

- ۱۔ فرمایا جب امام کے سامنے گواہی دیں دو گواہ کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے تیسویں دن یہ گواہی ہو تو امام حکم دے لوگوں کو افطار کرنے کا اور ان کے ساتھ اسی دن نماز پڑھے جبکہ یہ گواہی زوال آفتاب سے پہلے ہو اور اگر بعد زوال ہو تو روزہ کے افطار کا حکم ہے اور نماز دوسرے دن پڑھائے۔ (ضم)
- ۲۔ جب لوگ صبح کو روزے سے اٹھیں در آنحالیکہ انہوں نے چاند نہ دیکھا ہو اور کچھ لوگ اگر ریت کی گواہی دیں تو افطار کر لینا چاہیئے اور دوسرے روزہ اول دن میں نماز عید ادا کریں (مرنوس)

### باب النوادر

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن أحمد ، عن السیاری ، عن محمد بن إسماعیل الرّازی عن أبي جعفر الثاني عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك ما تقول في الصوم فإنه قد روي أنهم لا يوفقون لصوم ؟ فقال : أما إنه قد أُجيبَتْ دعوة الملك فيهم قال : فقلت : وكيف ذلك جعلت فداك ؟ قال : إنَّ الناس لما قتلوا الحسين صلوات الله عليه أمر الله تبارك وتعالى ملكاً ينادي أيتها الأمة الظالمة الفاتلة عترة نبيها لا وفقكم الله للصوم ولا لفطر

۲۔ أحمد بن محمد ، عن علي بن الحسين ، عن عمرو بن عثمان ، عن حنان بن سعيد ،

عن عبد الله بن دينار ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال : يا عبد الله ما من عبد للمسلمين أضحى ولا فطر إلا وهو بجدّ دلائل نجد فيه حزناً ، قلت : ولم ذاك ؟ قال : لأنهم يرون حقهم في يد غيرهم .

۳۔ علي بن محمد ، عمّن ذكره ، عن محمد بن سليمان ، عن عبد الله بن لطيف التفليسي عن رزين قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : لما ضرب الحسين بن علي عليه السلام بالسيف فسقط رأسه نمّ ابتدر ليقطع رأسه نادى هناد من بطنان العرش ألا آيتها الأئمة المتحيرة الضالة بعد نبيها لا وفقكم الله لأضحى ولا لفطر ، قال : ثم قال أبو عبد الله عليه السلام : فلا جرم والله ما وفقوا ولا يوفقون حتى يثار نافر الحسين عليه السلام .

۴۔ الحسين بن محمد ، عن الحرّاني ، عن علي بن محمد النوفلي قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : إنني أفطرت يوم الفطر على تين وتمر [ة] ، فقال لي : جمعت بركة وسنة .  
۵۔ سهل بن زياد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبد الله بن جبلة ، عن إسحاق بن عمار أو غيره ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا أتى بطيب يوم الفطر بده بنسائه .

## باب

## نواذر

۱۔ میں نے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس امر میں کہ لوگ بھیاں کرتے ہیں ہمارے مخالفین کو روزے کی توفیق نہیں پہنچتی فرمایا یہ فرشتہ کی قبریت دعا کا اثر ہے ، میں نے کہا یہ کیسے ۔ فرمایا جب لوگوں نے امام حسین کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو نذر کرنے کا حکم دیا ، لے اپنے نبی کی امت پر ظلم کرنے اور قتل کرنے والو اللہ تم کو روزہ کی توفیق دے نہ فطرہ کی ۔ (۴)

۲۔ فرمایا حضرت نے اسے عید اللہ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہ ہوگا عید قریاں اور عید فطر کو جو اپنے رنج کو تازہ نہ کرتا ہو۔ میں نے کہا یہ کیسے ، فرمایا اس لئے کہ وہ آل محمد کے حق کو دشمنوں کے قبضے میں دیکھتے ہیں۔ (مجمول)

۳۔ فرمایا حضرت نے جب امام حسین کا سر کاٹا گیا تو بطن عرش سے ایک مناد ہی نے ندا کی ۔ لے امت حیران و گمراہ ہونے والی

اپنے نبی کے بعد خدا تمہیں توفیق نہ دے نہ تیرا بانی کی نہ فطرہ کی، پھر حضرت نے فرمایا واللہ نہ اس کی توفیق دیے گئے نہ دیے جائیں گے جب تک قتل حسین کا بدلہ نہ لے لیا جائے۔

۴۔ میں نے حضرت سے کہا۔ میں نے روزہ افطار کیا خاک شفا اور چھوڑا رہے فرمایا برکت و سنت درنوں جمع ہو گئے۔ (مجمول)

۵۔ روز عید جب رسول اللہ کے پاس خوشبو آتی تو آپ ابتدا کرتے اپنی ازواج سے۔ (مجمول)

### ﴿ باب الفطرة ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن محمد بن عیسیٰ بن عید، عن یونس، عن عبد اللہ بن سنان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كل من ضمت إلى عيالك من حر أو مملوك ففعلك أن تؤدّي الفطرة عنه قال: وإعطاء الفطرة قبل الصلاة أفضل و بعد الصلاة صدقة.

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي نجران، وعلي بن الحكم عن صفوان الجمال قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الفطرة، فقال: على الصغير والكبير والحر والعبد عن كل إنسان صاع من حنطة أو صاع من تمر أو صاع من زبيب

۳۔ علی بن ابراہیم، عن آیہ، عن محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان جیسا، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن الحكم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: التمر في الفطرة أفضل من غيره لأنه أسرع منفعة وذلك أنه إذا وقع في يد صاحبه أكل منه، قال: و قال: نزلت الزكاة وليس للناس أموال وإنما كانت الفطرة.

۴۔ علی بن ابراہیم، عن آیہ، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن ابراہیم بن میمون قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: الفطرة إن أعطيت قبل أن تخرج إلى العيد فهي فطرة وإن كانت بعد ما تخرج إلى العيد فهي صدقة

۵۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن خالد، عن سعد بن سعد الأشعري، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال: سألت عن الفطرة كم تدفع عن كل رأس من الحنطة

والشعير والتمر والزبيب ؛ قال : صاع بصاع النبي ﷺ .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن إسحاق بن عمار قال : سألت أبا عبدالله عجله عن تعجيل الفطرة يوم ، فقال : لا بأس به ، قلت : فما ترى بأن نجعلها ونجعل قيمتها ورقاً ونعطيها رجلاً واحداً مسلماً ؟ قال : لا بأس به .

٧ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن أبي عبدالله عجله قال : لا بأس بأن يعطي الرجل عن عياله وهم غيب عنه و يأمرهم فيعطون عنه وهو غائب عنهم .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن محمد بن عيسى ، عن علي بن بلال قال : كتبت إلى الرجل عجله أسأله عن الفطرة وكم تدفع ، قال : فكتب ستة أرتال من تمر بالمديني وذلك تسعة أرتال بالبغدادي .

٩ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن جعفر بن إبراهيم بن محمد الهمداني وكان معنا حاجباً قال : كتبت إلى أبي الحسن عجله على يدي أبي : جعلت فداك إن أصحابنا اختلفوا في الصاع بعضهم يقول : الفطرة بصاع المديني وبعضهم يقول : بصاع العراقي ؛ فكتب إلي : الصاع ستة أرتال بالمديني وتسعة أرتال بالعراقي قال : وأخبرني أنه يكون بالوزن ألفاً ومائة وسبعين ذنة .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن داود بن النعمان وسيف بن عميرة ، عن إسحاق بن عمار قال : قلت لأبي عبدالله عجله : الرجل لا يكون عنده شيء من الفطرة إلا ما يؤذي عن نفسه وحدها يعطيه غريباً أو يأكل هو و عياله قال : يعطي بعض عياله ثم يعطي الآخر عن نفسه يردونها فيكون عنهم جميعاً فطرة واحدة .

١١ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة قال : قلت : الفقير الذي يتصدق عليه هل عليه صدقة الفطرة ؟ فقال : نعم يعطي مما يتصدق به عليه .



١٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن مولود ولد ليلة الفطر عليه فطرة ؟ قال : لا ، قد خرج الشهر ، قال : وسألته عن يهودي أسلم ليلة الفطر عليه فطرة ؟ قال : لا .

١٣ - محمد بن الحسين ، عن محمد بن القاسم بن الفضيل البصري ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : كتبت إليه : الوصي يزكي عن اليتامي زكاة الفطرة إذا كان لهم مال ؟ فكتب : لا زكاة على يتيم . وعن مملوك يموت مولاه وهو عنه غائب في بلد آخر وفي يده مال لمولاه ويحضر الفطر أبزكي عن نفسه من مال مولاه وقد صار لليتامي ؟ قال : نعم .

١٤ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن ذكره ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك هل على أهل البوادي الفطرة ؟ فقال : الفطرة على كل من اقتات قوتاً فعليه أن يؤدّي من ذلك القوت .

١٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه رفعه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سئل عن رجل في البادية لا يمكنه الفطرة ، قال : يتصدق بأربعة أرطال من لبن .

١٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عمر بن يزيد قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يكون عنده الضيف من إخوانه فيحضر يوم الفطر يؤدّي عنه الفطرة ؟ قال : نعم الفطرة واجبة على كل من يعول من ذكر أو أنثى صغير أو كبير حر أو مملوك .

١٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس أن يعطي الرجل الرجل عن رأسين وثلاثة وأربعة - يعني الفطرة - .

١٨ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن القاسم بن بريد ، عن مالك الجهني قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن زكاة الفطرة ، قال : تعطىها المسلمين فإن لم تجد مسلماً فمستضعفاً وأعط ذاق ابتك منها إن شئت .

١٩ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : سأله عن صدقة الفطرة أعطىها غير أهل ولايتي من فقراء

## باب اعتکاف کی کم سے کم مدت

۱۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جس کا شوہر غائب ہو اور وہ آجائے در آنحالیکہ وہ عورت اس کے اذن سے اعتکاف میں ہو، شوہر کے آنے کی خبر پا کر وہ اپنے گھر لے آئے اور اپنے شوہر کے لئے تیار ہو یہاں تک کہ وہ اس سے ہم بستر ہو، فرمایا اگر وہ مسجد سے تین دن گزارنے سے پہلے نکلے اور اس نے اعتکاف میں کوئی شرط نہیں رکھی تھی تو اس پر وہی کفارہ ہو گا جو ظہار کرنے والے پر ہوتا ہے۔ (۱۲)

۲۔ فرمایا اعتکاف تین دن سے کم نہیں ہوتا اور جو اعتکاف کرے وہ روزہ سے ہو اور متکف کو چاہیے کہ وقت اعتکاف وہی شرط کرے جو احرام کی ہوتی ہیں۔ (۱۳)

۳۔ فرمایا حضرت نے اگر ایک دن اعتکاف کرے اور اس نے شرط نہیں کی تو باہر آجائے اور اعتکاف ختم کرے اور اگر دو روز تکہر گیا ہے اور شرط نہیں کی تو اعتکاف کو فصیح نہ کرے جب تک تین دن پورے نہ ہوں۔ (۱۴)

۴۔ شرعی اعتکاف کو خوشبو نہیں سونگھنی چاہیے اور نہ پھولوں سے لذت حاصل کرنی چاہیے نہ کسی سے جھگڑا کرنا چاہیے اور نہ حسریہ فروخت کرنی چاہیے اور جو تین دن اعتکاف میں رہے جو تھے دن اسے اختیار ہے چاہے تین دن اور بڑھائے چاہے مسجد سے نکل آئے اور اگر دو دن اور بڑھ جائے گا تو اگلے پورے کر کے مسجد سے نکلے۔ (۱۵)

۵۔ فرمایا اعتکاف سنت ہے تین دن۔

## باب

﴿المعتكف لا يخرج من المسجد إلا لحاجة﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن عبد الله بن منان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس على المعتكف أن يخرج [من المسجد] إلا إلى الجمعة أو جنازة أو غائط .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن داود بن سرحان

قال : كنت بالمدينة في شهر رمضان فقلت لأبي عبدالله عليه السلام : إني أريد أن أعتكف فماذا أقول وماذا أفرض على نفسي ؟ فقال : لا تخرج من المسجد إلا لحاجة لا بد منها ولا تقعد تحت ظلال حتى تعود إلى مجلسك .

۳ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا ينبغي للمعتكف أن يخرج من المسجد إلا لحاجة لا بد منها ثم لا يجلس حتى يرجع ولا يخرج في شيء إلا لاجتازة أو يعود مريضاً ولا يجلس حتى يرجع واعتكاف المرأة مثل ذلك .

### باب

## معتكف مسجد سے نہ نکلنے بجز ضرورت کے

- ۱ - معتكف مسجد سے نہ نکلے سوائے نماز جمعہ یا نماز جنازہ یا رفع ضرورت کے لے۔ (۶)
- ۲ - میں نے کہا میں اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہوں لہذا مجھے کیا کہنا یا کیا کرنا چاہیے فرمایا مسجد سے مت نکلو مگر سونت ضرورت کے وقت اور جب تک لوٹ کر آؤ کسی ساری میں نہ بیٹھو (ض)
- ۳ - فرمایا معتكف کو مسجد سے نہ نکلنا چاہیے مگر شدید ضرورت میں اور واپس آنے تک کہیں نہ بیٹھے اور نہ باہر آئے مگر جنازہ کے لئے یا مرض کی عیادت کے لئے، مگر لوٹنے تک بیٹھے نہیں۔ عورت کے اعتکاف کی بھی یہی صورت ہے۔ (حسن)

### ﴿باب﴾

﴿المعتكف يمرض و المعتكفة تطمئ﴾

- ۲ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وسهل بن زياد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيوب ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المعتكفة إذا طمئت قال : ترجع إلى بيتها وإذا طهرت رجعت فقصت ما عليها .

## باب

## اگر معتکف مریض ہو جائے یا معتکف حایض ہو

۱۔ فرمایا جب معتکف عورت کو حیض آنے لگے تو مسجد سے نکل کر اپنے گھر آجائے اور جب طاهر ہو جائے تو بقیہ دن پورا کرے (۴)

## ﴿باب﴾

﴿المعتکف یجامع أهله﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ الْمُعْتَكِفِ يَجَامِعُ أَهْلَهُ ، قَالَ : إِذَا فَعَلَ فَعَلِيهِ مَا عَلَى الْمَظَاهِرِ .

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ مُعْتَكِفٍ وَاقِعَ أَهْلُهُ ، قَالَ : هُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ .

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ الْمُعْتَكِفِ بَاتِمَا أَهْلَهُ ، فَقَالَ : لَا يَأْتِيهِ امْرَأَتُهُ لَيْلًا وَلَا نَهَارًا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ .

## باب

## معتکف کا جماعت کرنا

۱۔ میں نے پوچھا اگر معتکف اپنی زوجہ سے جماعت کرنے فرمایا اس کا کفارہ وہی ہے جو ظہار کا ہے (۲)

۲۔ میں نے پوچھا معتکف کے جماعت کرنے سے متعلق، مندرایا ایسا ہی ہے جیسے ماہ رمضان میں بے وجہ روزہ نہ رکھنا۔ (موثق)

۳۔ مندرایا بحالت اعتکاف عورت کے پاس نہ دن کو جلائے نہ رات کو (موثق)

## باب

## ﴿باب النوادر﴾

١ - أحمد بن إدريس ، عن الحسن بن علي الكوفي ، عن عيسى بن هشام ، عن أبان بن عثمان ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : رجل أسرته الرثوم ولم يصم شهر رمضان ولم يدر أي شهر هو ؟ قال : يصوم شهراً [أو] يتوخاه ويحسب فإن كان الشهر الذي صامه قبل شهر رمضان لم يجزه وإن كان بعد رمضان أجزأه .

٢ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن يحيى بن عمرو بن خليفة الزيات ، عن عبد الله بن بكير ، عن بعض أصحابنا ، عن أحدهما عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : يا معشر الشباب عليكم بالباه فإن لم تستطيعوه فمليكم بالصيام فإنه وجاهه .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن القاسم بن يحيى ، عن جده الحسن بن راشد ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : حدثني أبي عن جدي ، عن آبائه عليهم السلام أن علياً صلوات الله عليه قال : يستحب للرجل أن يأتي أهله أو ليلة من شهر رمضان لقول الله عز وجل : «أحل لكم ليلة الصيام الرفث إلى نسائكم» والرفث المجامعة .

٤ - محمد بن يحيى ، عن علي بن إبراهيم الجعفري ، عن محمد بن الفضل ، عن الرضا عليه السلام قال : قال لبعض مواليه يوم الفطر وهو يدعو له : يا فلان تقبل الله منك ومنا ، ثم أقام حتى كان يوم الأضحي ، فقال له : يا فلان تقبل الله منك ومنا ، قال : فقلت له : يا ابن رسول الله قلت في الفطر شيئاً وتقول في الأضحي غيره ؟ قال : فقال : نعم إني قلت له في الفطر : تقبل الله منك ومنا لأنه فعل مثل فعلتي وتأسيت أنا وهو في الفعل وقلت له في الأضحي : تقبل الله منك ومنا لأنه يمكننا أن نضحى ولا يمكنه أن يضحى فقد فعلنا نحن غير فعله .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن أبي الصخر أحمد بن عبد الرحيم رفعه إلى أبي الحسن صلوات الله عليه قال : نظر إلى الناس في يوم فطر يلعبون ويضحكون فقال لأصحابه والتفت إليهم : إن الله عز وجل خلق شهر رمضان مضماراً



جبراني؟ قال: نعم الجبران أحقُّ بها لمكان الشهرة.

٢٠- محمد بن يحيى، عن محمد بن أحمد رفعه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يؤدِّي الرجل زكاة الفطرة عن مكاتبه ورقيق امرأته وعبدته النصراني والمجوسي وما أغلق عليه بابه.

٢١- أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمار، عن معتب، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال: اذهب فأعط عن عيالنا الفطرة وأعط عن الرقيق واجمعهم ولا تدع منهم أحداً، فإنَّك إن تركت منهم إنساناً تخوَّفَ عليه الفوت، قلت: وما الفوت؟ قال: الموت.

٢٢- محمد بن يحيى، عن بنان بن محمد، عن أخيه عبد الرحمن بن محمد، عن محمد ابن إسماعيل قال: بعثت إلى أبي الحسن الرضا عليه السلام بدارهم لي ولقيري وكتبت إليه أخبره أنها من فطرة العيال فكتب بخطه: قبضت وقبلك.

٢٣- أبو العباس الكوفي، عن محمد بن عيسى، عن أبي علي بن راشد قال: سألته عن الفطرة لمن هي؟ قال: للامام، قال: قلت له: فأخبر أصحابي، قال: نعم من أردت أن تطهره منهم، وقال: لا بأس بأن تعطي وتحمل ممن ذلك ورقاً.

٢٤- محمد بن يحيى، عن محمد بن عبد الله، عن عبد الله بن جعفر، عن أيوب بن نوح قال: كتبت إلى أبي الحسن الثالث عليه السلام أن قوماً سألوني عن الفطرة ويسألوني أن يحملوا قيمتها إليك وقد بعث إليك هذا الرجل عام أوَّل وسألني أن أسألك فنسيت ذلك وقد بعث إليك العام عن كلِّ رأس من عيالي بدرهم على قيمة تسعة أربطال بدرهم فأراك جعلني الله فداك في ذلك؛ فكتب عليه السلام: الفطرة قد كثر السؤال عنها وأنا أكره كلَّ ما أدَّى إلى الشبهة فاقطعوا ذكر ذلك واقبض ممن دفع لها وأمسك ممن لم يدفع.

## باب فطرہ

- ۱۔ ضرر یا جو لوگ تمہارے عیال میں شامل ہیں خود آزاد ہوں یا غلام ان میں سے ہر ایک کا فطرہ دینا ہو گا۔ قبل نماز فطرہ دینا افضل ہے بعد نماز فطرہ دینے سے۔ (۲)
- ۲۔ فرمایا ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام ہر انسان کا ایک صاع (سوا تین سیر) گندم، چھوڑا رہ یا مستحق ہے۔ (۳)
- ۳۔ فرمایا چھوڑا رہ کی زکوٰۃ افضل ہے دس کے غیر سے کیونکہ اس کا فائدہ جلد حاصل ہو جاتا ہے یعنی جو بھی مستحق کے پاس پہنچتا ہے اسے کھالیتا ہے جب زکوٰۃ کا حکم ہوا اس وقت لوگوں کے پاس مال نہ تھا لہذا غریبوں کی امداد کے لئے صرف فطرہ ہی تھا۔ (حسن)
- ۴۔ فرمایا عید کی نمازیں جانے سے پہلے فطرہ دیا جائے تو وہ فطرہ ہے اور اگر نماز کے بعد دیا جائے تو وہ صدقہ ہے (مجبور)
- ۵۔ میں نے پوچھا ہر شخص کا فطرہ گہنوں، جو، چھوڑا رہ اور مستحق کا کتنا دیا جائے فرمایا ایک صاع ہی (۴)
- ۶۔ میں نے پوچھا فطرہ میں ایک دن کی تعجیل کے متعلق، فرمایا کیا مضائقہ ہے میں نے کہا اگر جمع رکھ کر اس کی قیمت روپیہ کی صورت میں ایک مسلمان کو دے دی جائے تو فرمایا کیا مضائقہ ہے (بوفی)
- ۷۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر کوئی اپنے عیال کی طرف سے جو وہاں موجود نہ ہوں فطرہ دے دے یا خود اپنے عیال کو اپنی طرف سے فطرہ دینے کا حکم دے در آنحالیکہ وہ ان سے غائب ہو۔ (مجبور)
- ۸۔ میں نے فطرہ کے متعلق پوچھا کتنا دیا جائے فرمایا چھ رطل ترمذی جو برابر ہوتے ہیں ۹ رطل بغدادی کے۔ (مرسل)
- ۹۔ میں نے لکھا کہ صاع کے وزن میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہے بعض کہتے ہیں صاع مدنی مراد ہے بعض کہتے ہیں عراقی، حضرت نے تحریر فرمایا ایک صاع چھ رطل مدنی کا ہوتا ہے اور ۹ رطل عراقی کا اور یہ ہیں بتایا کہ صاع کا وزن ایک ہزار ایک سو ستر درہم کا ہوتا ہے۔ (مجبور)
- ۱۰۔ میں نے پوچھا ایک شخص ایسا ہے کہ اس کے پاس صرف اتنا ہے کہ اپنی طرف سے ایک فطرہ دے دے تو آیا وہ کسی محتاج کو دے یا وہ اور اس کے عیال خود کھائیں فرمایا ایک جمعہ اپنے عیال کو دے اور دوسرا اپنی طرف سے دے تاکہ زیادہ ہو جائے۔ پس یہ ان سب کی طرف سے ایک فطرہ ہو جائے گا۔ (مجبور)
- ۱۱۔ میں نے پوچھا ایسا فقیر جس کو صدقہ دیا جاتا ہے کیا اس پر صدقہ فطرہ ہے فرمایا ہاں وہ اس میں سے دے جو اس کو بلا ہے۔ (ص)

- ۱۲۔ میں نے پوچھا جو پر عید کی رات کو پیدا ہوا ہے کیا اس پر فطرہ ہے فرمایا نہیں، وہ ماہ رمضان ختم ہونے کے بعد ہوا ہے میں نے کہا اور وہ پہلوی جو عید کی رات اسلام لائے، فرمایا اس پر بھی نہیں۔ (حسن)
- ۱۳۔ میں نے لکھا کیا وصی زکوٰۃ فطرہ یتیموں کی طرف سے دے سکتا ہے جبکہ وہ مالدار ہوں، فرمایا یتیم پر زکوٰۃ نہیں اور اس غلام پر جس کا آقا مر گیا ہوا اور کسی دوسرے شہر چلا گیا ہو اس کے پاس اپنے آقا کا مال ہوا اور فطرہ کا وقت آجائے تو وہ اپنے آقا کے مال سے اپنے نفس کی زکوٰۃ دے اور وہ یتیم ہوں فرمایا ہاں۔ (م)
- ۱۴۔ میں نے پوچھا اہل بادیہ پر فطرہ ہے فرمایا ہر اس شخص پر ہے جو روزی کماتا ہے اسی میں سے دے۔ (مرسل)
- ۱۵۔ حضرت سے پوچھا اس بادیہ نشین کے متعلق جسے فطرہ دینا ممکن نہ ہو فرمایا وہ چار رطل دودھ صدقہ ہے (مرفوع)
- ۱۶۔ میں نے پوچھا اگر کسی کا کوئی بھائی روز عید تک وہاں رہے کیا وہ اس کا فطرہ دے فرمایا ہاں فطرہ دینا واجب ہے ہر اس کی طرف سے جس کا کھانا اس کے اوپر ہو مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا غلام۔
- ۱۷۔ فرمایا ایک شخص کو دو تین اور چار قطرے بھی دیئے جاسکتے ہیں۔ (موقوف)
- ۱۸۔ میں نے پوچھا زکوٰۃ فطرہ کے متعلق، فرمایا مسلمانوں کو دی جائے اور اگر مسلمان نہ ملے تو ضعیفہ ایمان کو دیں اور تمہیں میں سے کچھ چاہو تو اپنے قریب ترین کو دے دو (حسن)
- ۱۹۔ میں نے پوچھا میں فطرہ دیتا ہوں ان پر ویسی فقیروں کو جو غیر ملکی ہیں فرمایا پڑوسی کا حق زیادہ ہے۔
- ۲۰۔ فرمایا ادا کرے فطرہ اپنے غلام مسکاتب کی طرف سے اور اس حمل کی طرف سے جو اس کی زوجہ کو پہلے شوہر سے ہوا اور جس پر اس کا دروازہ بند ہو۔ (مرفوع)
- ۲۱۔ فرمایا جائز اور اپنے عیال کا فطرہ دے اور اس بچہ کا جو ماں کے پیٹ میں ہے اور سب کا (اور دونوں میں سے کسی کو نہ چھوڑو اور اگر ان کو چھوڑ دیا تو موت کا خوف اس کے لئے باقی رہا) (موقوف)
- ۲۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کے پاس کچھ درہم بھیجے اور آگاہ کیا کہ میرے عیال کے فطرہ کے ہیں حضرت نے اپنے تمام سے لکھا مجھے مل گئے میں نے قبول کیا۔ (مجموع)
- ۲۳۔ میں نے پوچھا فطرہ کس دیا جائے فرمایا امام کو میں نے کہا۔ میں اس حکم سے اپنے اصحاب کو آگاہ کر دوں فطرہ دینا جسے چاہو آگاہ کر دو اگر قیمت بھیجے دو تو کئی مضائقہ نہیں (مجموع)
- ۲۴۔ میں نے لکھا لوگو! نے فطرہ کے متعلق حج سے پوچھا اور یہ کہ اس کی قیمت آپ کو بھیج دیں پچھلے سال انھوں نے آپ کو بھیجا تھا اور حج سے کہا تھا میں آپ سے پوچھوں میں بھول گیا اس نے پھر اس سال اپنے عیال کے ہر فرد کے نو رطل بھیجے، پس آپ کی کیا رائے ہے تحریر فرمایا میں برا جانتا ہوں کہ شہرت کے لئے دیا جائے لہذا یہ ذکر چھوڑو، جو دیا ہے لے لو باقی چھوڑو۔

# کتاب لا اعتکاف

www.sirat-e-mustaqeem.net

## باب

## باب الاعتکاف

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا کان العشر الآخر اعتکف فی المسجد وضربت له قبة من شعر وشمس المشرق وطوی فراشه وقال بعضهم: واعتزل النساء فقال أبو عبد اللہ علیہ السلام: أما اعتزال النساء فلا .

۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: كانت بدر فی شهر رمضان فلم یعتکف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما أن کان من قابل اعتکف عشرين عشراً لعامة وعشراً قضاء لما فاتہ .

۳۔ عده من اصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد، عن داود بن الحصین، عن اُبی العباس، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: اعتکف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شهر رمضان فی العشر الأول ثم اعتکف فی الثانیة فی العشر الوسطی ثم اعتکف فی الثالثة فی العشر الآخر ثم لم یزل یعتکف فی العشر الآخر .

## باب

## اعتکاف کا وقت اور مقام

- ۱۔ جب ماہ رمضان کا عشرہ آخر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے آپ کے لئے کبیل کا ایک قبہ بنایا جاتا اور عبادت کے لئے مقبوضہ ذکر باندھتے اور آپ کا فرش پیٹ دیا جاتا۔ لوگ کہتے تھے حضرت نے عورتوں کے پاس جانا ترک کر دیا ہے حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا ایسا نہیں تھا آپ نے عورتوں سے ترک تعلق نہیں کیا تھا۔ (حسن)
- ۲۔ جنگ بدر ماہ رمضان میں ہوئی اس لئے رسول خدا اعتکاف نہ کر سکے جب اگلے رمضان آیا تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔ دس دن اس سال کے اور دس دن پہلے سال کے قضا۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا اعتکاف کیا رسول اللہ نے ماہ رمضان کے عشرہ اول میں پھر اعتکاف کیا۔ دوسرے عشرہ میں پھر اعتکاف کیا عشرہ آخر میں۔ (ضعف)



## باب

(اِنَّهُ لَا يَكُونُ الْاِعْتِكَافُ اِلَّا بِصَوْمٍ)

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد، عن داود بن الحصين، عن أبي العباس، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا اعتكاف إلا بصوم.
- ۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا اعتكاف إلا بصوم في [ال]مسجد الجامع.

## باب

### اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا

- ۱۔ فرمایا اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا۔ (م)
- ۲۔ اعتکاف نہیں ہوتا مگر جامع مسجد میں روزہ کے ساتھ

## باب

(المساجد التي يصلح الاعتكاف فيها)

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن الحسن بن محبوب، عن عمر بن يزيد قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: ما تقول في الاعتكاف ببغداد في بعض مساجدها؟ فقال: لا اعتكاف إلا في مسجد جماعة قد صلى فيه إمام عدل بصلاة جماعة ولا بأس أن يعتكف في مسجد الكوفة والبصرة ومسجد المدينة ومسجد مكة.
- ۲۔ سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد، عن داود بن سرحان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا اعتكاف إلا في العشرين من شهر رمضان وقال: إن علياً صلوات الله عليه كان يقول: لا أرى الاعتكاف إلا في المسجد الحرام أو مسجد الرسول أو مسجد جامع ولا

ینبغی للمعتکف أن یمخرج من المسجد إلا لحاجة لابد منها ثم لا یجلس حتی یرجع والمرأة مثل ذلك .

۳۔ علی بن ابراہیم ، عن ائیہ ، عن ابن ابی سعید ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن ابي عبد الله عليه السلام قال : سئل عن الاعتکاف ، قال : لا یصلح الاعتکاف إلا فی المسجد الحرام

أو مسجد الرسول ﷺ أو مسجد الکوفة أو مسجد جماعة وتصوم مادمت معتکفاً .

۴۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن عبد الله بن سنان قال : المعتکف بمکة یصلی فی أي بیوتها شاء سواء علیہ فی المسجد صلّی أو فی بیوتها .

۵۔ ابو علی الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن یحیی ، عن منصور بن حازم ، عن ابي عبد الله عليه السلام قال : المعتکف بمکة یصلی فی أي بیوتها شاء والمعتکف فی غیرہ لا یصلی إلا فی المسجد الذی سماه .

### باب

## کن مساجد میں اعتکاف ہو

- ۱۔ میں نے پوچھا اعتکاف کرنے کو بقدر ادک کسی مسجد میں کیا جائے نہ فرمایا اعتکاف نہیں ہوتا مگر مسجد جامع میں جہاں امام عادل نماز پڑھاتا ہو اور کوئی مضائقہ نہیں اعتکاف کرنے میں مسجد کوفہ ، بصرہ ، مدینہ و مکہ میں۔ (۲)
- ۲۔ فرمایا اعتکاف ماہ رمضان کے دوسرے اور تیسرے عشرہ میں ہوتا ہے اور حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر مسجد الحرام ، مسجد رسول اور مسجد جامع میں اور معتکف کو چاہیے کہ بغیر کسی قیاس مجبوری کے مسجد سے باہر نہ آئے اور کھٹے تک میٹھے نہیں یا یہی حکم عورت کے لئے ہے۔ (۳)
- ۳۔ فرمایا اعتکاف درست نہ ہوگا مگر مسجد الحرام ، مسجد رسول ، مسجد کوفہ یا جامع مسجد میں اور جب تک اعتکاف ہو روزہ رکھنا ہوگا۔ (۴)
- ۴۔ مکہ میں اعتکاف کرنے والا جس گھر میں چاہے نماز پڑھے مسجد میں یا کسی گھر میں نماز پڑھنا برابر ہے۔ (۵)

۵۔ فرمایا مکہ کا متکف جس گھر میں چاہے نماز پڑھے اور مکہ کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف کرنے والا سوائے اس مسجد کے جس میں متکف ہے اور کہیں نماز نہ پڑھے گا۔ (۴)

### ﴿باب﴾

﴿اقل ما يكون الاعتكاف﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن أبي ولاد الحنات قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة كان زوجها غائباً فقدم و هي معتكفة باذن زوجها فخرجت حين بلغها قدومه من المسجد إلى بيتها فتيبأت لزوجها حتى واقعها فقال : إن كانت خرجت من المسجد قبل أن تنقضي ثلاثة أيام و لم تكن اشترطت في اعتكافها فإن عليها ما على المظاهر .

۲۔ أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيوب ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يكون الاعتكاف أقل من ثلاثة أيام ومن اعتكف صام وينبغي للمعتكف إذا اعتكف أن يشترط كما يشترط الذي يحرم .

۳۔ أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيوب ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا اعتكف يوماً ولم يكن اشترط فله أن يخرج ويفسخ الاعتكاف و إن أقام يومين ولم يكن اشترط فليس له أن يفسخ اعتكافه حتى يمضي ثلاثة أيام .

۴۔ أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيوب ، عن أبي عبيدة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : المعتكف لا يشم الطيب ولا يتلذذ بالريحان ولا يماري ولا يشغري ولا يبيع قال : ومن اعتكف ثلاثة أيام فهو يوم الرابع بالخيار إن شاء ثلاثاً أيام آخر وإن شاء خرج من المسجد فإن أقام يومين بعد الثلاثة فلا يخرج من المسجد حتى يتم ثلاثة أيام آخر .

۵۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن داود بن مهران قال : بداني أبو عبد الله عليه السلام من غير أن أسأله فقال : الاعتكاف ثلاثة أيام : يعني السنة أن شاء الله .